مذہبی اسکالرز، خطباء، واعظین اور مبلغین و مبلغات کیلئے 441
صفحات پر مشتمل علمی اور اصلاحی بیانات پر مشتمل خوبصورت تحفہ
بنام

جُمادَی الاُولیٰ کے

22 بیانات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

پہلے اسے پڑھیں......

گزشتہ کئی سالوں سے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرون ملک اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہزاروں ہفتہ وار اجتماعات ہونے کا سلسلہ جاری ہے۔ ان اجتماعات میں لاکھوں لاکھ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں۔ مبلغین و مبلغات اپنے پاس سے بیانات کی ترکیب کیا کرتے تھے کہ پھر دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ نے طے کیا کہ ایک ہی بیان تیار کیا جائے جو دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات کے مبلغین و مبلغات تک پہنچایا جائے۔ جون 2014ء مطابق شعبان المعظم 1435ھ میں دعوتِ اسلامی کے تحقیقی و علمی ادارے المدینۃُ العلمیۃ کے تحت شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی قائم کیا گیا، ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات تیار کرنے کی سعادت اس شعبے کا مقدر بنی۔ بیان کو تمام مراحل سے گزار کر فائنل کرنا اور ہفتہ وار اجتماع میں ہونے سے ایک ماہ قبل متعلقہ مجلس کو پیش کرنا اس شعبے کا ہدف قرار پایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 2014 سے اب تک یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ اوّلاً صرف پاکستان میں ہونے والے بیانات تیار کئے جاتے تھے مگر اب پاکستان سمیت بیرون ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے تمام ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات بھی کم و بیش 15 مراحل سے گزار کر اسی شعبے میں فائنل کئے جاتے ہیں۔ جون 2014 سے اب تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے سوا چار سو (425) سے زائد بیانات اس شعبے میں تیار ہو چکے ہیں۔

نگرانِ المدینۃُ العلمیۃ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدَّظلہ العالی نے ناظمِ المدینۃُ العلمیۃ اور شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران کے ساتھ ایک میٹنگ میں یہ قیمتی تجویز عطا فرمائی کہ ہر اسلامی ماہ کے تحت ہونے والے اب تک کے تمام بیانات کو جمع کر کے کتابی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اَپ لوڈ کیا جائے۔ اس سے اب تک کا ترتیب شدہ صحت مند مواد عوام الناس بالخصوص مبلغین و مبلغات کیلئے بیانات کی صورت میں سامنے آئے گا اور انہیں اس سے استفادہ کرنے میں

آسانی رہے گی۔ اسی سوچ کو سامنے رکھتے ہوئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کے تحت جُمادی الاولیٰ کے تمام بیانات اجتماعی صورت میں آپ کے سامنے ہیں۔ یہاں چند باتوں کی وضاحت ضروری ہے:

✿اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔

✿ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درودِ پاک اور دعائیں ختم کردی گئی ہیں۔

✿بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید برآں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿طوالت وتاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، ماخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اجمالی فہرست

صفحہ نمبر	بیان کا نام	نمبر شمار
1	پہلے اسے پڑھیں......	1
3	اجمالی فہرست	2
4	ریاکاری کی تباہ کاریاں	3
39	نیکی کی دعوت کی بہاریں	4
74	نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات	5
108	فیضانِ امام غزالی	6
139	عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں	7
173	حُسنِ ظن کی برکتیں	8
202	صلہ رحمی	9
233	لمبی اُمیدوں کے نقصانات	10
258	مسجد کے آداب	11
287	فضلیت کا معیار تقویٰ ہے	12
321	نامحرموں سے میل جول کا وبال	13
350	رزق میں تنگی کے اسباب	14
383	بڑوں کا احترام کیجئے	15
414	حسنِ اخلاق کی برکتیں	16
439	ہم ڈرتے کیوں نہیں؟	17
465	مرض سے قبر تک	18
492	ماں کی دعا کا اثر	19
520	نگاہوں کی حفاظت کیجئے	20
547	معاشرے کی اصلاح	21
571	خودکشی پر ابھارنے والے اسباب	22
595	اچھے اعمال کی برکتیں	23
619	شیطان کی انسان سے دشمنی	24

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرود شریف کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: **"اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً"**، یعنی قِیامَت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہو گا۔"

(ترمذی، أبواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۲۷، حدیث: ۴۸۴)

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: "قِیامَت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذَرِیعہ دُرود شریف کی کَثْرت ہے۔ اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ دُرود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنَّت مِلتی ہے اور اس (نیکی) سے بَزمِ جنَّت کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملتے ہیں۔" (مراۃ، ۲/ ۱۰۰)

حَشْر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لُوں رَضا		لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں
		(حدائقِ بخشش، ص ۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے)

اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ**

اٰیَۃً۔یعنی ’’پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو‘‘ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیرْوی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اوربُرائی سے منْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گایعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ایک مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے)اور باطِنی مَرَض، "**رِیاکاری**" کے مُتَعَلِّق کچھ مَدَنی پُھول پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا،سب سے پہلے رِیاکاری سے مُتَعَلِّق ایک روایت بیان کروں گا، پھر رِیاکاری کی مَذمّت پر چند آیاتِ قُرآنی واَحادیثِ مُبارَکہ کے ساتھ ساتھ رِیاکاری کی تعریف،چند مثالیں، پہچان کا طریقہ اور شَرعی حکم بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔اُس کے بعد مَرَضِ رِیا کا عِلاج آپ کے گوش گُزار کروں گا اور اگر عِلاج کار گر ثابت نہ ہو تو ایک مشورہ بھی عرض کروں گا۔ اور آخر میں جُوتا پہننے کے مَدَنی پُھول بھی بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

رِیاکار کے چار نام

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 165 صفحات پر مُشتمل کتاب "ریاکاری" کے صفحہ 16 پر ہے۔ ایک شَخْص نے دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عَرْض کی: "کل بروزِ قِیامت کون سی چیز نَجات دِلائے گی؟" تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بَدْدِیانتی نہ کرنا۔ تو اس نے پھر عرض کی: "بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بددیانتی کیسے کر سکتا ہے؟" تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اس طرح کہ تم کوئی ایسا کام کرو جس کا حکم تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیا ہو، لیکن تمہارا مقصود غیرُاللہ کی رضا کا حصول ہو، لہٰذا ریاکاری سے بچتے رہو، کیونکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک ہے اور قِیامت کے دن ریاکار کو لوگوں کے سامنے چار ناموں سے پکارا جائے گا یعنی "اے بدکار! اے دھوکے باز! اے کافر! اے خَسارہ پانے والے! تیرا عمل خَراب ہوا اور تیرا اَجر برباد ہوا، لہٰذا آج تیرے لئے کوئی حصّہ نہیں، اے دھوکا دینے کی کوشش کرنے والے! اب تُو اپنا ثواب اس کے پاس جا کر تلاش کر جس کے لئے تُو عمل کیا کرتا تھا۔" (الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثانیۃ، الشرک الاصغر۔۔۔۔۔الخ، ج۱، ص۶۸)

اے اِخلاص تُو کہاں ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے ہمیں بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ لوگوں کو دکھانے کیلئے عمل کرنے والے کو قیامت کے دن کس قدر ندامت و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اوّل تو نَفْس و شیطان ہمیں نیکیاں کرنے نہیں دیتے اور اگر ہم خُوب کوشش کرکے نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو نَفْس و شیطان ہماری عِبادت کو مَقْبول ہونے سے روکنے کے لئے اپنا

پورا زور لگا دیتے ہیں، اس کے لئے ہماری عِبادت میں کوئی ایسی غَلَطی کروادیتے ہیں، جو اِسے ضائع کر دیتی ہے یا پھر عِبادَت کے بعد ہمارے دل میں نام و نُمُود کی خواہش گھر کر لیتی ہے، کوئی ہماری نیکیوں کا چرچا کرے نہ کرے، ہم خُود بلاضَرورتِ شَرعی اپنی نیکیوں کا اظہار کرکے "اپنے مُنہ میاں مِٹھو" بننے سے باز نہیں آتے اور یوں نَفْس و شیطان کے پھیلائے ہوئے جال یعنی رِیاکاری میں جا پھنستے ہیں۔ مثلاً کوئی کہتا ہے: میں ہر سال رجب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں (حالانکہ ماہِ رَمَضانُ المبارَک کے روزے تو فرض ہیں پھر بھی وہ ریاکار جو کہ دو ماہ کے نفلی روزے رکھتا ہے اپنی ریاکاری کا وزن بڑھانے کیلئے کہتا ہے میں ہر سال تین ماہ یعنی رَجَب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللہ) کوئی کہتا ہے: میں اتنے سال سے ہر ماہ اَیّامِ بِیض (یعنی چاند کی 15،14،13 تاریخ) کے روزے رکھ رہا ہوں، کوئی اپنے حج کی تعداد کا تو کوئی عُمرے کی گنتی کا اِعلان کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے: میں روزانہ اتنے دُرُود شریف پڑھتا ہوں، اتنے عرصے سے دَلائلُ الْخَیرات شریف کا وِرد کررہا ہوں۔ اتنی تِلاوَت کرتا ہوں، ہر ماہ فُلاں مدرَسے کو اتنا چندہ پیش کرتا ہوں۔ اَلْغَرَض خوامخواہ اپنے نوافِل، تہجُّد، نَفْلی روزوں اور عبادتوں کا خُوب چرچا کیا جاتا ہے۔ آہ! اے اِخلاص تُو کہاں ہے؟ (افادات: امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

نَفْسِ بدکار نے دل پہ یہ قِیامَت توڑی

عمَلِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

(سامانِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعمال ضائع ہو جائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِیاکاری سے بچنے بچانے کا جذبہ بڑھانے کی نِیَّت سے اِس ضِمن میں بطورِ" نیکی کی دعوت" چند آیاتِ مُبارکہ سماعت فرمایئے۔یقیناً دُنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے نادان رِیاکاروں کے عمل کا ثواب ضائع ہو جائے گا۔چُنانچِہ پارہ 12،سورۂ ھُود آیت نمبر 15 میں رَبُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پ۱۲،ھود:۱۵)		تَرجَمۂ کنزالایمان:جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے۔

حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رِیاکاروں کو دنیا میں ہی ان کی نیکیوں کا بدلہ دے دیا جاتا ہے اور ان پر ذرّہ بھر ظلم نہیں کیا جاتا۔ (تفسیرِطَبَری ج۷ص۱۳)

جبکہ ایک اور آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾﴾ (پ۳،البقرۃ:۲۶۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان:"اے ایمان والو اپنے صَدَقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر،اُس

کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دِکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اُس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اُس پر مٹی ہے، اب اُس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا، اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔"

صَدرُ الاَفاضل حَضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی خَزائنُ الْعِرفان میں اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: "جس طرح مُنافِق کو رِضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی، وہ اپنا مال رِیاکاری کے لئے خَرچ کرکے ضائع کردیتا ہے، اس طرح تم اِحسان جتا کر اور اِیذاء دے کر اپنے صَدَقات کا اَجرْ ضائع نہ کرو۔ یہ (آیتِ مُبارَکہ) مُنافِق رِیاکار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دُور ہوجاتی ہے، خالی پتھر رہ جاتا ہے، یہی حال مُنافِق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روزِ قیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے، کیونکہ رِضائے الٰہی کے لئے نہ تھے۔" (خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۴)

کمر توڑی ہے عصیاں نے، دبایا نفس وشیطاں نے
نہ کرنا حشر میں رُسوا، مِرا رکھنا بھرم مولیٰ
گناہوں نے مجھے ہائے! کہیں کا بھی نہیں چھوڑا
کرم ہو از طفیلِ سیِّدِ عَرب و عجم مولیٰ!

(وسائلِ بخشش ص97)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب ذرا غور کیجئے کہ قِیامت کے دن جب ہر کسی کو اپنے اَعمال کی فکر ہوگی، ایسے میں اگر کسی کا نامۂ اعمال پیش کیا جائے اور اُسے پتا چلے کہ اِس کے بہت سے نیک اَعمال فقط **رِیاکاری**

کی وجہ سے ضائع ہو چکے ہیں، تو ذرا سوچئے اُس مشکل گھڑی میں اُس شخص کی کیفیَّت کیا ہو گی؟ اور اُسے کتنا اَفسوس ہو گا کہ زِنْدگی بھر جن اَعْمال کو وہ اپنے لیے توشۂ آخرت اور نَجات کا ذَرِیعہ سمجھتا رہا، اب یومِ حِساب ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا، زندگی بھر کی کمائی ہاتھ سے جاتی رہی۔ تمام عمر یہی سوچتا رہا کہ میرے پاس نیکیوں کا خزانہ ہے، اور بروزِ قیامت حَسرت و یاس (نااُمیدی) کی تصویر بنا کھڑا ہو گا۔ لہٰذا ضَروری ہے کہ ہم اِس دُنیا ہی میں اپنے اَعْمال پر غور کر کے "**رِیاکاری**" جیسی خوفناک اور ہولناک آفت سے پیچھا چُھڑا لیں۔ ہمیں اپنے اَعْمال پر غور کرنا چاہیے کہ کہیں ہمارے کسی نیک عمل میں دِکھاوا تو شامل نہیں؟ ہم جب بھی کوئی نیک عمل کرتے ہیں تو اُس سے مقصود، رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ہوتی ہے یا مال و زَر کا حُصُول یا کوئی اور دُنیاوی فائدہ؟ لوگوں کے سامنے تو نیک اَعْمال بڑی خُوش اُسلُوبی اور اچھے اَنداز سے کرتے ہیں، تنہائی میں ہمیں کیا ہو جاتا ہے، کہیں اِس کی وجہ رِیاکاری تو نہیں؟ لہٰذا آج ہی اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے اپنی اِصْلاح کر لیجئے! ورنہ کل بروزِ قیامت سِوائے اَفسوس و نَدامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

اگر اپنا مُحاسَبہ کرنے کا ذِہن نہیں بنتا یا اِس بات کی وَجہ سے پریشان ہیں کہ میں اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کس طرح کروں؟ مجھے تو صحیح طور پر اپنا مُحاسَبہ کرنا بھی نہیں آتا، تو گھبرائیے مت! صِرف ایسے اَفراد کی صُحبت اِختیار کر لیجئے کہ جو اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنا جانتے ہوں، ایسے ماحول کو اپنا لیجئے جہاں مُحاسَبہ کرنے کا مدنی ذِہن دیا جاتا ہو۔ یاد رکھیئے! کہ اِصْلاح و تربیَّت کے مُعاملے میں ماحول کا بڑا گہرا اَثر ہوتا ہے، اگر ماحول تبدیل نہ کیا جائے تو اِصلاح و تربیَّت کی تمام تَر کوششیں بھی اکثر رائیگاں ہو جاتی ہیں، اچھی صُحبت اور پاکیزہ ماحول پانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول اور خُصُوصاً مدنی قافلوں میں سفر اور مَدَنی اِنْعامات پر عمل کرنا بھی ہے۔ جی ہاں! جب آپ عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں سفر کریں

گے، تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مَدَنی اِنْعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَریعے سابِقہ اعمال پر غورو فکر کرنے کا موقع ملے گا اور گُزشتہ گناہوں سے تائب ہو کر آئندہ ان سے بچنے کا بھی ذِہْن بنے گا۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

اچھّی صُحبت ملے، خُوب بَرَکت ملے　　چل پڑو، چل پڑیں، قافِلے میں چلو
کُفر کی کالکیں، دُور ہوں ظُلمتیں　　آؤ کوشِش کریں، قافِلے میں چلو
بے شک اَعمالِ بد، اور اَفعالِ بد　　کی چُھٹیں عادتیں، قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش، ص ۶۷۱۔۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکارانہ عمل قبول نہیں ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِیاکاری ایک ایسی تباہ کُن بیماری ہے کہ جو نیک عمل کی رُوح کو بُری طرح مُتاثر کرتی ہے، یہاں تک کہ وہ نیک عمل رِیاکاری کی وَجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شرفِ قَبولیَّت حاصل نہیں کرپاتا۔ آئیے! احادیثِ طَیِّبہ کی روشنی میں رِیاکاری کی تباہ کاریاں سُنتے ہیں۔

”اِخْلاص“ کے پانچ حروف کی نِسْبَت سے رِیا کی مَذمّت پر 5 فرامینِ مُصْطفٰے

1. تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: "جب کوئی قوم آخرت (کے اعمال) سے آراستہ ہو کر (حُصُولِ) دُنیا کے لئے حُسن و جمال کا پیکر بنے تو اس کا ٹھکانا جہنّم ہے۔" (جامع الاحادیث، الحدیث: ۱۱۲۹، ج۱، ص ۱۸۳)

2. شَہَنشاہِ دو جہاں، مکّے مدینے کے سُلطاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”اِنَّ اللہَ حَرَّمَ الْجَنَّۃَ عَلٰی کُلِّ مُرَاءٍ“ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر رِیاکار پر جنّت حرام کردی ہے۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۲ ص ۲۴۲ حدیث ۵۳۲۹)

3. ایک مرتبہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو روتے دیکھا تو پوچھا: کیوں رو رہے ہو؟ عَرض کی: میرے رونے کا سبب وہ حدیثِ پاک ہے جو میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّ اَدْنَی الرِّیَاءِ شِرْكٌ“ یعنی اَدنیٰ رِیا بھی شِرک ہے۔“ (المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، استخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ بن جبل علی مکة، ۳۰۶/۴، حدیث: ۵۲۳۱)

4. سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جنّت کی خُوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے سُونگھی جاسکتی ہے، مگر آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرنے والا اسے نہ پاسکے گا۔" (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، باب الریاء، الحدیث: ۷۴۸۹، ج۳، ص۱۹۰)

5. رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو شہرت کے لئے عمل کریگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے رُسوا کریگا، جو دِکھاوے کے لئے عمل کریگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عذاب دے گا۔“ (جامع الاحادیث، قسم الاقوال، الحدیث: ۲۰۷۴۰، ج۷، ص۴۴)

بنادے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یارَبّ!
اَندھیری قَبْر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے رِیاکاری کیسی منحوس آفت ہے کہ اس کے سبب نیک اَعْمال قبول نہیں ہوتے، رِیاکاری کرنے والا جنَّت سے محروم رہتا ہے، اسے بروزِ قیامت رُسوا کیا جائے گا، رِیاکاری کے سبب نیک عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ایسا مَرْدُود ہوتا ہے کہ اس پر کوئی بھی اَجْر و ثواب نہیں ملتا بلکہ رِیاکاری والا عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے۔

چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشَاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1286 صفحات پر مُشتمل کتاب "اِحْیاءُ الْعُلُوم" جلد 3 صفحہ 890 پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "جب بندہ ریاکاری کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں سے فرماتا ہے: اِسے دیکھو یہ میرے ساتھ مَذاق کر رہا ہے۔" اسے آپ مثال سے یُوں سمجھیں کہ کوئی خادِم پورا دن بادشاہ کے دربار میں اُس کے سامنے رہتا ہے، جیسا کہ خادِموں کی عادت ہوتی ہے، لیکن اس ٹھہرنے میں اس کا مقصد بادشاہ کی کسی لونڈی یا غُلام کو دیکھنا ہے، تو یہ بادشاہ کے ساتھ مذاق ہے، کیونکہ اُس نے بادشاہ کا قُرب، اُس کی خِدمت کے لئے نہیں، بلکہ اُس کے غُلام کے لئے اِخْتیار کیا ہے، لہٰذا اس سے بڑھ کر (قابِلِ) حَقارت (بات) کیا ہوگی کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت ایک ایسے کمزور و ناتواں بندے کو دِکھانے کے لئے کرے جو (ذاتی طور پر) اس کے کسی نَفْع و نُقصان کا مالک نہ ہو۔

(اِحیاءُ العُلوم ج۳، ص۸۹۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً رِیاکاری کا مَرَض انتہائی مُہلک ہے اور اس سے بچنا بے حد ضَروری ہے، لہٰذا کسی بھی نیک عمل سے پہلے دل کے اِرادے پر خُوب غور کر لینا چاہیئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ

رِیاکاری کے سبب وہ عمل کسی کام نہ آئے۔ آیئے "رِیاکاری" کی تعریف سُنتے ہیں تاکہ اِس کی اچھی طرح پہچان حاصل ہوجائے اور اس سے بچنے میں بھی آسانی ملے۔ چُنانچہ،

"رِیا" کی تعریف

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَوْلانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ 616 صفحات پر مُشتمل کتاب "نیکی کی دعوت" کے صفحہ 66 پر تحریر فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے عِلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا۔ "گویا عِبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اُس کی عِبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ اُن لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اُس کی تعریف کریں یا اُسے نیک آدمی سمجھیں یا اُسے عزّت وغیرہ دیں۔ (الزّواجر ج ا ص ۷۶)

رِیاکاری کی مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بڑا نازُک مُعاملہ ہے کہ ذراسی نِیّت بہکتی ہے اور نیک عمل کرنے والا رِیاکاری کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **"نیکی کی دعوت"** حصّہ اَوّل، صفحہ 73 سے رِیاکاری سے مُتعَلِّق چند مثالیں سماعت کرتے ہیں تاکہ پتہ چلے کہ رِیاکاری ہمارے اَعمال میں کس طرح چُھپی ہوتی ہے۔ ہم بعض اَوقات لفظوں میں اس کا برَملا اِظہار کر رہے ہوتے ہیں لیکن نہ تو اِس طرف ہمارا دھیان ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے بچنے کا مدنی ذِہن ہوتا ہے۔ لہٰذا رِیاکاری کی ان مثالوں کو سُن کر اس سے بچنے کی کوشش کیجئے، مگر خیال رہے کہ رِیاکاری ایک ایسا عمل ہے کہ جس کا سارا دارومدار نِیّت پر ہے، لہٰذا جو مثالیں پیش کی جارہی ہیں وہ اگر

چِہ رِیاکاری ہی کی ہیں لیکن کئی جگہ نِیَّت کے فرق سے اَحکام میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔

”رِیاکار جہنّم میں جائے گا“ کے اُنیس حُروف کی نسبت سے ریاکاری کی 19 مثالیں

(1) فنِّ قِراءت اس لئے سیکھنا کہ لوگ ”قاری صاحِب“ کہیں۔(2) قاری صاحِب کا اِجتماعات میں حاضِرین کی مِقْدار کے مُطابِق تجوید کے قَواعِد کی رِعایَت اور آواز کے اُتار چڑھاؤ میں کمی بیشی کرنے سے مقصود حاضِرین کی خُوشنودی ہو۔(3) اپنے لئے عاجِزی کے اَلفاظ مَثَلاً فقیر، گُنہگار، ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یالکھنا کہ لوگ مُنْکَسِرُ الْمِزاج سمجھیں اور عاجِزی کی تعریف کریں۔ (4) لوگوں سے اِس لئے پُرتَپاک طریقے سے ملنا کہ مِلَنْسار اور بااَخلاق کہلائے۔(5) دُعا وغیرہ میں سب کے سامنے رونا آجائے تو اِس لئے آنسو پونچھتے رہنا کہ لوگوں پر یہ تَأَثُّر قائم ہو کہ یہ رِیاکاری سے بچنے کیلئے جلدی جلدی آنسو پُونچھ لیتا ہے۔(6) لوگوں کے دِلوں میں جگہ بنانے کیلئے اِس طرح کے جُملے کہنا: مجھے گُناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتمے کا خوف رہتا ہے، ہائے! اَندھیری قَبْر میں کیا ہو گا! آہ! قِیامت میں حِساب کیسے دوں گا! وغیرہ (7) لوگوں پر اپنی دُنیا سے لا تَعلُّقی اور پارسائی کی چھاپ ڈالنے کیلئے کہنا: میں تو مالداروں اور شخصیّات سے ملنے سے بچتا ہوں۔(8) کسی کی مُصیبت کا سُن کر ہمدردانہ جُملے کہنا کہ لوگ رَحْم دل کہیں۔ (9) ہاتھ میں اِس لئے تَسبِیح رکھنا، اور نُمایاں کرنا، یالوگوں کے سامنے اِس لئے ہونٹ ہِلا ہِلا کر یا اُنہیں آواز پہنچے، اِس طرح دُرُود و اَذْکار پڑھنا کہ نیک سمجھا جائے۔(10) جَلْوَت میں (یعنی لوگوں کے سامنے) کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ وغیرہ مَواقِع پر سُنَّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا جبکہ اکیلے میں سُنَّتوں کا اِہتِمام

نہ کرنا۔(11)دعوت میں یا دوسروں کی مَوجُودَگی میں اِس لئے کم کھانا کہ دیکھنے والے اسے مُتَّبِعِ سُنَّت (یعنی سُنَّت کی پیروی کرنے والا) اور قَلِیْلُ الْغِذاء (یعنی کم کھانے والا) تصوُّر کریں۔ (12)کسی کو اپنے نیک کام بتا کر یہ کہنا کہ ''آپ کسی اور کو مت بتانا۔'' تاکہ سامنے والا مُتَأَثِّر ہو کہ بہت مُخْلِص شخص ہے کہ کسی پر اپنا نیک عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ (13)رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِس لئے اِعْتِکاف کرنا کہ مُفْت میں سحری اور اِفطاری کی ترکیب بن جائے۔(14)اپنے دِینی کارنامے اس لئے بیان کرنا کہ سُننے والے اِسے دین کا بہت بڑا خادِم تصوُّر کریں اور اس کی عظمتوں کے مُعْتَرِف ہوں۔(15)اپنی فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ امامت یا دینی تدریس کا اِس لئے دوسروں سے تذکرہ کرنا کہ لوگ اِس سے مُتَأَثِّر ہوں، قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔ (16)خریداری کرتے وقت یا اُجرت پر کسی سے کوئی کام کرواتے وَقْت اپنے دِینی مَنْصَب مَثَلًا دِینی طالبِ علم یا حافظِ قرآن یا امامِ مسجِد یا موٴذِّن یا مُبَلِّغ وغیرہ ہونے کا اس لئے اِظہار کرنا کہ وہ رِعایت کردے یا پھر پیسے ہی نہ لے۔(17)کتاب یا رِسالہ لکھتے وَقْت اِس نیَّت سے عِبْرت اَنگیز رِوایات وخُوب دِلچسپ حکایات اور عُمدہ عُمدہ مَدَنی پُھول شامل کرنا کہ پڑھنے والے داد و تحسین دینے پر مجبور ہوجائیں۔(18)اپنے حج وعُمرے کی تعداد، تلاوتِ قرآن کی یومیہ مِقْدار، رَجَبُ الْمُرَجَّب و شَعْبانُ الْمُعَظَّم کے مکمَّل اور دیگر نفلی روزوں، نوافِل، دُرُود شریف کی کثرت وغیرہ کا اِس لئے اظہار کرنا کہ واہ واہ ہو اور لوگوں کے دلوں میں احتِرام پیدا ہو۔(19)دوسروں کی مَوجُودَگی میں اِس لئے چُپ چاپ رہنا یا اِشارے سے یا لکھ کر گُفتگو کرنا کہ لوگ سنجیدہ، خاموش طبیعت اور زَبان کا قُفلِ مدینہ لگانے والا تصوُّر کریں۔ جبکہ گھر میں اور بے تکلُّف دوستوں میں خُوب قہقہے لگاتا اور شیر بَبَّر کی طرح دَہاڑتا یعنی چیختا ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیا کی تعریف اور مثالوں پر غور کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ مثالوں کو ذِہن میں رکھتے ہوئے رِیاکاری کی تعریف پر ایک بار پھر نظر ڈال لیجئے۔ کہ " اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے عِلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا، ریاکاری کہلاتا ہے۔ گویا لوگوں پر اپنی عِبادت گُزاری کی دَھاک بِٹھانا، اپنی تعریف، واہ واہ اور عزّت چاہنا یا اُس نیک کام سے سُوٹ پیس، یا رَقم کا لِفافہ یا کھانا یا مِٹھائی یا کسی قسم کے نَذرانے کا حُصُول مقصود ہونا یہ سب رِیاکاری کی ہی صُورتیں ہیں۔ نیز پیش کردہ مثالوں میں "حُبِّ جاہ" یعنی "شُہرت و عِزّت کی خواہش کرنا" بھی مَوْجُود ہے۔ کیوں کہ رِیاکاری کا ایک بَہُت بڑا سبب "حُبِّ جاہ" بھی ہے۔ اس سے بھی بچنا اَزحد ضَروری ہے اور یہ بھی یاد رکھئے! کہ رِیاکاری کی یہ تمام مثالیں اس لیے بیان کی گئی ہیں کہ ہم خُود اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرلیں۔ ان مثالوں کو بَیان کرنے کا ہرگز یہ مَقْصَد نہیں کہ ہم ان مثالوں کو بُنیاد بنا کر کسی دوسرے کو رِیاکار کہتے پھریں۔ کیونکہ رِیاکاری کا تعلُّق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات پر ہر کوئی مُطَّلع نہیں ہوسکتا۔ لِہٰذا اِن مثالوں پر قِیاس کرتے ہوئے کسی مُسلمان پر بدگُمانی نہ کی جائے، کیونکہ بدگُمانی بذاتِ خُود حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے اور اِسی طرح کسی کے بارے میں تَجَسُّس یعنی گُناہ کی تلاش کرنا، اس کی پردہ دَرِی یعنی عَیب کھولنا اور اُس میں رِیاکاری کی عَلامات تلاش کرنا تاکہ اس کو بدنام کیا جائے، یہ بھی حَرام ہے۔ ان مثالوں کو عَرض کرنے کا مَقْصَد یہ ہے کہ ہم اپنی نیکیوں کو خُود ٹٹولیں اور غور کریں کہ کہیں ہمارے کسی عمل میں رِیا چُھپی ہوئی تو نہیں؟ کیوں کہ رِیا چِیونٹی کے چلنے کی آہٹ سے بھی زِیادہ پوشیدہ طریقے سے عملِ خَیر میں داخِل ہوجاتی ہے،

اور اُس عمل کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیتی ہے اور اس میں مبتلا ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ "رِیا" میں جو لذّت ہے وہ نہ عُمدہ غِذاؤں میں ہے نہ ہی مال و دولت کی کثرت میں، اِس سے بچنا بہُت بہُت ضَروری ہے کہ یہ "لذّت" جہنَّم میں پہنچانے والی ہے، لہٰذا اگر اپنے کسی نیک عمل میں رِیا کا شائبہ یعنی شک بھی پائیں تو توبہ کریں اور اپنے آپ کو ڈرائیں کہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "بے شک جہنَّم میں ایک وادی ہے جس سے جہنَّم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی ہے، جو قرآنِ پاک کے حافِظ، غیرُ اللہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نکلنے والے ہوں گے۔" اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۱۲ ص ۱۳۶ حدیث ۱۲۸۰۳)

بچا لے رِیا سے بچا یاالٰہی تُو اِخلاص کر دے عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(نیکی کی دعوت، حصہ اول، ص ۷۳ تا ۷۹، ملخصًا)

عمل نہ چھوڑیئے، علاج کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ رِیاکاری کیسا خطرناک عمل ہے کہ دُنیا میں ہونے والی تھوڑی سی واہ واہ، جھوٹی عزت اور دوسروں سے چند سِکّوں کے حُصُول کے لئے اپنے اَعمال کی تشہیر کرنا کل بروزِ قیامت جہنّم کی اُس وادی میں ڈلوا سکتا ہے جس سے خُود جہنّم بھی روزانہ چار سو بار پناہ مانگتا ہے۔ اس لیے بہتری اسی میں ہے کہ اَعمال کرتے ہوئے دوسروں کی رِضا پر نظر رکھنے کی بجائے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر ہی نظر رکھی جائے اور اگر کوئی شخص شیطان کی باتوں اور نَفْسِ اَمَّارَہ کی چالوں میں آکر رِیاکاری میں مبتلا ہو جائے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ رِیا سے بچنا تو بہت مُشکل ہے، میں کس طرح نَفْسِ اَمَّارَہ کی چال کو ناکام بناؤں؟ میں کس طرح شیطان کے مَضْبُوط جال کو توڑ کر باہر آؤں؟ اور پھر بعض اَوْقات ایسے اَفْراد اِس خیال کو اپنے ذِہْن میں بٹھالیتے ہیں کہ جب ہم رِیاکاری کے بغیر نیک اَعمال نہیں کرسکتے تو ایسے اعمال کرنے کا کیا فائدہ؟ یوں آہستہ آہستہ نیک اعمال سے دُور ہوتے جاتے ہیں اور خُوش بختی اور سَعادَت مَنْدِی سے مُنہ موڑ لیتے ہیں۔ تو ایسے اسلامی بھائیوں کی خِدْمت میں مَدَنی اِلتجاء ہے کہ اگر اپنا مُحَاسَبَہ کرتے ہوئے ریاکاری ظاہر ہو تو اُس کا علاج کریں، کیونکہ کسی بھی مَرض کو لاعِلاج سمجھ کر اس سے بے پرواہی برتنا، عقلمندی کا تَقاضا نہیں بلکہ جو مَرض جس شِدّت سے بڑھے، اس کے علاج میں بھی اُتنا ہی اِہتمام کیا جاتا ہے۔ چونکہ رِیاکاری بھی ایک باطنی بیماری ہے، لہٰذا اس کا علاج کرنا ہی مُناسِب ہے نہ کہ اس کو لاعِلاج سمجھ کے چھوڑ دیا جائے، کیونکہ اگر مکھی، ناک پر بیٹھ جائے تو مکھی کو اُڑایا جاتا ہے، ناک نہیں کاٹی جاتی۔ اس لئے رِیاکاری کے ڈر سے نیک اعمال کو تَرک نہ کیا جائے بلکہ رِیاکاری سے پیچھا چُھڑانے کی کوشش کی جائے۔ چُنانچہ،

ریاکاری کا حکم

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان رِیاکاری کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خیال رہے کہ رِیا سے عِبادت ناجائز نہیں ہو جاتی (یعنی ایسا نہیں کہ رِیاکاری سے نَماز پڑھی تو اُسے ترکِ نَماز سمجھا جائے) بلکہ نامقبول ہونے کا اَندیشہ ہوتا ہے، اگر رِیاکار آخر میں رِیا سے (سچی) توبہ

کرے تو اس پر رِیا کی عبادت کی قضا واجِب نہیں، بلکہ اُس توبہ کی بَرَکت سے گُزشتہ نامقبول رِیا کی عبادات بھی قَبول ہو جائیں گی۔ مُطلقًا رِیا سے خالی ہونا بہُت مشکِل ہے، کوئی شخص رِیا کے اَندیشے سے عبادات نہ چھوڑے، بلکہ رِیا سے بچنے کی دُعا کرے۔ (مِرآۃ المناجیح ج۷ ص۱۲۷)

رِیاکاری کی علامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہر مَرَض کی کچھ علامتیں ہوتی ہیں، جن سے اُس مرض کی تشخیص (پہچان) ہوتی ہے، اسی طرح مرضِ رِیا کی بھی کچھ علامتیں ہیں۔ آیئے! اس کی چند علامات سُنتے ہیں تاکہ اس مَرَض کی اچھی طرح تشخیص ہو جائے تو اس کا عِلاج کرنے میں آسانی رہے۔ چُنانچہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِین، مولائے کائنات، حضرت علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: رِیاکار کی تین علامتیں ہیں: (1) تنہائی میں ہو تو عمل میں سُستی کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو چُستی دِکھائے (2) تعریف کی جائے تو عمل میں اِضافہ کر دے اور (3) مَذمّت کی جائے تو عمل میں کمی کر دے۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج ۱ ص ۸۶) (نیکی کی دعوت ص 80)

اب ہمیں دِیانت داری کے ساتھ اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے کہ عِبادَت کے مُعاملے میں کہیں ہم تنہائی میں سُستی اور لوگوں کے سامنے چُستی کا مُظاہرہ تو نہیں کرتے؟ کہیں ہم نیکی کرنے کے بعد اس کا لوگوں پر بِلاضَرورت اِظہار تو نہیں کر دیا کرتے؟ پھر اگر کوئی اس پر ہماری تعریف کر دے تو "پُھول کر" عمل میں اِضافہ تو نہیں کر دیتے؟ اور تعریف نہ ہونے کی صُورت میں کہیں غمگین تو نہیں ہو جاتے اور اس عمل میں کمی تو نہیں آ جاتی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں لوگوں کے سامنے نیکی کرنے میں بڑی لذّت

ملتی ہو، مگر تنہائی میں مَزا بالکل نہ آتا ہو؟ کہیں ہم اپنے بارے میں سیاہ کار، گُنہگار، مُجرم، فقیر، حقیر اور عاجزو مسکین جیسے اَلفاظ لوگوں کے سامنے کہہ کر اُنہیں مُتأثِّر کرنے کی کوشش تو نہیں کرتے؟ہم کہیں مذہبی حُلیے سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے سے مُتأثِّر ہونے والے دُکانداروں سے اس لئے تو سودا نہیں لیتے کہ وہ ہمیں مُفت یا سستے داموں میں دے؟ اگر ان سُوالات کے جوابات، ہاں میں آئیں تو فوراً سے پیشتر توبہ کر لیجئے اور حُصُولِ اِخلاص کی کوشِشوں میں لگ جائیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے موت آجائے اور رِیاکاری کے سبب دوزخ میں ڈال دیا جائے۔(نیکی کی دعوت ص82)

عَطا کر دے اِخْلَاص کی مجھ کو نعمت ۔۔۔ نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی
مری زِندگی بس تری بندگی میں ۔۔۔ ہی اے کاش گُزرے سَدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش)

مَرضِ رِیا کا علاج کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے دل میں مرضِ رِیا کی علامات محسوس کریں تو بعدِ توبہ، عِلاج میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔جب ہم اپنے باطِن کو پاکیزہ کرنے کی کوشِش کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ظاہِر بھی سُتھرا ہوجائے گا۔شَہَنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے:”جو اپنے باطن کی اِصلاح کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے ظاہِر کی (بھی) اِصلاح فرما دے گا۔“ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص۵۰۸ حدیث ۸۳۳۹)(نیکی کی دعوت ص83)

آیئے! ریاکاری کی تباہ کاریوں سے پیچھا چُھڑانے کیلئے اس کے چند عِلاج سُنتے ہیں۔

(1) دُعا کے ذَرِیعے مدد طلب کیجئے!

رِیاکاری کا سب سے پہلا عِلاج یہ ہے کہ خُدائے غفّار عَزَّوَجَلَّ کے دربارِ کرم بار میں یُوں دُعا کیجئے: یاربِّ مُصْطَفٰے (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! مجھے رِیاکاری کی بیماری سے شِفا عطا فرما، میری خالی جھولی اِخلاص کی لازوال دولت سے بھر دے۔ میرا سامنا اُس دشمن (یعنی شیطان) سے ہے جو مجھے دیکھتا ہے مگر خُود دِکھائی نہیں دیتا، لیکن تُو اُس کو مُلاحظہ فرمارہا ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس دُشمن کے مکروفَریب سے بچالے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اِس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ لوگوں کی نظر میں تو میرا حال بَہُت اچّھا ہو، وہ مجھے نیک اور پرہیز گار سمجھتے رہیں مگر تیرے دربار میں سَزا کا حقدار ٹھہروں۔

(نیکی کی دعوت ص 84)

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یارَبّ عاشِقِ مُصطفٰے بنا یارَبّ
حِرصِ دُنیا نکال دے دل سے بس رہوں طالبِ رِضا یارَبّ

(وسائلِ بخشش، ص ۷۹، ۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) رِیاکاری کے نُقصانات پیشِ نظر رکھئے!

رِیاکاری کا دوسرا عِلاج یہ ہے کہ ہم اِس کی آفتوں کو پیشِ نظر رکھیں، کیونکہ آدمی کا دل کسی چیز کو اُس وَقْت تک ہی پسند کرتا ہے جب تک وہ اُسے نَفْع بخش اور لذیذ نظر آتی ہے، مگر جب اُسے اُس شے کے نُقصان دہ ہونے کا پتہ چلتا ہے تو وہ اُس سے بچتا ہے، مثلاً ایک اسلامی بھائی شہد کو اس کی لذّت اور

مِٹھاس کی وَجہ سے بہُت پسند کرتا ہے، لیکن اگر اُسے یہ بتادیا جائے کہ یہ شہد جسے تم پینے جارہے ہو، اِس میں زہر ملا ہوا ہے، تو وہ اُس میں مَوجُود مِٹھاس کو نہیں زہر کو دیکھے گا اور اسے ہرگز ہرگز نہیں پیئے گا۔ اِسی طرح لوگوں پر اپنا نیک عمل ظاہِر کرنے اور ان کی طرف سے واہ واہ ہونے میں یقیناً نَفْس کو بڑی لذّت ملتی ہے، لیکن اگر ہم اِس لذّت کے بجائے رِیاکاری کے نُقصانات ذِہن میں رکھیں، تو اس سے بچنا ہمارے لئے قدرے آسان ہو جائے گا۔ (نیکی کی دعوت ص84 ملخصًا)

(3) رِیا کے اَسباب کا خاتِمہ کیجئے

مرضِ ریا کا تیسرا اعِلاج، اس مرض کے اَسباب کا خاتمہ ہے۔ کیونکہ ہر بیماری کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے، اگر سبب مٹا دیا جائے تو بیماری بھی رُخصت ہو جاتی ہے۔ اِسی طرح رِیاکاری کے بھی بُنیادی طور پر تین اَسباب ہیں، اگر اِن تینوں سے جان چُھڑا لی جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رِیاکاری سے بچنا بے حد آسان ہو جائے گا۔ وہ تین اسباب یہ ہیں: (۱) حُبِّ جاہ یعنی شُہرت کی خواہِش (۲) مَذمَّت کا خوف اور (۳) مال و دولت کی حرِص۔ (نیکی کی دعوت ص86)

پیچھا مِرا دُنیا کی مَحبَّت سے چُھڑا دے　　یا رَبّ مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) اپنے اعمال میں اِخلاص پیدا کیجئے

رِیاکاری کا چوتھا عِلاج، اِخلاص ہے۔ چُنانچِہ سرکارِ والا تَبار، بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اِخلاص کے ساتھ عمل کرو، کیونکہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ وُہی اعمال قبول فرماتا ہے ،جو اُس کے لئے اِخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ مت کہا کرو کہ میں نے یہ کام اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رِشتہ داری کی وجہ سے کیا ہے۔"

(سُنَنِ دارقطنی ج ۱ ص ۷۳، حدیث ۱۳۰)(نیکی کی دعوت ص89)

مُخلص کسے کہتے ہیں؟

کسی بُزرگ سے پوچھا گیا کہ **مُخلص کون ہے**؟ تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: مُخلص وہ ہے جو اپنی نیکیاں اس طرح چُھپائے جس طرح اپنی بُرائیاں چُھپاتا ہے۔ایک اور بُزرگ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عَرض کی گئی: اِخلاص کی اِنتہا کیا ہے؟ تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: وہ یہ کہ تم لوگوں سے تعریف کی خواہش نہ کرو۔

(الزواجر، الکبیرۃ الثانیۃ الشرک الاصغر...الخ، خاتمۃ فی الاخلاص، ج ۱ ، ص ۹۰) (نیکی کی دعوت ص 91)

یکساں ہو مَدح و ذَم مجھ پہ کر دو کرم   نہ خُوشی ہو نہ غم تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ نیّت کی حِفَاظَت کیجئے

رِیاکاری کا پانچواں علاج یہ ہے کہ نیّت کی حِفَاظَت کیجئے۔ سرورِ دوعالَم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: **"اَعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی وہ نیّت کرے۔"** (بخاری، کتاب الایمان، باب ماجاء ان الاعمال...الخ، الحدیث:۵۴، ص۷) اس لئے عمل شُروع کرنے سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ میں جو عمل کرنے جارہاہوں، اس کا مقصد کیا ہے؟ اگر دِکھاوے کی بُو

پائیں تو فوراً اپنی نِیَّت کی اِصلاح فرمائیں اور یہ ذِہن بنائیں کہ صِرف وُہی عمل مقبول ہو گا، جو رِضائے الٰہی کیلئے کیا جائے گا، اگر میں نے لوگوں کو دِکھانے یا سُنانے کی خاطِر کوئی نیکی کی تو قَبول ہونا تو ایک طرف رہا، جہنّم کے عذاب کا حقدار ہو جاؤں گا! شیطان اگرچِہ لاکھ رُکاوٹ ڈالے مگر رِیا اور دِکھاوے کی نِیَّت سے بچنا اور اچّھی نِیَّت کرنی ہی ہوگی۔ (نیکی کی دعوت ص92)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(6) دورانِ عِبادَت شیطانی وَسوسوں سے بچئے

مَرَضِ رِیا کا چھٹا علاج یہ ہے کہ عِبادَت کے دوران بھی شیطانی وَسوسوں سے بچنے کی کوشش کریں کیونکہ شیطان مُسلسل ہمارے دل میں وَسوَسے ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، لہٰذا جس طرح نیک عمل سے پہلے دل میں اِخلاص ہونا ضَروری ہے، اِسی طرح ہر نیکی و عِبادَت کے دَوران اسے قائم رکھنا بھی ضَروری ہے۔ عِبادَت کے دَوران شیطانی وَسوسوں سے چُھٹکارے کے لئے تین چیزیں ضَروری ہیں: (۱) اُس وَسوَسے کو پہچاننا (۲) اُسے ناپسند کرنا اور (۳) اُسے قَبول کرنے سے اِنکار کرنا۔ مَثَلًا کسی نے اچّھی اچّھی نیّتیں کرکے نَمازِ تہجُّد شُروع کی، اب دَورانِ نَماز شیطان نے دل میں رِیاکاری کا وَسوسہ ڈالا کہ جب لوگوں کو میری تہجُّد گُزاری کا پتا چلے گا تو وہ مجھ سے بَہُت مُتأثِّر ہوں گے، اب اِس وَسوَسے کو فوری طور پر پہچاننا کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، اُس نَمازی کے لئے بَہُت ضَروری ہے۔ پھر اسے ناپسند بھی جانے کہ خالِق عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے کیے جانے والے عمل سے مخلوق کو مُتأثِّر کرنے کی کوشِش کرنا غَضَبِ الٰہی کو دعوت دینے کے مُترَادِف ہے، پھر اُس وَسوَسے سے اپنی توجُّہ ہٹالے۔ اگرچہ یہ کام بہت

مُشکل سہی مگر ناممکن نہیں، آغاز میں یہ کام بے حد مُشکل محسوس ہوتا ہے، لیکن جب تَکلُّف کر کے ایک عرصے تک اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ کے فَضْل و کرم اور حُسنِ توفیق سے یہ کام آسان ہو جاتا ہے، ہمارا کام کوشِش کرنا ہے، کامیابی دینے والی ذات رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ہے۔ (نیکی کی دعوت ص94)

﴿7﴾ نیکیاں چُھپایئے!

مَرَضِ ریا کا ساتواں عِلاج ”نیکیاں چُھپانا“ ہے۔ اے کاش! ہم اپنی نیکیوں کو بھی اُسی طرح چُھپائیں جس طرح اپنے گُناہوں کو چُھپاتے ہیں اور بس اِسی کو کافی سمجھیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری نیکیاں جانتا ہے۔ بالخصوص پوشیدہ نیکی کرنے کے بعد نَفْس کی خُوب نگرانی کریں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ نَفْس میں اس عِبادَت کو ظاہِر کرنے کی حِرص جوش مارے اور یوں کہے کہ اگر تیرے اس عظیم عمل پر لوگوں کو اِطلاع ہو جائے تو وہ بھی عبادات میں مشغول ہو جائیں۔ تُو اپنے عمل کو چُھپانے پر کیسے راضی ہو گیا؟ اس طرح تو لوگوں کو تیرے مَقام و مرتبے کا عِلْم نہیں ہو گا، چُنانچہ وہ تیری قَدر و مَنْزِلَت کا اِنکار کریں گے اور تیری پیروی سے محروم رہ جائیں گے، ایسے میں تُو لوگوں کا مُقْتَدا (یعنی پیشوا اور رہنما) کیسے بن سکے گا؟ نیکی کی دعوت کیسے عام ہو گی؟ وغیرہ۔ ایسی صُورت میں اللہ تعالیٰ سے ثابِت قَدَمی کی دُعا کرنی چاہیے اور اپنے بڑے عمل کے مُقابلے میں آخرت کی بہت بڑی ملکیت یعنی جنّت کی نعمتوں کو یاد کیجئے، جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذَریعے اس کے بندوں سے اَجْر کا طالب ہوتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کا غَضَب نازِل ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسروں کے سامنے عمل کو ظاہِر کرنے کی صُورت میں وہ لوگوں کے نزدیک تو محبوب ہو جائے، لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کا مَقام گر جائے! پھر نَفْس

کو اس طرح بھی سمجھائے کہ میں کس طرح اس عمل کو لوگوں کی تعریف کے بدلے بیچ دوں، وہ تو خُود عاجز ہیں ،نہ تو وہ مجھے رِزْق دے سکتے ہیں اور نہ ہی موت وحَیات کے مالک ہیں۔(نیکی کی دعوت ص96) جب اس طرح کی مَدَنی سوچ اپنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مرض سے چھٹکارا پانے میں آسانی ہو گی۔

نیکیاں چُھپ کر کریں ایسی ہدایت دے خُدا　　ہم کو پوشیدہ عِبادت کی تُو لذّت دے خُدا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(8) اَوراد وَوَظائِف کا مَعْمُول بنالیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِیاکاری سے بچنے کے لئے بیان کردہ مُعالَجات کے ساتھ ساتھ ریاکاری سے بچنے کے رُوحانی عِلاج بھی سماعت فرمالیجئے اور حسبِ توفیق اوّل آخِر ایک بار دُرُود شریف کے ساتھ پڑھنے کا معمول بنالیجئے۔

1 روزانہ یہ دُعا تین بار پڑھ لیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ چھوٹی بڑی ہر طرح کی رِیا (سے) دُور رکھے گا۔ دعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ اَنۡ اُشۡرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعۡلَمُ وَ اَسۡتَغۡفِرُكَ لِمَا لَا اَعۡلَمُ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ، میں جان بوجھ کر تیرا شریک ٹھہرانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور لاعلمی میں ایسا عمل کرنے پر تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں)۔

2 جب بھی دل میں رِیاکاری کا خیال آئے تو "اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم" ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تُھو تُھو کر دیجئے۔

3 سُورۃُ الاِخلاص گیارہ بار صُبح (یعنی آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کِرن چمکنے کے درمیان) پڑھنے

والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے، جب تک کہ یہ (پڑھنے والا) خود نہ کرے۔ (الوظیفۃ الکریمہ ص ۲۱)

4 هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۳﴾ (پ ۲۷ الحدید ۳) کہنے سے فوراً وَسوَسہ دُور ہو جاتا ہے۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱ ص ۷۷۰) (نیکی کی دعوت ص 105)

کاش لَب پر مرے رہے جاری ذِکر آٹھوں پہر ترا یارَبّ

(وسائلِ بخشش، ص ۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علاج کے باوُجود افاقہ نہ ہو تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر بھرپور عِلاج کے بعد بھی اِفاقہ نہ ہو تو گھبرائیے نہیں بلکہ عِلاج جاری رکھئے کہ ”دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا۔“ کیونکہ اگر ہم نے عِلاج تَرک کر دیا تو گویا خود کو مکمَّل طور پر شیطان کے حوالے کر دیا کہ اِس طرح تو وہ ہمیں کہیں کا نہ چھوڑے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ رِیاکاری سے جان چُھڑانے کی کوشش جاری رکھیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ مِنْھاجُ الْعابِدین میں حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام ابُو حامِد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کے فرمان کا خُلاصہ ہے: اگر آپ یہ محسوس کریں کہ شیطان، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پناہ مانگنے کے باوُجود پیچھا نہیں چھوڑ رہا اور غالِب آنے کی کوشش میں ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ کے مُجاہَدے، قُوَّت اور صبر کا اِمتحان مَطلُوب ہے، یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آزما رہا ہے کہ آپ شیطان سے مُقابَلہ اور

مُحارَبہ (یعنی جنگ) کرتے ہیں یا اُس سے مَغلُوب (یعنی ہار) جاتے ہیں۔

(مِنهاجُ العابِدین (عربی) ص ۴۶) (نیکی کی دعوت ص 106)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں رِیاکاری کے مَرَض سے شِفا عطا فرمائے اور ہمارے سینوں کو اِخلاص کے نُور سے مُنوّر کردے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ ہمیں ریاکاری کی تباہ کاری سے بچائے، ریاکار کی کس قدر رسوائی ہوگی جب اُسے بروزِ قیامت بدکار، دھوکے باز، کافر، خسارہ پانے والا کہہ کر، اُس کا عمل رد کر دیا جائے گا اور اُس کا اجر وثواب برباد ہو جائے گا۔ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ

ریاکار کو اُس کے عمل کا دنیا میں بدلہ دے دیا جائے گا اور آخرت میں اُس کا عمل باطِل ہو گا کیونکہ اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لئے نیک عمل نہیں کیا تھا بلکہ دِکھاوے کے لئے کیا تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ ادنی رِیا بھی شرک ہے، رِیاکار جہنم کا حقدار ہے، ریاکار پر جنت حرام ہے، رِیاکاری کرنے والے کو اللہ ربُّ العزّت کے ساتھ مذاق کرنے والا کہا گیا، توبہ توبہ ریاکاری انتہائی خطرناک باطنی بیماری ہے۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تجھے تیرے محبوب کا صدقہ ہمیں تمام ظاہری اور باطنی بیماریوں سے شفا عطا فرما، ریاکاری کی تباہ کاری سے بھی بچا، ہمیں اپنا مخلص بندہ بنا۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

رِیاکاری کے عِلاج اور مزید مَعلُومات کے ساتھ ساتھ دیگر باطنی مُہلکات کے بارے میں جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتب **"ریاکاری" "باطنی بیماریوں کی معلومات"** اور "اِحیاءُ العُلُوم جلد 3" کا مُطالَعہ کیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بے حد مُفید ثابت ہو گا اور اگر آپ نے فیضانِ سُنّت جلد دُوُم کا باب " نیکی کی دعوت " صفحہ نمبر 63 سے صفحہ نمبر 106 تک کا مطالعہ کر لیا، تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو ریاکاری کی تعریف معلوم ہو گی، ریاکاری کی 80 مثالیں پتا چلیں گی جو آپ کو ریاکاری سے بچنے میں مددگار ہوں گی، اَلحمدُللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے فیضانِ سنّت جلد دُوُم کے باب نیکی کی دعوت میں نماز کے متعلق ریاکاری کی 11 مثالیں، مبلغین کی ریاکاری کی 18 مثالیں، نعت شریف پڑھنے، سننے والوں کے لئے ریاکاری کی 16 مثالیں، راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کے لئے ریاکاری کی 3 مثالیں اور پھر متفرق 32 مثالیں بھی بیان کی ہیں۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اس کتاب میں ریاکار کی علامات بھی لکھی ہیں اور ریاکاری کے 10 علاج بھی بیان فرمائے ہیں، اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے، اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا (Read) جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Down Load) کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی مذاکرہ کا تعارُف!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِلْم ایک لازوال دولت ہے اور ہمارے دینِ اسلام میں تو علمِ دِین حاصل کرنے کے بے شُمار فَضائل بیان کیے گئے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی

حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"علم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذریعہ سُوال ہے۔"** کے قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سُوال و جواب کا ایک سِلْسِلہ شُروع کیا، جسے تنظیمی اِصْطِلاح میں "مدنی مُذاکرہ" کہا جاتا ہے۔ کثیر اسلامی بھائی، مَدَنی مُذاکروں میں عَقائد و اَعمال، فضائِل و مَنَاقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی مَعْلُومات، معاشی و مُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات کے مُتَعَلِّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز و عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم و حکمت سے لبریز مَدَنی پُھولوں کی خُوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کے مُقدّس جذبے کے تحت "مَجْلِس مَدَنی مُذاکرہ" ان مَدَنی مُذاکروں کو تحریری اور آڈیو، ویڈیو سی ڈیز کی صُورت میں پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کرتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک مَجْلِس مَدَنی مُذاکرہ 319 آڈیو کیسٹیں اور ویڈیو سی ڈیز اور 5 تحریری مَدَنی مُذاکرے، مکتبۃ المدینہ سے رسائل کی صورت میں پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کرچکی ہے، اور مزید کے لئے کوششیں جاری ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی مُذاکروں کے مدنی پھول پڑھنے و سُننے سے عَقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اِصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازَوال دولت کے ساتھ ساتھ نہ صِرف شَرعی، طِبّی، تاریخی اور تنظیمی معلومات کا لاجواب خزانہ ہاتھ آتا ہے بلکہ مزید حُصُولِ عِلْمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔

مدنی کاموں میں حصہ لیجئے:

آپ سے بھی مدنی التجا ہے کہ نہ صِرف خُود بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی شِرکت کی

دعوت دیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی مُذاکروں میں شرکت ذِیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام بھی ہے۔ یاد رکھئے! وَعظ و نصیحت کے لیے اِجتماعات مُنْعَقِد کر کے اُن میں لوگوں کی اِصْلاح کی نِیَّت سے عِلْم و حکمت بھرے مَدنی پُھول لُٹانا یہ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کا طریقہ رہا ہے۔

منقول ہے شیخُ المشائخ حضرتِ سَیِّدُنا ابُومَدْیَنْ شُعَیْب مَغْرَبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بُلند مرتبہ کے مالک اور ابدال میں سے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُنْدُلُس کی جامع مسجد خِضر میں نمازِ فجر کے بعد بیان فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ چند راہب بھی اِمتحاناً مُسلمانوں کے لِباس پہن کر مسجد میں لوگوں کے ساتھ آ کر بیٹھ گئے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان شُروع کرنے لگے تو تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گئے، پھر ایک دَرزی حاضر ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِسْتِفْسار فرمایا: اتنی دیر کیوں لگادی؟ اس نے عَرض کی، حُضُور! آپ کے حکم پر رات کو ٹوپیاں بناتے ہوئے دیر ہو گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے ٹوپیاں لیں اور کھڑے ہو کر سب راہبوں کو پہنا دیں۔ لوگوں کو اس سے بڑا تعجُّب ہوا، لیکن مُعامَلہ ابھی تک واضح نہ ہوا تھا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان شُروع کر دیا، جس میں یہ جُملہ بھی فرمایا: اے فُقَراء! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے توفیق کی ہوائیں، سَعادت مند دلوں پر چلتی ہیں تو وہ ہر روشنی کو بُجھا دیتی ہیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سانس لیا، جس سے مسجد کی تقریباً تیس (30) قِندیلیں بجھ گئیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا سر اُٹھا کر فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی معبود نہیں، اے فُقراء! جب عِنایت کے اَنْوار، مُردہ دلوں پر روشنی کرتے ہیں تو وہ راحت و سُکون سے زِنْدگی بَسر کرتے ہیں اور ہر ظُلمت ان کے لئے روشن ہو جاتی ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سانس لیا تو تمام قندیلوں کی روشنی لوٹ آئی۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آیتِ سجدہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے جب سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا تو راہب بھی رُسوائی کے خوف سے لوگوں کے ساتھ سجدہ میں گر گئے ۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سجدے میں یوں دعا کی: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنی مخلوق کی تدبیر اور اپنے

بندوں کی مَصْلِحت بہتر جانتا ہے، یہ راہب مُسلمانوں کے لباس میں مُسلمانوں کے ساتھ تیری بارگاہ میں سجدہ کئے ہوئے ہیں، میں نے ان کے ظاہِر کو تبدیل کر دیا، ان کے باطن کو تبدیل کرنے پر تیرے سِوا کوئی قادِر نہیں، میں نے انہیں تیرے دَسترخوانِ کرم پر بٹھا دیا ہے، تُو ان کو کُفر کی تاریکی سے نکال کر نُورِ ایمان میں داخل فرمادے۔ راہبوں نے ابھی سر سجدے سے نہ اُٹھائے تھے کہ ان سے کُفر و شرک کی ناپاکی دُور ہوگئی اور وہ اِسلام میں داخل ہوگئے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر ہوئے اور آپ کے دَستِ اَقْدس پر توبہ کرلی۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۳۱۳، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! اَوْلِیاءُ اللہ کے بیان اوران کی صُحبت میں کیسی تاثیر ہوتی ہے ؟ کہ اگر کوئی غیر مُسلم بھی ان کی مجلس میں آکر بیٹھ جائے، تو ان کی صُحبت کی بَرَکت سے اُن کے بیان کردہ مَدَنی پُھول تاثیر کا تیر بن کر اس کے دِل میں پیوست ہوجاتے ہیں اور وہ دولتِ اِیمان سے مالامال ہوکر ہی وہاں سے رُخصت ہوتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہ نیک بندے ہمیشہ وَعظ و نصیحت کے ذَرِیعے لوگوں کو اِسْلام کی دعوت دیتے رہتے ہیں ۔ منقول ہے کہ ہمارے پیرانِ پیر، پیر دَستگیر حضرت سَیِّدُنا شیخ مُحیُّ الدّین سَیِّد عبدُالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے 521ھ سے 561ھ تک چالیس سال مخلوق کو وعظ و نصیحت فرمائی۔ (بھجۃ الاسرار، ص ۱۸۴) اورآپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود ارشاد فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر پانچ سو سے زائد غیر مُسلموں نے اِسلام قَبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فُساق و فُجار، فسادی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔ (بھجۃ الاسرار، ص ۱۸۴) سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے فَیضانِ کرم سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ بھی مدنی مُذاکروں کے ذَرِیعے وَعظ و نصیحت کے مَدَنی پُھول لُٹاتے رہتے

ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی مُذاکرے نہ صِرف اَہَم معلومات حاصل کرنے کا ذَریعہ ہیں بلکہ ان کی بَرَکت سے بہت سے لوگوں کی اِصلاح بھی ہوتی ہے یہاں تک کہ بہت سے کفار کی اسلام آوری کی بھی خبریں ہیں اور کئی بد عقیدہ لوگ اپنے بُرے عَقائد سے توبہ کرکے سُنّی صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ مُسلمان بن جاتے ہیں۔ آیئے! اس ضِمن میں ایک مدنی بہار سُنئے اور خُوشی سے جھومیے۔

بدعقیدہ لوگوں سے نجات مل گئی

بابُ الاسلام (سندھ، پاکستان) کے شہر شہداد پُور میں مُقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل عَقائد کے مُتَعَلِّق معلومات نہ ہونے کے باعث میری زِندگی کا اِبتدائی حصّہ بدعقیدہ لوگوں کی صُحبت میں گُزرا تھا، جس کے سبب میرے عَقائد بھی بگڑے ہوئے تھے اور میں عَقائدِ اہلسنّت کے بارے میں شُکوک و شُبہات کا شکار تھا۔ خُوش قسمتی سے مجھے دعوتِ اسلامی کا پیارا پیارا مدنی ماحول مُیسّر آگیا، ورنہ نجانے میرا آخرت میں کیا بنتا، ایک دن مسجد جانا ہوا، وہاں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ایک عاشقِ رسول اسلامی بھائی نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف **"فیضانِ سُنَّت"** سے دَرْس دیا، میں بھی دَرْس کی برکتیں پانے کے لیے قریب جا کر بیٹھ گیا، درس سُنا تو دل کو بہت بَھلا لگا، یوں میں روزانہ نماز کے بعد ہونے والے دَرْس میں شِرکت کرنے لگا۔ دَرْس کے بعد اسلامی بھائی اِنْفرادی کوشش کرنے، نیکیوں بھری راہ اختیار کرنے کا ذِہن دیتے، کرم بالائے کرم، رَمَضانُ الْمُبارَک کے مہینے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے سُنَّتوں بھرے دس روزہ اجتماعی اِعتکاف میں شِرکت کی سَعادت نصیب

ہو گئی۔ اعتکاف میں ہونے والے سُنَّتوں بھرے بیانات اور بالخصوص شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علم و حکمت کے موتیوں بھرے "مَدَنی مذاکروں" نے میرے دِل میں خوفِ خُدا اور عشقِ مُصطفےٰ کی شمع روشن کر دی، میرے دل میں مَوْجُود تمام شکوک و شُبہات دُور ہو گئے، میں نے اپنے تمام بُرے عقائد اور بُرے دوستوں کی صُحبت سے توبہ کی اور عاشقانِ رسول کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا، دورانِ اعتکاف، امیر اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے زہد و تقویٰ، حسنِ اخلاق سے متأثر ہو کر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی غُلامی کا پٹہ بھی گلے میں ڈال لیا اور اعتکاف مکمل ہو جانے کے بعد اپنے علاقے کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصّہ لینے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں فرض عُلُوم کورس کر رہا ہوں اور اپنے علاقے میں حلقہ سطح پر مدنی اِنعامات کا ذِمّہ دار ہونے کی حیثیّت سے مدنی کاموں کی ترقّی و عُروج کے لیے کوشاں ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے محبَّت کی اُس نے مجھ سے محبَّت کی اور جس نے مجھ سے محبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکَاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سُنَّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں

نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

”چل مدینہ“ کے سات حُرُوف کی نِسبت سے جُوتے پہننے کے 7مَدَنی پھول

1 فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جُوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔(یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث۲۰۹۶)

2 جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تا کہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

3 پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔

4 مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جُوتا استعمال کرے۔

5 صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مَردوں اور عورَتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ)

6 جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔

7 (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جُوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا، لہٰذا استعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ہدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیَّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب ہو گا ثواب اور ٹلے گا عذاب پاؤ گے بخششیں، قافلے میں چلو

دل پہ گر زَنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو داغ سارے دُھلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت:

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ”مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ وَاسْتَغْفَرَ رَبَّہ، یعنی جس نے قُرآنِ پاک کی تلاوت کی اور رَبّ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفِرت طلب کی، فَقَدْ طَلَبَ الْخَیْرَ مَکَانَہ،، تو یقیناً اس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا۔“

(دُرِّمنثور، پ۳۰، ذکر دعاء ختم القرآن، ۸/۶۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی بھلائی اور مغفِرت کے طلبگار اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کے خواہش مند ہیں تو ہمیں بھی چاہئے کہ شوق و مَحبّت کے ساتھ خُشُوع و خُضُوع سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف مُتوجّہ ہو کر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذاتِ گرامی پر دُرُود و سلام کے گجرے نچھاور کرتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت ہمارے دلوں میں بس جائے گی اور جسے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت نصیب ہوگئی یقیناً وہ دُنیا و آخرت میں سُرخُرو ہوگیا۔

یا نبی! تُجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام، اس پہ ہے ناز مجھ کو ہوں تیرا غلام

اپنی رحمت سے تُو شاہِ خیرُ الانام، مجھ سے عاصی کا بھی ناز بَردار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا

❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَ لَوْ اٰيَةً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے نیکی کی دعوت کی بہاریں بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ سب سے پہلے ایک وَلیُّ اللہ کی نیکی کی دعوت کی بَرَکت سے تائِب ہونے والے نوجوان کی حکایت سُناؤں گا۔ اس کے بعد آیاتِ مُبارَکہ اور تفسیر کی روشنی میں نیکی کی دعوت کی اہمیت وفضیلت پھر دَرس دینے کا ثواب اور نیکی کی دعوت کے فضائل پر مُشْتَمِل اَحادیثِ مُبارَکہ آپ کے گوش گُزار کروں گا۔ نیکی کی دعوت دینا کس پر لازِم ہے؟ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینے کا عملی

طریقہ بھی عرض کروں گا، نیز بیان کے آخر میں سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اورآداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شرابی پر انفرادی کوشش کا نتیجہ:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **" نیکی کی دعوت "** صفحہ نمبر 502 پر ہے: حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی "اِحیاءُ الْعُلُوم" میں نَقْل کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا محمد بن زَکَرِیّا عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکِبْرِیا فرماتے ہیں: ایک بار میں حضرت عبدُ اللہ بن محمد بن عائشہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوا، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نمازِ مغرب کے بعد مسجد سے گھر کی جانب روانہ ہوئے، راستے میں ایک قُریشی نوجوان نَشے میں دُھت نظر آیا، اس نے ایک عورت کو پکڑ لیا، عورت چِلّائی، لوگ لپکے اور اس نوجوان پر ٹُوٹ پڑے، حضرت سَیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے پہچانا اور لوگوں سے چُھڑا کر شَفْقَت کے ساتھ سینے سے لگالیا، اپنے گھر لائے اور اسے سُلا دیا۔ جب وہ جاگا تو اس کا نَشہ اُتر چُکا تھا۔ اسے نَشے کے دَوران ہونے والے بے حَیائی کے قِصّے اور پِٹائی کا مَعْلُوم ہوا تو مارے شرم کے رو پڑا اور جانے لگا۔ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کو روکا اور نِہایت نَرمی کے ساتھ نیکی کی دعوت دی اور اِحساس دِلایا کہ بیٹا! آپ تو قُریشی ہیں، آپ کی خاندانی شَرافت مرحبا! یہ تو غور فرمائیے کہ آپ کس عظیم ہستی کی اَوْلاد ہیں! بیٹا! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریئے اور ہمیشہ کیلئے شَراب نوشی اور دیگر گُناہوں

سے توبہ کر لیجئے۔ وہ نوجوان اس پیار بھری نیکی کی دعوت سے پانی پانی ہو گیا اور اس نے رو رو کر توبہ کی۔ شراب اور دیگر گُناہوں کے قریب نہ جانے کا عہد کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شَفْقَت سے اس کا ماتھا چُوما اور خُوب حوصلہ اَفزائی فرمائی۔ وہ بے حد مُتأثِر ہوا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبت میں رہنے لگا اور اَحادیثِ مُبارَکہ لکھنے پر مامُور ہوا۔ (ماخوذ از: احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۱۱)

ہے فَلاح و کامرانی نَرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ نیکی کی دعوت دینے کی کیسی بَرَکتیں ظاہِر ہوئیں۔ وہ نوجوان جو نَشے کی لَت میں بدمَسْت ہو کر دِن بدن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں کے دَلدَل میں غَرق ہوتا جا رہا تھا۔ حَضرتِ سَیِّدُنا اِبنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے خوفِ خُدا دِلاتے ہوئے نیکی کی دعوت دی تو وہ نہ صِرف اپنی گُناہوں بھری زِندگی پر نادِم ہو کر تائِب ہو گیا بلکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں رہ کر عِلْمِ دین کی بَرَکتیں سمیٹنے لگا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جب کسی کو فلمیں ڈرامے دیکھتا، گانے باجے سُنتا، جُھوٹ، غیبت، چُغلی اور دِل آزاری یا کسی بھی گُناہ میں مبتلا دیکھیں تو اس کے پاس جا کر حُسنِ اَخلاق اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت پیش کریں۔ اگر ہم رِضائے الٰہی کی خاطِر حُسنِ اَخلاق و اِخلاص کے ساتھ نیکی کی دعوت دیں گے، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حیرت اَنگیز نَتائج سامنے آئیں گے اور اگر ہماری نیکی کی دعوت سے کوئی اِسلامی بھائی گُناہوں کی وادِیوں

سے نِکل کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو گیا تو ہمارے لئے صَدَقہ ٔجارِیہ ہو گا۔ یاد رکھئے! نیکی کی دعوت دینا ایسا عظیم کام ہے کہ اللہ تعالٰی نے لوگوں کی ہدایت کے لیے وَقتاً فَوقتاً رُسُل و انبیاء علَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو مَبعُوث فرمایا (یعنی بھیجا)۔ وہ اگر چاہے تو اَنبیاءِ کرام علَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بغیر بھی بگڑے ہوئے انسانوں کی اِصلاح کر سکتا ہے، لیکن اُس کی مَشِیَّت (یعنی مرضی) کچھ اِس طرح ہے کہ میرے بندے نیکی کی دعوت دیں، میری راہ میں مشقّتیں جھیلیں اور میری بارگاہِ عالی سے دَرَجاتِ رَفِیعہ (یعنی بُلند درجے) حاصل کریں۔ چنانچِہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے رَسُولوں اور نبیوں علَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو نیکی کی دعوت کیلئے دُنیا میں بھیجتا رہا اور آخِر میں اپنے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَبعُوث کیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سِلسِلۂ نُبُوَّت خَتم فرمایا۔ پھر یہ عظیمُ الشّان مَنصَب اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اُمَّت کے سِپُرد کیا کہ خُود ہی آپَس میں ایک دُوسرے کی اِصلاح کرتے رہیں اور نیکی کی دعوت کے اِس اَہم فریضے کو سر اَنجام دیں۔ (نیکی کی دعوت، ص:۲۸)

عطا کر دو مجھے اسلام کی تبلیغ کا جَذبہ	میں بس دیتا پھروں نیکی کی دعوت یا رسُولَ اللہ (وسائلِ بخشش، ص:۳۳۳)

نیکی کی دعوت کی اَہمیّت

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاک قُرآن میں مُختَلِف مَقامات پر نیکی کی دعوت دینے کی رَغْبت دِلائی ہے، چُنانچِہ سورۂ آلِ عمران، پارہ 4 کی آیت نمبر 104 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ ؕ وَاُولٰٓٮِٕكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾	ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ بھلائی کی طرف بُلائیں اور اچّھی بات کا حکم دیں اور بُری سے منْع کریں اور یہی لوگ مُراد کو پہنچے۔

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ''تفسیرِ نعیمی'' میں اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اے مُسلمانو! تم سب کو ایسا گروہ ہونا چاہیے یا ایسی تَنْظِیم بنو یا ایسی تَنْظِیم بن کر رہو جو تمام ٹیڑھے (یعنی بگڑے ہوئے) لوگوں کو خَیر (یعنی نیکی) کی دعوت دے، کافِروں کو اِیمان کی، فاسِقوں کو تقویٰ کی، غافِلوں کو بیداری کی، جاہِلوں کو عِلْم و مَعْرِفت کی، خُشک مِزاجوں کو لَذَّتِ عِشْق کی، سونے والوں کو بیداری کی اور اچّھی باتوں، اچھّے عَقِیدوں، اچھّے عَمَلوں کا زَبانی، قَلَمی، عَمَلی، قُوّت سے، نَرمی سے (اور حاکم اپنے محکوم وماتَحت کو) گرمی سے حکم دے اور بُری باتوں، بُرے عقیدے، بُرے کاموں، بُرے خیالات سے لوگوں کو (اپنے مَنْصَب کے مُطابق) زَبان، دِل، عمل، قَلَم، تلوار سے روکے۔ سارے مُسلمان مُبلِّغ ہیں، سب پر ہی فَرض ہے کہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حُکم دیں اور بُری باتوں سے روکیں۔ ''اِسْلام میں تبلیغ بڑی اَہم عِبادت ہے کہ تمام عِبادتوں کا فائدہ خُود اپنے کو ہوتا ہے مگر تبلیغ کا فائدہ دوسروں کو بھی (ہوتا ہے)۔ (تفسیرِ نعیمی ج۴ ص ۷۲، بِتغیُّر وملتقطاً)

میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا دوں
ہو توفیق ایسی عطا یا الٰہی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر مُسلمان مُبلّغ ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مُسلمان اپنی اپنی جگہ مُبلّغ ہے خواہ وہ کسی بھی شُعبے سے تعلُّق رکھتاہو، یعنی وہ عالِم ہو یااِمامِ مسجد، پیر ہو یامرید، تاجِر ہو یامُلازِم، اَفسر ہو یامزدور، حاکم ہو یامحکوم، اَلْغَرَض جہاں جہاں وہ رَہتاہو، کام کاج کرتا ہو، اپنی صلاحِیَّت کے مُطابق اپنے گرد وپیش کے ماحول کو سُنَّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے کوشاں رہے اور نیکی کی دعوت کامَدَنی کام جاری رکھے۔

(نیکی کی دعوت، ص:۲۹)

جولوگ نیکی کی دعوت کے اس فَریضے کو بحُسن وخُوبی اَنْجام دیتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ان کے لیے بطورِ اِنْعام فلاح وکامیابی کی خوشخبری ہے۔ چُنانچہ پارہ 24 سُوْرَۃُ حٰمٓ اَلسَّجْدہ کی آیت نمبر 33 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾ (پ ۲۴، حٰمٓ السجدۃ: ۳۳)		تَرْجَمۂ کنزالایمان: اوراس سے زِیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بُلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مُسلمان ہوں۔

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس (نیکی کی طرف بُلانے) میں اَوّل نمبر (پر) حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُراد ہیں۔ ان کے صدقے سے اَوْلیاء اور عُلماء جو تبلیغ کریں بلکہ مُؤَذِّن، تکبیر کہنے والے اور ہر وہ مومن جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق کو کسی نیکی کی طرف بُلائے (وہ بھی یہاں مُراد ہیں۔) مَعْلُوم ہوا کہ رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) کو اس کی بولی بڑی پیاری مَعْلُوم ہوتی ہے جو دعوتِ خَیْر دے اگرچہ اس کی آواز موٹی اور باتیں مَعْمُولی ہوں۔ (تفسیر نورالعرفان، ص۷۶۶)

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام ابُوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نَقْل فرماتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا مُوسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حُکم کرے اور بُرائی سے روکے۔ اُس کی جَزا کیا ہے؟ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اِرشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عِبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنَّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔ (مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۴۸)

نیکیوں کا اَنبار:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! اگر ہم کسی کو نیکی کی دعوت دیں گے تو ہر کلمے (بات) کے بدلے ایک ایک سال کی عِبادَت کا ثواب پائیں گے، فرض کیجئے! کسی دن مسجِد میں صِرف ایک اسلامی بھائی کے سامنے "فَیضانِ سُنَّت" سے دَرس دیا اور اُس میں دو صَفحات پڑھ کر سُنائے، اب اگر ان میں 20 باتیں نیکی و بھلائی کی بیان ہوئیں، تو دَرس سُننے والا وہ اسلامی بھائی ان پر عمل کرے یا نہ کرے، ہمارے نامۂ اعمال میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 20 سال کی عِبادت کا ثواب لکھا جائے گا اور اگر دَرس سُن کر اُس اسلامی بھائی نے عمل کرنا شُروع کر دیا تو وہ جب تک عمل کرتا رہے گا، ہمیں بھی برابر اس عمل کا ثواب مِلتا رہے گا اور اگر اُس نے سیکھی ہوئی کوئی سُنَّت کسی اور تک پہنچائی تو اِس کا ثَواب اس پہنچانے والے کو بھی ملے گا اور ہمیں بھی، اِس طرح اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بڑھتا ہی چلا جائے گا۔

(نیکی کی دعوت، ص:۲۳۱)

کرم سے "نیکی کی دعوت کا" خوب جذبہ دے	دوں دھوم سُنَّتِ محبوب کی مچا یارَبّ!
	(وسائلِ بخشش، ص:۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دَرس دینے کا ثواب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمّت کیجئے، شیطان سے پیچھا چُھڑایئے، سُستی اُڑایئے اور روزانہ کم اَز کم ”دو دَرس“ ضَرور دیجئے۔ مسجِد دَرس، چوک دَرس، بازار دَرس وغیرہ میں سے کم اَز کم ایک کی تو ضَرور ترکیب فرمایئے نیز وَقت مُقَرَّر کرکے روزانہ ضَرور بِالضَّرور گھر دَرس کے ذَرِیعے بھی خُوب خُوب سُنَّتوں کے مَدَنی پھول لُٹایئے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب کمایئے۔ اس ضِمن میں دو فرامینِ مُصْطَفٰے سُنئے اور جُھومئے:

(1) جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اِسلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاولیاء ج ۱۰ ص ۴۵ حدیث ۱۴۴۶۶)

(2) دُعائے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ”اللّٰہ تَعالٰی اُس کو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دُوسروں تک پہنچائے۔“ (سُنَنِ تِرمذی ج ۴ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵) (نیکی کی دعوت، ص: ۲۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج غیر مُسلموں کی مَذمُوم تحریکیں دُنیا میں ہر جگہ اپنے مَذہَب کی سالمیّت (سالِ۔مِی۔یَت) وبَقا بلکہ اِرتِقاء (یعنی ترقّی) کے لیے سرگرمِ عمل ہیں، مگر افسوس! دُنیا کی مَحبَّت میں مَسْت مُسلمان کو دُنیا کے دَھندوں ہی سے فُرصت نہیں، افسوس صَد کروڑ افسوس! اِس دَور کے مُسلمانوں کی اکثریَّت نے فقط ”کھاؤ پیو اور جان بناؤ“ کو ہی گویا مقْصدِ حیات سمجھ رکھا ہے، دوسروں کو صلوٰۃ و سُنَّت کی تلقین کی کس کو پڑی ہے! بلکہ ان کے پاس تو آخِرت کی بھلائی پانے کیلئے اِتنا وَقت بھی نہیں جو اِطمینان سے نَماز ہی پڑھ سکیں اور وہ دَرد بھرا دِل بھی کہاں سے لائیں جو سُنَّت کی مَحبَّت سے لَبرَیز ہو۔ بس ہر وَقت دُنیا، دُنیا ہی کی بہتریوں کا تصوُّر ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص: ۳۴)

یاد رکھئے! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا، اِنتہائی اَہم کام ہے اگر اس سے غفلت اور بے توجُّہی برتی گئی تو نیک اَعمال میں کمزوری و سُستی پیدا ہو جائے گی، گمراہی پھیلے گی، جہالت کا دَور دورہ ہو گا۔ نیکی کی دعوت دینے کی اَہمیّت کا اندازہ اس روایت سے بھی لگائیے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو الدرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ تم نیکی کا حکم دیتے رہنا اور بُرائی سے روکتے رہنا ورنہ تم پر ظالِم بادشاہ مُسلَّط کر دیا جائے گا، جو تمہارے چھوٹے پر رَحم نہیں کرے گا اور تمہارے نیک لوگ دُعا کریں گے مگر ان کی دُعائیں قبول نہیں ہوں گی، وہ مُعافی مانگیں گے مگر ان کو مُعافی نہیں ملے گی۔

(احیاء العلوم ج۲ص۳۸۳)(نیکی کی دعوت، ص:۵۰۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہوا کہ دُعاؤں کے قَبول نہ ہونے کا ایک سبب اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کے اَہم فریضے کو تَرک کر دینا بھی ہے۔ فی زمانہ ایک تعداد ہے جو دُعائیں قبول نہ ہونے کا رونا روتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شِکْوہ وشِکایات کرتی نظر آتی ہے۔ یاد رکھئے ایسے جُملے بولنا اِیمان کیلئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جب بھی کوئی آفت آپڑے تو صَبر صَبر اور صَبر سے کام لینا چاہئے اور ہماری جن دُعاؤں کی قَبولیّت کا اَثر دُنیا میں ظاہِر نہیں ہوتا وہ بھی دَرْ حقیقت مَقْبول ہی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: بندے کی دُعا تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی یا تو جلد ہی اس کی دُعا کا نتیجہ (زِندگی) میں ظاہِر ہو جاتا ہے یا اس کے لئے آخِرت میں بَھلائی جمع کی جاتی ہے یا پھر اس جیسی کوئی مُصیبت اس بندے سے دُور فرما دیتا ہے۔ (مُسند امام احمد ج۴ص۳۷حدیث۱۱۱۳۳) ایک دوسری روایت میں ہے (کہ جب بندہ آخِرت میں اپنی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مَقبول نہ ہوئی تھیں) تمنّا کریگا، کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعا قبول نہ ہوتی (یعنی سب آخِرت کے واسطے جَمْع ہو جاتیں) (اَلْمُسْتَدْرَک لِلْحاکِم

ج ۲،ص ۱۶۴،حدیث:۱۸۶۲)اس لیے دُعاؤں کے بَظاہِر دُنیا میں ثَمرات ظاہِر نہ ہونے پر شِکوہ کرنا کسی طور بھی مُناسِب نہیں۔ بلکہ خُوب خُوب دُعائیں کیجئے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے والے بن جائیے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینے کی بَرَکت سے دُعائیں بھی ضَرور مَقبول ہوں گی۔

یاالٰہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں
قُدسیوں کے لَب سے آمیں رَبَّنا کا ساتھ ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت دینے کی بہاریں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنْع کرنا، بہت عظیم فریضہ ہے۔ قرانِ پاک میں تو ایسے لوگوں کی تعریف اور انہیں فَلاح ونَجات کی خُوشخبری سُنائی گئی ہے بلکہ مُتَعَدَّد اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی ان کیلئے بِشارتیں بیان ہوئی ہیں، چُنانچہ نیکی کی دعوت کا جذبہ بڑھانے کیلئے چند اَحادیثِ مُبارَکہ سُن لیجئے۔

1. اپنے (دینی) بھائی سے مُسکرا کر ملنا، تمہارے لیے صَدَقہ ہے اور نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنْع کرنا بھی صَدَقہ ہے۔(سُنَنِ ترمِذی ج ۳ص ۳۸۴حدیث ۱۹۶۳)
2. جَنَّتُ الفِردوس خاص اس شخص کے لئے سَجائی جاتی ہے جو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے۔" (تنبیہ المغترین،ص ۲۹۰)
3. حضرت سَیِّدُنا کَعْبُ الْاَحبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تورات شریف میں

حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی: "اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام)! جس نے نیکی کا حکم دیا، بُرائی سے مَنْع کیا اور لوگوں کو میری اِطاعت کی طرف بُلایا تو اسے دُنیا اور قَبْر میں میرا قُرب اور قِیامت کے دن میرے عرش کا سایہ نصیب ہو گا۔" (حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۱۶۷۷، ج ۶، ص ۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کے کتنے فَضائل و بَرَکات ہیں۔ یہی وَجہ ہے کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے) کا فَریضہ سر اَنْجام دینے میں سُستی نہیں کرتے تھے۔ اگر ہم تاریخِ اسلام کا مُطالَعہ کریں تو ہم پر یہ بات روزِ روشن کی طرح عِیاں ہو جاتی ہے کہ ہمارے اَوْلیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے ہر دَور میں اِحیائے سُنَّت و نیکی کی دعوت کے اس فریضہ کو خُوب سر انجام دیا۔ ان بُزرگ ہستیوں نے اپنے وَقْت کا صحیح اِستعمال کرتے ہوئے آنے والی نَسلوں کی آسانی اور اِشاعتِ عِلْمِ دین کے عظیم جذبے کے پیشِ نظر بے شُمار عُلُوم پر کتابیں تصنیف فرمائیں۔ ان بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن نے نیکی کی دعوت کے عظیم مقْصد کے لئے اپنے وَقْت اور گھر بار کی قُربانیاں دیں۔ تصوُّر کریں تو تاریخ کے اَوراق پر کہیں اِمامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم عِلْمِ دین کی رَعنائیاں بکھیرتے دِکھائی دیتے ہیں، تو کہیں غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نُورِ علم سے لوگوں کے قُلوب کو مُنوَّر فرماتے ہیں۔ کہیں امامِ غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی اِصلاحِ اُمَّت کے لیے کوشاں ہیں تو کہیں اِمام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن جیسی عظیم ہستی نے نایاب مَعْلُومات کے ذَریعے تِشْنگانِ عِلْم (علم کے پیاسوں) کو سیراب کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ساری دُنیا میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے "دعوتِ اسلامی" جیسی تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک کی بُنیاد رکھی جو دنیا کے تقریباً 195 ممالک میں اپنا پیغام پہنچا چکی ہے اور 92 سے زائد شُعبہ جات میں مدنی کاموں کی دُھوم مچا رہی ہے مزید کُوچ جاری ہے۔ الغرض ان مُقدَّس ہستیوں نے بیان و تدرِیس، تصنیف و تالیف اور نیکی کی دعوت وغیرہ کے ذَرِیعے اپنی اپنی ذِمّہ داریوں کو بطریقِ اَحسن نبھایا۔ مگر افسوس کہ آج ہمیں نیکی کی دعوت دینے کے بے شُمار مَواقع دَستیاب ہیں پھر بھی ہم سستی سے کام لیتے ہوئے نیکی کی دعوت نہیں دیتے۔ یاد رکھئے! اگر یہ مَدَنی کام اِخلاص و اِستقامت کے ساتھ کیا جائے تو خُوب لذّت والی عِبادَت ہے۔ چُنانچہ

امیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ارشاد ہے: میں نے عِبادَت کی لذّت چار اَشیا میں پائی: (1) اللہ تعالیٰ کے فرائض کی اَدائیگی میں (2) اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنے میں (3) اللہ تعالیٰ کی رِضا کے حُصول کی غرض سے نیکی کا حکم دینے میں (4) اللہ تعالیٰ کے غَضَب سے محفوظ رہنے کے لئے بُرائی سے منْع کرنے میں۔ (المُنَبِّہات ص ۴۷)

حضرتِ سیِّدُنا ابو بَکْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک موقع پر اِرشاد فرمایا: کسی جاندار کی موت کے بجائے مجھے اپنی موت پسند ہے، یہ سُن کر حاضِرین نے گھبرا کر عرض کی: ایسا کیوں؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں جیتے جی ایسا زمانہ نہ دیکھوں جس میں نیکی کا حکم نہ کرسکوں اور بُرائی سے منْع نہ کرسکوں، کیوں کہ ایسے زَمانے میں کوئی خَیر (یعنی بھلائی) نہیں۔ (شَرحُ الصُّدُور ص ۱۱، ابن عَساکِر ج ۶۲ ص ۲۱۵) (نیکی کی دعوت، ص: ۲۱۶)

مُسلمانوں کی اکثریت بے عملی کا شکار ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نیکی کی دعوت دینے کا کیسا جذبہ رکھتے تھے کہ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کے اَہَم فریضے کو اپنی زِندگی پر بھی ترجیح دیتے، گویا نیکی کی دعوت دیئے بغیر ان کی زِندگی بے مَزہ تھی۔ جبکہ ہم نیکی کی دعوت دینے میں سُستی اور شرم محسوس کرتے ہیں، حالانکہ مُسلمانوں میں ''نیکی کی دعوت'' عام کرنے کی جتنی ضَرورت آج ہے شاید پہلے کبھی نہ تھی۔ اَفسوس صد کروڑ اَفسوس! آج مُسلمانوں کی بھاری اکثریَّت بے عملی کا شکار ہے، نیکیاں کرنا نَفْس کیلئے بے حد دُشوار اور اِرْتکابِ گُناہ بَہُت آسان ہو چکا ہے، مسجِدوں کی وِیرانی اور سینما گھروں اور ڈرامہ گاہوں کی رونق، دِین کا دَرد رکھنے والوں کو آٹھ آٹھ آنسو رُلاتی ہے۔ ٹی وی، ڈش اِنٹینا، انٹرنیٹ اور کَیبل کا غَلَط اِستعمال کرنے والوں نے گویا اپنی آنکھوں سے حَیا دھو ڈالی ہے، تکمیلِ ضَروریات و حُصولِ سَہولیات کی حد سے زِیادہ جِدّ و جَہد نے مُسلمانوں کی بھاری تعداد کو فکرِ آخرت سے یکسر غافِل کر دیا ہے گالی دینا، تُہمت لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، چُغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جُستجو میں رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جُھوٹ بولنا، جُھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خُون بہانا، کسی کو بِلا اجازتِ شَرعی تکلیف دینا، قرض دَبا لینا، کسی کی چیز عارِیتاً (یعنی وَقتی طور پر) لے کر واپَس نہ کرنا، مُسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پُکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گُزرنے کے باوُجُود بِلا اِجازت اِستعمال کرنا، شراب پینا، جُوا کھیلنا، چوری کرنا، زِنا کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سُننا، سُود و رِشوت کا لین دین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، اَمانت میں خِیانت کرنا، بدنگاہی کرنا، عورَتوں کا مَردوں کی اور مَردوں کا عورَتوں کی مُشابَہت (یعنی نقّالی) کرنا، بے

پَردَگی، غُرُور، تکبُّر، حَسَد، رِیاکاری، اپنے دل میں کسی مُسلمان کا بُغض وکینہ رکھنا، شَماتَت (یعنی کسی مُسلمان کو مرض، تکلیف یا نُقصان پہنچنے پر خُوش ہونا)، غُصّہ آجانے پر شریعت کی حد توڑ ڈالنا، گناہوں کی حرص، حُبِّ جاہ، بخل، خُود پسندی وغیرہ مُعاملات ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔

کثیر گُناہ ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے براہِ راست دوسروں کو نُقصان اُٹھانا پڑتا ہے، مثلاً اگر کوئی شخص چوری کا گُناہ کرے گا، تو اُس شخص کا نُقصان ہو گا جس کی چیز چُرائی جائے گی، بِالکل یہی مُعاملہ ڈاکہ ڈالنے، اَسلحہ (اَس۔لِ۔حَہ) دکھا کر موبائل فون وغیرہ چھین لینے والوں کا ہے۔ دُنیوی نُقصانات تو ایک طرف رہے، گُناہ کرنے والے کا اَصل بڑا نُقصان تو آخِرت کا ہے۔ اے سُنَّتوں کا درد رکھنے والے عاشِقانِ رسول! ذرا سوچئے!! گُناہوں کی دَلدَل میں پھنسنے والوں کو کون نکالے گا؟ اَخلاقی تنزُّلوں اورپستیوں کی طرف گِرتے چلے جانے والوں کو کِردار کی بُلندیوں کی جانب کون اُبھارے گا؟ جہنَّم میں لے جانے والے اعمال میں مصروف رہنے والوں کو جنَّت میں لے جانے والے اَعْمال پر کون لگائے گا؟

(نیکی کی دعوت، ص:۱۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں خُود ہی ایک دوسرے کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہو گی اور نیکی کی دعوت کے ذریعے مُسلمانوں کو نمازوروزے کا پابند بنانے، مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں دُرُستْ مُخارج کے ساتھ قرآنِ پاک سکھانے، سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ دِلانے، مدنی قافلوں میں سفر کرنے، مدنی انعامات پر عمل کرنے، خُوب خُوب نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذِہن بنانے کی مُہِم تیز سے تیز تر کرنی ہو گی۔ جب بھی نَمازِ باجماعت کیلئے سُوئے مسجِد جانے لگیں تو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 2 پر عمل کی نیّت سے، دوسروں کو ترغیب دیکر

ساتھ لیتے جائیں، مدنی انعام نمبر 2 کیا ہے؟ آیئے سُنتے ہیں "کیا آج آپ نے **پانچوں نمازیں** مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ **باجماعت** ادا فرمائیں؟ نیز بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟"

جنہیں نَماز نہیں آتی اُنہیں نَماز سکھایئے۔ اگر آپ کے سبب ایک بھی، نَمازی بن گیا تو جب تک وہ نَمازیں پڑھتا رہے گا، اُس کی ہر ہر نَماز کا آپ کو بھی ثواب ملتا رہے گا۔ اسی طرح عُموماً عشا کے بعد کم و بیش 40 مِنَٹ چلنے والے دعوتِ اسلامی کے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں داخِلہ لے لیجئے، اِس میں خود بھی قراٰنِ کریم سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھایئے۔ آپ سے سیکھنے والا جب جب تِلاوت کرے گا، آپ کو بھی اُس کی تِلاوت کا ثواب ملتا رہے گا۔ آپ بھی سُنَّتوں پر عمل کیجئے اور دوسروں کو بھی عمل پر آمادہ کیجئے۔ اگر آپ نے کسی کو ایک سُنَّت سکھادی، تو اب وہ جب جب اُس سُنَّت پر عمل کرے گا، آپ کو بھی اُس سنَّت پر عمل کرنے والے کی طرح ثواب ملتا رہے گا۔ (نیکی کی دعوت، ص:۲۳۰) فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: **اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ** یعنی بھلائی کی رہنُمائی کرنے والا اس بھلائی پر عمل کرنے والے کی طرح ہے۔ (مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، الحدیث:۴۲۸۰، ج۳، ص۴۵۲) لِہٰذا اعلا قائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت اور مَدَنی قافِلوں میں سُنَّتوں بھرے سفر کے ذَرِیعے اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کی زور دار مُہِم چلاکر مُسلمانوں کو "نیک" بنانے کی "مشین" بن جایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا اَنبار لگ جائے گا اور دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔ (نیکی کی دعوت، ص:۲۳۰)

تیرے کرم سے اے کریم! مجھے کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت اور دعوتِ اسلامی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو خُوش نصیب اپنی نیکیوں پر پُھولے گا نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی کو بُھولے گا نہیں، نیکیاں کرنے کے باوُجُود اِخلاص کی کمی کے خَوف سے لَرزے گا اور اشکباری کرے گا وہ کامیاب ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے خُوشی خُوشی جنّت میں جائے گا۔ جنّت کی آرزو میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں کی تربیَّت کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کیجئے۔ مَدَنی اِنعامات کے مُطابِق عمل کیجئے اور اخلاص واِستِقامت کے ساتھ نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے رہئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں ظاہر ہوں گی۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے جب نیکی کی دعوت عام کرنے کی ضَرورت کو مَحسوس کیا اور لوگوں کو بُرائی سے روکنے کی کُڑھن دل میں پیدا ہوئی تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اُمّتِ مسلمہ کو نماز و روزہ کا پابند بنانے، سُنَّتیں سیکھنے سکھانے، نیکیوں کا جَذبہ دِلانے، گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنانے کیلئے اِنفرادی کوشش شُروع کردی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نہ صِرف خُود اِستِقامت کے ساتھ نیکی کی دعوت کرتے رہے بلکہ وقتاً فوقتاً اسلامی بھائیوں کو بھی اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنے کا ذِہن دیتے رہے۔ اس مدنی مَقصد کو دُنیا کے کونے کونے میں عام کرنے کیلئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے سُنَّتوں بھرے بیانات اور تصنیف و تالیف کے ذَریعے نیکی کی دعوت کی خُوب خُوب دُھومیں مچائیں۔ آپ کی عام فہم، تاثیر کُن تحریر اور سُنَّتوں بھرے بیانات کی بَرَکت سے لاکھوں مُسلمان بالخصوص نوجوانوں کی زِندگی میں مدنی اِنقلاب برپا ہو گیا اور وہ جُرم وعِصیاں کی دُنیا کو چھوڑ کر

صلوٰۃ وسُنَّت کی راہ پر گامزن ہوگئے۔ اگر ہم بھی نیکی کی دعوت دینے اور دوسروں کو بُرائی سے روکنے کا ذِہن رکھتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور نیکی کی دعوت دینے کا طریقہ سیکھنے کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے نہ صرف سُنَّتیں سیکھنے سکھانے کا جذبہ ملے گا بلکہ وقتاً فوقتاً نیکی کی دعوت دینے کا موقع بھی ملے گا۔

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے		بنا شائقِ قافلہ یاالٰہی

نیکی کی دعوت اور مدنی چینل:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُبلِّغِینِ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے 92 سے زائد شُعبہ جات میں کام کررہے ہیں، اِنہی میں سے ایک اِنتہائی اَہم شُعبہ **مدنی چینل** بھی ہے، جس کے ذریعے دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام گھر گھر میں عام ہو رہا ہے۔ مدنی چینل شُروع کرنے سے پہلے جب یہ گمانِ غالب ہوا کہ مُسلمانوں کے گھروں سے T.V. نکلوانا بہت ہی مشکل ہے تو بس ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تاکہ کھیت بھی سیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، عین اِسی طرح T.V. ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہوکر ان کو غفلت کی نیند سے بیدار کرنے، گناہوں اور گمراہیوں کے سیلاب سے بچانے کیلئے مدنی چینل کا آغاز کیا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے خُوب جِدّ و جہد کرکے رَمضانُ المبارَک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی چینل کے ذَرِیعے گھر گھر سُنَّتوں کا پیغام عام کرنا شُروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے حیرت انگیز مدنی نَتائج

نظر آنے لگے۔ مَدَنی چینل اپنے مَقاصِد میں کس حد تک پورا اُترا ہے، اس کا اَندازہ چند خُصوصیات سے ہو سکتا ہے:

❀…مَدَنی چینل کا مَقصد، باطل کی آمیزش سے پاک خالِصتاً اسلام کے پیغام کو عام کرنا ہے۔

❀…مَدَنی چینل نے تحفُّظِ عقائدِ اسلام کا علمبردار بن کر خوفِ خدا اور عشقِ مُصطفےٰ کی شمع فروزاں رکھنے کا پیغام نہ صرف گھر گھر پہنچایا بلکہ اس کا سفر جاری ہے۔

❀…مَدَنی چینل نے بینَ الاَقوامی سَطح پر اِسلام کے پیغام کو اس مُؤثِر اور دل نشین اَنداز میں دُنیا کے گوشے گوشے تک پہنچایا ہے، جہاں اس کے بغیر رَسائی بے حد مُشکل تھی۔

❀…مَدَنی چینل وہ واحد چینل ہے، جس پر عورتوں کو نہیں دِکھایا جاتا۔ اس لحاظ سے اسے ایک آئیڈیل 100 فیصدی اِسلامک چینل کہا جا سکتا ہے۔

❀…مَدَنی چینل، وہ واحد چینل ہے جو کمرشل (کاروباری) نہیں۔

❀…مَدَنی چینل بے حَیائی اور فَحاشی و عُریانی کی فضا میں بگڑی ہوئی مُعاشرتی اَقدار کی اِصلاح کے لیے روشن آفتاب کا کردار اَدا کر رہا ہے۔

❀…مَدَنی چینل پر عَقائد و عبادات، اَخلاق، مُعاملات اور مُعاشرت سے مُتعلِّق مسائل کو اِنتہائی اِحتیاط اور ذِمّہ داری کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ سے بھی مدنی اِلتجا ہے کہ مدنی چینل دیکھتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کا جَذبہ پانے کے ساتھ ساتھ فلمیں، ڈرامے،

گانے باجے وغیرہ گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے اور عشقِ رسول میں مُستَغرَق رہنے کا ذِہن بھی بنے گا۔

مدنی چینل کے سبب نیکی کی دعوت عام ہو	عام دُنیا بھر میں یارَبّ دین کا پیغام ہو

آیئے! امیرِ اہلسنّت کے عطا کردہ، اس نعرے کو مل کر لگاتے ہیں!

مدنی چینل دیکھیں گے، دکھائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لوگ ہماری نہیں مانتے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کی اَہَمِیَّت وفضائل سُن کر کئی اسلامی بھائیوں کا نیکی کی دعوت دینے کا ذِہن بنا ہوگا، لیکن یاد رکھئے! شیطان کبھی نہیں چاہے گا کہ ہم اِصلاح کی نِیَّت سے کسی کو نیکی کی دعوت پیش کریں، کچھ بعید نہیں کہ یہ مَلعُون ذِہن میں مختلف وَسوسے ڈالے کہ تیری نیکی کی دعوت سے کوئی فائدہ تو ہوتا نہیں، نہ تو کوئی تیری بات سنتا ہے اور نہ ہی کوئی اپنی اصلاح کیلئے فکرمند ہوتا ہے، تیری اس قدر اِنفرادی کوشش کے باوُجُود بھی چوک دَرس، مسجد درس اور ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں تعداد بہت کم ہوتی ہے، بس انہیں ان کے حال پر چھوڑ دے اور اپنے کام سے کام رکھ ۔اس شیطانی وار سے بعض اسلامی بھائی مدنی کاموں میں سُست ہو جاتے ہیں اور اپنی ناکامیوں کا شکوہ کرتے پھرتے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی

ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایسے لوگوں کو سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ نے اوّل تو کامیابی کا مطلب ہی نہیں سمجھا، اگر یہ ذِہن بن جائے کہ کامیابی بِھیڑ بھاڑ کا نام نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خُوش کرنے کا نام ہے، تو کبھی دل برداشتہ نہ ہوتے۔ دوسری بُھول یہ ہوئی کہ ان کے ذِہن میں یہ بات بیٹھ گئی کہ "لوگ ہماری بات نہیں مانتے۔" تو اَدَب سے عرض ہے کہ آپ کو "مَنْوانے" کا مَنْصَب کس نے سونپا؟ یاد رکھئے! انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بھی مَنْوانے کی نہیں "پُہنچانے" ہی کی ذِمّے داری سونپی گئی۔ ان حضراتِ قُدسِیّہ نے تبلیغ فرمائی اور تبلیغ کا مطلب "پہنچانا" ہے نہ کہ "مَنْوانا۔" حضرت سَیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اُمّت کے مُبلِّغِین کا قول نقل کرتے ہوئے پارہ 22 سُورہ یٰسٓ کی آیت نمبر 17 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ہمارے ذِمّے نہیں مگر صاف پہنچا دینا۔

مُفسِّرِ شہیر، حکیم الاُمّت حضرت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: "بعض نبی وہ بھی ہیں جن کی بات کسی نے نہ مانی اور بعض وہ کہ جن کی ایک یا دو آدمیوں نے ہی اِطاعت کی۔" (مراٰۃ المناجیح ج۱ص۱۵۹) یقیناً اس کے باوُجود ہر نبی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تبلیغ کی ذِمّے داری سو فیصد مکمل اَنجام دی، کسی نے بھی کوتاہی نہ کی، لہٰذا میرے بھولے بھالے مُبلِّغو! شیطان کے دامِ تزوِیر (دھوکے کے جال) میں مت پھنسئے، آپ کی اور ہم سب کی کامیابی کے لئے یہ شرط ہی نہیں کہ لوگ مان جائیں بلکہ ہم میں وہ اسلامی بھائی کامیاب ہے جو اِخلاص کے ساتھ نیکی کی دعوت پہنچانے میں کامیاب ہو جائے۔ ہم نیکی کی دعوت دیتے ہیں، "دعوت" کے معنٰی "لانا" نہیں "بلانا" ہے۔ یعنی ہم نیکی کی طرف بُلاتے ہیں، ہم لانے

یا مَنوانے کے مُکلَّف وذِمّے دار نہیں۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ جسے چاہے اسے ہماری دعوت قبول کرنے کی توفیق بخش دے۔ ہاں ایک مدنی پھول یہاں ضرور قابلِ توجہ ہے، وہ یہ کہ جب ہماری کوشش کے باوُجُود کوئی مُسلمان مائل نہ ہو تو ہمیں اُس کو مَعاذَاللہ سَخْت دل، ڈِھیٹ وغیرہ کہہ کر غیبت بلکہ بُہتان کا اِرْتکاب کرنے سے بچنا لازِمی ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ مُسْتَحَب کام کرنے نکلیں اور کبیرہ گُناہوں کا بوجھ سر پر لاد کر پلٹیں !وَالْعِیاذُ بِاللہِ تَعَالٰی(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ)۔ ایسے موقع پر ہمیں اپنے اِخلاص ہی کی کمی اور اَندازِ دعوت کی کوتاہی تسلیم کرنی چاہئے اور خُوب توبہ واِسْتِغْفار کر کے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں بوسیلۂ مُصْطَفٰے وانبیاء وصحابہ و اَوْلیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم و عَلَیْہِمُ السَّلَام لوگوں کی اِصْلاح کی دُعا کرنی چاہئے۔(نیکی کی دعوت ص:522)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب** "میں ہے:

حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کو مَولیٰ عَزَّوَجَلَّ نے رسول کر کے فرعون کی طرف بھیجا (اور جب سَیِّدُنا)موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلَام (حکمِ خداوندی کی تعمیل میں) چلے تو نِدا ہوئی، مگر اے موسیٰ!فرعون ایمان نہ لائے گا۔(توحضرت) موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے دل میں کہا: پھر میرے جانے سے کیا فائدہ ہے؟اس پر 12 عُلماءِ ملائکہ عُظام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے کہا: اے موسیٰ! آپ کو جہاں کا حکم ہے جایئے، یہ وہ راز ہے کہ باوَصفِ کوشش (یعنی کوشش کے باوُجود) آج تک ہم پر بھی نہ کُھلا اور آخرِ نَفعِ بِعثَت (یعنی رسول کے بھیجنے کا فائدہ)سب نے دیکھ لیا کہ دُشمنانِ خُدا ہلاک ہوئے، دوستانِ خُدا نے ان کی (یعنی حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی) غُلامی اختیار کر کے عذاب سے نَجات پائی ۔ ایک جلسے میں ستّر

(70)ہزار ساحِر (جادو گر) سجدہ میں گر گئے اور ایک زَبان بولے:

اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ (پ۹ الاعراف ۱۲۱،۱۲۲)		تَرجَمۂ کنزالایمان: ہم ایمان لائے جہان کے رَبّ پر، جو رَبّ ہے موسیٰ اور ہارون کا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام مَعْصُوم ہوتے ہیں وہ ہرگز اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض نہیں کرتے۔ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دل میں خیال آنا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بَر بِنائے اعتراض نہیں بلکہ حکمت پر غور کرتے ہوئے تھا اور آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حکمت کانوں سے سُنانے، بتانے کے بجائے آنکھوں سے دِکھانے کی ترکیب فرمائی گئی اور وہ یہ کہ فرعون چُونکہ شقی اَزَلی (یعنی ہمیشہ کیلئے بدبخت) تھا، اس لئے ایمان نہ لایا، مگر آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اُس اَزَلی کافر کے پاس نیکی کی دعوت دینے کا ثواب کمانے کیلئے تشریف لے جانے کی بَرَکت سے 70ہزار جادوگر ایمان لے آئے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینے والے مُبلِّغ کو اِستِقامت کے ساتھ اس عظیم فریضے کو اَدا کرنا چاہیے۔ کوئی چاہے کتنا ہی بُرا بھلا کہے، مذاق اُڑائے یا تکلیف پہنچائے لیکن کبھی بھی حسنِ اَخلاق کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ حُجّۃُ الِاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی نیکی کی دعوت کے چند مَراتِب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **(۱)**... کسی جاہل کو حق بات بتانا۔ یعنی جسے شَرعی حکم مَعْلُوم نہ ہو، اس کو شَرعی حکم بتانا۔ (مثلاً سُود کا لَین دَین کرنے والے کو یہ بتانا کہ یہ کام حرام ہے، لہٰذا آپ کو اس سے ضَرور بچنا چاہیے) **(۲)**... نَرم گُفتگو کے ذَریعے وَعظ و نصیحت کرنا۔ (جیسے غیبت کرنے

والے کو سمجھاتے ہوئے نَرم لہجے میں کہنا: پیارے بھائی غیبت کرنا حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ پھر آپ کیوں غیبت کے گُناہ میں مبتلا ہوتے ہیں؟ براہِ کرم !غیبت کرنے سے بچئے اور اپنا یہ ذِہن بنائیے !غیبت کریں گے نہ غیبت سُنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ **(۳)**... (نیکی کی دعوت دینے کا تیسرا دَرَجہ یہ ہے کہ خِلافِ شریعت کام کرنے والے کو) بُرا بھلا کہنا اور ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔ بُرا بھلا کہنے سے مُراد یہاں **فحش کلامی نہیں بلکہ** (اُستاد کا اپنے شاگرد، والدین کا اپنی اَولاد اور پیر کا اپنے مُرید کو) اس طرح کہنا: اے جاہل! اے نادان! اے نا سمجھ!" کیا تُو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتا" یا اسی طرح کے دیگر الفاظ اِستعمال کرنا۔ **(۴)**...غَلَبہ کے ذَریعے عملاً روکنا مثلاً آلاتِ لَہو ولَعِب توڑ دینا، شراب کو بہا دینا، ریشمی لباس کو پھاڑ دینا اور غاصِب سے غَصَب شُدہ کپڑے چھین کر مالک کو لوٹا دینا۔ (یہ آخری دَرَجہ اہلِ اِقتِدار کیلئے ہے)

(احیاء العلوم، ۲/۱۱۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کے بیان کردہ مَراتب پر ہر ایک کو عمل کرنا ضروری نہیں بلکہ اس کی چند صورتیں ہیں۔ چُنانچہ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مُشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 615 پر ہے۔ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کی کئی صُورتیں ہیں: **(۱)** اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ (نیکی کی عوت دینے والا) ان سے کہے گا تو وہ اس کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز آجائیں گے، تو اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف واجب ہے، اس (نیکی کی دعوت دینے والے شخص) کو باز رہنا جائز نہیں اور **(۲)** اگر گمانِ غالب یہ ہے کہ وہ (جن کو نیکی کی دعوت دے گا تو وہ) طرح طرح کی تُہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو (پھر نیکی کی دعوت) تَرک کرنا اَفضل ہے اور **(۳)** اگر یہ مَعْلُوم ہے کہ وہ اسے ماریں گے

اور یہ صَبْر نہ کرسکے گا یا اس کی وَجہ سے فِتْنہ و فَساد پیدا ہو گا، آپس میں لڑائی ٹَھن جائے گی، جب بھی چھوڑنا اَفْضَل ہے اور (۴) اگر معلوم ہو کہ وہ (لوگ جنہیں نیکی کی دعوت دی جائے گی) اگر اسے ماریں گے تو صَبْر کرلے گا، تو ان لوگوں کو بُرے کام سے مَنْع کرے اور یہ (نیکی کی دعوت دینے والا) شخص مُجاہِد ہے اور (۵) اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے، تو اِسے اِخْتیار ہے اور اَفْضَل یہ ہے کہ اَمر کرے۔ (نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے مَنْع کرے)

جسے نیکی کی دعوت دُوں اسے دے دے ھدایت تُو زباں میں دے اثر کردے عطا زورِ قلم مولیٰ
(وسائلِ بخشش، ص:۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ خُود پرہیز گار اور نیکوکار ہی سہی، مگر دوسروں کو نیکی کی دعوت نہیں دیتے اور باوُجُودِ قدرت گُناہوں سے نہیں روکتے، عام مُسلمانوں بلکہ اپنے گھر والوں کو بُرائیوں میں مبتلا دیکھ کر جی میں کُڑھتے تک نہیں، تو ایک حدیثِ مُبارَکہ سُنئے اور خُود کو عذابِ الٰہی سے ڈرا کر نیکی کی دعوت دینے پر کمر بَستہ ہو جایئے۔ چُنانچہ

سرکارِ مکّہ ٔ مکرّمہ، سُلطانِ مدینہ ٔ منوّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کو حکم فرمایا: فُلاں شہر کو اُس کے رہنے والوں سمیت زیر و زَبر کردو، حضرت جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلَام) نے عَرض کی: اے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! ان لوگوں میں تیرا ایک فُلاں نیک

بندہ بھی ہے، جس نے پلک جھپکنے کی مِقْدار بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اَقْلِبْهَا عَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهُ، لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ۔ یعنی شہر ان پر اُلٹ دو، کیونکہ اس کا چہرہ میری نافرمانیاں دیکھ کر کبھی مُتَغَیَّر (مُ۔تَ۔غَی۔یَر یعنی تبدیل) نہیں ہوا۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۹۷ حدیث ۷۵۹۵) (نیکی کی دعوت، ص ۴۶۴)

اس حدیثِ پاک کے تحت مِرْاٰۃُ الْمَناجِیح میں ہے: اِس حدیث شریف سے واضِح ہوتا ہے کہ جہاں اَعمالِ صالحہ (یعنی نیکیوں) سے تعلُّق اور بُرائیوں سے اِجتِناب (یعنی پرہیز) ضَروری ہے، وہاں دین و مِلّت کے خِلاف سازِشوں اور مُسلمانوں پر ظُلم و سِتم نیز مُعاشَرَتی بِگاڑ کی وجہ سے پریشان ہونا بھی اِیمان کا تقاضا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالٰی کی رِضاجُوئی کی خاطِر مُعاشَرَتی بُرائیوں کے اِزالے (یعنی خاتِمے) کے لیے کوشاں نہیں رہتے اور عَدَمِ طاقت (یعنی قُوّت نہ ہونے) کی صُورت میں اس پر پریشان بھی نہیں ہوتے، ان کا تقْوٰی کس کام کا! لہٰذا اپنی اِصلاح اور عبادتِ خُداوندی میں مَشْغُولیّت کے ساتھ ساتھ مُلک و مِلّت اور مُسلمانانِ عالَم کی زَبوں حالی کے خاتِمے اور مُعاشَرے کو غیر شَرعی حَرَکات و سَکَنات سے پاک کرنے کے لیے کوشاں رہنا ہم سب کی ذِمّے داری ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۶ ص۵۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو خُود نیکیوں کے حَریص ہوتے ہیں، پابندیٔ وَقت کے ساتھ باجماعت نمازیں بھی پڑھتے ہیں، مگر داڑھی مُنڈے، ماڈَرن دوستوں کی صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کرنے کے بجائے مَحض حظِّ نفس کی خاطِر (یعنی مزے لینے کیلئے) اُن کی بیٹھکوں کی رونق بنتے، اُن کی غیر مُحتاط اور گناہوں بھری باتوں میں اگرچِہ چُپ رہتے، مگر دل ہی دل میں لُطف اَندوز ہوتے ہیں کہ ظاہِر ہے نَفْس کو

مزانہ آتا ہوتا تو ایسوں کے ساتھ کیوں دوستیاں نبھاتے! اب جو روایت پیش کی جارہی ہے، وہ ایسے لوگوں کیلئے تازِیانۂ عبرت (یعنی نصیحت و عبرت کا چابک) ہے چُنانچِہ منقول ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرتِ سیِّدُنا یُوشَع بن نُون عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر وَحی بھیجی کہ آپ کی قوم کے ایک لاکھ آدمی عذاب سے ہَلاک کئے جائیں گے، جن میں چالیس ہزار نیک ہیں اور ساٹھ ہزار بد۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! بدکرداروں کی ہلاکت کی وجہ تو ظاہِر ہے لیکن نیک لوگوں کو کیوں ہلاک کیا جارہا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''یہ نیک لوگ بھی ان بدکرداروں کے ساتھ کھاتے اور پیتے ہیں، میری نافرمانیاں اور گُناہ دیکھ کر کبھی ان کے چِہروں پر ناگواری کا اَثر تک نہیں آتا۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج ۷ ص ۵۳ رقم ۹۴۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ضَمیر سے سُوال کیجئے کہ کسی کو گُناہ کرتا دیکھ کر ہاتھ یا زبان سے روکنے میں خُود کو لاچار پانے کی صُورت میں آیا ہم نے دل میں بُرا جانا؟ صَد کروڑ افسوس! بچّوں کی امّی کھانا پکانے میں تاخیر کردے، کھانے میں نمک تیز ہوجائے، بیٹا اسکول کی چُھٹّی کرلے تو ضَرور ناگوار گُزرے، لیکن گھر والوں کی روزانہ پانچوں نمازیں قضا ہورہی ہوں تو ماتھے پر بَل تک نہ آئے، انہیں سمجھانے کی کوشش تک نہ کی جائے، آپ ہی کہیے! کیا ہماری یہ رَوِش دُرُست ہے؟ مَثَلاً محکوم اَولاد کی بُرائی دیکھ کر حاکم (یعنی والِد) ہاتھ سے بدلے، عالِم زَبان سے بدلے، جس کو یہ دونوں قُدرتیں حاصِل نہیں، وہ کم سے کم دل میں تو بُرا جانے، مگر اب ایسا ذِہن کس کا رہا ہے! ذرا سوچئے! مَثَلاً میوزِک بج رہا ہے، بے شک روکنے پر قُدرت نہیں، مگر کیا یہ ہمارے دل میں کھٹک رہا ہے؟ کیا ہم اِسے بُرا محسوس کررہے

ہیں؟جی نہیں، اِس لئے کہ خود اپنے موبائل میں بھی تو مَعَاذَ اللّٰہ "میوزیکل ٹیون" موجود ہے! دو اَفراد گلی میں گالَم گلوچ کر رہے ہیں، بُرا لگا؟جی نہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ کبھی کبھی اپنے مُنہ سے بھی مَعَاذَ اللّٰہ گالی نکل ہی جاتی ہے۔ فُلاں نے جُھوٹ بولا، آپ کو ناگوار گُزرا؟جی ہاں، کیوں؟اس لئے کہ میرا ذاتی نُقصان ہوا، باقی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے بُرا کہاں سے لگے گا کہ خُود اپنی زبان سے بھی مَعَاذَ اللّٰہ جُھوٹ نکل ہی جاتا ہے۔ یہ مثالیں صِرف چوٹ کرنے کیلئے ہیں، ورنہ بَہُت ساروں کی حالت یہ ہے کہ اپنے فون میں میوزیکل ٹیون نہیں۔ گالی اور جُھوٹ کی عادت نہیں، پھر بھی "دل میں بُرا جاننے" کا ذِہن نہیں۔ اگر رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے حقیقی معنوں میں بُرائی کو دل میں بُرا جاننے کی سوچ بن جائے، کُڑھنے کی عادت پڑ جائے، تب تو مُعاشَرے میں اِصلاح کا دَور دَورہ ہو جائے، کیوں کہ جب ہم بُرائیوں کو دل سے بُرا سمجھنے میں خُود پکّے ہو جائیں گے، تو دوسروں کو سمجھانا بھی شُروع کر دیں گے۔ (نیکی کی دعوت، ص۴۶۶) لِہٰذا ہمیں خُود بھی نیک اعمال کرنے، گُناہوں سے بچنے، دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے بچنے کا ذِہن دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔

مجھے تم ایسی دو، ہمّت آقا	دوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنادو مجھ کو بھی نیک خَصلت	نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینے کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں کہ نشے کی حالت میں بدمست نوجوان کو جب خوفِ خدا دلایا گیا تو وہ گناہوں پر نادم ہو کر تائب ہوا اور راہِ جنت پر

چلنے لگا، اس اُمت کا طرّہ امتیاز نیکی کی دعوت دینا ہے، نیکی کی دعوت دینا دینِ اسلام میں ایک اہم عبادت ہے، نیکی کی دعوت دینے والا خود کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے اور دوسروں کو بھی، نیکی کی دعوت دینے والا نیکی پر عمل کرنے والے کی طرح ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کے لئے اللہ تبارک وتعالی کی جانب سے فلاح وکامرانی کی خوشخبری ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کی بولی بارگاہِ خداوندی میں انتہائی پسندیدہ ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کو ہر ایک کلمے کے بدلے میں 1 سال کی عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کا ثواب بڑھتا چلا جاتا ہے، نیکی کی دعوت دینا لذّت والی عبادت ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کے لئے جنت کی بشارت ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کے لئے جنت سجائی جاتی ہے، نیکی کی دعوت دینے والے کو دنیا میں، قبر میں اللہ تعالی کا قرب نصیب ہو گا، نیکی کی دعوت دینے والے کو بروزِ قیامت اللہُ ربُّ العزّت کے عرش کا سایہ نصیب ہو گا، نیکی کی دعوت دینا صلحاء، اولیاء، صحابہ بلکہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طریقہ ہے۔

نیکی کی دعوت کی ضرورت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! فی زَمانہ نیکی کی دعوت دینے کی بہت زِیادہ ضَرورت ہے، ہمارے مُعاشرے میں دن بدن گُناہوں میں اِضافہ ہوتا جارہا ہے، لہٰذا ہمیں اپنی اِصلاح کی کوشش کے ساتھ ساتھ ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ہماری نیکی کی دعوت سے کوئی راہِ راست پر نہ آئے تو دل چھوٹا نہ کیجئے اور کوشش جاری رکھئے۔ ہمارا کام صرف نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا ہے، کسی کو نیکیاں کرنے کی توفیق دینا اور بُرائیوں سے بچانا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے۔ شُروع میں کافی مُشکلات ومَصائِب بھی پیش آسکتی ہیں، لیکن یہ آنے والی مُشکلات پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پیش آنے والی تکلیفوں کا کروڑواں حصّہ بھی نہ ہوں گی۔ اس لیے مُشکلات کے

وَقت بُزرگانِ دین، اولیائے کامِلین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن اورانبیاء و مُرسَلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تکالیف کو یاد کیجئے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے رہیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو گا۔

نیکی کی دعوت کے مزید فضائل پڑھ کر اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف "نیکی کی دعوت" کا مُطالَعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بے حد مُفید ثابت ہو گا، کتاب "نیکی کی دعوت" فیضانِ سُنّت جلد دُوُم کا ایک باب ہے، اس کتاب میں نیکی کی دعوت کی ضرورت، نیکی کی دعوت کی فضیلت اور نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات بیان کئے گئے ہیں، ضِمناً بھی بہت سے خوش رنگ و خوشنما دلکش و دلرُبا مدنی پھول جابجا خوشبوئیں بِکھیر رہے ہیں۔ مثلاً: اس کتاب میں خوفِ خدا سے رونے کے فضائل بیان کئے گئے ہیں، ریاکاری کی 80 مثالیں بیان کی گئی ہیں، ریاکاری کے 10 علاج بھی اس کتاب میں درج ہیں، نیّت کی اہمیت پر مبنی فرامینِ مصطفی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور دلچسپ حکایات بھی بیان کی گئی ہیں، مدنی قافلے میں سفر کی 44 نیتیں، غسل کا طریقہ، صِلہ ءرحمی کے 7 مدنی پھول، قسم اور اس کے کفّارے کا بیان، دنیا کے بارے میں خصوصی معلومات پر مبنی مدنی پھول، گناہوں کے 6 علاج، حسابِ نعمت کے بارے میں لرزہ خیز 9 فرامینِ مصطفی، مال و دولت کے متعلق اچھی اچھی نیّتیں، علمِ غیب اور لوحِ محفوظ کے بارے میں مدنی پھول، وضو کا طریقہ، عیب ڈھونڈنے کی 59 مثالیں، نرمی کی اہمیت، ماں کے گستاخ کو زمین زندہ نِگل گئی، شفاعت کی 8 قسمیں، مبلغین جمعہ کو بیان کیا کریں، داڑھی مُنڈے کی 30 شامتیں، جہنم کا تعارف، بچے کو سب سے پہلے دین سکھائیں، قبر کی دل ہِلا دینے والی نیکی کی دعوت، درسِ فیضانِ سُنّت کے 22 مدنی پھول وغیرہ، اس عظیم الشان کتاب میں بیان کئے گئے ہیں اور ہاں عرض کروں کہ اس کتاب میں جابجا

نیکی کی دعوت کی مدنی بہاریں بھی موجود ہیں، اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً طلب کیا جاسکتا ہے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا (Read) بھی کیا جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Down Load) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا جذبہ پانا چاہتے ہیں اور اس بارے میں مُفید رَہنُمائی کے ساتھ اپنی تربیت بھی کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" بھی ہے۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہم فریضہ ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور خود سیّدُ الانبیاء، محبوبِ خدا عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مقصد کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف مُشکلات و تکالیف برداشت کرنے کے بعد بھی اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کے اِس عظیم فریضے کو بَحُسن وخوبی سر اَنجام دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اِسی عظیم مقصد کو پورا کرنے کیلئے ہر ہفتے "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" میں شرکت کرنے کی ترغیب دلاتا ہے، ہم بھی وَقت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ اس کے علاوہ ہر ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کے ساتھ ساتھ ہر ہفتے کو بعد نمازِ عشا ہونے والے مدنی مُذاکرے میں شرکت کو بھی اپنا

معمول بنالیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں ڈھیر برکتیں نصیب ہونے کے ساتھ ساتھ نیکی کی دعوت دینے کی کئی مُفید معلومات بھی حاصل ہوں گی۔ آیئے! ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

والدین کا فرمانبردار بن گیا

بستی سَمُندری ہیر والا(ضِلَع ڈیرہ غازی خان، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی(عمر تقریباً 20سال) کے بیان کالُبِّ لُباب ہے: میں غالباً 2009ء میں مڈل کا امتحان دینے کے بعد چُھٹّیاں گزارنے گھر آیا ہوا تھا۔ ایک روز سبزی خریدنے نکلا تو راستے میں چند سبز سبز عمامہ شریف کا تاج پہنے عاشقانِ رسول سے آمنا سامنا ہو گیا، انہوں نے پُرتپاک انداز میں ملاقات فرمائی اور اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے کچھ ایسے دلربا انداز میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی کہ ہاں کہتے ہی بنی۔ جب طے شدہ وقت پر سنّتوں بھرے اجتماع میں جانے کے لئے میں اسلامی بھائیوں کے پاس پہنچا، تو اُنہوں نے بڑی شفقت فرمائی اور نہایت ادب واحترام سے مجھے گاڑی میں بٹھایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فیضانِ مدینہ جام پور(ضلع راجن پور) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع میں اپنی زندگی کی پہلی حاضِری سے مُشرَّف ہوا۔ وہاں کی پُرسوز نعت شریف، سنّتوں بھرے بیان، ذِکرُاللہ اور رِقّت انگیز دُعانے میری زندگی میں مدَنی اِنقِلاب برپا کر دیا، بالخصوص دُعاکے دَوران خوفِ خدا کے باعث میری آنکھوں سے آنسوؤں کے دھارے بہہ نکلے، میں نے گناہوں سے تَوبہ کی اور اجتماع سے واپسی کے بعد سے نَمازوں کی پابندی شُروع کر دی، کچھ ہی عرصے بعد داڑھی شریف رکھ لی اور سبز عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا، میں جو کہ انتہائی بد زَبان اور بے ادب انسان تھا، ماں باپ کے سامنے چیختا چِلّاتا اور ان کی توہین کیا کرتا تھا، اب والِدَین کا مُطیع و فرمانبردار بن چکا تھا اور ان کے ہاتھ پاؤں چومنے لگا تھا۔ میری اس

مُثبت تبدیلی پر نہ صِرف گھر والے بلکہ سارا ہی خاندان حیران تھا۔مَدَنی ماحول سے وابَستگی سے پہلے مجھے ایک بیماری تھی، جس کے باعث کافی پریشانی رہتی تھی،اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اِس مَرَض سے شفاعطا فرما دی،میرا حُسنِ ظن ہے کہ یہ سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی بَرَکت تھی۔یہ مَدَنی بہار دیکھ کر میری والِدہ نے مجھے حکم دیا کہ تمہارے چھوٹے بھائی کو گُردوں کی تکلیف ہے، تم دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے "63 روزہ مَدَنی تربیتی کورس" میں شامل ہو کر اپنے بھائی کی شِفا کے لئے دعا کرو۔میں حکم کی تعمیل میں مَدَنی تربیّتی کورس کے لئے تقریباً2010ء میں فیضانِ مدینہ ساہیوال جاپہنچا اور وہاں نہ صرف بھائی کے لئے خود دعائیں مانگتا بلکہ دیگر عاشقانِ رسول کو بھی دعا کے لئے کہا کرتا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ابھی مجھے مدنی تربیتی کورس میں دو ہی ہفتے ہوئے تھے کہ میرے بھائی کی طبیعت بحال ہونے لگی، حالانکہ اس کے لئے ڈاکٹر آپریشن کا کہہ چکے تھے۔جب دوبارہ چیک اپ ہوا تو ڈاکٹرز حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ اب آپریشن کی ضَرورت نہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا بھائی اب رُوبہ صحّت ہو چکا ہے۔(نیکی کی دعوت،ص۴۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح،ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیة بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ''**101 مدنی پھول**'' سے ''اِثْمد'' کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول سنتے ہیں:

❀ سُنَنِ ابنِ ماجہ کی روایت میں ہے "تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثْمد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔" (سُنَنِ ابن ماجہ ج۴ص ۱۱۵ حدیث۳۴۹۷)

❀ پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص ۳۵۹)

❀ سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سُنَّت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص ۱۸۰)

❀ سُرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ج۵ ص ۲۱۸۔۲۱۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت) اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مدنی پھول، ص۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرود شریف کی فضیلت:

حضرتِ سَیِّدُنا امام فَخْرُالدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی "تفسیرِ کبیر"میں فرماتے ہیں: قِیامت کے دن کسی مُسلمان کی نیکیاں مِیزان (یعنی ترازو) میں ہلکی ہو جائیں گی تو سرورِ کائنات، شاہِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک پرچہ اپنے پاس سے نکال کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے تو اس سے نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔ وہ عَرض کرے گا: "میرے ماں باپ آپ پر قُربان! آپ کتنے خُوبصورت ہیں اور آپ کے اَخلاق بھی کتنے عُمدہ ہیں۔ بتائیں تو صحیح! آپ کون ہیں؟"حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمائیں گے: "میں تیرا نبی، محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہوں اور یہ تیرا وہ دُرُودِ پاک ہے جو تُو نے مجھ پر پڑھا تھا۔" (التفسیر الکبیر للرازی ۵/۲۰۴، سورۃ الاعراف تحت آیت ۹)

وہ پرچہ جس میں لکھا تھا دُرُود اس نے کبھی
یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں

(سامانِ بخشش، ص۱۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوایت سے دُرُودِ پاک کی بَرَکت کا بخوبی اَندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جہاں دُنیا میں اس کے فَوائد وثمرات حاصل ہوتے ہیں، وہیں اُخرِوی فَضائل وبَرکات کا حُصُول بھی ہوتا ہے۔ ہمیں بھی اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی پر خُوب خُوب

دُرُود و سَلام کے گجرے نچھاور کرتے رہنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا

❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

بَیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے نیکی کی دعوت تَرک کرنے کے نُقْصانات بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ سب سے پہلے نیکی کی دعوت تَرک کرنے کے سبب نیک لوگوں کے عذابِ الٰہی میں مبتلا ہونے کی حکایت پیش کی جائے گی۔ اس کے بعد نیکی کی دعوت تَرک کرنے کے نُقْصانات کی مَذمَّت پر آیاتِ مُبارَکہ اور ان کی تفسیر سے چند مَدَنی پھول بھی پیش کئے جائیں

گے۔ قُدرت کے باوُجُود گُناہ سے نہ روکنے پر اَحادیثِ مُبارَکہ سے اس کی وعیدیں بھی بیان ہوں گا۔ اس کے بعد نیکی کی دعوت دینے والے کو کن کن آداب کو ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیے یہ بیان ہو گا، پھر آخر میں سَلام اور اس کا جَواب دینے کی سُنَّتیں اور آداب بھی عرض کروں گا، آیئے! پہلے ایک حکایت سُنتے ہیں۔

نیک لوگوں کی ہلاکت کی وَجہ:

منقول ہے اللہ تَعَالٰی نے حَضرتِ سیِّدُنا یُوشَع بن نُون عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام پر وَحی بھیجی کہ آپ کی قوم کے ایک لاکھ آدمی عذاب سے ہَلاک کئے جائیں گے، جن میں چالیس (40) ہزار نیک ہیں اور ساٹھ (60) ہزار بَد۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے عرض کی: یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! بدکرداروں کی ہلاکت کی وَجہ تو ظاہِر ہے، لیکن نیک لوگوں کو کیوں ہلاک کیا جارہا ہے؟ اِرْشاد فرمایا: ”یہ نیک لوگ بھی ان بد کرداروں کے ساتھ کھاتے اور پیتے ہیں، میری نافرمانیاں اور گُناہ دیکھ کر کبھی ان کے چِہروں پر ناگواری کا اَثر تک نہیں آتا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص۵۳ رقم۹۴۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ جو بُرائی سے روکنے پر قادِر ہوتے ہیں، لیکن اس کے باوُجُود اس بُرائی کو خَتْم کرنے کی کوشش نہیں کرتے اور نیکی کی دعوت دینے میں سُستی سے کام لیتے ہیں، ہمیں چاہئے کہ ہم بھی خُوب خُوب نیکی کی دعوت دیں اور اگر کسی کو بُرائی میں مبتلا دیکھیں تو اسے ضَرور مَنْع کریں۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 743 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب، ”جنّت میں لے جانے والے اَعْمال“ صَفْحہ 595 پر ہے: حَضرتِ سیِّدُنا ابو سَعید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے

روایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تم میں سے کوئی جب کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ بُرائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی اِستِطاعت (یعنی قُوّت) نہ رکھے، اُسے چاہیے کہ اپنی زبان سے بدل دے اور جو اپنی زبان سے بدلنے کی بھی اِستِطاعت نہ رکھے، اُسے چاہیے کہ اپنے دل میں بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی عَلامت ہے۔ (صَحیح مُسلِم ص ۴۴ حدیث ۴۹، سُنَنِ نَسائی ص ۸۰۲ حدیث ۵۰۱۸)

مجھے تم یارسُولَ اللہ دے دو جذبہ تبلیغ		شہا! دیتا پھروں نیکی کی دعوت یارسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عذابِ الٰہی کا سبب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا، اِنتہائی اَہمیّت کا حامل ہے، یہی وَجہ ہے کہ قرآن و اَحادیث میں جابجا اس کے بے شُمار فضائل وبَرَکات مَوجود ہیں، لیکن جہاں نیکی کی دعوت دینے کی اس قدر فضیلتیں ہیں، وہیں نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نُقصانات اور وعیدیں بھی ہیں۔ چُنانچہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَائِدَہ کی آیت نمبر 78 اور 79 میں اِرشاد فرماتا ہے:

لُعِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ		ترجمۂ کنزالایمان: لَعنت کئے گئے وہ جنھوں نے کُفر کیا بنی اسرائیل میں داوٗد اور عیسٰی بن مریم کی زبان پر یہ بدلہ ان کی نافرمانی اور سرکشی کا جو بُری

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٩﴾ (پ٦، المآئدۃ: ٧٨، ٧٩)	بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضَرور بہت ہی بُرے کام کرتے تھے۔

اس آیت میں بشِدَّت بنی اسرائیل کے کافروں کے مُستحقِ لعنت ہونے کی صِرف یہی وَجہ بَیان فرمائی گئی ہے کہ اُنہوں نے بُرائی سے مَنْع کرنا ترک کر دیا تھا۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ نَہئِ مُنْکَر یعنی بُرائی سے لوگوں کو روکنا واجِب ہے اور بَدی کو مَنْع کرنے سے باز رہنا سخت گُناہ ہے، ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب بنی اسرائیل گُناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے عُلَماء نے اَوّل تو انہیں مَنْع کیا جب وہ باز نہ آئے تو پھر وہ عُلَماء بھی ان سے مل گئے اور کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے میں ان کے ساتھ شامل ہو گئے، ان کے اس عِصیان و تَعدّی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حُدود سے تجاوُز کرنے) کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تَعَالٰی نے حَضْرتِ داوٗد اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِمَا السَّلَام کی زبان سے ان پر لعنت اُتاری۔ (خزائن العرفان، ص ٢٣٢)

اسی طرح پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر 25 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾	تَرجَمۂ کنز الایمان: اور اُس فتنے سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالِموں ہی کو نہ پہنچے گا اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس کے تحت فرماتے ہیں: بلکہ اگر تم اس سے نہ ڈرے اور اس کے اسباب یعنی ممنوعات کو ترک نہ کیا اور وہ فتنہ نازِل ہوا تو یہ نہ ہوگا کہ اس میں خاص ظالم اور بدکار ہی مبتلا ہوں بلکہ وہ (فتنہ) نیک اور بد سب کو پہنچ جائے گا۔

حضرتِ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے دَرمیان مَمنوعات نہ ہونے دیں، یعنی اپنے مَقدور تک (یعنی اپنے بس اور اختیار کے مطابِق) بُرائیوں کو روکیں اور گُناہ کرنے والوں کو گُناہ سے مَنْع کریں، اگر اُنہوں نے ایسا نہ کیا تو عَذاب ان سب کو عام ہو گا، خَطاکار اور غیر خَطاکار سب کو پہنچے گا۔(تفسیرِ طبری ج۶ ص۱۷ ۲، رقم ۱۵۹۲۳)

حدیث شریف میں ہے سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مَخْصُوص لوگوں کے عمل پر عذابِ عام نہیں کرتا، جب تک کہ عام طور پر لوگ ایسا نہ کریں کہ مَمْنوعات کو اپنے درمیان ہوتا دیکھتے رہیں اور اس کے روکنے اور مَنْع کرنے پر قادِر ہوں، باوُجود اس کے نہ روکیں، نہ مَنْع کریں جب ایسا ہوتا ہے تو اللہ تَعالٰی عذاب میں عام و خاص سب کو مبتلا کرتا ہے۔(شرحُ السّنۃ للبغوی ج۷ ص۳۵۸ حدیث ۴۰۵۰)

تُوبُوا اِلَی اللہ　　　اَسْتَغْفِرُ اللہ

"ابوداوٗد" کی حدیث میں ہے کہ جو شَخص کسی قوم میں سرگرمِ مَعاصِی (یعنی نافرمانیوں میں مبتلا) ہو اور وہ لوگ باوُجُودِ قدرت کے، اُس کو نہ روکیں تو اللہ تَعالٰی مرنے سے پہلے انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔(ابوداوٗد ج۴ ص۱۶۴ حدیث ۴۳۳۹) اس سے مَعْلُوم ہوا کہ جو قوم نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی بُرائی سے مَنْع کرنا) تَرک کرتی ہے اور لوگوں کو گُناہوں سے نہیں روکتی، وہ اپنے اِس تَرکِ فرض کی شامت میں مبتلائے عذاب ہوتی ہے۔(نیکی کی دعوت، ص:۴۶۳)

تُوبُوا اِلَی اللہ　　　اَسْتَغْفِرُ اللہ

یاد رکھئے! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَ نَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کی کئی صُورتیں ہیں: (۱) اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ (نیکی کی دعوت دینے والا) ان سے کہے گا، تو وہ اس کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز آجائیں گے، تو اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف واجب ہے، اس (نیکی کی دعوت دینے والے شخص) کو باز رہنا جائز نہیں اور (۲) اگر گمانِ غالب یہ ہے کہ وہ (جن کو نیکی کی دعوت دے گا تو وہ) طرح طرح کی تُہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو (پھر نیکی کی دعوت) تَرک کرنا اَفْضَل ہے اور (۳) اگر یہ مَعْلُوم ہے کہ وہ اسے ماریں گے اور یہ صَبْر نہ کرسکے گا، یا اس کی وَجہ سے فِتْنہ و فَساد پیدا ہوگا، آپس میں لڑائی ٹَھن جائے گی جب بھی چھوڑنا اَفْضَل ہے اور (۴) اگر معلوم ہو کہ وہ (لوگ جنہیں نیکی کی دعوت دی جائے گی) اگر اسے ماریں گے تو صَبْر کرلے گا تو ان لوگوں کو بُرے کام سے مَنْع کرے اور یہ (نیکی کی دعوت دینے والا) شخص مُجاہِد ہے اور (۵) اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے، تو اِسے اِخْتیار ہے اور اَفْضَل یہ ہے کہ اَمر کرے۔ (یعنی نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے مَنْع کرے) (بہارِ شریعت، ۳/۶۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے نَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی بُرائی سے نہ روکنے کی مَذمَّت پر آیاتِ مُبارَکہ اور تفسیر کے ضمن میں وعیدیں سماعت فرمائیں۔ لٰہذا ہمیں صِرف اپنی اِصلاح کی فِکر میں لگے رہنے کے بجائے دُوسروں کی دُرُستی کی طرف بھی تَوَجُّہ دینی چاہئے، کیونکہ کثیر گُناہ ایسے ہیں کہ جن کا نُقصان دوسروں کو بھی پہنچتا ہے، مثلًا اگر کوئی شخص چوری کا گُناہ کرے تو اُس شخص کو بھی نُقصان ہوگا جِس کی چیز چُرائی گئی، بِالکل یِہی مُعاملہ ڈاکہ ڈالنے، اَمانت میں خِیانت کرنے، گالی دینے، تُہمت لگانے، غیبت کرنے، چُغلی کھانے، کسی کے عَیب اُچھالنے، ناحق کسی کا مال کھانے، خُون بہانے، کسی کو بِلا اجازتِ شَرعی تکلیف پہنچانے، قرض

دبا لینے، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوُجود بلااِجازت استِعمال کرنے، ماں باپ کو سَتانے اور بدنِگاہی کرنے وغیرہ کا ہے۔ اب اگر ہر ایک کو ان گُناہوں کے اِرتِکاب کی کُھلی چُھوٹ دے دی جائے، پھر نہ توکسی کا مال سَلامت رہے گا اور نہ ہی عزّت! بلکہ یُوں کہنا چاہیے کہ ہمارا مُعاشَرہ ''دَرِندوں کے جنگل'' کا مَنظر پیش کرنے لگے گا۔ بعض گُناہ ایسے ہیں جن کے اِرتِکاب سے اِنسان کی عزّت کو بھی نُقصان پہنچتا ہے مَثَلًا جو شخص چُغل خور یا زانی یا شَرابی کے طور پر مشہور ہو جائے تو سب پر عِیاں (یعنی ظاہر) ہے کہ مُعاشَرے میں اس کا کیا مَقام ہوتا ہے؟ اور بعض گُناہ ایسے ہیں جو اِنسان کے مال کو نُقصان پہنچاتے ہیں مَثَلًا جُوا کھیلنے کی لَت پڑ جانا، سُود پر قَرض لینا، کام کاج کرنے کے بَجائے فلمیں ڈِرامے دیکھنے میں مَشغُول رہنا، بیان کردہ کاموں میں مُلَوَّث اَفراد مالی طور پر جس طرح ''دن دُگنی رات چوگنی'' اُلٹی ترقّی کرتے ہیں، یہ کسی صاحِبِ عقل سے مَخفِی (یعنی چُھپا ہوا) نہیں۔ ان تمام دُنیاوی نُقصانات کے ساتھ ساتھ ایسے شخص کو اُخروی (اُخ۔رَ۔وِی) طور پر بھی خَسارے (یعنی نُقصان) کا سامنا ہے، جو جہنَّم کے بھیانک اور ہولناک عذاب کی صُورت میں پیش آسکتا ہے۔ وَالعِیاذُ بِاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

پانچ سے بچنے کیلئے پانچ سے بچو!

گُناہوں کے دُنیاوی نُقصانات کے ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے اشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 148 صَفحات پر مُشتَمِل کتاب، ''نیکیوں کی جزائیں اور گُناہوں کی سزائیں'' صَفحَہ 51 پر ہے: حُضُور نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک، سَیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: اے لوگو! پانچ باتوں سے بچنے کے لئے پانچ باتوں سے بچو (۱) جو قوم کم تولتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں مہنگائی اور

پَھلوں کی کمی میں مبتَلا کر دیتا ہے (۲) جو قوم بد عہدی (یعنی وَعدہ خِلافی) کرتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے دُشمنوں کو ان پر مُسلَّط کر دیتا ہے (۳) جو قوم زکٰوۃ اَدا نہیں کرتی، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بارِش کا پانی روک لیتا ہے اور اگر چَوپائے نہ ہوتے تو اُن کو پانی کا ایک قَطرہ بھی نہ دیا جاتا (۴) جس قوم میں فَحّاشی اور بے حَیائی پھیل جاتی ہے، اللہ تبارَک وَتعالٰی اُن کو طاعون کے مَرَض میں مبتلا کر دیتا ہے اور (۵) جو قوم قراٰنِ پاک کے بِغیر فیصلہ کرتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو زیادَتی (یعنی غَلَط فیصلے) کا مزا چکھاتا ہے اور انہیں ایک دوسرے کے ڈر میں مبتَلا کر دیتا ہے۔ (قُرَّۃُ العُیُون ص ۳۹۲) (نیکی کی دعوت ص:۴۵۸)

مری عادتیں ہوں بہتر، بنوں سُنّتوں کا پیکر
مجھے مُتّقی بنانا مدنی مدینے والے
شہا ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خُوب سیکھ جاؤں
تیری سُنّتیں سکھانا مدنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا مُعاشَرہ اتنا بگڑ چکا ہے کہ کسی کو نیکی کی دعوت دینا کُجا! نیکی کی دعوت دینے والے کی باضابِطہ مخالَفَت کی جانے لگی ہے اور بُرائی سے کسی کو مَنع کرنا تو بہُت دُور رہا! اب تو خُوب خُوب بُرائی کی دعوت پیش کی جاتی ہے۔ آہ! نہ اپنی اِصلاح کی فکر ہے نہ گھر بار کی سُدھار کی پرواہ ہے اور نہ ہی پڑوسیوں کی آخِرت بہتر بنانے کی سوچ ہے۔ بَہرحال ہمیں چاہئے کہ ہم خُود سُدھرنے کی سَعْی (کوشش) کے ساتھ ساتھ دیگر اِسلامی بھائیوں کو بھی نیکی کی دعوت پیش کریں، نیز اپنے پڑوسیوں پر بھی اِنْفِرادی کوشِش کیا کریں۔ (نیکی کی دعوت، ص:۴۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اپنا مدنی مقصد دُہرا لیتے ہیں، یہ مدنی مقصد ہمیں بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے عطا فرمایا ہے، یہ مدنی مقصد اسلامی بھائیوں کے لئے بھی ہے اور اسلامی بہنوں کے لئے بھی ہے، مل کے باآوازِ بلند دُہرا لیجئے **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** ان شآءَ اللہ عزوجل**"**۔ اپنی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے ہمیں مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہو گا، مدنی قافلوں میں سفر کا جدول یہ ہے: عمر بھر میں یکمشت کم از کم 1 بار 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں یکمشت کم از کم 1 بار 1 ماہ اور ہر ماہ یکمشت کم از کم 1 بار 3 دن کے لئے سفر کرنا ہے اور ہاں! صرف سفر ہی نہیں کرنا بلکہ اوروں کو بھی دعوت دینی ہے، آیئے! سنئے مدنی انعام نمبر 22 میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ہمیں کیا فرما رہے ہیں: مدنی انعام نمبر 22: **کیا آج آپ نے کم از کم 2 اسلامی بھائیوں کو انفرادی کوشش کے ذریعے مدنی قافلے و مدنی انعامات وغیرہ کی ترغیب دلائی؟**

یہاں یہ وضاحت عرض کر دُوں کہ دعوتِ اسلامی میں مدنی قافلے صرف اسلامی بھائیوں کے لئے ہیں اسلامی بہنوں کے لئے نہیں، ہاں اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ اپنے بچوں کے ابو، جوان بیٹے، بھائی وغیرہ کو مدنی قافلوں میں سفر کروائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پڑوسیوں کو نیکی کی دعوت نہ دینے کا وبال:

ایک دن دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نَوال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خُطبہ اِرشاد فرمایا اور

مُسلمانوں کے کچھ گروہوں کی تعریف فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: ”ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو اپنے پڑوسیوں کو نہیں سمجھاتے نہ سکھاتے، نہ نیکی کی دعوت دیتے اور نہ ہی بُرائی سے منْع کرتے ہیں اور ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو اپنے پڑوسیوں سے نہیں سیکھتے، نہ ان سے سمجھتے اور نہ ہی نصیحت طلب کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! چاہئے کہ ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضَرور دین سکھائے، سمجھائے، نصیحت کرے اور نیکی کی دعوت دے، اسی طرح دوسری قوم کو چاہئے کہ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھے، سمجھے اور نصیحت حاصل کرے ورنہ جلد ہی انہیں اس کا اَنْجام بُھگتنا پڑے گا۔“ (مجمع الزوائد، کتاب العلم، باب فی تعلیم من لا یعلم، الحدیث ۷۴۸، ج ۱، ص ۴۰۲، انغظ بدله "انفطن")

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پڑوسیوں کے بَہُت سارے حُقُوق ہیں، ان کی بَجا آوری کیلئے ہمیں ہر دَم کوشاں رہنا چاہئے۔ پڑوسیوں کو سُنّتوں بھرے اجتِماع میں شِرکت اور مَدَنی قافِلے میں سُنّتوں بھرے سفر وغیرہ کی دعوت دینے میں بھی غَفلت نہیں برتنی چاہئے اور ان کو **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ گناہوں میں مبتلا دیکھیں تو انہیں ان سے باز رکھنے کیلئے بھی بھرپور سَعْی (کوشش) کرنی چاہئے۔ حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے تَورات شریف میں پڑھا کہ جس کا پڑوسی نافرمانی میں مبتلا ہو اور وہ اُسے نہ روکے تو وہ بھی اِس گُناہ میں شریک ہے۔ (اَلزُّہد للامام اَحمد ص ۱۳۴ رقم ۵۲۷)

پڑوسی کو نیکی کی دعوت دینے اور گُناہوں سے منع کرنے کی اَہَمِّیَّت بَہُت زِیادہ ہے، جیسا کہ اب جو رِوایت پیش کی جارہی ہے، اُس سے ظاہِر ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سُنی ہے کہ قِیامت کے دن ایک شَخص دوسرے کے خِلاف دَعْویٰ کرے گا حالانکہ وہ اُس

کو جانتا نہ ہو گا۔ مُدّعیٰ عَلَیْہ (یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا) کہے گا: تیرا مجھ پر کیا حَق ہے؟ میں تو تجھ کو (صحیح سے) جانتا تک بھی نہیں۔ مُدَّعی (یعنی دَعویٰ کرنے والا) کہے گا: تُو مجھ کو گُناہ کرتے دیکھتا تھا اور مجھے مَنْع نہیں کرتا تھا۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۳ ص۱۸۶ حدیث ۳۵۴۶) (نیکی کی دعوت، ص:۴۷۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا پڑوسی اگر بے نَمازی ہے تو اُسے نَماز کی دَعوت دیجئے، اگر وہ نَمازی ہے اور جماعَت میں سُستی کرتا ہے تو اُسے جماعَت کی تَلْقِین کیجئے، حتّٰی کہ اگر ہمارا ظَنِّ غالِب ہے کہ سمجھائیں گے تو جماعَت سے نَماز پڑھنا شُروع کر دیگا، تو اب اسے سمجھانا واجِب ہو گیا، نہیں سمجھائیں گے تو گُنہگار ہوں گے چُنانچِہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب "بہارِ شریعت جلد اوّل" صَفْحَہ 582 پر ہے: عاقِل، بالغ، حُر (یعنی آزاد)، قادِر (یعنی قُدرت رکھنے والے) پر جماعَت واجِب ہے، بِلاعُذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گُنہگار اور مُسْتَحِقِ سزا ہے اور کئی بار تَرک کرے تو فاسِق مَردُودُ الشَّہادَۃ (یعنی اس کی گواہی قابلِ رَد ہے) اور اس کو سخت سَزا دی جائے گی، اگر پڑوسیوں نے سُکوت کیا (یعنی خاموشی اختیار کی) تو وہ بھی گُنہگار ہوئے۔ (نیکی کی دعوت، ص:۴۷۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہارِ شریعت کے حوالے سے آپ نے سُنا کہ پڑوسیوں کو بھی نیکی کی دعوت دینی ہے، آیئے! "بہارِ شریعت" کے حوالے سے کچھ مدنی پھول آپ کی طرف بڑھاتا ہوں: کتاب "بہارِ شریعت" کے حوالے سے علماءِ اہلسنّت یہ فرماتے ہیں کہ یہ عالِم بنانے والی کتاب ہے، اس کتاب کے مصنف صَدرُ الشّریعہ، بَدرُ الطّریقہ، حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ

اللہ القوی ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید ہیں، بالخصوص اُردو پڑھنے والے مسلمانوں پر آپ کا بہت بڑا احسان ہے، "بہارِ شریعت" میں ضخیم عربی کتب کے پھیلے ہوئے فقہی مسائل کو جمع کیا گیا ہے، انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک درپیش ہونے والے ہزارہا مسائل کا بیان، بہارِ شریعت میں موجود ہے، "بہارِ شریعت" میں بے شمار مسائل ایسے بھی ہیں، جن کا سیکھنا ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن پر فرضِ عین ہے، "بہارِ شریعت" 27 سال میں بتدریج لکھی گئی، "بہارِ شریعت" کو عالم بنانے والی کتاب کا نام بھی صدرُ الشّریعہ نے خود ہی دیا، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ "بہارِ شریعت" کا مطالعہ کرنے کی اپنے متعلقین و مریدین کو تاکید فرماتے ہی رہتے ہیں، نیک بننے کا نسخہ "72 مدنی انعامات" میں مدنی انعام نمبر 70 اور 72 بہارِ شریعت پڑھنے کی تاکید پر ہی مشتمل ہیں، دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے اس کتاب کو نرالی شان کے ساتھ 6 جلدوں میں شائع کیا ہے، بہترین چِکنا پیپر، حوالہ جات کی تخریج، مشکل الفاظ کے معانی اور زبر، زیر، پیش کا اہتمام اور اصطلاحات کی وضاحت وغیرہ۔ کاش! ہم یہ مکمل کتاب لینے، پڑھنے، عمل کرنے، دوسروں تک پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں، اب یہاں کسی کو شیطان سستی دلائے میں تو نہیں پڑھ سکوں گا، میری دینی تعلیم کم ہے، مجھے سمجھ میں نہیں آئے گا، تو اللہ آپ کا بھلا کرے! آپ پڑھنا تو شروع کریں اگر سمجھ میں نہ آئے تو کسی مدنی اسلامی بھائی سے یا ضرورتاً دارالافتاء اہلسنّت کے مدنی عالِم سے ان نمبرز پر رابطہ کرکے معلوم کرلیجئے گا۔

<u>0300-0220112,0300-0220113,0300-0220114,0300-0220115</u>

مزید آپ کی معلومات کے لئے عرض کروں کہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسجد بھرو تحریک چلایئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ ہماری مسجدیں نماز کے اَوقات میں وِیران نظر آتی ہیں جبکہ چوک، بازار سینما گھر اور تفریحی مَقامات پر جمِ غفیر (بھیڑ) دِکھائی دیتی ہے، لہٰذا مسجدوں کی وِیرانی پر خُوب دل جَلایئے، اپنے گھر والوں، پڑوسیوں اور رِشتہ داروں کو نماز کی ترغیب دِلا کر مسجد میں لایئے ، زور شور سے ''مسجد بھرو تحریک'' چلایئے، اور ایک ایک بے نَمازی پر اِنفرادی کوشش کرکے اسے نمازی بنایئے اور یُوں اپنی مَساجد کا تحفُّظ بھی فرمایئے کہ جو مکان اپنے مکینوں (یعنی رہنے والوں) سے آباد ہو، اس پر کوئی قبضہ نہیں جما سکتا، وَرنہ خالی مَکان پر کوئی بھی قابِض ہوسکتا ہے۔ مَساجِد کو آباد کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ (پ۱۰، التوبۃ:۱۸)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سِوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ''تفسیرِ نعیمی''میں فرماتے ہیں: ''خیال رہے کہ مسجد آباد کرنے کی گیارہ(11) صُورتیں ہیں:(۱)مسجد تعمیر کرنا(۲)اس میں اِضافہ کرنا(۳)اسے وَسیع کرنا(۴) اس کی مَرمَّت کرنا(۵)اس میں چٹایاں، فَرش و فُروش بچھانا (۶)اس کی قَلعی چُونا کرنا(۷)اس میں روشنی و زِینت کرنا(۸)اس میں نمازوتِلاوتِ قرآن کرنا (۹)اس میں دِینی مَدارس قائم کرنا(۱۰)وہاں داخل ہونا،وہاں اَکْثر جانا، آنا، رہنا(۱۱)وہاں اَذان و تکبیر کہنا، اِمامت کرنا۔'' (تفسیرِ نعیمی،ج۱۰،ص۲۰۱)مزید فرماتے ہیں:''مسجد بنانے یا اسے آباد کرنے یا وہاں باجماعت نمازاَدا کرنے کا شَوق صحیح مومن کی عَلامت ہے،اِنْ شَآءَاللہ عَزَّ وَجَلَّ ایسے لوگوں کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔'' (تفسیرِ نعیمی، ج۱۰، ص۲۰۴)

مجلس ائمہ ٔمساجد:

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 92سے زائد شُعبہ جات میں کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک، مجلس'' اَئمہ ٔ مساجد'' بھی ہے، جو مَساجد کی آبادکاری کیلئے ائمہ و مُؤَذِّنین کی تقرُّرِی کا کام سَراَنجام دیتی ہے اوران کی خَیر خواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرَّر کرتی ہے، تاکہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہوکر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ مَساجد کو آباد کرنے میں اَئمہ و مُؤَذِّنین کا اَہَم کردار ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مُنْسلک اَئمہ ٔ کرام، صدائے مدینہ، اِنفرادی کوشش کے ذَریعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغْبت،دَرسِ فیضانِ سُنَّت ، نمازِ فجر کے بعد مَدنی حلقے میں

شرکت اور سُنَّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں کی بَرَکت سے مَسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہے:

1 جو مسجد سے اُلفت رکھتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے مَحبَّت کرتا ہے۔ (مُعْجَمُ اَوْسط، ۴/۴۰۰، حدیث: ۶۳۸۳)

حضرت علّامہ عبد الرّؤف مَناوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی لکھتے ہیں: مسجد سے اُلفت، رِضائے الٰہی کے لئے اس میں اعتکاف، نماز، ذِکْرُ اللہ اور شَرعی مَسائل سیکھنے سکھانے کے لئے بیٹھے رہنے کی عادت بنانا ہے اور اللہ تعالیٰ کا اس بندے سے مَحبَّت کرنا اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایۂ رَحمت میں جگہ عطا فرماتا اور اس کو اپنی حِفاظت میں داخل فرماتا ہے۔ (فیض القدیر، ۶/ ۱۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی مسجد آباد کرکے اپنے قَلْبِ ناشاد کو شاد کرنے، پانچوں وَقْت مسجد میں حاضِر ہو کر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنے، عشقِ رسول سے اپنے دل کی اُجڑی بستی آباد کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنائے رہئے، خُوب خُوب مدنی قافلوں میں سُنَّتوں بھرا سفر کیجئے اور ''فکرِ مدینہ'' کے ذَرِیعے روزانہ مدنی اِنْعامات کا رِسالہ پُر کیجئے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اَندر اَندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروا دیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے

ہو جائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب	سب کو نمازی دے بنا یارَبِّ مُصْطَفٰے
اَحکامِ شَرع کا مجھے دے دے عمل کا شوق	پیکرِ خُلُوص کا بنا یارَبِّ مُصْطَفٰے
	(وسائلِ بخشش، ص:۱۳۱)

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِضائے الٰہی پانے، خُوب اَجرو ثواب کمانے اور لوگوں کو گناہوں سے بچانے کیلئے نیکی کی دعوت کا کوئی بھی مَوقَع ہاتھ سے جانے مَت دیجئے اور اِخلاص و اِستِقامت کے ساتھ اس فریضے کو اَنجام دیجئے۔ جو لوگ قُدرت کے باوُجود گُناہ ہوتے دیکھ کر اس بُرائی سے مَنْع نہیں کرتے وہ بھی گُناہ گار ہوتے ہیں۔ آیئے اس ضِمن میں تین اَحادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں: چُنانچہ

(1)"جو بڑے کی عزّت نہ کرے، چھوٹے پر رَحم نہ کرے، نیکی کا حکم نہ دے اور بُرائی سے مَنْع نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عباس، الحدیث: ۲۳۲۹، ج۱، ص ۵۵۴)

(2) خلیفۃُ الْمُسلِمِیْن حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا: اے لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ ؕ (پ۷، المائدۃ:۱۰۵)	تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! تم اپنی فکر رکھو، تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جبکہ تم راہ پر ہو۔

(یعنی تم اس آیت سے یہ سمجھتے ہو گے کہ جب ہم خُود ہدایت پر ہیں تو گمراہ کی گمراہی ہمارے لیے مُضِر (یعنی نُقصان دہ) نہیں، ہم کو کسی گمراہ کو گمراہی سے مَنْع کرنے کی ضَرورت نہیں) میں نے **میٹھے مدنی آقا** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ لوگ اگر بُری بات دیکھیں اور (قُدرت کے باوُجود) اس کو نہ بدلیں **تو قریب ہے کہ اللہ** تَعَالٰی **ان سب کو اپنے عذاب میں مبتلا فرمادے۔** (سنن ابن ماجہ ج۴ ص۳۵۹ حدیث ۴۰۰۵) (نیکی کی دعوت، ص:۵۰۹)

(3)سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اِرشاد فرمایا: ”اس وَقْت تمہاری کیا حالت ہو گی جب تمہاری عورتیں سَرکَش ہو جائیں گی اور تمہارے نوجوان بدکار ہو جائیں گے ؟“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ”یا رسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ایسا ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: ”ہاں! اس ذات کی قَسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! اس سے بھی زِیادہ سخت مُعاملہ ہو گا۔“ عَرض کی گئی: یا رسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس سے زِیادہ سَخْت کیا ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: ”اس وَقْت تمہاری کیا حالت ہو گی، جب تم اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر نہیں کرو گے ؟“ عَرض کی گئی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ایسا ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: ”ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! اس سے بھی زِیادہ سخت مُعاملہ ہو گا۔“ عَرض کی گئی: اس سے زِیادہ سخت کیا ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: ”اس وَقْت تمہاری کیا حالت ہو گی، جب تم نیکی کو بُرائی اور بُرائی کو نیکی خیال کرو گے ؟“ عَرض کی گئی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ایسا ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: ”ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! اس سے بھی زیادہ سخت مُعاملہ ہو گا۔ عَرض کی گئی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس سے زِیادہ سخت کیا ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: ”اس وَقْت تمہاری کیا حالت ہو گی، جب تم بُرائی کا حکم دو گے اور نیکی سے منْع کرو گے ؟“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ایسا ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: ”ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! اس سے بھی زِیادہ سخت مُعاملہ ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: ”مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم! میں ان لوگوں کو ایسے فِتْنہ میں مبتلا کروں گا کہ ان کے سمجھ دار لوگ بھی حیران ہو جائیں

گے۔"[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زَمانہ اگر ہم اپنے مُعاشَرے میں نظر دوڑائیں تو ہر فرد گُناہوں کے سیلاب میں ڈوبا جارہا ہے۔ آہ! گُناہوں کا سلسلہ رُکنے کا نام نہیں لیتا، مَعصیَّت کی مُصیبت جان نہیں چھوڑتی، اَفسوس! گُناہوں کی عادت نے کچھ ایسا ڈِھیٹ بنادیا ہے کہ گُناہ کرنے سے دل قطعاً نہیں لرزتا، اس کے علاوہ جو لوگ نیک وپرہیزگار نظر آتے ہیں، وہ بھی قُدرت کے باوُجود اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر (نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے) کی ذِمّہ داری نبھانے میں سُستی سے کام لیتے ہیں، مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فلمیں ڈرامے، گانے باجوں کی آوازیں سُن کر ان کے ماتھے پر شکن تک نہیں آتی، بلکہ بعض تو اپنے گھر والوں کو بُرائیوں میں مبتلا دیکھ کر جی میں کُڑھتے تک نہیں اور اِنفرادی کوشش کرنے کے بجائے، خُود ان کے ساتھ مل کر گُناہوں کا بازار گرم کرتے ہیں۔ یادرکھئے! اِرْتِکابِ گُناہ کی مادرپدر آزادی، کیبل، وی سی آر اور انٹرنیٹ کی دَستیابی، رَقْص وسُرود کی مَحْفِلوں کی آبادی اور بگڑا ہوا گھریلو ماحول، یہ سب کچھ مل کر کردار کی عظمتوں کو بے اِنْتہا داغدار کر دیتے ہیں اور پھر ایسے اِنسان سے پاکیزہ اَفْعال کا صُدور محال نہ سہی مگر نہایت دُشْوار ضَرور ہو جاتا ہے۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ اپنی اَولاد کی ظاہری زَیْب وزِینت، اچھی غذا، عُمدہ لباس اور دیگر ضَروریات کی کفالت (یعنی ذِمّے داری نبھانے) کے ساتھ ساتھ ان کی مدنی تربیّت کے لئے بھی کوشاں رہیں۔ (نیکی کی دعوت، ص:۵۴۸)

پارہ 28 سُوْرَۃُ التَّحْرِیم کی آیت نمبر 6 میں اِرْشادِ باری تَعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ		تَرجَمۂ کنزالایمان: اے اِیمان والو! اپنی جانوں اور

[1] ...موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الامر بالمعروف...الخ، ۲/ ۲۰۲، الحدیث: ۳۱ ،بتغیر قلیل

نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸، التحریم: ۶)	اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھّر ہیں۔

صدرُ الافاضِل حضرت مَولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی خَزائنُ الْعِرفان میں اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری اِختیار کرکے، عِبادَتیں بجالاکر، گُناہوں سے بازرہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہِدایت اور بدی سے مُمانَعت کرکے انہیں عِلْم واَدَب سکھا کر۔ (اے اِیمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھّر ہیں)

رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بَنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: "کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، یعنی تُم سب اپنے مُتَعَلِّقِین کے سردار وحاکم ہو اور تُم سب سے روزِ قِیامت اُس کی رَعِیَّت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔" (بخاری، کتاب الجمعۃ، باب الجمعۃ فی القری والمدن، ۱/ ۳۰۹، حدیث ۸۹۳)

اس حدیثِ پاک کے تحت، شارحِ بُخاری حضرت علّامہ مولانا مُفْتی محمد شریفُ الحق اَمجَدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: "رَعِیَّت سے مُراد وہ ہے جو کسی کی نِگہبانی میں ہو۔ اس طرح عَوام، سُلطان اور حاکم کے، اَولاد، ماں باپ کے، تلامِذہ (یعنی شاگرد) اَساتذہ کے، مُریدین، پیر کے رِعایا ہوئے۔ یُونہی جو مال زَوجہ یا اَولاد یا نوکر کی سِپُردگی میں ہو، اس کی نِگہداشت اِن پر واجب ہے۔ جس کے ماتحت کوئی نہ ہو وہ اپنے اَعضاء و جوارِح، اَفعال و اَقوال، اپنے اَوقات اپنے اُمور کا رَاعی (نگہبان) ہے۔ اِن سب کے بارے میں وہ جوابدہ ہوگا۔" (نزھۃ القاری، ۲/ ۵۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گھر کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے ہم پر ہمارے اَہلِ خانہ اور اَولاد

کی خُوب خُوب مدنی تربیَّت کی ذِمّہ داری عائد ہوتی ہے، بروزِ قیامت ہم سے اس بارے میں پوچھا جائے گا، لہٰذا ہمیں اپنے گھر والوں کے ساتھ ساتھ اپنی اِصلاح کی بھی فِکر کرنی چاہئے، کیونکہ جو خُود ڈوب رہا ہو وہ دوسروں کو کیا بچائے گا! جو خُود خوابِ غفلت میں ہو، وہ دوسروں کو کیا جگائے گا، جو خُود پستیوں کی طرف لُڑھک رہا ہو وہ کسی اور کو بُلندیوں پر کیونکر پہنچائے گا! لہٰذا ہمیں خُود بھی نیکیاں اپنانا، رِضائے الٰہی پانا، اپنے آپ کو جہنّم میں لے جانے والے اعمال سے بچانا اور رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے جنّتُ الفِردوس میں جانا ہے اور اپنی پیاری پیاری اَولاد کو بھی اسی ڈگر (یعنی راہ) پر چلانا ہے۔ اس مَقصد کے حُصُول کے لیے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ایک زبردست نعمت ہے۔ قراٰن واَحادیث اور اَقوال بُزرگانِ دین کی روشنی میں اَولاد کی تربیّت کا طریقہ جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مُشتمل کتاب، **"تربیتِ اَولاد"** کا ضَرور مُطالعہ کیجئے، یہ کتاب مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے، یہ کتاب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھی (Read) اور ڈاؤن لوڈ (Down Load) بھی کی جاسکتی ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کی جاسکتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سَیِّدُنا جریر بن عبدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: کسی قوم میں مُعزّزین یعنی عزّت والے لوگ ایسی بُرائی کو نہ روکیں جسے روکنے پر وہ قُدرت رکھتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کو ذَلیل کردیتا ہے۔ (تنبیہ المغترین ص ۲۳۶)

حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جو کوئی سُنے کہ فُلاں شخص فعلِ بد (یعنی گناہ) کا مُرتکب ہوا اور پھر (باوُجُودِ قُدرت) وہ اس گناہ کرنے والے کو نہ روکے تو قیامت کے روز وہ کٹے ہوئے

کانوں والا بہرا ہو گا۔ (ایضاً)

گُناہ سے نہ روکنا کب گُناہ ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ دونوں روایتوں پر بار بار غور کیجئے! گُناہ کرنے والے کو باوُجُودِ قُدرت گُناہ سے باز نہ رکھنے والے کیلئے ذِلّت اور قیامت میں "کان کٹے ہوئے بہرے" کی صُورت میں اُٹھائے جانے کی وعید ہے۔ آدمی کو تقریباً روزانہ ہی ایسے مواقع پیش آتے ہیں کہ بعض لوگ لاعِلْمی کی وَجہ سے یا بسببِ غفلت "گُناہِ بے لذّت" کر رہے ہوتے ہیں، اب اگر غور کیا جائے تو بارہا ایسا ذِہن بنتا ہے کہ فُلاں کو سمجھاؤں گا تو مان جائے گا۔ مگر آدمی سُستی یا شرم و مُروَّت کی وَجہ سے مَنْع کرنے سے باز رہتا اور یوں گُنہگار و عذابِ نار کا حقدار ہو جاتا ہے۔ (شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) میرا اپنا تَجرِبہ ہے کہ ناجائز انگوٹھی پہننے والوں، گلے میں دھات (METAL) کی زَنجیر (CHAIN) لٹکانے والوں وغیرہ کو جب سمجھایا ہے تو اکثر ہاتھوں ہاتھ اُتار دیتے ہیں، بعضوں کو تو جوش میں آکر سونے کی زنجیر تک توڑ ڈالتے دیکھا ہے! ٹھیک ہے ہر ایک ایسا نہیں کرتا اور ہر ایک کا دوسروں پر اتنا اثر بھی نہیں ہوتا، مگر جو بااَثر شخصیّت ہو، اس کیلئے اس طرح کے گُناہوں سے مَنْع کرنا مُشکل نہیں ہوتا اور گُناہ کرنے والے کے مان جانے کے ظنِّ غالب ہونے کی صُورت میں تو مَنْع کرنا واجب ہو جائے گا۔

مُفتیِ اعظم کا نیکی کی دعوت کا انداز

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت، حُضُور مُفتیِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم اس طرح کے مُعاملات میں بہت زِیادہ مُتحرِّک (مُ۔ تَ۔ حَر۔ رِک ACTIVE) تھے، چُنانچہ "مُفتیِ اعظم کی اِستِقامت و کرامت"

صفحہ 146 پر رئیسُ القلم حضرتِ علّامہ اَرشدُ القادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے نقل ہے: ان (یعنی سرکار مُفتیٔ اعظم ہند) کے لیے سب سے زیادہ تکلیف دہ وہ منظر ہوتا تھا، جب وہ کسی مُسلمان کو اِسلامی شَریعت کی خِلاف وَرزی کرتے ہوئے پاتے تھے۔ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَر (یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منْع کرنے) کا فَرض اَدا کرتے وَقْت وہ چھوٹے بڑے، امیر و غریب اور حاکم و محکوم کے دَرمیان کوئی اِمتیاز نہیں کرتے تھے۔ ان کے دربار کا عام معمول تھا کہ کوئی بڑے سے بڑا رئیس ہو یا اُونچے سے اُونچے منْصَب کا اَفسر، ان کی خِدمت میں حاضر ہوتے وَقْت اگر اس کی اُنگلی میں سونے کی انگوٹھی ہوتی تو وہ فوراً اُتروا دیتے اور نِہایت شَفْقَت اور مَحبَّت کے ساتھ انہیں تَلْقِیْن فرماتے کہ اَز رُوئے شریعتِ محمدی (عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) مَردوں کے لیے سونے کا اِستعمال حرام ہے۔ پھر دل کا کِشْوَر فتح کر لینے والے لہجے میں اِرشاد فرماتے: کوئی گُناہ لمحے دو لمحے یا گھنٹے دو گھنٹے کا ہوتا ہے، لیکن سونے کی انگوٹھی کا گُناہ ایسا گُناہ ہے کہ جب تک پہنے رہو مُسلسل گُناہ ہی گُناہ ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص:۵۹۵)

مُفتیِ اعظم سے ہم کو پیار ہے	اِنْ شَآءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

بندر اور خنزیر کی شکل والے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُفتیِ اعظم ہند رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول دیکھا کہ آپ اگر کسی مُسلمان کو شریعت کی خِلاف وَرزی کرتا پاتے تو فوراً اس کی اِصلاح فرماتے ہوئے شَرعی حکم بتا دیا کرتے، اس واقعے سے بے نمازیوں، گالیاں بکنے والوں، غیبتوں اور چُغلیوں کے عادیوں، فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں اور طرح طرح کے گُناہوں کی گندگیوں میں لَت پَت رہنے والوں کی صحبتوں میں رہنے

والوں اور باوُجُودِ قُدرت انہیں گُناہوں سے نہ روکنے والوں کو ڈر جانا چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرْشاد فرماتے ہیں: اس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی جان ہے! میری اُمَّت میں سے بعض لوگ اپنی قبروں سے بندر اور خنزیر کی شکل میں اُٹھیں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے گناہگاروں کے ساتھ تعلّقات رکھے اور قُدرت رکھنے کے باوُجود انہیں گُناہوں سے مَنْع نہ کیا۔ (تفسیر دُرِّ منثور ج۳ ص۱۲۷)

اسی طرح چہرہ مَسخ ہونے یعنی بگڑ جانے سے مُتَعَلِّق ایک اور روایت سُنئے اور کُڑھئے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُواُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اس اُمَّت میں سے بعض لوگ قیامت کو بندر اور خنزیر کی شکل میں اُٹھیں گے، کیونکہ وہ نافرمانوں سے مَیل جَول رکھتے ہیں اور ان کو (گُناہوں سے) روکتے نہیں، حالانکہ وہ انہیں روکنے کی قُدرت رکھتے ہیں۔ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد حضرت علامہ عبدُ الوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں جب نافرمانوں سے مُخالَطت (یعنی مَیل جَول) کرنے والوں کا یہ حال ہو جو کہ خُود غافِل نہ ہوں اور گُناہوں میں مُلَوَّث بھی نہ ہوں تو خُود اُن لوگوں کا کیا حال ہوگا، جن کے اَعضا گُناہ سے نہیں رُکتے! ہم اللہ تَعَالٰی سے اس کی مہربانی طلب کرتے ہیں۔ (تنبیہ المغترین ص۲۳۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان دونوں روایتوں کو سُن کر کیا ہمیں کوئی تَشْوِیش نہیں ہوئی؟ سوچئے تو سہی! آج اگر کسی کے چہرے پر کِیل مُہاسے نکل آئیں یا کوئی داغ دَھبّا پڑ جائے تو وہ ڈاکٹروں کے پاس خُوب دَھکے کھائے، یعنی آدمی اپنے چہرے کے رنگ رُوپ میں معمولی سی اور وہ بھی عارِضی خامی بھی برداشت نہ کرپائے تو غور کیجئے کہ اگر کل قیامت میں مَعَاذَ اللہ شکل بگڑ کر بندر اور سؤر جیسی

ہو گئی تو کیا بنے گا! یہ تو گُناہ سے نہ روکنے والے ہم صُحبت کا حال ہے اور جو بذاتِ خُود گُناہ کرتا ہے اس کا اپنا تو نہ جانے کیا اَنجام ہو گا! (نیکی کی دعوت، ص:۵۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت کے آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے نیکی کی دعوت ترک کرنے کی وعیدیں اور اس کے سبب مُعاشَرے میں ہونے والی خرابیوں کے بارے میں سُنا۔ آپ کا بھی یہ مدنی ذِہن بنا ہو گا کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں بھی اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کی اس ذِمّہ داری کو اپنی قُدرت کے مُطابِق نبھانے کی کوشش کروں۔ یقیناً اس طرح کی سوچ پیدا ہونا بہت بڑی سَعادَت کی بات ہے، مگر اس نیکی کے کام کو بحُسن وخُوبی سَراَنجام دینے کے بھی کچھ آداب ہیں، اگر ہم ان آداب کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اس فَریضہ کو اَنجام دیں گے تو بہت جلد اس کے بہتر نَتائج نظر آئیں گے۔ چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 649 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** صفحہ 6 سے اِنْفرادی واجتماعی نیکی کی دعوت دینے کے چند آداب سُن لیجئے۔

(1) مُبلِّغ باعمل ہو۔ کیونکہ باعمل کی بات جلد اَثر کرتی ہے۔(2) جب کسی کو نیکی کی دعوت دیں (یعنی نصیحت کریں) تو اس کے ساتھ مَحَبَّت سے پیش آئیں اور گُناہ کرتے دیکھیں تو نِہایت ہی نَرمی کے ساتھ اسے مَنْع کریں اور بڑی مَحَبَّت کے ساتھ اسے سمجھائیں۔(3) بے جا جَذباتی نہ بنیں۔ اگر جِھڑک کر سمجھانے کی کوشش کریں گے تو اُلٹا ضِد پیدا ہو جانے کا اَندیشہ ہے۔(4) اگر کوئی غلطی کر دے تو اسے سب کے سامنے ہر گز نہ ٹوکیں۔ اس سے آپ کی بات بے اَثر ہو جائے گی اور اس کی دِل آزاری ہو جانے

کا بھی قوی اِمکان ہے۔ لٰہذا موقع پا کر سمجھائیں۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: ”جس نے اپنے بھائی کو سب کے سامنے نصیحت کی اس نے اس کو ذَلیل کر دیا اور جس نے تنہائی میں نصیحت کی اس نے اس کو مُزَیَّن (آراستہ) کر دیا۔(تفسیر کبیر، سورۃ الذّٰریٰت، تحت الایۃ ۵۵، ج۱۰، ص۱۹۱)(تنبیہ الغافلین، باب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ص۴۹) **(5) والدین اپنی** اَولاد کو، شوہر اپنی بیوی کو، اور اُستاد اپنے شاگرد کو ضَرورتاً سَخْتی سے بھی سمجھائیں تو حرج نہیں۔ **(6) اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف** کرنے والے مُبلّغ کے پاس عِلْم ہونا ضَروری ہے، ورنہ کس طرح سمجھائے گا؟ اس لئے اِسْلامی کتابوں کا مُطالَعہ کرنا ضَروری ہے۔ (عوام مُبلِّغین) جتنا کتاب میں پڑھیں یا عُلَمائے حَقّہ سے سُنیں وہی بیان کریں۔ اپنی طرف سے آیات واَحادیث کی تفسیر وتشریح نہ کریں۔ **(7)** مُبلّغ کی نِیَّت صِرف رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا حُصُول اور اِسْلام کی سَر بُلندی ہو۔ **(8)** مُبلّغ صابر اور بُردبار بھی ہو، ہو سکتا ہے جس کو سمجھایا جارہا ہے وہ بپھر جائے یا گالی وغیرہ بَک دے۔ مُبلّغ کے لئے یہ مَوقع اِمْتحان کا ہوتا ہے۔ اگر دامنِ صَبْر ہاتھ سے جاتا رہا اور آپ نے بھی خُدا نخواستہ غُصّہ کا مُظاہرہ کیا تو آپ بازی ہار گئے۔ **(9)** خُوشی، غَمی اور بیماری وغیرہ کے مَواقع پر لوگوں کے ساتھ ہمدردانہ رَوِیّہ اِخْتیار کریں۔ **(10)** لوگوں کو ان کی نَفْسیات کے مُطابِق محبّت بھرے لہجے میں سمجھائیں۔ **(11)** دَقیق (یعنی مشکل) مَضامین اور پیچیدہ مسائل نہ چھیڑیں۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا فرمانِ عالیشان ہے: ”**اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ**“ ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔“ (پ۱۴، النحل: ۱۲۵) (اور) منقول ہے: **کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِھِمْ** یعنی: لوگوں سے ان کی عَقْلوں کے مُطابِق کلام کرو۔ **(12)** نیکی کی دعوت دینے کی راہ میں پیش آنے والی مُشکلات، تکالیف اور آزمائشوں کا خَندہ پیشانی سے اِسْتِقبال

کریں اور صَبر واِستِقامت کا پہاڑ بن جائیں ۔ (چُنانچِہ) تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جس پر مُصیبت آئے اور صبر کرنا دُشوار مَعلُوم ہو، وہ میرے مَصائب کو یاد کرلے۔'' (تنبیہ الغافلین، باب الصبر علی البلاء والشدۃ ص۱۳۸) ظاہر ہے جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں تکالیف اُٹھانا یاد کریں گے تو ہمیں اپنی تکالیف اس کے آگے ہیچ نظر آئیں گی۔ (13) عامی مُبلّغین کو چاہیے کہ وہ بَحث ومُباحَثہ (جدل ومُناظرہ) میں نہ پڑیں بلکہ ایسے مَوقع پر عُلمائے حقّہ کی طرف رُجوع کریں کہ یہ اِنہی حضرات کا شُعبہ ہے۔ اَلبتّہ ! اپنے عَقائد و اَعمال میں پُختَہ ضَرور رہیں۔ (14) والدین یا بڑے بہن بھائی اگر خطا کے مُرتکب ہوں تو ہرگز ان پر شِدّت نہ کریں، نِہایت ہی عاجزی اور نَرمی کے ساتھ اِصْلاح کی دَرخواست کریں۔ ان سے اُلجھا نہ کریں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم ان آداب کا خیال رکھتے ہوئے نیکی کی دعوت دیں گے، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں بَرکتیں ظاہر ہونگی۔ اس پُرفِتن دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کے لئے ہر وَقْت کوشاں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُبلغینِ دعوتِ اسلامی کی شَفقت ومَحبَّت بھری نیکی کی دعوت سے بے شُمار اَفراد گُناہوں بھری زِندگی سے تائِب ہو کر صلوٰۃ وسُنَّت کی راہ پر گامزن ہورہے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کو معمول بنالیجئے اور مدنی اِنعامات پر عمل کے ذَریعے اپنی اِصلاح کی کوشش کا سامان کیجئے۔

یا خُدا مدنی قافلوں پر بھی	تُو عنایت مُداومت فرما
کاش چھوڑوں نہ مدنی اِنعامات	تُو عنایت مُداومت فرما

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے نیکی کی دعوت ترک کرنے کی مَذمَّت کے حَوالے سے سُنا۔ سب سے پہلے ایک واقعہ سُنا کہ حضرتِ سَیِّدُنا یوشَع بن نُون عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے چالیس (40) ہزار نیک لوگ صِرف اس وَجہ سے ہلاک کر دیئے گئے کہ وہ بدکاروں کے ساتھ کھاتے ، پیتے تھے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیاں دیکھ کر بھی ان کے چہروں پر ناگواری کے اَثرات تک نہیں آتے تھے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا کہ نیکی کی دعوت نہ دینا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ناپسندیدہ کام ہے، یاد رکھئے! قدرت کے باوجود گناہوں سے نہ روکنے پر عذابِ الٰہی کا خوف ہے، پڑوسی کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا دیکھ کر نہ روکا جائے تو نہ روکنے والا بھی گناہ میں شریک ہے، قدرت کے باوجود بُرائی سے نہ روکنے والے ڈریں کہ کہیں دنیا میں ذلت وخواری اور قیامت کے روز ناراضیِ ربِّ باری عَزَّوَجَلَّ کہیں مقدر نہ ہوجائے۔

اے کاش! کہ ہم بھی ان کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی اِصلاح کی کوشش کے ساتھ ساتھ ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے کمربستہ ہوجائیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہتے ہوئے مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے والے بن جائیں، آیئے مل کر ایک بار پھر مدنی مقصد دُہرا لیتے ہیں: مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ہر دَم کوشاں ہے ،

آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی مسجد کے اطراف میں سُنّتوں کی مدنی بہاریں آجائیں گی، مسجد کو نمازیوں سے آباد کرنے کے لئے صدائے مدینہ، فجر کے بعد مدنی حلقہ، مسجد درس، مدرسۃ المدینہ بالغان، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت، ہفتہ وار اجتماع کی خوب خوب دھوم مچا دیجئے، اگر آپ نئے نئے اسلامی بھائیوں کو دعوت دے کر کسی گھر میں محدود وقت کے لئے جمع کر کے VCD اجتماع کریں گے اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی مذاکروں یا بیانات یا نگرانِ شوریٰ کے بیانات دکھائیں گے تو ان شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ خوب خوب، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سُنّتیں عام ہوں گی، اگر ہم بعدِ عشاء یا کسی بھی مناسب وقت پر فیضانِ سُنّت سے چوک درس کی ترکیب کریں گے تو نئے نئے اسلامی بھائی، ہمارے قریب آئیں گے اور انفرادی کوشش کے ذریعے اُنہیں نیکی کی دعوت دینے کا بھرپور موقع مل جائے گا، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں یومِ تعطیل اعتکاف بھی ہے، اس مدنی کام کے ذریعے سے چُھٹی کے دن اپنے ہی شہر کے کمزور حلقوں کو مضبوط کیا جا سکتا ہے یا پھر کسی قریبی گاؤں میں دعوتِ اسلامی کا سنّتوں بھرا پیغام بھی پہنچایا جا سکتا ہے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں ہفتہ وار مدنی مذاکرہ بھی ہے، اس مدنی کام کے تو کیا کہنے، ماشآءاللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ہفتے بعدِ عشاء وقتِ مناسب پر امیرِ اہلسنّت مدنی چینل کے ذریعے دنیا بھر کے مسلمانوں کو علمِ دین کے رنگ برنگے، مہکے مہکے مدنی پھول خوشگوار و دلبہار انداز میں عنایت فرماتے ہیں، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں ایک مدنی کام مدنی انعامات پر عمل کرنا اور اس کے رسائل پہلے تقسیم کرنا، پھر وصول کرنا بھی ہے، یہ مدنی کام نیک بننے کا نسخہ ہے۔

ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ کم اَز کم 3

دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کرنا ہے۔ یاد رکھئے! مَدَنی قافلے، نیکی کی دعوت عام کرنے کا ایک بہت بڑا ذَرِیعہ ہیں، خُود ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے راہِ خُدا میں مُتَعَدّد سفر کئے، جن میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بہت سی تکالیف کا سامنا کیا، مصیبتیں جھیلیں، زَخم سہے، پتھر کھائے، فاقوں کے سبب پیٹ پر پتھر باندھے، لیکن پھر بھی راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر، رو رو کر لوگوں کی ہدایت کے لئے دُعائیں کیں اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرکے لوگوں کے پاس جاجا کر اِسلام کی دعوت کو عام کیا۔ اسی طرح صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جو عِلْمِ دِین حاصل کیا، اسے ساری دُنیا میں پھیلانے کے لئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر اختیار کیا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مزارات صرف مدینہ طَیِّبَہ ہی میں نہیں بلکہ دنیا کے مُتَعَدّد مقامات پر بھی مَوْجُود ہیں۔ ان کے بعد تابعین، تبعِ تابعین، ائمۂ مُجتہدین اور اَولیائے کاملین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے نیکی کی دعوت کے اس سلسلے کو قائم رکھا، یہ سب اُنہی کا فیضان ہے کہ آج دُنیا بھر میں کروڑوں مُسلمان مَوْجُود ہیں۔ لیکن اَفسوس! ان کی بھاری اَکْثَرِیَّت شَرعی اَحکام پر عمل کے مُعاملے میں بے حد غَفْلَت و سُستی کا شکار ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ خوابِ غَفْلَت سے بیدار ہوں اور اپنی آخِرت کی بہتری کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مَدَنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ"** کو اپنالیں۔ اپنی اِصلاح کے لئے مَدَنی اِنْعامات پر عمل اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لئے مَدَنی قافِلوں کا مُسافر بننا بے حد ضروری ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں کی بڑی بَرَکتیں ہیں۔ آیئے ترغیب کے لیے ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں:

ٹنڈو آدم (باب الاسلام سندھ، پاکستان کے) ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں تقریباً دو سال سے بازو کے مَسّوں کی وجہ سے پریشان تھا۔ علاج پر کافی رَقم خَرچ کی، ایک بار آپریشن بھی کروایا مگر ''مَرَض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی'' کے مِصْداق مَسّوں کی تعداد میں برابر اِضافہ ہوتا جارہا تھا، دل میں ایک خوف سا بیٹھ گیا تھا کہ ان مَسّوں میں شاید کینسر ہو جائیگا اور میرا بازُو کاٹ دیا جائیگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کو ہر آن سلامت رکھے۔ اٰمین، کوئٹہ میں دو روزہ سُنّتوں بھرا اجتِماع تھا۔ قسمت نے یاوَری کی اور میں بھی سُنَّتوں بھرے اجتِماع میں شریک ہوا، دعوتِ اسلامی کے بے شُمار مَدَنی قافلے دُنیا کے مُختلف ممالِک میں ہر وَقْت سفر پر رہتے ہیں اور گاؤں گاؤں قَریہ قَریہ نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے پھرتے ہیں، میں نے سُن رکھا تھا کہ مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے والوں کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں، میں نے بھی ہمّت کی اور کوئٹہ سے دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربیّت کے 12 دن کے مَدَنی قافلے کا مُسافِر بن گیا۔ بار گاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ پیش کر کے گڑگڑا کر دُعا کی۔ مجھ گُناہ گار پر کرم ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے سارے مسّے جَھڑ گئے، حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جن مَسّوں کا آپریشن کروایا تھا، ان کے نِشانات باقی ہیں مگر 12 دن کے مَدَنی قافِلے میں جھڑنے والے مَسّوں کے تو نِشانات تک غائب ہو گئے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ کَرَمِہٖ

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو		سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
زخم بگڑے بھریں، پھوڑے پھُنسی مٹیں		گر ہوں مسّے، جھڑیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

"اَلسَّلامُ عَلَیْکُم" کے گیارہ حُرُوف کی نِسبت سے سَلام کے 11 مَدَنی پھُول

(1) مُسلمان سے مُلاقات کرتے وَقْت اُسے سَلام کرنا سُنَّت ہے۔(2) مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصّہ 16 صَفْحَہ 102 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خُلاصہ ہے: "سَلام کرتے وَقْت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سَلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حِفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخْل اَندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔" (3) دن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو، ایک کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں مَوْجُود مُسلمانوں کو سَلام کرنا کارِ ثواب ہے (4) سَلام میں پہل کرنا سُنَّت ہے (5) سَلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقرَّب ہے (6) سَلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بُری ہے۔ جیسا کے میرے مَکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سَلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۶ ص ۴۳۳) (7) سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں (کیمیائے سعادت) (8) اَلسَّلامُ عَلَیْکُم کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکاتُہٗ، شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے اَلفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غَلَط طریقہ ہے۔ بلکہ مَن چلے تو مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہاں تک بک جاتے

ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غلام۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رَضَوِیّہ جلد 22 صَفْحَہ409 پر فرماتے ہیں: کم اَز کم "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم" اوراِس سے بہتر "وَرَحْمَۃُ اللہ" ملانا اور سب سے بہتر "وَبَرَکَاتُہٗ" شامل کرنا اور اس پر زِیادَت نہیں۔ پھر سَلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سَلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اِعادہ تو ضَرور ہے اور اَفضل یہ ہے کہ جواب میں زِیادہ کہے۔ اس نے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم" کہا تو یہ "وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ" کہے۔ اوراگر اس نے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللہ" کہا تو یہ "وَعَلَیْکمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ" کہے اوراگر اس نے "وَبَرَکَاتُہٗ" تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادَت نہیں۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَم (9) اِسی طرح جواب میں "وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ" کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں (10) سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دیناواجِب ہے کہ سَلام کرنے والا سُن لے (11) سلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تلفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: اَلسَّلَامُ عَلَیکُمْ (اَس۔ سَلا۔ مُ۔ عَلَے۔ کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرایئے: وَعَلَیکُمُ السَّلَام (وَ۔ عَ۔ لَیکُ۔ مُس۔ سَلام)۔ طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول		دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت:

دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عطر دان ہے "مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرو، بیشک یہ تمہارے لیے طہارت ہے۔" (مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی، الحدیث ۶۳۸۳، ج۵، ص۴۵۸)

کثرت سے دُرود اُن پہ پڑھو ربّ نے جو چاہا
سینے میں اُتر آئیں گے انوارِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عمل خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا

❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نِیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کی سیرتِ مبارکہ اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ سب سے پہلے ایک حکایت بیان کروں گا، جس سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہِ رسالت میں مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام و نَسب، کُنیت ولَقَب اور حُصُولِ علم کیلئے مختلف شہروں کے سفر اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پاکیزہ صِفات مثلاً دنیا سے بے رَغبتی، سادگی و عاجزی اور شُہرت و ناموری کے حُصُول کی تمنّا نہ کرنے کے بارے میں سُنیں گے، بیان کے آخر میں بات چیت کرنے کی سُنّتیں اور آداب بھی آپ کے گوش گُزار کروں گا۔ آیئے! پہلے ایک حکایت نما خواب سُنتے ہیں۔

بارگاہِ رسالت (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں مقبولیت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1124 صفحات پر مشتمل کتاب احیاء العلوم جلد 1 صفحہ 21 پر ہے: حضرت سیِّدُنا امام راغب اَصْفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے مُحاضَرات میں ذِکر فرمایا کہ صاحبِ حِزْبُ الْبَحْر، عارِف بِاللہ حضرت سیِّدُنا ابُوالحسن علی بن عبدُاللہ شاذلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: مَیں مسجدِ اقصیٰ میں محوِ خواب تھا، میں نے دیکھا کہ مسجدِ اَقْصیٰ کے صحن میں ایک تخت بچھا ہوا ہے اور لوگوں کا ایک جَمِ غفیر گروہ در گروہ داخل ہو رہا ہے۔ میں نے پوچھا: ”یہ جَمِ غفیر کن لوگوں کا ہے؟“ بتایا گیا: ”یہ انبیائے کرام و رُسُلِ عِظام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، جو حضرت سیِّدُنا حسین حلاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ظاہر ہونے والی ایک بات پر ان کی سِفارش کے لئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے ہیں۔" پھر میں نے تخت کی طرف دیکھا تو حُضُور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر

جلوہ فرما ہیں اور دیگر انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جیسے حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیۡلُ اللّٰہ، حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیۡمُ اللّٰہ، حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوۡحُ اللّٰہ اور حضرت سیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سامنے تشریف فرما ہیں۔ میں ان کی زیارت کرنے اور ان کا کلام سُننے لگا۔ اسی دوران حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: آپ کا فرمان ہے: ”عُلَمَاءُ اُمَّتِیۡ کَاَنۡبِیَاءِ بَنِیۡ اِسۡرَائِیۡل یعنی میری اُمّت کے عُلَما بنی اسرائیل کے اَنبیا کی طرح ہیں۔“ لہٰذا مجھے ان میں سے کوئی دکھائیں۔ تو حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَالِی کی طرف اِشارہ فرمایا۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام نے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے ایک سُوال کیا، آپ نے 10 جواب دیئے۔ تو حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ ”جواب سُوال کے مُطابق ہونا چاہئے، سوال ایک کیا گیا اور تم نے 10 جواب دیئے۔“ تو حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَالِی نے عرض کی: جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ سے پوچھا تھا: وَمَا تِلۡكَ بِيَمِيۡنِكَ يٰمُوۡسٰى ﴿۱۷﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ۔ (پ۱۶، طٰہٰ:۱۷) ”تو اِتنا عرض کر دینا کافی تھا کہ ”یہ میرا عصا ہے۔“ مگر آپ نے اس کی کئی خُوبیاں بیان فرمائیں۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۲۸، ص۴۱۰، اشارۃً۔)

حضراتِ عُلمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ گویا امام غزالی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَالِی حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیۡمُ اللّٰہ عَلَیۡہِ السَّلَام کی بارگاہ میں عرض کر رہے ہیں کہ ”جب آپ کا ہَم کلام، اللّٰہ تَعَالٰی تھا تو آپ نے مَحَبَّتِ الٰہی کے غلبہ میں اپنے کلام کو طُول دیا تاکہ زِیادہ سے زِیادہ ہَم کلامی کا شَرف حاصل ہوسکے اور اس وَقت مجھے آپ سے ہَم کلام ہونے کا موقع ملا ہے، میں کلیمِ خُدا (حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام) سے گُفتگو کا شَرف پا رہا ہوں، اس لئے میں نے اس شوق و مَحَبَّت سے کلام کو طوالت دی ہے۔“

(کوثر الخیرات، ص:۴۰ مفہوماً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کے بارگاہِ رسالت میں بُلند مَقام و مرتبے کا بخُوبی اَندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کا شُمار ان مُقدَّس ہستیوں میں ہوتا ہے، جنہوں نے اپنی ساری زِندگی دُنیا کی ان فانی رونقوں اور لذّتوں سے بیگانہ ہو کر رِضائے الٰہی کی خاطر حُصُولِ علمِ دین اور پھر تبلیغِ دینِ مُبین کیلئے وَقْف کررکھی تھی۔ آپ کی ہر اَدا میں مَحبَّتِ خدا اور عشقِ مُصْطفٰے کی جھلکیاں دِکھائی دیتی ہیں، سوچ وفکر اور تحریرِ پُراَثر میں مَوْجُود معرفتِ خُداوندی کی تَجلِّیوں سے لوگوں کے سینے روشن ہوتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِحیائے دینِ اسلام کے لیے ایسے ایسے کارنامے اَنْجام دیئے کہ اپنے وَقْت کے مُجدِّد بن کر اُفُقِ عالم پر چمکے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آب و تاب اور علمی سَج دَھج کی چمک سے آج بھی عالمِ اِسلام مُنور ہورہا ہے۔ آپ کی مُبارَک زِندگی سے اُمّتِ مُسْلِمہ کو اِطاعتِ خُداوَنْدی، سُنَّتوں کی پاسداری، زُہد و تقویٰ اور دیگر بہت سی نیک خَصْلتیں اپنانے کا جذبہ ملتا ہے۔ آیئے! حُصُولِ بَرکت اور نُزولِ رَحمت کیلئے آپ کی مُبارَک زِندگی کے چند مُخْتَصَر گوشوں کے بارے میں سُنتے ہیں:

نام و نَسب اور وِلادتِ باسَعادت:

آپ کی کُنیت ابُو حامد، لَقَب حُجَّۃُ الْاِسْلَام (اسلام کی دلیل) اور نامِ نامی، اسمِ گرامی محمد بن محمد بن محمد بن احمد طوسی غزالی شافعی رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی ہے۔ آپ ۴۵۰ھ میں خُراسان کے ضلع طُوس کے علاقے طَابَران میں پیدا ہوئے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، مقدمۃ الکتاب، ج۱، ص:۹) خُراسان، اِیران کے مَشْرِق میں واقع

ایک وسیع صُوبہ تھا۔ مَوْجُودہ صوبہ خُراسان میں قدیم خُراسان کا نِصْف بھی شامل نہیں، کچھ اَفْغانستان اور کچھ دیگر ممالک میں شامل ہوچکا ہے۔(اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ج۸، ص:۹۰۷) اور بروز پیر ۱۴ جمادی الآخر ۵۰۵ھ بمقام طابران (طُوس) میں انتقال فرمایا اور وہیں آپ کا مَزار فائِضُ الانْوار ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِبتدائی حالات:

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کے والدِ ماجد حَضْرتِ سیِّدُنا محمد بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد شہرِ خُراسان ہی میں اُون کات کر بیچا کرتے تھے، یعنی پیشے کے لحاظ سے دھاگے کے تاجر تھے (اور دھاگے کو فارسی میں غَزل کہتے ہیں)، اسی نِسْبَت سے آپ کا خاندان " **غَزَالی** " کہلاتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا تاجُ الدِّین عبد الوھاب سُبکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کے والدِ ماجد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاجِد نیک اور متقی انسان تھے۔ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے، یعنی اُون کات کر فروخت کرتے تھے۔ حضراتِ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی مَجالِس میں حاضِر ہوتے، ان کے ساتھ اچھا سُلُوک کرتے، حتّی الْمَقْدُور اُن پر خرچ کرتے اور ان کی مَجالِس میں خوفِ خُدا سے گریہ وزاری (یعنی رویا) کرتے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرتے کہ "مجھے بیٹا عطا کر اور اسے فقیہ (عالِم) بنا۔" نیز اسی طرح مَجالِسِ وَعظ میں حاضر ہوتے۔ وہاں بھی رو رو کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرتے کہ "مجھے بیٹا عطا کر اور اسے واعظ (مُبَلِّغ) بنا۔" اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی یہ دونوں دُعائیں قَبول فرمائیں۔

(طبقات الشافعیۃ الکبری، ج۶، ص۱۹۴)

حضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کے والدِ مُحترم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اگرچہ خُود باقاعدہ عالمِ دین نہ تھے، لیکن آپ کو علمِ دین کی اَہمیّت کا احساس تھا،اسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِلی خواہش تھی کہ اُن کے دونوں صاحبزادے محمد غزالی اوراحمد غزالی رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی زیورِ علمِ شریعت و طریقت سے آراستہ ہوں۔ابھی سَیِّدُنا امام غزالی اورآپ کے بھائی کم عُمر ہی تھے کہ ۴۶۵ھ میں والدِ مُحترم وِصال فرماگئے۔اِنتقال سے پہلے اُنہوں نے اپنے ایک صُوفی دوست حَضرتِ سیِّدُنا ابُوحامد احمد بن محمد راذکانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کووصیَّت کی تھی کہ "میرا تمام اَثاثہ میرے ان دونوں بیٹوں کی تعلیم وپرورِش پر خرچ کردیجئے گا۔" وصیَّت کے مُطابق ان کے والدِ گرامی کا سرمایہ ان کی تعلیم و پرورِش پر صَرف کردیا گیا۔(اتّحاف السادۃ المتّقین،مقدمۃ الکتاب،ج ۱،ص ۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کے والدِ گرامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنی اَولاد کو علمِ دین سے آراستہ کرنے کا کس قدر شوق تھا کہ مرنے سے پہلے اپنے دوست کواس کی وَصیَّت کی اورایک ہم ہیں کہ اس ترقّی یافتہ دَور میں جبکہ علمِ دین حاصل کرنا اِنتہائی آسان ہو چُکا ہے،اس کے باوُجود بھی حُصُولِ علم کیلئے نہ توخود کوشش کرتے ہیں اورنہ ہی اپنے بچوں کی بہتر تعلیم وتربیت کیلئے انہیں دینی عُلوم کے زیور سے آراستہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ایک تعداد ایسی بھی ہے جو صِرف دُنیاوی عُلُوم وفُنون ہی سکھاتے ہیں،اگر بچہ ذرا ذہین ہوتواسے ڈاکٹر،اِنجینئر،پروفیسر،کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہے اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے اس کی دِینی تربیت سے مُنہ موڑکر مَغْرِبی تہذیب کے نُمائندہ اِداروں کے

مخلوط ماحول میں تعلیم دِلوانے میں کوئی عار (شرم) محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے "اعلیٰ تعلیم" کی خاطر کُفار کے حوالے کرنے سے بھی دَریغ نہیں کیا جاتا۔ یاد رکھئے! اگر ہم تربیتِ اَوْلاد کی اَہم ذِمّہ داری کو بوجھ تصوُّر کر کے اس سے غَفْلَت برتتے رہے اور بچّوں کو ان خطرناک حالات میں آزاد چھوڑ دیا تو نَفْس وشیطان انہیں اپنا آلہ کار بنا سکتے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ نَفْسانی خواہشات کی آندھیاں انہیں صحرائے عِصْیاں (یعنی گُناہوں کے صحرا) میں گُم کر دیں اور وہ عُمرِ عزیز کے چار دن آخرت بنانے کی بجائے دُنیا جَمْع کرنے میں صَرف کر دیں اور یُوں گُناہوں کا اَنبار لئے وادیٔ موت کے کنارے پہنچ جائیں۔ رَحْمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ شامِلِ حال ہوئی تو مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق مل جائے گی ورنہ دُنیا سے کفِ اَفسوس مَلتے ہوئے نکلیں گے اور قبر کے گڑھے میں جا سوئیں گے۔ سوچئے تو سہی کہ جب بچّوں کی مدنی تربیت نہیں ہو گی تو مُعاشرے کا بگاڑ دُور کرنے کے لئے وہ کیا کردار اَدا کر سکیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنی اِصلاح، اپنے بچّوں کی مدنی تربیت اور انہیں بچپن ہی سے فکرِ آخرت کا ذِہن دینا چاہتے ہیں، تو دعوتِ اسلامی کے "مَدَنی ماحول" سے وابَستہ ہو جائیے اور اپنی اَوْلاد کی بہتر تعلیم وتربیت کیلئے مدارسُ المدینہ، جامعاتُ المدینہ اور دارالمدینہ میں داخل کروا دیجئے۔ اَوْلاد کی اِسلامی تربیت کے بارے میں مُفید مَعْلُومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتابیں "تربیتِ اَوْلاد" اور "اَوْلاد کے حُقُوق" ہدیۃً حاصل فرما کر جلد اَز جلد مُطالعہ کر لیجئے اور اپنی اِصْلاح وتربیت کیلئے مدنی انعامات پر عمل اور عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کو معمول بنا لیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی اور اپنے اَہل وعیال کی اِصلاح کا جذبہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعلیم کے لئے سفر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین ایک لازوال دولت ہے۔ یقیناً عِلْم کی طَلَب کرنا، یا دل میں اس کی خواہش پیدا ہونا، علمِ دین کی مَجالس میں شِرکت کرنا اور عُلماء سے مَحبَّت رکھنا، یہ سب سعادت مندی کی علامتیں ہیں۔ فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **اُغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَلَا تَکُنِ الْخَامِسَ فَتَھْلِکَ۔** (کشف الخفاء، الحدیث ۴۳۷، ج ۱، ص ۱۳۴) یعنی صُبح کر اِس حالت میں کہ تُو خُود عالِم ہے یا علم سیکھتا ہے یا عالِم کی باتیں سُنتا ہے یا اَدْنیٰ دَرَجہ یہ کہ عالِم سے مَحبَّت رکھتا ہے اور پانچواں نہ ہونا کہ ہلاک ہو جائے گا۔

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے اپنی تمام تَر زِنْدگی علم کی پیاس بجھانے میں بَسر کی اور حُصُولِ عِلْم کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی سفر کیے۔ اِبتدائی تعلیم اپنے شہر میں ہی حاصل کی، جہاں کُتُبِ فِقْہ حضرت سَیِّدُنا احمد راذکانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے پڑھیں۔ ابھی عُمر شریف 20 سال سے کم ہی تھی کہ مزید حُصُولِ علم کیلئے (اِیران کے مَشْرِقی شہر) جُرجان تشریف لے گئے۔ 473ھ میں (اِیران کے قدیم شہر) نیشا پور میں حضرت سَیِّدُنا اِمامُ الْحَرَمَیْن امام عبدُ الملک جوینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی بارگاہ میں زانوئے تَلَمُّذ طے کیا (یعنی اُن کی شاگردی اختیار کی) اور ان سے اُصولِ دین، مَنْطِق اور حکمت وغیرہ میں مَہارتِ تامّہ (یعنی مکمل مہارت) حاصل کی۔ 478ھ میں حضرت سَیِّدُنا اِمامُ الْحَرَمَیْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وِصال کے بعد ان کی جگہ آپ کو اس مَنْصَبِ اَعْلیٰ پر فائز کیا گیا۔ 484ھ میں وزیرِ نِظامُ الملک نے مدرسہ نظامیہ بغداد کے شَیْخُ الْجامِعَہ (وائس چانسلر) کا عُہدہ آپ رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پیش کیا، جسے آپ نے قَبول فرمالیا۔ چار سال بغداد میں تدریس وتصنیف میں مشغولیت کے بعد حج کے ارادے سے مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا روانہ ہوگئے، بقول علامہ ابنِ جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بغداد میں آپ کی مجلسِ دَرس میں بڑے بڑے عُلمائے کرام حاضر ہوتے، جیسے حضرت سیّدُنا امام ابوالخطاب محفوظ حنبلی اورعالِمُ الْعِراق حضرت سَیِّدُنا علی بن عقیل بغدادی حنبلی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا وغیرہ۔ یہ حضرات آپ سے اکتسابِ فیض کرتے اورآپ کے بیان پر حیرت کا اظہار کرتے اورآپ کے کلام کو اپنی کتابوں میں نقل کرتے۔ (المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، ج۹، ص:۱۶۸)

حج کی اَدائیگی کے بعد آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 489ھ میں دمشق پہنچے اور کچھ دن وہاں قیام فرمایا۔ ایک عرصہ بیتُ الْمُقَدَّس میں گزارا۔ پھر دوبارہ دمشق تشریف لائے اور جامع دمشق کے مغربی منارے پر ذکر وفکر اور مراقبے میں مشغول ہوگئے، دمشق میں زیادہ تر وقت حضرت سیّدُنا شیخ الاسلام نصر بن ابراھیم مُقَدَّسی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی خانقاہ میں گزرتا تھا۔ مُلکِ شام میں 10 سال قیام فرمایا، اسی دوران اِحیَاءُ الْعُلُوم (۴ جلدیں)، جَوَاہِرُ الْقُرآن، تفسیر یَا قُوْتُ التَّاوِیْل (40 جلدیں) اور مِشْکَاۃُ الْاَنْوَار وغیرہ مشہور کُتُب تصنیف فرمائیں۔ پھر حجاز، بغداد اور نیشاپور وغیرہ کا سفر کیا۔ بالآخر اپنے آبائی شہر طُوس واپس آکر عِبادت ورِیاضت میں مَصروف ہوگئے اور تادمِ آخر وَعظ ونصیحت، عِبادت ورِیاضت اور تَصوُّف کی تدریس میں مشغول رہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین مقدمۃ الکتاب، ج۱، ص۹ تا ۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے کیسی صُعوبتیں (یعنی تکلیفیں) اُٹھاکر حُصُولِ علمِ دین کیلئے سفر اِختیار فرمایا۔ جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رِضائے الٰہی کی خاطر راہِ علم میں تکالیف برداشت کیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھی آپ کو عُلماء واَولیاء میں ایسا

بُلند مرتبہ عطا فرمایا کہ لوگ آج بھی حُجَّۃُ الْاِسْلَام کے لَقَب سے یاد کرتے ہیں اور آپ کی لکھی ہوئی کتابوں سے اِستِفادہ کرتے ہیں۔

اِحْیاءُ الْعُلُوم کا تعارُف:

حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی کی ہر تصنیف ہی علم وعرفان کا بیش بہا خزانہ ہے مگر اِحْیاءُ الْعُلُوم ایسی کتاب ہے جس کی مثال دُنیا کی اَخلاقی کتابوں میں مِلنا مُشکل ہے۔ اَخلاقیات کے مَوضُوع پر یہ ایک بے مثال کتاب ہے۔ بعد کے مُصنِّفین نے اَخلاقیات کے مَوضُوع پر جو کچھ لکھا ہے اس کا ماخَذ اِحْیاءُ الْعُلُوم ہے۔ اس کا گہرا مُطالَعہ اور پھر بیان کردہ باتوں پر عمل تزکیۂ نَفس کے لئے اِکْسیر (مُؤثِّر دَوا) کا دَرَجہ رکھتا ہے۔ اس میں روز مَرّہ زِندَگی کے کم وبیش تمام ہی مُعاملات پر سیر حاصل گُفتگو کی گئی ہے اور ظاہری عُلُوم کے ساتھ ساتھ باطِنی عُلُوم کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب انسان کو "کامل انسان" بنانے میں بے حد مُعاوِن ہے۔ ہر دَور میں مَشائخ وعارِفین، اَقْطاب واَوْلیا اور عُلَما وصُوفیا کی توجُّہ کا مرکز رہی ہے اور یہ مُعتَبر ہستیاں اس کی قَصیدہ خوانی میں رَطبُ اللّسان (رط۔بُل۔لِ۔سان) نظر آتی ہیں۔ ہر کسی نے اپنے اَنداز میں اس کی تعریف وتوصیف فرمائی ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس کتاب کی اَہمیّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جہاں میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کا عقائد واَعمال کی پُختگی کے مُعاملے میں مجھ پر فیضان ہے، وہاں باطن کی اِصلاح میں حُجَّۃُ الاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی کا مجھ پر بڑا اِحسان ہے۔ سیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی کی مِنْہاجُ الْعابِدِیْن

اور اِحیاءُ الْعُلُوم وغیرہ پڑھتے ہوئے بارہا ایسا محسوس ہوتا ہے، گویا مجھے ہی کان پکڑ کر سمجھا رہے ہیں کہ ”بڑا نیک بنا پھرتا ہے، ذرا اپنے آپ کو تو دیکھ! تجھ میں تو یہ بھی خرابی ہے اور تیرے اندر تو وہ بھی بُرائی ہے، نیز جب بھی پڑھوں ایسا لگتا ہے کہ رُوح کو نئی نئی غِذائیں مل رہی ہیں، ان کی کُتب ایک آدھ بار پڑھ کر رکھ دینے والی نہیں، زِندگی کے آخری سانس تک پڑھے جانے کے لائق ہیں۔“ سرکارِ اعلیٰ حضرت اور سَیِّدُنا امام غزالی رَحِمَہُمَا اللہُ تَعَالٰی کی مُبارک کتابیں اگر مطالعے میں نہ آتیں تو شاید میں برباد ہو جاتا، خدا کی قسم! حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی نے اِحیاءُ الْعُلُوم لکھ کر اُمت پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تمام جامعاتُ المدینہ اور مدارسُ المدینہ کے جُملہ اَساتذہ، ناظمین و ناظمات، طلبہ و طالبات، سبھی مُبلّغین و مُبلّغات تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی نیز مدنی چینل کے ناظرین کی خِدمات میں میری دَسْت بَستہ مدنی اِلتجا ہے کہ اِحیاءُ الْعُلُوم کا مُطالَعہ نہ کیا ہو تو پہلی فُرصت میں فرمالیں۔ اِمام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی شافعیُّ المذہب تھے، لہٰذا آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیان کردہ فقہی مَسائل میں حَنَفی، مالکی اور حَنبلی حضرات اپنے اپنے عُلمائے کرام سے رَہنُمائی حاصل کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ بغدادِ مُعلّٰی میں اپنے مزارِ فائضُ الاَنوار میں آرام فرمانے والے میرے آقا و امام حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی پر ہر آن کروڑوں رحمتوں کا نُزول فرمائے اور ان کے طُفیل مجھ گُنہگاروں کے سردار کو بے حساب بخشے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے باطن کی صفائی کیلئے سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے اور جو بات سمجھ نہ آئے، کسی صحیح العقیدہ سُنّی عالمِ دین سے پوچھنے میں سُستی

بھی نہیں کرنی چاہیے اور وقتاً فوقتاً عُلمائے کرام کی صُحبت، علمِ دین حاصل کرنے والوں کی مَعیَّت یا پھر علم کی مجلسوں میں شِرکت کرکے عِلْم کے موتی سمیٹنے چاہئیں، کیونکہ علمِ دین حاصل کرنا خُوش نصیبوں کا ہی حصّہ ہے۔ اگر ممکن ہو تو دَرسِ نِظامی (عالم کورس) میں داخلہ لے کر خُلُوصِ نیّت کے ساتھ عِلْمِ دین حاصل کیجئے اور اس کی خُوب خُوب برکتیں لوٹئے لُوٹیے۔ اگر یہ نہ ہوسکے تو تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے، مدنی چینل خود بھی دیکھتے رہیے اور اِصلاحِ اُمّت کے عظیم اور مقدّس جذبے کے تحت دُوسروں کو بھی مدنی چینل دِکھایئے کہ یہ بھی گھر بیٹھے کثیر عِلْمِ دین حاصل کرنے اور بے شُمار بَرَکتیں پانے کا ذَرِیعہ ہے۔

جامعۃُ المدینہ کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت اور علمِ دین کی اشاعت کیلئے 95 سے زائد شُعبوں میں کام کررہی ہے، اِنہی شُعبوں میں سے ایک جامعۃُ المدینہ بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اور مُبَلِّغینِ دعوتِ اسلامی کی حُصُولِ علمِ دین کی بھرپور ترغیب کے نتیجے میں جہاں لاکھوں عاشقانِ رسول، راہِ خُدا میں سفر کرتے ہیں، وہیں کثیر تعداد میں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں باقاعدہ علمِ دین کے حُصُول کے لئے جامعۃُ المدینہ میں علمِ دین حاصل کررہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جامعۃُ المدینہ میں طَلَبہ وطالبات کو نُورِ علم سے مُنور کرنے کے ساتھ ساتھ تقویٰ وپرہیز گاری کے انوار سے روشن کرنے کے لئے ان کی اَخلاقی تربِیّت کا بھی اِلتزام کیا جاتا ہے، یاد رہے! اسلامی بہنوں کے جامعات میں عالمہ اسلامی بہن پڑھاتی ہیں اور ان جامعات میں پردے کا خوب اہتمام کیا جاتا ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ طَلَبہ سے بہت پیار کرتے ہیں اور اس کی وَجہ یوں بیان فرماتے ہیں: میں دعوتِ اسلامی کے جامِعات و مدارِس کے طلبہ سے بہُت مَحبَّت کرتا ہوں اور ان کے صَدقے سے اپنے لئے دُعائے مغفرت کیا کرتا ہوں۔ اگرچہ ان میں بعض شرارتی بھی ہوتے ہیں مگر بچّے جو ٹھہرے! بچّے کیسے ہی شرارتی ہوں، مگر ماں باپ کو پیارے ہوتے ہیں۔ کچھ طَلَبہ کے شرارت کر لینے سے ہر طالبِ علم بُرا بھی نہیں ہو جاتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے طَلَبہ نمازِ پنجگانہ کے علاوہ دیگر نوافِل بھی پڑھتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے مُتَعَدّد طَلَبہ مل کر صَلٰوۃُ التّوبہ، تہجُّد، اِشْراق اور چاشت کی نمازوں کا اِہتِمام کرتے ہیں۔ ہزاروں طلبہ مَدنی انعامات کے رِسالے بھر کر جمع کرواتے ہیں، بے شُمار طلبہ مَدنی قافلوں میں سفر کرتے ہیں، کئی ایسے ہیں جن کی مَدارس و جامِعات کے اَطراف میں دعوتِ اسلامی کا مَدنی کام کرنے کی ذِمّہ داریاں ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہوں نے بے شُمار مَساجِد کو سنبھالا اور آباد کیا ہوا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ثُمَّ زِدْ۔ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑھا اور بڑھا پھر بڑھا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس وَقت دُنیا کے مُختَلف ممالک مثلاً پاکستان، ہند، جُنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش میں جامعۃُ المدینہ لِلْبَنِیْن اور لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو عالم کورس (درسِ نظامی) اور عالمہ کورس کی (حسبِ ضَرورت قِیام وطعام کی سہولتوں کے ساتھ) مُفْت تعلیم دی جاتی ہے۔ اہلسُنّت کے مدارس کے اِدارے تنظیمُ المدارِس (پاکستان) کی جانب سے لئے جانے والے اِمتحانات میں برسوں سے تقریباً ہر سال ”دعوتِ اسلامی“ کے جامعات کے طَلَبہ اور طالبات پاکستان میں نُمایاں کامیابی حاصل کر کے بسااَوقات اَوّل، دوم اور سوم پوزیشن بھی حاصل کرتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوشنودی کیلئے عِلْمِ دِیْن حاصل کرتا ہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بے شُمار دُنیوی بَرکات اور اُخروِی ثَمرات سے نوازتا ہے۔

حضرتِ مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا، "علم حاصل کرو، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے علم سیکھنا خَشیَّت (یعنی خوف)، اسے تلاش کرنا عِبادت، اس کی تکرار کرنا تسبیح اور لاعِلْم کو علم سکھانا صَدَقہ ہے اور اسے اَہل پہ خَرچ کرنا قُربت یعنی نیکی ہے، کیونکہ عِلْم حلال اور حرام کی پہچان کا ذَرِیعہ ہے اور اَہلِ جنَّت کے راستے کا نِشان ہے اور وَحشَت میں باعثِ تسکین ہے اور سفر میں ہَم نشین ہے اور تنہائی کا ساتھی ہے اور تنگدستی و خُوشحالی میں رہنُما ہے، دُشمنوں کے مُقابَلے میں ہتھیار ہے اور دوستوں کے نزدیک زِینت ہے، اللہ تَعَالٰی اس کے ذَرِیعے سے قوموں کو بُلندی و بَرتری عطا فرما کر بھلائی کے مُعاملہ میں قائد اور اِمام بنا دیتا ہے پھر ان کے نِشانات اور اَفعال کی پیروی کی جاتی ہے اور ان کی رائے کو حَرفِ آخر سمجھا جاتا ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب العلم، باب الترغیب فی العلم، رقم ۸، ج ۱، ص ۵۲، بتغیر قلیل)

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے جب دینی عُلُوم و فُنون حاصل کرلیے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مختلف مَواقع پر اَعْلیٰ ملکی عُہدوں پر بھی فائز کیا گیا، 478ھ سے 484ھ تک سرتاجِ مدارسِ اسلامیہ "مدرسہ نِظامیہ" نَیشاپُور میں "اِمامُ الْحَرَمَیْن" پھر 484ھ سے 488ھ

تک مرکزِ عُلومِ اسلامیہ "مدرسہ نِظامیہ" بغداد میں "مُدرِّسِ اَعلیٰ" کے مَنْصَب پر فائز رہے۔ سُلطانِ وَقْت اور ملک بھر کے عُلما وفُضَلا آپ کے تَبَحُّرِ عِلْمی (یعنی نہایت وسعتِ علمی) کے قائل ہو گئے اور ایک وَقْت ایسا بھی آیا کہ بادشاہِ وَقْت سے زِیادہ حُجَّةُ الْاِسْلَام سیّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کا سِکہ لوگوں کے دلوں پر بیٹھ گیا۔ سَلْطنتِ سلجوقیہ کے وزیرِ اعظم نِظَامُ الْمُلْك طُوسی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بڑے مُعْتَقِد تھے اور وہ بنفسِ نفیس اُمورِ مملکت میں آپ سے مَشْوَرہ کرتے تھے۔ تمام عُلُوم کی تکمیل کے بعد اولاً "اِمَامُ الْحَرَمَیْن" پھر "مُدرِّسِ اعلیٰ" جیسے عُہدوں پر مُتمکّن رہنے کے باوُجُود آپ کو جس باطنی ورُوحانی سُکون کی تلاش تھی وہ حاصل نہ ہو سکا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود فرماتے ہیں: "(ان ذِمّہ داریوں اور بعض دیگر مُعاملات کے سبب) تحریک پیدا ہوئی (یعنی اِرادہ کر لیا) کہ تمام تعلُّقات کو تَرک کر کے بغداد سے نکل جاؤں، نَفْس کسی طرح بھی تَرکِ تعلُّقات پر آمادہ نہیں ہوتا تھا، کیونکہ اس کو شُہرتِ عامہ اور شان و شوکت حاصل تھی۔ رجب 488ھ میں یہ خیال پیدا ہوا تھا لیکن نَفْس کے لَیت ولَعل (ٹال مٹول) کے باعث اس پر عمل نہ کر سکا۔ اس ذِہنی اور نَفْسانی کشمکش نے مجھے سخت بیمار کر دیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ زبان کو یارائے گویائی نہ رہا (بات چیت کرنے کی قُوت نہ رہی) قُوتِ ہضم بالکل ختم ہو گئی، طبیبوں نے بھی صاف جواب دے دیا اور کہا کہ ایسی حالت میں عِلاج سے کچھ فائدہ نہیں ہو گا، آخر کار میں نے سفر کا قَطعی اِرادہ کر لیا۔ اُمَرائے وَقْت، اَرْکانِ سَلْطنت اور عُلمائے کرام نے نِہایت خُوشامد واِکْرام سے روکا، لیکن میں نے ان کی ایک نہ مانی اس لئے سب کو چھوڑ چھاڑ کر شام کی راہ لی (اور پھر ایک وَقْت آیا کہ شام سے اپنے آبائی وَطن "طوس" تشریف لے گئے)۔

(تعریف الاحیاء بفضائل الاحیاء علی ھامش احیاء علوم الدین، ج۵، ص۳۶۵تا۳۶۸، ملخصا)

دُنیا سے بے رَغبتی:

الغرض رُوحانی سُکون کی خاطر آپ نے مَنْصَبِ تدریس چھوڑدیا۔ دُنیا کی گُونا گُوں مَصروفیات اور رَنگا رنگی سے بالکل کنارہ کَشی اِختیار کرلی حتّٰی کہ لباسِ فاخِرہ (قیمتی لباس) کے بَجائے ایک کمبل اَوڑھا کرتے تھے اور لَذیذ غِذاؤں کی جگہ ساگ پات پر گُزر بَسر ہونے لگی۔ اپنے شہر طُوس پہنچ کر صُوفیا کے لئے ایک خانقاہ اور شوقِ عِلْم رکھنے والوں کے لئے ایک مدرسہ تعمیر کیا اور پھر تادمِ حَیات اَوراد و وَظائِف، رِیاضت و عِبادت، گوشہ نشینی اور تدریسِ تَصوُّف میں مشغول رہے۔

(مرآۃالجنان وعبرۃالیقظان، ج۳، ص۱۳۷، ملخصًا)

حضرت سَیِّدُنا ابُو منصور سعید بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الصَّمَد بیان فرتے ہیں: "جب پہلی بار حضرت سیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الوَالِی عالمانہ شان و شوکت کے ساتھ بغداد میں داخل ہوئے تو ہم نے ان کے لِباس وسواری کی قیمت لگائی تو وہ 500 دینار بنی، پھر جب آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے زُہد و تقویٰ اِختیار کیا اور بغداد چھوڑدیا، مختلف مَقامات کا سفر کرتے رہے اور دوبارہ جب بغداد میں داخل ہوئے تو ہم نے ان کے لباس کی قیمت لگائی تو وہ پندرہ (15) قیراط (یعنی چند معمولی سِکّے) بنی۔"

(المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، ج۹، ص۱۷۰۔)

پروردگارِ عالی دے جذبۂ غزالی
کر ہم کو خوش خِصالی کر یہ دُعا رہے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الوَالِی

نے تمام تر مَراتبِ عالیہ چھوڑ کر علمِ تَصوُّف سے مانُوس ہو کر اس کی چاشنی حاصل کرنے کے لیے راہِ خدا میں سفرِ اِختیار کیااور تمام تر آسائش وسہولیات کو تَرک کر دیا۔ اس کے بعد پوری زِندگی اسی طرزِ صُوفیانہ میں گُزار دی۔ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو ہماری اَکْثریت آج دُنیا کی مَتْوالی اور فکرِ آخِرت سے خالی ہے، ہم میں سے کچھ تو وہ ہیں جو فانی دُنیا کی لذّتوں کے باعِث مَسرور وشاداں، زَوال و فَنا سے بے خوف، موت کے تصوُّر سے ناآشنا، لذّاتِ دُنیا میں بدمست ہیں، تو بعض وہ ہیں جو اِس دارِ ناپائیدار میں یکایک موت سے ہمکَنار ہونے کے اَندیشے سے نابَلَد، سَہولتوں اورآسائشوں کے حُصُول میں اس قَدَر مگن ہوگئے کہ قَبْر کے اَندھیروں، وَحشتوں اور تنہائیوں کو بُھول گئے۔ آہ! آج ہماری ساری توانائیاں صِرف و صِرف دُنیوی زِندگی ہی بہتر بنانے میں صَرف ہو رہی ہیں، آخرت کی بہتری کے حُصُول کی فکر بہت کم دِکھائی دیتی ہے۔ ذرا غور تو کیجئے کہ اس دُنیا میں کیسے کیسے مالدار لوگ گُزرے ہیں، جو دولت و حکومت، جاہ وحَشمت، اَہل و عِیال کی عارِضی اُنسیّت، دوستوں کی وَقْتی مُصَاحبت اور خُدّام کی خُوشامدانہ خِدمت کے بھرم میں قَبْر کی تنہائی کو بُھولے ہوئے تھے۔ مگر آہ! یکایک فَنا کا بادَل گرجا، موت کی آندھی چلی اور دُنیا میں تادیر رہنے کی ان کی اُمّیدیں خاک میں مل کر رہ گئیں، ان کے مَسرَّتوں اور شادمانیوں سے ہنستے بستے گھر موت نے وِیران کر دیئے۔ روشنیوں سے جگمگاتے مَحَلّات و قُصُور سے اُٹھا کر انہیں گُھپ اندھیری قُبُور میں مُنتقل کر دیا گیا۔ آہ! وہ لوگ کل تک اَہل وعِیال کی رونقوں میں شادمان ومَسرور تھے اور آج قُبُور کی وَحشتوں اور تنہائیوں میں مغموم ورَنجُور ہیں۔

اَجَل نے نہ کِسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا		ہر اِک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا
اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا		پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے	یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوش میں آئیے اور مَرنے سے پہلے سنبھل جائیے! یقین مانئے! آج ہمارے مُعاشَرے میں گُناہوں کے سبب ہونے والی ساری تباہی دُنیا کی مَحبَّت ہی نے مچائی ہے، حُبِّ دُنیا کے سبب آج لوگ سُنَّتوں سے دُور جاپڑے ہیں، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: **حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ** یعنی دُنیا کی مَحبَّت تمام گُناہوں کی جَڑ ہے۔ (کتاب ذم الدنیا مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا ج۵ ص۲۲ حدیث۹) صد کروڑ افسوس! جنَّت کی لازوال نعمتوں کے حُصُول کیلئے معمولی سی گھریلو آسائشیں چھوڑ کر فقط چند دن کے لئے بھی سُنَّتوں کی تربیّت کی خاطر راہِ خدا میں سفر کے لئے آج ہم تیار نہیں ہوتے، جبکہ فانی دُنیا کی عارضی دولت کمانے کے لئے اپنے گھر والوں سے برسہا برس کے لئے ہزاروں مِیْل دُور جانے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔ کیا مُسلمانوں کی دِینی اِعتبار سے بربادی اور غیر مُسلموں کا ان پر حاوِی ہونا، مسجدوں کی ویرانی، سینما گھروں اور عیش و نَشاط کے اَڈّوں کی آبادی، فَرنگی تہذیب کی یَلغار، مَغرِبی فیشن کی بھرمار، فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے گھر گھر ٹی وی، کیبل سسٹم، اِنٹرنیٹ، موبائل فون کا غلط اِستعمال، ہر طرف گُناہوں کا گرم بازار اور مُسلمانوں کی بھاری اَکْثریت کا بگڑا ہوا کردار، یہ سب کچھ ہمیں پُکار پُکار کر دعوتِ فکر نہیں دے رہا کہ "ہمیں اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لئے مدنی قافلوں کا مُسافر بننا چاہیے۔ یقیناً ہمیں اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کی شدید ضرورت ہے اور اپنی اِصلاح کی کوشش اور نیک اَعمال کا جذبہ بڑھانے

کیلئے کسی پابندِ شریعت پیرِ کامل سے بَیْعَت ہونا بھی ضروری ہے کہ یہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا مُبارک طریقہ ہے۔

شیخِ کامل کی بیعت:

حضرت سیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے دَورِ طالبِ علمی میں حضرت سیِّدُنا شیخ ابُو علی فضل بن محمد بن علی فارمَدِی طُوسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے ہاتھ پر (27سال کی عمر میں) بیعت کی۔ شیخ ابو علی فارمدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فِقْہِ شافعی کے زَبَردَست عالِم اورامامُ الاَوْلیا حضرت سیِّدُنا امام ابوالقاسم عبدالکریم قُشَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے جَلِیْلُ الْقَدْر شاگرد اور حضرت ابوالقاسم عبدُ اللہ گُرّگانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی کے مُرید ہیں۔ (اتحاف السادۃ المتقین، مقدمۃ الکتاب، ج ۱، ص ۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُرشدِ کامل کی بیعت کرنا اور اُن سے فَیض پانا، یہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا صدیوں سے رائج شُدہ طریقہ ہے، جبھی تو پانچویں صدی کے مُجَدِّد حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی اپنے پیر و مُرشد حضرت سیِّدُنا شیخ ابُو علی فارمَدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے دَستِ اَقْدَس پر بَیْعَت سے مُشَرَّف ہوئے۔ اپنے ظاہر وباطن کی اِصلاح کے لئے کسی تربیت کرنے والے کا ہونا اِنتہائی ضَروری ہے۔ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: تربیت کی مثال بالکل اسی طرح ہے، جس طرح ایک کسان کھیتی باڑی کے دوران اپنی فصل سے غیر ضروری گھاس اور جڑی بوٹیاں نکال دیتا ہے، تاکہ فصل کی ہَریالی اور نَشْو و نَما میں کمی نہ آئے، اسی طرح سالکِ راہِ حق (مُرید) کے لیے شیخ (یعنی مُرشدِ کامل) کا ہونا نہایت ضروری ہے، جو اس کی اَحْسن طریقے

سے تربیت کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ تک پہنچنے (معرفتِ الٰہی حاصل کرنے) کے لیے اس کی رَہنُمائی کرے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اَنبیاء ورُسُل عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کو لوگوں کی طرف اس لیے مَبعُوث فرمایا تاکہ وہ لوگوں کو اس تک پہنچنے کا راستہ بتائیں۔ مگر جب آخری رسُول، نبیِّ مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس جہاں سے پردہ فرمایا اور نُبوَّت و رِسالت کا سلسلہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ختم ہوا تو اس مَنصبِ جلیل کو خُلفائے راشدین رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن نے بطورِ نائب سنبھال لیا اور لوگوں کو راہِ حق پر لانے کی سَعی و کوشش فرماتے رہے۔[1] صحابۂ کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے بعد ان کے نائبین (اَولیاوعُلما) یہ فریضہ سَر اَنجام دے رہے ہیں اور تاقیامت دیتے رہیں گے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ "پیرِ کامل" سے مُرید ہونا بھی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 71 میں ارشاد فرماتا ہے:

یَوۡمَ نَدۡعُوۡا کُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِہِمۡ ۚ		تَرجَمۂ کنزالایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے اِمام کے ساتھ بلائیں گے۔

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفتی احمد یار خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ دُنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہیے، شَرِیعَت میں "تقلید" کرکے، اور طریقت میں "بَیۡعَت" کرکے، تاکہ حَشر اچھوں کے ساتھ ہو۔ اگر صالح اِمام نہ ہو گا تو اس کا امام شیطان ہو گا۔ اس آیت میں تقلید، بَیۡعَت اور مُریدی سب کا ثُبوت ہے۔

(نورالعرفان فی تفسیر القرآن، پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل: ۷۱)

---

[1] ... بیٹے کو نصیحت، ص۳۴

یاد رکھئے! پیر اُمورِ آخرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی راہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے مُرید، اللہ و رَسُوْل عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے "رِضائے رَبُّ الْاَنَام کے مَدَنی کام" کے مُطابِق اپنے شب و روز گُزار سکیں۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دور میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کی اِصْلاح کیلئے اپنے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام ضَرور پیدا فرماتا ہے جو اپنی مومنانہ حِکمت وفَراست کے ذَرِیعے لوگوں کو یہ ذِہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"

(اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ)

اس پندرھویں صدی میں مُرشِدِ کامل کی ایک مثال، شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہیں، جن کی نگاہِ وِلایت نے لاکھوں مُسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کر دیا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ میں مُرید کرتے ہیں اور قادری سلسلے کی تو کیا بات ہے! کہ شَیخ مُحیُّ الدِّین سید ابو محمد عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مُریدوں کے لئے قیامت تک اس بات کے ضامِن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کئے بغیر نہیں مرے گا۔

(بهجة الاسرار، ذکر فضل اصحابه و بشراهم، ص ۱۹۱)

جو اسلامی بھائی کسی بھی پیر صاحب کے مُرید نہ ہوں، اُن کی خدمت میں میرا مشورہ ہے کہ وہ شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید بن جائیں اور جو پہلے سے کسی پیر صاحب سے بیعت ہوں، اگر وہ چاہیں تو امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے طالب ہو کر اپنے پیر صاحب کے فَیض کے ساتھ ساتھ امیر

اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فیضان بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا
بول بالے میری سرکاروں کے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم کسی پیرِ کامل کے دامن سے وابستہ ہو گئے، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زندگی میں بھی مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا اور ہم دنیا کی مَحبَّت، فیشن پرستی کی لعنت، بُرے دوستوں کی مُصاحَبت کے سبب گُناہوں کی کثرت سے پیچھا چُھڑا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت کو دل میں بٹھانے، سُنَّتوں بھرا مدنی حُلیہ سَجانے اور عاشقانِ رسول کی صُحبت اَپنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن باوُجودِ قُدرت اِنْتہائی سادہ زِندگی بَسر کرتے اور اچھے لباس اور علمی قابلیت کے سبب شُہرت حاصل کرنے سے ہر وَقت بچا کرتے۔ چُنانچہ

آپ کی سادگی اور یادِ آخرت:

حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی ایک بار مکۂ مُعظّمہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً) میں تشریف فرما تھے۔ آپ چونکہ ظاہری شان و شوکت سے بے نیاز تھے۔ اس لئے آپ نہایت سادہ اور معمولی قسم کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن طُوسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے عرض کی: ”آپ کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں ہے۔ آپ اِمامِ وَقت اور پیشوائے قوم ہیں، ہزاروں لوگ آپ کے مُرید ہیں؟“ آپ نے جواب دیا: ”ایسے شخص کا لباس کیا دیکھتے ہو، جو اس دُنیا میں ایک

مُسافر کی طرح مُقیم ہو اور جو اس کائنات کی رنگینوں کو فانی اور وَقْتی تصوُّر کرتا ہو۔جب والیٔ دو جہاں ،رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا میں مُسافر کی طرح رہے اور کچھ مال وزر اکٹھا نہ کیا تو میری کیا حَیْثِیَّت اور حقیقت ہے۔"(مقدمہ کیمیائے سعادت (مترجم از مولانا سعید احمد نقشبندی ص ۳۱))

شُہرت وناموری سے دوری:

ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامع اموی دمشق میں تشریف فرما تھے ۔مفتیانِ کرام کی ایک جماعت صحنِ مسجد میں مَوْجُود تھی۔ایک دِیہاتی نے آکر مفتیانِ کرام سے کوئی سُوال پوچھا، مگر کسی نے اس کا جواب نہیں دیا۔ جبکہ حضرت سَیِّدُنا امامِ غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش تھے ، پھر جب آپ نے دیکھا کسی کے پاس اس کا جواب نہیں اور جواب نہ ملنا اس پر شاق (ناگوار) گُزرا ہے، تو اس دِیہاتی کو اپنے پاس بُلا کر سُوال کا جواب بتایا۔ مگر وہ دِیہاتی مَذاق اُڑانے لگا کہ "جس سوال کا جواب بڑے بڑے مفتیوں نے نہیں دیا، یہ عام فقیر کیسے دے رہا ہے۔"اس وَقْت وہ مفتیانِ کرام یہ مَنْظر دیکھ رہے تھے۔ دیہاتی جب آپ سے بات کرکے فارغ ہوا تو اُن مفتیانِ عِظام نے اسے بُلا کر پوچھا:"اس عام سے آدمی نے کیا جواب دیا؟"جب اس نے حقیقتِ حال واضح کی تو یہ حضرات امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گئے اور جب ان سے مُتعارَف ہوئے تو ان سے دَرْخواست کی کہ "آپ ہمارے لئے ایک علمی نِشَسْت کا اِنْعِقاد کریں۔" آپ نے اگلے دن کا فرما دیا، مگر اسی رات وہاں سے سفر کر گئے۔

(طبقات الشافعیۃ الکبری،ج٦،ص١٩٩)

سادہ لباس کی فضیلت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی اس قدر بُلند

مَقام و مرتبہ رکھنے کے باوُجود کیسا سادہ لباس زَیبِ تَن فرماتے کہ لوگ آپ کی سادَگی کی وَجہ سے آپ کی عظمت کو پہچان نہیں پاتے تھے۔ اس حکایت سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ کسی کے سادہ لباس وغیرہ کو دیکھ کر اُسے حقیر جاننا بڑی بھول ہے۔ کیا معلوم ہم جسے حقیر تصوُّر کر رہے ہیں، وہ کوئی گُدڑی کا لعل یعنی پہنچی ہوئی ہستی ہو اور یہ بھی یاد رہے کہ سادہ لباس پہننا قابلِ مذمّت فعل نہیں بلکہ احادیثِ مُبارَکہ میں اس کے فضائل بیان ہوئے ہیں: چُنانچہ

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، کیا تم سُنتے نہیں؟ کیا تم سُنتے نہیں؟ کہ کپڑے کا پُرانا ہونا ایمان سے ہے، بے شک کپڑے کا پُرانا ہونا ایمان سے ہے۔ (سنن ابی داو، د حدیث ۴۱۶۱ ج ۴ ص ۱۰۲)

اِس روایت کے تحت حضرتِ سیّدُنا شاہ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''زینت کا ترک کرنا، اہلِ ایمان کے اَخلاق (یعنی عمدہ عادات) سے ہے"۔ (اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج ۳ ص ۵۸۵)

اسی طرح ایک حدیثِ پاک میں ہے جو باوُجودِ قُدرت اچھّے کپڑے پہننا، تواضُع (عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کرامت کا حُلّہ (یعنی جنّتی لباس) پہنائے گا۔ (ابو داو، د ج ۴ ص ۳۲۶، حدیث ۴۷۷۸)

فیشن پرستو! خبر دار!!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جُھوم جایئے! دولت پاس ہے، عُمدہ لباس پہننے کی طاقت ہے، پھر بھی اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر عاجِزی اختیار کرتے ہوئے سادہ لباس پہننے والا جنّتی لباس پائے گا اور ظاہِر ہے جو جنّتی لباس پائے گا وہ یقینی طور پر جنّت میں بھی جائے گا اور شہرت کی طلب میں عمدہ لباس پہننے سے بچنا چاہیے۔

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا، ”دُنیا میں جس نے شُہرت کا لِباس پہنا، قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو ذِلّت کا لِباس پہنائے گا۔" (سُنَن ابنِ ماجہ ج ۴ ص ۱۶۳ حدیث ۳۶۰۶)

لباسِ شُہرت کسے کہتے ہیں؟

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت، حضرتِ مُفتی احمد یار خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الْمَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں، یعنی ایسا لباس پہنے کہ لوگ اَمیر (یعنی مالدار) جانیں یا ایسا لباس پہنے کہ جس سے لوگ نیک پرہیز گار سمجھیں، یہ دونوں قسم کے لباس، شُہرت کے لباس ہیں۔ اَلغَرض جس لباس میں نیّت یہ ہو کہ لوگ اُس کی عزّت کریں یہ اُس کا لباسِ شہرت ہے۔ صاحِبِ مرقاۃ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا، مَسخرہ پَن کا لباس پہننا، جس سے لوگ ہنسیں یہ بھی لباسِ شُہرت ہے۔ (مُلَخَّص از مراٰۃ ج ۶ ص ۱۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی سخت اِمتحان ہے، لباس پہننے میں بَہُت غور کرنے اور دِکھاوے سے بچنے کی سخت ضَرورت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سادگی و عاجزی کی دولت عطا فرمائے اور تکبُّر و رِیاکاری کی تباہ کاری سے محفوظ فرمائے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

مِرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو		کر اِخلاص ایسا عطا یا اِلٰہی
رِیاکاریوں سے سیاہ کاریوں سے		بچا یاالٰہی بچا یا اِلٰہی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حُجَّةُ الْاِسلام سیّدُنا امام محمد غزالی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِی کی سیرتِ مُبارَکہ اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پُھول سُننے کی سَعادت حاصل کی۔ حُجَّةُ الْاِسلام سیّدُنا امام محمد غزالی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِی کی پاکیزہ عادات، صفات مثلاً حُصُولِ علم کیلئے مختلف شہروں کا سفر

کرنا، دُنیا سے بے رغبتی اور سادہ لباس وغذا اپنانا، قیمتی لباس پہننے کے بجائے سادہ لباس زیبِ تن کرنا، دن رات درس و تدریس، مُراقبہ و مُجاہدہ اور فکرِ آخرت میں مشغول رہنا اور وَقت کے امام اور مُجدِّد ہونے کے باوُجُود شہرت وناموری کی خواہش نہ رکھنا جیسی مُبارک صِفات، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ پاک کا حصّہ تھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی دنیا کی محبت سے چھٹکارا عطا فرمادے، کاش! ہم سادہ لباس سُنّت کے مطابق استعمال کرنے کے عادی ہو جائیں، کاش! نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر نِت نئی لذّتوں میں پڑنے کی بجائے سادہ کھانے کا ذہن اور پیٹ کا قفلِ مدینہ نصیب ہو جائے، کاش! ہم بھی علمِ دین سیکھنے اور سکھانے کا جذبہ پانے میں کامیاب ہو جائیں، کاش! ہمیں قبر و حشر کی فکر نصیب ہو جائے۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اَوْلیاءُ اللہ کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے زِندگی گُزارنا چاہتے ہیں تو تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ جس طرح بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے دین کی تبلیغ اور اس کی نَشر و اِشاعت میں اپنے دن رات بسر کیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی بھی اِنہی مقدس ہستیوں کے فیضان سے شب روز نیکی کی دعوت کی خوب خوب دھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہے۔ آپ بھی دِینی کاموں میں ترقّی کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس" بھی ہے۔ جس میں نیکی کی دعوت اور برائی سے بچنے کا درس دیا جاتا ہے۔ حضرتِ علامہ جلالُ الدّین سُیوطی الشّافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی "شَرح

الصُّدور‘‘میں نَقل کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حَضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ،میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔(حِلیۃُ الاَولیاء ج ۶ ص ۵ حدیث ۷۶۲۲)

اِس روایت سے علمِ دین سیکھنے سکھانے کا اجر و ثواب معلوم ہوا۔ سیکھنے سکھانے کی نیَّت سے سُنَّتوں بھرا بیان یا درس دینے اور سننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے ،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف بھی محسوس نہیں ہو گا ۔اس لیے خُوب خُوب مسجد درس دینے یا سننے کی کوشش کیجئے۔ نیز اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اِنْفرادی کوشِش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے ،مَدَنی قافِلے میں سفر اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدنی اِنْعامات کا رسالہ پُر کرنے اور ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتِماع میں اَوّل تا آخر شرکت کیجئے۔ درسِ فیضانِ سُنَّت میں شرکت کی رَغْبت بڑھانے کیلئے آیئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: ۱۴۱۰ھ بمُطابِق 1990ء کی بات ہے کہ میں مرکزُ الاَولیاء (لاہور) میں ایک جگہ مُلازمت کرتا تھا۔ اِسی دَوران دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ایک اسلامی بھائی بھی وہیں مُلازِم ہوئے۔ ایک بار میں نے اُن سے کہا کہ کسی ایسی کتاب کی طرف میری رہنمائی فرمایئے، جسے پڑھ کر اِسلامی طرز پر زِنْدَگی گُزاری جاسکے۔ اُنہوں نے کہا کہ آپ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی ’’فیضانِ سُنَّت‘‘ خرید فرمالیجئے۔ بات آئی گئی ہوگئی۔ زِنْدَگی کا پہیّا اپنی تیز رفتاری سے گھومتا رہا، گردشِ لیل و نَہار سے بے خبر میں معمول کے مُطابِق زِنْدَگی گُزارتا رہا اور دُنیاوی مَصروفیات کی وَجہ سے وہ کتاب نہ خرید سکا۔ کچھ عرصے بعد خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میں مُستَقِل طور پر بابُ المدینہ (کراچی) مُنتقِل ہو گیا۔ ایک روز نَمازِ مغرِب کے لئے ایک

مسجد میں گیا تو نمازادا کرنے کے بعد میں نے دیکھا کہ سفید لباس زیبِ تن کئے سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے ایک اسلامی بھائی کسی کتاب سے دَرس دے رہے تھے اور کئی اسلامی بھائی دَرس سُننے میں مصروف تھے۔ میں بھی اُس درس میں بیٹھ گیا، جب میری نظر اُس کتاب پر پڑی جس سے وہ اسلامی بھائی دَرس دے رہے تھے تو اس پر "فیضانِ سُنَّت" لکھا تھا، جسے دیکھ کر میرا ذِہن ماضی کے دُھندلکوں میں کھو گیا اور میرے ذِہن کے پردے پر یہ بات اُبھری کہ یہ تو وہی کتاب ہے جسے خریدنے کا مجھے مرکزُالاولیاء (لاہور) میں فُلاں اسلامی بھائی نے مَشورہ دیا تھا۔ دَرس کے بعد میں نے اسلامی بھائیوں سے مُلاقات کی اور ان سے "فیضانِ سُنَّت" مُطالَعہ کرنے کے لئے مانگی، اُنہوں نے دے دی۔ میں وقتاً فوقتاً مسجد میں اِس کا مُطالَعہ کرتا، اس کی برکت سے میرے اَندر سُنَّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَفتہ رَفتہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر سُنَّتوں پر عمل کے لئے کمر بَستہ ہو گیا۔ نیز میرے ساتھ ساتھ میرے تین بھائی بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

بات چیت کرنے کے اَہم مدنی پھول:

آیئے دعوتِ اسلامی کے مطبوعہ رسالے "101 مدنی پھول" سے بات چیت کے حوالے سے چند اہم مدنی پھول سُنتے ہیں: ❀ مُسکرا کر اور خَندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مُسلمانوں کی دِلجوئی کی نیَّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چلاّ چلاّ کر بات کرنے سے حد دَرَجہ اِحتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گُفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اَخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عُمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چیت کرتے وَقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، اُنگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یاناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اِطْمینان سے سُنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دَورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سُنَّت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وَقْت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زِیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مُخاطب کے ظرف اور اس کی نَفْسیات کے مُطابِق بات کی جائے۔ ❀ بد زبانی اور بے حَیائی کی باتوں سے ہر وَقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اِجْتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مُسلمان کو بِلا اِجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے

حَیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔(کتابُ الصَّمْت مع موسوعة الامام ابن ابی الدنیا،ج۷ص۲۰۴ رقم ۳۲۵المکتبة العصریة بیروت)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب ''بہارِ شریعت حصّہ 16 ''اور'' سنّتیں اورآداب '' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سُنَّت کے پُھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعے کے دن اور رات میں سو(100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو(100) حاجتیں پوری فرمائے گا، سَتَّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقَرَّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہوگا، جیسا میری حیات میں ہے۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل

1...جمع الجوامع، حرف المیم، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھّی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچھّی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً"[2] یعنی

---

1 …معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

2 …بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرَوی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلمیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَورت کا فتنہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز کتاب **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** کے صفحہ 93 پر ایک حکایت نقل فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک بہت بڑا عابِد یعنی عبادت گُزار شخص تھا۔ اُسی عَلاقے کے تین (3) بھائی، ایک بار اُس عابِد کی خدمت میں حاضِر ہو کر عرض گُزار ہوئے کہ ہمیں سَفَر درپیش ہے، واپسی تک ہماری جوان بہن کو ہم آپ کے پاس چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں۔ عابِد نے خوفِ فِتنہ کے سبب معذِرت چاہی، مگر اُن کے پَیہَم (مُسلسل) اِصرار پر وہ تیّار ہو گیا اور کہا کہ میں اپنے ساتھ تو نہیں رکھوں گا، کسی قریبی گھر میں اُس کو ٹھہرا دیجئے۔ چُنانچِہ ایسا ہی کیا گیا۔ عابِد کھانا اپنے عبادت خانے کے دروازے کے باہَر رکھ دیتا اور وہ اُٹھا کر لے جاتی۔ کچھ دن کے بعد شیطان نے عابِد کے دل میں ہمدردی کے انداز میں وَسوَسہ ڈالا کہ کھانے کے اَوقات میں جوان لڑکی اپنے گھر سے نِکل کر آتی ہے کہیں کسی بدکار مَرد کے ہتّھے نہ چڑھ جائے، بہتر یہ ہے کہ اپنے دروازے کے بجائے، اُس کے دروازے

کے باہَر کھانا رکھ دِیا جائے ، اِس اچّھی نیّت کا کافی ثواب ملے گا۔ چُنانچِہ اُس نے اب کھانا، اُس کے دروازے پر پہنچانا شُروع کیا۔ چند روز بعد شیطان نے پھر وَسوَسے کے ذَرِیعے عابِد کا جذبۂ ہمدردی اُبھارا کہ بے چاری چُپ چاپ اکیلی پڑی رہتی ہے، آخِر اس کی وَحشت دُور کرنے کی اچّھی نیّت کے ساتھ بات چیت کرنے میں کیا گُناہ ہے! یہ تو کارِ ثواب ہے، یُوں بھی تم بہت پرہیز گار آدمی ہو، نَفس پر حاوی ہو، نیّت بھی صاف ہے یہ تمہاری بہن کی جگہ ہے۔ چُنانچِہ بات چیت کا سلسلہ شُروع ہوا۔ جوان لڑکی کی سُریلی آواز نے عابِد کے کانوں میں رَس گھولنا شروع کر دِیا، دل میں ہَیجان (جوش) برپا ہوا، شیطان نے مزید اُکسایا یہاں تک کہ "نہ ہونے کا ہو گیا" حتّٰی کہ لڑکی نے بچّہ بھی جَن دِیا۔ شیطان نے دل میں وَسوَسوں کے ذَرِیعے خوف دِلایا کہ اگر لڑکی کے بھائیوں نے بچّہ دیکھ لیا تو بڑی رُسوائی ہو گی، لہٰذا عزّت پیاری ہے تو نَو مَولود کا گلا کاٹ کر زمین میں گاڑ دے۔ وہ ذِہنی طور پر تیّار ہو گیا، پھر فوراً وَسوَسہ ڈالا، کہیں ایسا نہ ہو کہ لڑکی ہی اپنے بھائیوں کو بتا دے ،بس عافیّت اِسی میں ہے کہ " نہ رہے بانس نہ بجے بانسری" دونوں ہی کو ذَبح کر ڈال۔ اَلغَرَض عابِد نے جوان لڑکی اور ننّھے بچّے کو بے دَردی کے ساتھ ذَبح کر کے اُسی مکان میں ایک گڑھا کھود کر دَفن کر کے زمین برابر کر دی۔ جب تینوں بھائی سَفَر سے لوٹ کر عابِد کے پاس آئے تو اُس نے اظہارِ افسوس کرتے ہوئے کہا: آپ کی بہن فوت ہو گئی ہے، آیئے اُس کی قَبْر پر فاتحہ پڑھ لیجئے۔ چُنانچِہ عابِد اُنہیں قبرِستان لے گیا اور ایک قَبْر دِکھا کر جُھوٹ مُوٹ کہا: یہ آپ کی مرحومہ بہن کی قَبْر ہے۔ چُنانچِہ اُنہوں نے فاتحہ پڑھی اور رنجیدہ رنجیدہ واپَس آ گئے۔ رات شیطان ایک مسافِر کی صُورت میں تینوں بھائیوں کے خوابوں میں آیا اور اُس نے عابِد کے تمام سیاہ کارنامے بیان کر دیئے اور تدفین والی جگہ کی نشاندہی بھی کر دی کہ یہاں کھودو۔ چُنانچِہ تینوں اُٹھے اور ایک

دوسرے کو اپنا خواب سُنایا۔ تینوں نے مل کر خواب میں کی گئی نشاندہی کے مُطابِق زمین کھودی تو واقعی وہاں بہن اور بچّے کی ذَبح شدہ لاشیں موجود تھیں۔ وہ تینوں عابِد پر چڑھ دوڑے، اُس نے اقبالِ جُرم کر لیا۔ اُنہوں نے بادشاہ کے دربار میں نالِش کر دی۔ عابِد کو اُس کے عبادت خانے سے گھسیٹ کر نکالا گیا اور سُولی دینے کا فیصلہ ہوا۔ جب سُولی پر چڑھانے کیلئے لایا گیا تو شیطان اُس پر ظاہِر ہوا اور کہنے لگا: مجھے پہچان! میں تیرا وُہی شیطان ہوں جس نے تجھے عَورت کے فتنے میں ڈال کر ذِلّت کی آخِری منزل تک پہنچایا ہے، خیر گھبر امت میں بچا سکتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ تجھے میری اِطاعت کرنی ہو گی۔ مرتا کیا نہ کرتا! عابِد نے کہا: میں تیری ہر بات ماننے کیلئے تیّار ہوں۔ اُس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا انکار کر دے اور کافِر ہو جا۔ بد نصیب عابِد نے کہا: میں خُدا کا انکار کرتا ہوں اور کافِر ہوتا ہوں۔ شیطان ایک دَم غائب ہو گیا اور سپاہیوں نے فوراً اُس بد نصیب عابِد کو دار پر کھینچ لیا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عَورت کے فتنے سے بچنے کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ شیطان کے پاس مَردوں کو برباد کرنے کیلئے سب سے بڑا اور بُرا ہتھیار **"عَورت"** ہے۔ بد نصیب عابد اپنے پاس جوان لڑکی کو رکھنے کیلئے تیّار ہو گیا اور پھر شیطان کے داؤ میں آکر کھانا اُس کے دروازے تک پہنچانے لگا اور بس یُوں اُس نے شیطان کو صِرف اُنگلی پکڑائی تھی کہ اُس چالباز نے ہاتھ خود ہی پکڑ لیا اور آخِرکار پرَوَردگار عَزَّوَجَلَّ کا انکار کروا کر اُس کو سُولی پر چڑھوا کر ذِلّت کی مَوت مَروادِیا۔

---

1 ... تلبیسِ ابلیس، التحذیر من فتن ابلیس و مکایدہ، ص۳۸۔۴۰ ملخصاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ سب کچھ شَہْوت پَرَستی ہی کا نتیجہ ہے، شَہْوت (یعنی بُری خواہش) نہ صرف انسان کو انسان سے دَرِنْدہ بنا دیتی ہے بلکہ اُسے اِنْتِہائی شرمناک اَفْعال کا اِرْتِکاب کرنے پر بھی مجبور کر دیتی ہے، جس کی وجہ سے انسان ذلیل و رُسوا بھی ہوتا اور سچّی توبہ نہ کرنے کی صُورت میں آخرت کے دَرْدْناک عذاب کا حَقْدار بھی بن جاتا ہے۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نفسانی خواہش (یعنی نفس کی بُری خواہش) کی تکمیل کرنے کی مَذَمَّت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: گھڑی بھر کیلئے شَہْوت کی تَسْکِیْن طویل غم کا باعِث ہوتی ہے۔[1] یقیناً کوئی عام شخص ہو یا نامَحرم رِشتے دار بس پردے ہی میں دونوں جہان کی بھلائی ہے۔ ورنہ مَرد و عَورت کا اپنے نَفْس پر اِعْتِماد کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ تنہائی اِخْتیار کرنا یا بے تکلُّف ہونا بے حد خطرناک نتائج لا سکتا ہے۔ یاد رکھئے! مرد کا تایا زاد بہن، چچا زاد بہن، ماموں زاد بہن، پھوپھی زاد بہن، خالہ زاد بہن سے پردہ ہے، ان سب کو انگلش میں کزن (Cousin) کہتے ہیں۔ ان سے تنہائی اِختیار کرنا، بے تکلف ہونا، ہنسی مذاق وغیرہ کرنا، بے حد خطرناک نتائج لا سکتا ہے، اِسی طرح یاد رکھئے! سالی، بھابی، چچی، تائی، مُمانی سے بھی پردہ ہے۔ ان سے بھی تنہائی اِختیار کرنے، بے تکلف ہونے کی اجازت نہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جو اپنے نَفْس پر اعتماد کرے، اس نے بڑے کَذّاب (یعنی بہت بڑے جھوٹے) پر اعتماد کیا۔[2]

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثَھُمَا الشَّیْطَانُ یعنی جب بھی کوئی شخص کسی اجنبی عَورت کے ساتھ تنہائی اِختیار کرتا

1...جامع صغیر للسیوطی، حرف الھمزۃ، ص ۱۷۳، حدیث: ۲۸۸۷
2...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۵۴

ہے، اُن کے ساتھ تیسرا شیطان ضرور ہوتا ہے۔[1]

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفتی اَحمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جب کوئی شخص اجنبی عَورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے، خواہ وہ دونوں کیسے ہی پاکباز ہوں اور کسی (نیک) مقصد کے لئے (ہی) جمع ہوئے ہوں (مگر) شیطان دونوں کو بُرائی پر ضَرور اُبھارتا ہے اور دونوں کے دلوں میں ضرور ہَیجان (جوش) پیدا کرتا ہے، خطرہ ہے کہ گُناہ میں مُبتَلا کردے، اِس لئے ایسی خلوت (یعنی تنہائی میں جمع ہونے) سے بہت ہی احتیاط چاہئے، گُناہ کے اَسْباب سے بھی بچنا لازم ہے، بُخار روکنے کیلئے نزلہ وزکام (کو) روکو۔[2] حضرت علّامہ عبدُ الرَّءُوف مُناوِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جب کوئی عَورت کسی اجنبی مَرد کے ساتھ تنہائی میں اِکٹّھی ہوتی ہے، تو شیطان کے لئے یہ ایک نَفیس موقع ہوتا ہے، وہ ان دونوں کے دلوں میں گندے وَسْوَسے ڈالتا ہے، ان کی شَہْوت (یعنی بُری خواہش) کو بھڑکاتا ہے، حیاء ترک کرنے اور گُناہوں میں مُلَوَّث ہوجانے کی ترغیب دیتا ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی شیطان کے جال اور شَہْوت کے وبال سے بچنے کے لئے اجنبی مَرد و عَورت کا ایک دوسرے سے پردہ کرنا اور اپنی نِگاہوں کی حِفاظت کرنا نہایت ضروری ہے، کیونکہ شَہْوت پہلے پہل مَرد و عَورت کے دل میں ایک دوسرے کی قربت ہی کا شوق پیدا کرتی ہے، قُرب حاصل ہونے کے بعد بات چیت کے سلسلے چل نکلتے ہیں اور پھر یہی بات چیت آگے چل کر آپس کی ہنسی مذاق اور بے تکلُّفی کا رُوپ دَھار لیتی ہے، اگر پہلے عشقِ مجازی کا بُھوت سر پر سُوار نہ بھی ہوا ہو یا

1...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ، ۶۷/۴، حدیث: ۲۱۷۲

2...مرآۃ المناجیح، ۲۱/۵ بتغیر قلیل

3...فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱۰۲/۳، تحت الحدیث ۲۷۹۵ ملخصاً

دونوں میں سے کسی ایک ہی کے دل میں عشق پیدا ہوا ہو، نیز جِھجک کی وجہ سے اُس کا اِظہار نہ کِیا گیا ہو، تو اس بے تکلُّفی کے بعد تو عُموماً عشق ہو ہی جاتا ہے اور اس کا اِظہار بھی باآسانی کر دِیا جاتا ہے اور پھر یہ یکطرفہ عشق، دوطرفہ ہو کر کیسی کیسی آفتوں اور گُناہوں میں مُبتلا کرتا ہے، اس کا ہر عقلمند اندازہ کر سکتا ہے۔ آیئے عشقِ مجازی کی آفتوں اور حضرت سَیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف عشقِ مجازی کی نسبت کرنے کی غَلَط فہمی دُور کرنے کے بارے میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ 616 صفحات پر مشتمل کتاب **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ 40 تا 43 سے چند اِقْتِباسات سُنتے ہیں چُنانچہ،

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عشقِ مجازی کا ایسا عجیب و غریب مُعاملہ ہے کہ عُموماً جو ایک بار اس کی لپیٹ میں آگیا، اُس کا بچ نکلنا دُشوار ہوتا ہے۔ آج کل عشقِ مجازی کی خُوب ہوا چل رہی ہے، اِس کی سب سے بڑی وجہ اکثر مسلمانوں میں اسلامی معلومات کی کمی اور دینی ماحول سے دُوری ہے۔ اِسی سبب سے ہر طرف گُناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے۔ V.C.R،T.V (موبائل فون) اور اِنٹرنیٹ وغیرہ میں عِشْقِیہ فلموں اور فِسْقِیہ ڈراموں کو دیکھ کر یا عشق بازِیوں کی مُبالَغہ آمیز اَخباری خبروں نیز ناولوں، بازاری ماہناموں ڈائجیسٹوں میں فرضی عِشْقِیہ اَفسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کی مَخْلُوط (یعنی جہاں لڑکا لڑکی ساتھ ہوں ایسی) کلاسوں میں بیٹھ کر یا نامَحْرم رشتے داروں کے ساتھ خَلَط مَلَط ہو کر آپَس میں بے تکلُّفی کی دَلدَل کے اندر اُتر کر اکثر نوجوانوں کو کسی نہ کسی سے عِشق ہو جاتا ہے۔ پہلے یکطرفہ ہوتا ہے پھر جب فریقِ اوّل فریقِ ثانی کو مُطَّلع کرتا ہے تو بعض اَوقات دوطرفہ ہو جاتا ہے اور پھر عُمُوماً گُناہ و عِصیان (یعنی نافرمانی) کا طوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فون پر جی بھر کر بے شَرمانہ بات بلکہ بے حِجابانہ مُلاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات و سَوغات کے تَبادَلے ہوتے ہیں، شادی کے خُفیہ قول و

قرار ہو جاتے ہیں، اگر گھر والے دیوار بنیں تو بسا اَوقات دونوں فِرار ہو جاتے ہیں، بَعْدُہٗ (یعنی اُس کے بعد) اَخبار میں ان کے اِشْتِہار چھپتے ہیں، خاندان کی آبرو کا سرِ بازار نِیلام ہوتا ہے، کبھی "کورٹ مَیرِج" کی ترکیب بنتی ہے تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی یُوں ہی بِغیر نکاح کے... اور ایسے بے رحموں کے ناجائز بچّوں کی لاشیں کچرا کونڈیوں میں ملتی ہیں نیز ایسا بھی ہوتا رَہتا ہے کہ بھاگتے نہیں بنتی تو خود کُشی کی راہ لی جاتی ہے، جس کی خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا یُوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا دامن عشقِ مجازی سے پاک ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل اسلامی معلومات کی کمی کا دَور دَورہ ہے، جَہالت ڈیرا ڈال کر پڑی ہے، بعض عاشِقانِ ناشاد، اپنی گندی عشق بازیوں پر پردہ ڈالنے کیلئے یہاں تک کہتے سنائی دیتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی زُلیخا سے عشق کِیا تھا! مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسا ہرگز نہیں، یقیناً اس طرح بکنے والے عاشِقانِ نادان سخت خطا پر ہیں۔ اپنے نَفْس کی شرارتوں کے مُعامَلے میں شیطان کی باتوں میں آکر بے سوچے سمجھے کسی بھی نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں زَبان کھولنا ایمان کیلئے اِنتِہائی خطرناک ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اَدنیٰ گستاخی بھی کُفر ہے۔ حضرت سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی ہیں اور ہر نبی معصوم۔ نبی سے ہرگز کوئی مذموم حَرَکت صادر نہیں ہوسکتی۔ چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، "کنزُالایمان مَع خزائنُ العرفان" صَفْحَہ 445 پر پارہ 12 سورۂ یوسف کی آیت نمبر 24 میں اللہ تبارَکَ وَتَعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ ترجَمۂ کنزالایمان: اور بیشک عورت نے اس کا اِرادہ کیا اور وہ

بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ (پ۱۲،سورۃیوسف:۲۴) بھی عورت کا اِرادہ کرتا اگر اپنے ربّ کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔

صدرُ الافاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اَنبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نُفُوسِ طاہِرہ کو اَخلاقِ ذَمیمہ و اَفعالِ رَذِیلہ (یعنی مذموم اَخلاق اور ذلیل کاموں) سے پاک پیدا کیا ہے اور اَخلاقِ شریفہ طاہِرہ مقدَّسہ پر اُن کی خِلقت (یعنی پیدائش) فرمائی ہے، اِس لئے وہ ہر ناکردنی (یعنی ہر بُرے) فِعل سے باز رہتے ہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وَقت زُلیخا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے درپے ہوئی، اُس وقت آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے والِد ماجِد حضرت سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیکھا کہ اَنگُشتِ (اَن۔گُشتِ یعنی اُنگلی) مبارک دَندانِ اَقْدس (یعنی پاکیزہ دانتوں) کے نیچے دبا کر اِجتناب (یعنی باز رہنے) کا اشارہ فرماتے ہیں۔[1]

حقیقت یِہی ہے کہ عِشق صِرف زُلیخا کی طرف سے تھا، حضرت سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دامن اِس سے قَطعًا یقیناً پاک تھا۔ پارہ 12 سورۂ یوسف آیت نمبر 30 میں شُرَفائے مِصر کی بعض عورَتوں کا قول اِس طرح نَقْل کِیا گیا ہے:

وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۳۰ (پ۱۲،سورۃیوسف:۳۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور شہر میں کچھ عورتیں بولیں کہ عزیز کی بی بی اپنے نوجوان کا دل لُبھاتی ہے، بیشک اُن کی مَحبَّت اس کے دل میں پیر (سما) گئی ہے، ہم تو اُسے صَریح خُودرفتہ پاتے ہیں۔

1 ...خزائنُ العرفان، ص۴۴۵

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابُوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زُلیخا کو رغبت تھی، مگر حضرت سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام طاقت و قُدرت رکھنے کے باوُجُود اِس (یعنی زُلیخا کی طرف رغبت) سے باز رہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے باز رہنے کے عمل کو خُوب سَراہا۔ (1)

عاشقانِ نادان کا ردّ ہو گیا

اِس سے اَظْھَرمِنَ الشَّمْسِ وَ اَبْیَن مِنَ الْاَمْس یعنی سورج سے زیادہ روشن اور روزِ گزشتہ سے زیادہ قابلِ یقین ہو گیا کہ آج کل کے جو عاشِقانِ نادان اپنے گُناہوں بھرے سڑے ہوئے بدبودار عشق کو دُرست ثابت کرنے کیلئے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور زُلیخا کے واقِعے کو آڑ بناتے ہیں، یہ حکمِ قرآنی کے سَراسَر خلاف اور کئی صُورتوں میں سیدھا کفر تک لے جانے والا ہے۔ سورۂ یوسُف میں صِرف زُلیخا کی طرف سے عشق کا تذکِرہ ہے، مگر کہیں بھی کوئی اشارہ تک نہیں ملتا کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی اُس کے عشق میں شریک تھے۔ لٰہذا جو لوگ حضرت سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی عشق میں شریک ٹھہراتے ہیں، وہ اِس سے توبہ اور تجدیدِ ایمان کریں، یعنی توبہ کرکے نئے سِرے سے مسلمان ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی شان بہت عظیم ہوتی ہے اور وہ گُناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

مَحبّت غیر کی دل سے نکالو یارسولَ اللہ!　　مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یارسولَ اللہ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1…اِحیاءُ الْعُلُوم، کتاب کسر الشھوتین، بیان فضیلۃ من یخالف ... الخ، ۳/۱۲۹

عشقِ مجازی میں موبائل کا کردار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ موجودہ دَور میں بہت سی اَخلاقی مُعاشَرَتی اور شَرعی بُرائیوں کے ساتھ ساتھ عشقِ مجازی کو فروغ دینے میں بھی موبائل فون اور اِنٹرنیٹ نے اِنتہائی اَہم اور بُنیادی کردار ادا کِیا ہے، آج کل عُموماً آوارہ لڑکے نَفسانی خواہشات کی تکمیل کیلئے **"ٹائم پاس"** کرنے کی آڑ میں کسی نہ کسی طرح صِنفِ نازُک کا فون نمبر حاصل کرکے یا فیس بُک وغیرہ کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرلیتے ہیں اور بعض اَوقات پہلا قدم صِنفِ نازُک ہی کی طرف سے اُٹھایا جاتا ہے، یُوں کچھ ہی عرصے میں اَجنَبِیّت ختم ہوجاتی اور بے حیائی اور عشقِ مجازی کا نہ ختم ہونے والا سِلْسِلہ شروع ہوجاتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر زمانے میں انسانی ضرورَتوں کے لحاظ سے سائنس دانوں کی ایک سے بڑھ کر ایک حیرت انگیز اِیجادات منظرِ عام پر آتی رہیں اور اپنے اپنے دَور کے لوگوں سے خراجِ تحسین وُصول کرتی رہیں، مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اب تک کی تمام اِیجادات میں موبائل فون سب سے زیادہ حیرت انگیز اِیجاد ہے، جس نے گویا پوری دُنیا کو سمیٹ کر انسان کی ہتھیلی پر رکھ دِیا ہے۔ موبائل فون نہ صرف دُنیا بھر میں مقبول ہے، بلکہ زندگی کے تقریباً تمام شعبوں میں اس کا کسی نہ کسی حد تک عَمَل دَخَل ضرور ہے، یہی وجہ ہے کہ آج موبائل فون ایک طرح سے ہماری ضروریاتِ زندگی کا حِصّہ بن چکا ہے۔ اِس کی ضرورت واَہمیّت کا اندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد کے روز مرّہ کے مُعامَلات میں موبائل فون کا استعمال اس قدر بڑھ چکا ہے کہ وہ لوگ اِس کے بغیر زندگی گُزارنے کا تصوّر بھی نہیں کرسکتے، چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے، ہر وقت موبائل فون ہی سے چِمٹے رہتے ہیں اور اُسے اپنے ساتھ چِمٹائے رکھتے ہیں، حتّٰی کہ بعض بد ذوق لوگ تو باتھ رُوم

میں بھی اِس کا استعمال جاری ہی رکھتے ہیں۔

موبائل کے اَچّھے بُرے ہونے کا دار و مدار استعمال پر ہے

بہر حال اس میں کوئی شک نہیں کہ موبائل فون کی اِیجاد نے جہاں انسان کو بہت سارے فائدے پہنچائے ہیں، وُہیں ناقابلِ تلافی نُقصانات اور ناقابلِ حل مشکلات سے بھی دوچار کر دِیا ہے۔ لہٰذا اگر فوائد کے اعتبار سے یہ ایک طرح کی نعمت ہے تو نُقصانات کے لحاظ سے بہت بڑی مصیبت بھی ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اِس میں موبائل فون کا کوئی قُصُور نہیں، کیونکہ یہ تو صرف ایک آلہ ہے، اپنی ذات کے اعتبار سے نہ اچھا ہے نہ بُرا، اِس کے اچّھے بُرے ہونے کی بُنیاد اور اِس کے فوائد و نُقصانات کا دار و مدار اِس کے استعمال پر ہے، اگر جائز کاموں میں اِس کا صحیح استعمال کِیا جائے، تو اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے، بلکہ اگر یہی موبائل فون ضرورت پڑنے پر نیک کاموں کے لئے استعمال کِیا جائے تو کارِ ثواب بھی ہو سکتا ہے، نیک کاموں میں اس کا استعمال کوئی قابلِ تَعَجُّب بات نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائی، مُبَلِّغِین اور ذِمّہ داران اِس کے ذریعے بھی نیکی کی دعوت اور سُنّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں، ابھی کچھ ہی عرصہ پہلے مدنی چینل پر دعوتِ اسلامی کے مدارِسُ المدینہ کے مدنی عَطِیّات کے لئے ٹیلی تھون (مدنی عطیات جمع کرنے کی مہم کا سلسلہ) ہوا، تو بہت سے اسلامی بھائیوں نے موبائل فون اور اِنٹرنیٹ کے ذریعے بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں ترقّی کے لئے اپنے اپنے طور پر کوششیں کیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بھرپُور انداز میں مدنی عَطِیّات جمع کرنے کا سلسلہ رہا، بہر حال اگر اِس کا صحیح استعمال کِیا جائے تو یہ اچھا ہے اور اس کا فائدہ ہی فائدہ ہے اور اگر غَلَط استعمال کِیا جائے تو یہ بُرا ہے اور اس کا نُقصان ہی نُقصان ہے۔

بے مقصد چیز کو تَرک کرنے میں اِسلام کا حُسن ہے

آج کروڑوں کی تعداد میں لوگ موبائل فون استعمال کر رہے ہیں، ان میں سے بعض تو ضرورت کی وجہ سے استعمال کرتے ہیں اور بہت سے فیشن، ویڈیو گیمز، عادت یا گُناہ کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں، جن میں بد قسمتی سے مسلمان بھی شامل ہیں، ایسے لوگوں کو موبائل فون کے استعمال میں جائز و ناجائز کی کوئی پروا نہیں، یا یُوں کہہ لیجئے کہ جائز و ناجائز کی طرف اُن کی کوئی توجّہ نہیں، حالانکہ ایک مسلمان کا ہر کام شریعت کے عین مُطابِق ہونا چاہئے، بالفرض ناجائز و گُناہ کے کاموں میں اس کا استعمال نہ بھی کیا جائے، صرف فُضُول کاموں میں ہی استعمال کِیا جائے، جب بھی اس سے بچنا ہی چاہئے، کیونکہ فُضُول کام وقت ضائع کرنے کے ساتھ ساتھ آدمی کے اسلام کی لَذَّت و حلاوَت اور حُسن پر بھی اَثَرانداز ہوتے ہیں۔ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ باقرینہ ہے: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہُ مَا لَا یَعْنِیْہِ یعنی فُضُول اور بے مقصد کاموں کو چھوڑ دینا، اسلام کے حُسن میں سے ہے۔[1]

موبائل کے غَلَط استعمال سے پیدا ہونے والی بُرائیاں

بہر حال اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل موبائل فون کے فوائد سے زیادہ، اس کے نُقصانات اور تباہ کاریاں ہیں۔ موبائل فون کی تباہ کاریوں اور فتنہ انگیزیوں کے مناظر دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے اور حیادار پیشانی پسینہ پسینہ ہو جاتی ہے۔ موبائل کی وجہ سے اطمینان و سکون اور چین و قرار ختم ہو گیا... شرم و حیا اور عزّت و وقار چلا گیا... شریف اور عزّت دار عَورت کی حیا رَفتہ رَفتہ ختم ہوتی جا رہی ہے... ابنِ آدم کی عزّت اور بنتِ حوّا کی عصمت و پاکدامنی کو خطرات نے گھیر لیا ہے... شرافت و اَخلاق اور تہذِیب و تمدُّن

1...ترمذی، کتاب الزھد، باب (ت: ۱۱)، ۱۴۲/۴، حدیث: ۲۳۲۴

کا جنازہ نکل گیا۔۔۔ اِسراف اور فُضُول خرچی کا بازار گرم ہو گیا۔۔۔ اس کے غَلَط استعمال کی کثرت کی وجہ سے وقت کی قدر و قیمت کا احساس فنا ہو گیا اور وقت ضائع کرنے کا ایک نیا دَور شروع ہو گیا۔۔۔ رات گئے تک موبائل کے ذریعے فُضُول گپّیاں کرنے کی وجہ سے غیر ضروری شَب بیداریوں میں اضافہ ہو گیا۔۔۔ عشقِ مجازی کی بیماری زور پکڑنے لگے۔۔۔ ناجائز اُلفت و محبت سے نوجوانوں کی زندگیاں تباہ ہونے لگیں۔۔۔ راتوں کو مُسلسل جاگنے کی وجہ سے جسم مکمل آرام سے محروم ہو گیا۔۔۔ صِحَّت پر بُرا اثر پڑنے لگا۔۔۔ گانے باجے سُننے اور فلمیں ڈرامے دیکھنے کا رُجحان بڑھ گیا۔۔۔ گھر گھر میں سنیما بلکہ ایک ایک گھر میں کئی کئی سنیما کُھل گئے۔۔۔ اِنتہائی شرمناک فلمی مناظر دیکھنے کی راہ میں حائل رکاوٹیں ختم ہو گئیں۔۔۔ نوجوان وقت سے پہلے ہی بڑھاپے کی دَہلیز پر قدم رکھنے لگے۔۔۔ پڑھائی میں دِلچسپی اور کام کاج میں پُھرتی اور یکسوئی ختم ہو گئی۔۔۔ سُستی اور کاہلی عام ہو گئی اور آدمی آرام پسند ہو گیا۔۔۔ اَجنبی عَورَتوں اور غیر مَحرم لڑکیوں سے تانک جھانک میں کئی گُنا اضافہ ہو گیا۔۔۔ بے حیائی کا راستہ وسیع اور بدکاری کا راستہ اِنتہائی آسان ہو گیا۔۔۔ موبائل فون پر سیٹ کی گئی (یعنی لگائی ہوئی) موسیقی کی دُھنوں اور گانے کے واہِیّات (فضول) کلمات سے مسجدوں کا اِحترام اور تقدُّس پامال ہو گیا۔۔۔ مسجد کے پُرکیف ماحول میں ذکر و اَذکار، تلاوتِ قرآن اور سنّتوں بھرے درس و بیان کرنے، سُننے والوں کی توجّہ اور کَیف و سُرور مُتأثِّر ہونے لگا، حتّٰی کہ اپنے یا کسی اَور کے موبائل کی وجہ سے نماز جیسی اَہم عبادت کی بھی خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ ادائیگی دُشوار ہو گئی۔

فریاد ہے اے کشتیِ اُمّت کے نگہباں — بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت — سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گانے باجے غیرتِ انسانی کا گلا گھونٹ دیتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو موبائل فون کی بہت سی بُرائیوں میں سے چند ایک کا مختصر تذکِرہ کیا گیا ہے، ان بُرائیوں میں سے بعض اپنے دامن میں مزید بہت سی بُرائیوں کو لئے ہوئے ہیں۔ مثلاً گانے باجے ہی کو لے لیجئے کہ موبائل کی وجہ سے گانے باجے سُننے کا رُجحان بڑھ رہا ہے، بلکہ اب تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ موبائل کے ذریعے یہ گناہ اس قدر آسان ہوگیا ہے کہ نہ صرف گانے باجے سُن کر کانوں کو حرام سے پُر کرنے بلکہ اس کے ساتھ بیہودہ وشرمناک مناظر دیکھ کر آنکھوں کو حرام سے پُر کرنے کے لیے بھی گویا کوئی رُکاوٹ ہی نہیں جبکہ گانے باجے سُننا، خود کئی بُرائیوں کا مجموعہ ہے، اس کے ذریعے دل میں نِفاق پیدا ہوتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوتا ہے، غیرت میں کمی آتی اور شَہوت میں اِضافہ ہوتا ہے جیسا کہ

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: گانا اور لَہو (یعنی کھیل کُود) دل میں اِس طرح نِفاق اُگاتے ہیں، جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔[1] حضرت سَیِّدُنا ضَحّاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ گانا دل کو خراب اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کرتا ہے۔[2] حضرت علّامہ جلالُ الدّین سُیوطی الشّافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا یزید بن ولید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیوں کہ یہ شَہوت (یعنی بُری خواہش) کو اُبھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں

1…فردوس الاخبار، باب الغین، ۲/ ۱۰۱، حدیث: ۴۲۰۴

2…تفسیراتِ احمدیہ، پ ۲۱، لقمٰن، تحت الآیۃ: ۶، ص ۶۰۳

اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں، اِس میں نشے کی سی تاثیر ہے۔[1]

رسالہ "گانے باجے کی ہولناکیاں" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایات میں گانے باجے اور موسیقی کو رُوح کی غِذا کہنے والوں کیلئے لمحۂ فِکریہ ہے کہ موسیقی رُوح کی غِذا نہیں بلکہ قلب و رُوح کی ہلاکت و بربادی کا ذریعہ ہے۔ گانے باجے کے اَخلاقی اور شَرعی نُقصانات جاننے اور اُن سے بچنے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا تحریر کردہ 48 صفحات پر مشتمل رِسالہ **"گانے باجے کی ہولناکیاں اور گانوں کے 35 کفریہ اشعار"** کا مُطالعہ اِنتہائی مُفید ہے، اس رِسالے میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے گانے باجے کا شوق رکھنے والے ایک گھرانے کی تباہی و بربادی سے مُتعَلّق اِنتہائی فِکر انگیز واقعہ ذکر کرنے کے علاوہ، قُرآن و حدیث کے فرامین اور فُقہاء و بُزرگانِ دین کے اَقْوال کی روشنی میں گانے باجے سُننے کے مُعاشَرتی و شَرعی نُقصانات اور اُخروی عذابات بیان فرمائے ہیں، لہٰذا آج ہی اِس رِسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالَعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موبائل ایک ذہنی اور نَفسِیاتی بیماری

1۔۔۔درمنثور، پ ۲۱، لقمٰن، تحت الآیۃ: ۶، ۶/ ۵۰۶ ملتقطاً

جدید طِبّی تحقیق کے مُطابِق موبائل کی وجہ سے ذہنی و نَفسِیاتی مریضوں کی تعداد میں مُسلسل اِضافہ ہو رہا ہے، موبائل نے انسان کے جسم کے ساتھ اس کی رُوح اور ذِہن و دِماغ کو بھی مَرَض میں مُبتلا کر دِیا ہے ،انسان کا جسمانی بیماری میں مُبتلا ہونا، اِس قدر پریشان کُن نہیں، جس قدر اُس کا رُوحانی، نَفسِیاتی ،ذہنی اور دِماغی بیماری میں مُبتلا ہونا تشویشناک ہے، کیونکہ رُوح کی بیماری انسان کو ناشائستگی اور بداَخلاقی کی طرف لے جاتی ہے اور ذہن و دِماغ کا مَرَض انسان کو ایک عجیب کشمکش اور بے چینی کی سی کیفیت میں مُبتلا کر دیتا ہے اور انسان کے روشن مُستَقبِل پر ایک سِیاہ دَھبّہ لگا دیتا ہے، انسان اپنے روشن مُستَقبِل کیلئے سر توڑ کوشش کرتا ہے اور اپنے فِکر و عمل کو سنوارنے اور آگے بڑھانے کی کوشش کرتا ہے، مگر اُس کا ذہنی و دِماغی مَرَض اُس کے پاؤں کی زنجیر بن جاتا ہے۔ موبائل کی وجہ سے بلَڈ پریشَر، دل کے دَورے اور چِڑ چِڑے پَن جیسی بیماریاں پہلے کے مُقابلے میں بڑھتی جارہی ہیں اور یہ چِڑ چِڑا پَن، گھریلو ماحول کے لئے اِنتہائی نُقصان کا سبب بن رہا ہے۔ میاں بیوی میں جھگڑے ہو رہے ہیں اور خاندانی نِظام کا شِیرازہ بِکھرتا جارہا ہے، موبائل کی بدولت پیدا ہونے والے اِس غُصّے اور چِڑ چِڑے پَن کی وجہ سے اپنوں اور غیروں کے درمیان گالی گلوچ اور مارپِیٹ تک نوبت پہنچ جاتی ہے، غَرَض کہ موبائل کے نتیجے میں برپا ہونے والا یہ ڈرامہ ایک سے ایک مَنظَر پیش کر رہا ہے۔

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

موبائل فون کس طرح ذہنی تناؤ، گھبراہٹ اور خاندانی کشِیدَگی کا باعث بن رہا ہے، اِس بارے میں ایک اَخبار کا یہ اِقتِباس سُنئے اور خُود کو موبائل فون کی ہلاکت خیزیوں سے بچانے، اِس کے استعمال میں کمی لانے اور غیر ضروری استعمال سے پیچھا چُھڑانے کی نِیّت کیجئے۔ چُنانچہ

حالیہ تحقیق کے مُطابِق موبائل فون استعمال کرنے والے اَفراد ذِہنی دباؤ کا شِکار رہتے ہیں، ایسے لوگوں کی تعداد ان لوگوں کے مُقابلے میں بہت زیادہ ہوتی ہے، جو موبائل کا استعمال بہت کم یا بالکل نہیں کرتے۔ فون کرنے کے عادی اَفراد دفتر کی پریشانیاں بھی فون کے ساتھ ہی گھر لے آتے ہیں، جس سے گھروں میں خواتین بہت چڑتی ہیں، شوہر جب اپنے کام کے بارے میں گھر میں موبائل پر بات کرتا ہے اور ہر وقت اُس کا فون آتا رہتا ہے تو بیوی اور بچّے دونوں کو شکایتیں رہتی ہیں، ایک ماہرِ سماجیات ڈاکٹر کے مُطابِق موبائل فون خواہ مَرد حضرات استعمال کر رہے ہوں یا خواتین، اس سے گھریلو زندگی پر بُرا اَثَر پڑنے کی بھی مثالیں موجود ہیں۔ ماہرین کے مُطابِق موبائل فون کا زیادہ استعمال خاندانی کشِیدگی کا باعث بن رہا ہے، یہ مُسلسل لوگوں کو ذہنی دباؤ کی ساتھ گھبراہٹ کا شِکار بھی بنا رہا ہے، اِس کا بڑھتا ہوا استعمال اِس خطرے کی نشاندہی بھی کر رہا ہے کہ آنے والی نسلیں گھر اور باہر کی ذِمّے داریوں کو الگ الگ کر کے دیکھنے میں بھی ناکام ہو جائیں گی اور عام زندگی بھی مَصائب و آلام کا شِکار ہو جائے گی۔ (1)

یاد رہے کہ اِنٹرنیٹ استعمال کرنے کے جتنے بھی اَخلاقی مُعاشَرتی اور شَرعی نُقصانات ہیں، اُنہیں علیٰحدہ سے بیان کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ ہر عقل مند شخص جانتا ہے کہ موبائل اِنٹرنیٹ کے تقریباً تمام نُقصانات کو اپنے دامن میں پناہ دے چکا ہے۔ آج شاید کمپیوٹر سے زیادہ موبائل فون پر اور وہ بھی اِنتہائی کم پیسوں میں اِنٹرنیٹ استعمال کیا جا رہا ہے، بچّے بچّے کے پاس ایسا موبائل موجود ہے، جس کے ذریعے اِنتہائی تیز ترین اِنٹرنیٹ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ ٹی وی اور سنیما کے مُضِر اَثَرات اور بھیانک نتائج مُعاشَرے کے لئے اِنتہائی پریشان کُن تھے اور ٹیلی ویژن کو صِحّت کیلئے سب سے

---

1 . . . روزنامہ انقلاب، ۲۶ ستمبر ۲۰۱۳ جمعرات بتغیر

زیادہ نُقصان دہ قرار دیا گیا تھا، مگر آج موبائل اور اِنٹرنیٹ سب سے زیادہ صِحّت کو خراب اور اَخلاق کو تباہ و برباد کررہے ہیں، موبائل اور اِنٹرنیٹ نے انسانی بستیوں پر گویا ہلّا بول دیا ہے، یا پھر یہ کہہ لیجئے کہ موبائل نے انسان کے اَخلاقی قدروں اور مَذہَبی رِوایتوں پر حملہ کردیا ہے۔

ایک اِطّلاع کے مُطابِق اِنٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کی تعداد کے اعتبار سے ہِنْد دُنیا کا تیسرا بڑا مُلک ہے جہاں تقریباً 15 کروڑ 16 لاکھ اَفراد اِنٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں اور جہاں تک موبائل فون استعمال کرنے کی بات ہے، تو ہند اس معاملے میں دُنیا بھر کے مُمالک میں دوسرے نمبر پر ہے، جہاں 86 کروڑ 87 لاکھ موبائل فون استعمال میں ہیں۔ پُختہ عُمر کے لوگوں کے علاوہ کم عُمر لڑکے اور لڑکیاں بھی بڑی تعداد میں موبائل کا ہر طرح سے استعمال کررہی ہیں، موبائل فون کی بدولت عشقِ مجازی کو بہت زیادہ فروغ مِلا ہے، ٹی وی ایک کھلا ہوا راز تھا، لیکن موبائل ایک "پوشیدہ راز" ہے جس میں نہ جانے کیسے کیسے سنگین حقائق پوشیدہ ہیں، لہٰذا والدین کو چاہئے کہ اپنے بچّوں کی نقل و حرکت پر توجّہ رکھنے کے ساتھ ساتھ حکمتِ عملی کے ساتھ اُن کی تَربِیَت کی بھی کوشش کرتے رہیں، بالخصوص جو بچّے ابھی چھوٹے ہیں خُدارا اُنہیں موبائل اور اِنٹرنیٹ کے نُقصانات کے زور دار سیلاب سے بچائیں، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُن نونہالوں کا گلشنِ کردار بھی اِس سیلاب میں غرق ہوجائے۔ زہے نصیب خُود بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں اور اپنے بچّوں کو بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ کردیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں قرآن وسنّت کے مُطابِق دینی اور اَخلاقی تَربِیَت کی طرف بھرپُور توجّہ دی جاتی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچّوں کیلئے موبائل فون کے طِبّی نُقصان کے بارے میں ایک مشہور ماہنامے کے تحقیقی مضمون میں یہ بھی بیان کِیا گیا ہے کہ عالمی ادارۂ صِحّت کے سربراہ بھی ان بچّوں کے والدین کو سخت تنبیہ کرچکے ہیں، جن کے بچّے موبائل فون پر اپنا زیادہ سے زیادہ وقت ضائع کرتے ہیں،

کھیل کھیل میں موبائل فون پر گھنٹوں بات چیت کرنے والے بچّے یہ نہیں جانتے کہ موبائل فون سے ہونے والے نُقصانات، ان کی صِحَّت کے لیے کتنے خطرناک ہوسکتے ہیں، اس بارے میں کچھ ٹیسٹ بھی کئے گئے اور پتہ چلا کہ جن مقامات پر موبائل کا مُسلسل استعمال کِیا جاتا ہے، وہاں بَرْقی مقناطیسی لہریں بھی بہت زیادہ ہوتی ہیں، جو چھوٹے بچّوں کے لئے تو اِنتہائی نُقصان دہ ہیں۔[1]

موبائل کی فتنہ سامانیوں سے مُتَعَلِّق 3 مارچ 2014 کے ایک اخبار کی تشویشناک تحریر کا خُلاصہ بھی توجّہ سے سُننے کے قابل ہے، تحریر کا عنوان ہے، **ہوشیار خبردار گھر گھر میں آگ لگارہا ہے موبائل فون،** جس تیزی کے ساتھ موبائل انسان کی زندگی کا حِصّہ بنا ہے، اُس تیزی کے ساتھ انسان کی زندگی میں کوئی بھی داخل نہیں ہوسکا، موبائل نے جہاں لوگوں کی زندگیوں میں آسانیاں فراہم کی ہیں، وہیں اِس موبائل سے جُھوٹ اور دھوکہ دہی کو بھی فروغ حاصل ہوا ہے، آدمی حقیقت میں کہیں اَور موجود ہوتا ہے، مگر موبائل فون پر اپنی موجودگی کے بارے میں کچھ اَور بتارہا ہوتا ہے، اِس طرح سامنے والے سے جُھوٹ بولنے اور اسے بیوقوف بنانے والا ایسے خُوش ہورہا ہوتا ہے، جیسے کوئی بہت بڑا نیک کام سرانجام دِیا ہو۔[2] حالانکہ بِلا اجازتِ شَرْعی جُھوٹ بولنا نہ صرف اِنتہائی قابلِ مَذَمَّت ہے، بلکہ قرآن وحدیث میں اِس سے بچنے کا حکم بھی دِیا گیا ہے۔ چُنانچہ پارہ 17 سورۃُ الحج کی آیت نمبر 30 میں ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بچو جُھوٹی بات سے۔

(پ ۱۷، سورۃ الحج: ۳۰)

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سچّائی کو لازم کرلو، کیونکہ سچّائی نیکی کی

---

1 ...ماہنامہ اشرفیہ اگست ۲۰۱۳ بتغیر

2 ...ہفت روزہ نئی دُنیا ۳ مارچ ۲۰۱۴ بتغیر

طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنّت کا راستہ دِکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدِّیق لکھ دِیا جاتا ہے اور جُھوٹ سے بچو، کیونکہ جُھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنّم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جُھوٹ بولتا رہتا ہے اور جُھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہت جُھوٹا لکھ دِیا جاتا ہے۔[1]

آہ طُغیانیاں گناہوں کی پار نَیّا مِری لگا یا ربّ
نفس و شیطاں ہو گئے غالب ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یا ربّ

(وسائلِ بخشش صفحہ 79)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اس طرح میاں بیوی کی تکرار اور ایک دوسرے پر شک کی تلوار کھینچنے کا ہتھیار بھی موبائل بن چکا ہے، آج کئی ایسے معاملے سامنے آچکے ہیں، ای میل اور موبائل کی وجہ سے ذاتی اور عوامی زندگی تباہ ہوچکی ہے، خودکشی اور قتل کا باعث بننے والی اس دَور کی سوشل ویب سائٹس اور موبائل نے مُھذّب دُنیا کو پریشانیوں میں ڈال دیا ہے۔[2]

موبائل فون روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ بھی بنتا جارہا ہے، سخت قانون کے باوجود 55 فیصد لوگ گاڑی چلاتے وقت موبائل فون کے ذریعے گفتگو کرنے یا گانے باجے سُننے میں مصروف رہتے ہیں، ایسے بھی واقعات سامنے آئے ہیں کہ پیچھے سے آنے والی گاڑیوں کا ہارن نہ سُننے کی وجہ سے خطرناک حادِثات ہوچکے ہیں، موبائل ایک طرح سے آپ کے لئے رحمت ہے تو زحمت بھی ہے، اس لئے اس کا استعمال

---

1 ...مسلم، کتاب البر والصلة، باب قبح الکذب...الخ، ص ۱۴۰۵، حدیث: ۲۶۰۷

2 ...ہفت روزہ نئی دُنیا ۳ مارچ ۲۰۱۴ بتغیر

کریں لیکن احتیاط سے۔[1]

حال ہی میں فِن لینڈ کے سائنس دانوں نے ایک تحقیق میں بتایا کہ موبائل فون سے دِماغ میں تبدیلی آجاتی ہے، ماہرین کی رائے ہے کہ اس سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے، موبائل فون پر کم سے کم اور صرف مقصد کی بات کی جائے۔ فون دِماغی کینسر جیسی سنگین بیماریوں کی وجہ ہے، موبائل فون دل کے پاس جیب میں نہیں رکھنا چاہئے، اس سے دل پر منفی اَثَر پڑتا ہے، ضرورت سے زیادہ دیر تک بات کرنے سے کان پر تواِس کا بُرا اَثَر پڑتا ہی ہے، ساتھ ہی دِماغ بھی اس کے اَثَر سے بچ نہیں پاتا، خاص طور پر بچّوں کی نشوونما نیز دِماغ کیلئے فون کا اضافی استعمال نُقصان دہ ہوتا ہے۔ جی ہاں! موبائل کا ایک خطرناک پہلو یہ بھی ہے کہ اِس کے ذریعے، حامِلہ عَورت اور اُس کے پیٹ میں پَرْوَرِش پانے والے بچّے کی صِحَّت و اَخْلاق پر بہت بُرا اَثَر پڑ رہا ہے، موبائل بجلی سے چلتا ہے، موبائل کو پہلے بَجْلی سے چارج کیا جاتا ہے، موبائل کے اندر کرنٹ اور بَجْلی کی شُعاعیں بھری رہتی ہیں اور بجلی کی یہ شُعاعیں عام آدمی کے لیے بھی نُقصان دہ ہیں، یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر حضرات موبائل کو سینے کے پاس جیب میں رکھنے سے منع کرتے ہیں، کیونکہ اس سے دل کا مَرَض پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے، آج موبائل سے نکلنے والی شُعاعیں حامِلہ عَورت اور اُس کے پیٹ میں پَرْوَرِش پانے والے بچّے کی صِحَّت کو مَفْلُوج اور ناکارہ بنا رہی ہیں، لہٰذا حامِلہ عَورتیں دَورانِ حَمْل موبائل کا زیادہ استعمال نہ کریں اور ضرورتاً موبائل استعمال کریں بھی تو اُسے اپنے سے دُور رکھیں، سِرہانے یا تکیہ کے نیچے موبائل ہرگز نہ رکھیں، جدید میڈیکل سائنس کی تحقیق کے مُطابِق آخری تین چار ہفتوں میں ماں کے پیٹ میں پرورش پانے والے بچّے کے کانوں میں اُس کی ماں اور اِرد گرد کی آوازیں پہنچنے لگتی

1...ماہنامہ اشرفیہ اگست ۲۰۱۳ بتغیر

ہیں۔[1] آج کی مائیں اَیّامِ حَمْل میں تکلیف کا عُذر پیش کر کے فرائض و واجبات، نماز، روزہ اور دیگر اَوراد و وظائف چھوڑ دیتی ہیں اور فُضُول باتوں اور بے کار کاموں میں مشغول رہتی ہیں، فلمیں دیکھتی ہیں، گانے سنتی ہیں اور موبائل کے پیچھے پڑی رہتی ہیں، حالانکہ انہیں اندازہ ہونا چاہئے کہ اُن کی فِلم بینی، فُحش گوئی اور گانے سُننے کا بُرا اَثَر اُن کے پیٹ میں پلنے والے بچّے پر بھی پڑ سکتا ہے۔ آیئے ماں کے پیٹ میں پلنے والے بچّے پر اُس کی ماں کی اچھی عادت کا اچھا اَثَر پڑنے کا ایک عظیمُ الشّان واقعہ سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

اچھی عادت کا اولاد پر اچھا اَثَر

پیرانِ پیر، روشن ضمیر، قطبِ ربّانی، محبوبِ سبحانی حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پانچ بَرَس کی عُمر میں جب پہلی بار بِسمِ اللہ کی رَسْم کیلئے کسی بُزرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر سُورَۃُ الْفَاتِحہ اور الٓمّٓ سے لے کر 18 پارے پڑھ کر سُنا دیئے۔ اُن بُزرگ نے پُوچھا: بیٹے اور پڑھئے۔ فرمایا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے، کیونکہ میری والدہ کو بھی اتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا، اُس وقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سُن کر یاد کر لیا تھا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ یہ ماں کے اچھے کاموں کا پیٹ میں پرورش پانے والے بچّے پر اچھا اَثَر نہیں تو اور کیا ہے؟ یاد رکھئے! کہ ماں دورانِ حمل قرآنِ کریم کی تلاوت کرے گی تو ضروری نہیں کہ بچّہ حافظِ قرآن بن کر ہی پیدا ہو گا، مگر اتنا ضرور ہے کہ تلاوتِ قرآنِ کریم اور ماں کے اچھے کاموں کا اَثَر بچّے پر ضرور پڑے گا، حامِلہ عورتوں کو اِس سلسلے میں خاص توجّہ دینے اور حتَّی الامکان

1 . . . ماہنامہ اشرفیہ اگست ۲۰۱۳ بتغیر
2 . . . الحقائق فی الحدائق، ۱/ ۱۴۰ بتغیر قلیل

موبائل سے بچنے کی ضرورت ہے۔ ویسے بھی عورتیں گھر کی مالکہ اور اُمورِ خانہ کی نگہبان اور ذِمّہ دار ہوتی ہیں، لٰہذا اِس اعتبار سے بھی عورتوں کے حق میں موبائل کا زیادہ استعمال زہرِ قاتل اور حد درجہ خطرناک ہے، اگر عورتیں اکثر اَوقات موبائل میں مشغول رہیں گی تو پھر گھریلو ذِمّے داریوں کو کون سنبھالے گا؟ اِس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ کام کاج کے دَوران کام کے ساتھ ساتھ مُسلسل موبائل فون کی طرف بھی توجّہ رکھنے سے نہ صرف ذہن پر غیر ضروری دباؤ پڑتا ہے، بلکہ اِس غفلت کے سبب بعض اَوقات گھر میں موجود چھوٹے بچّوں کو ناقابلِ تلافی نُقصان بھی پہنچ جاتا ہے۔[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو اپنی حِفْظ و اَمان میں رکھے اور اپنی زندگی کو قرآن و سنّت کے اَحکامات اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کے مُطابِق گُزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مِٹا دے ساری خطائیں مِری مٹا یا رب بنا دے نیک بنا نیک دے بنا یا ربّ
رِہائی مجھ کو مِلے کاش نفس و شیطاں سے تِرے حبیب کا دیتا ہوں واسطہ یا ربّ
گناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لا تعداد مُعاف کر دے نہ سہہ پاؤں گا سزا یا ربّ

(وسائلِ بخشش صفحہ 78)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ مجازی سے جان چُھڑانے کی تدبیریں:

سُوال: اگر کسی سے عشق ہو جائے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کا سلسلہ بھی ہو اور شادی کی ترکیب بھی ممکن نہ ہو، تو اس سے کس طرح چھٹکارا حاصل کرے ؟

جواب: واقعی یہ مُعاملہ بڑا صبر آزما ہے۔ اس دَوران جو بھی گناہ ہوئے ہوں ان سے سچّے دل سے توبہ کرکے

---

1 . . . روزنامہ انقلاب، ۲۶ ستمبر ۲۰۱۳ جمعرات بتغیر

اِس عشق سراپا فِسق سے نَجات کیلئے **اللہ** غفار عَزَّوَجَلَّ کے عالی دربار میں گڑگڑا کر دعا مانگے، اُس کو دیکھنے سے بچے، بلکہ اگر اُس کی تصویر، تحفہ یا کوئی اور نشانی اپنے پاس ہو تو اسے بھی نہ دیکھے اور فوراً وہ اشیا اپنے سے الگ کر دے، اُس کا فون نہ سُنے، اُس کا عشقیہ مکتوب نہ پڑھے، حتّٰی کہ اُس کے تصوُّر سے بھی ہر ممکن صورت میں پیچھا چُھڑائے۔ اپنے آپ کو دینی کاموں میں ایک دم مَشغول کر دے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت اپنے دل میں بڑھائے اور بار گاہِ رسالت میں استِغاثہ (یعنی فریاد) پیش کرے:

مَحَبَّت غیر کی دل سے نکالو یَارسولَ اللہ! مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یَارسولَ اللہ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُوال: عشق بازی سے پیچھا چُھڑانے کیلئے کوئی وظیفہ بھی بتا دیجئے۔

جواب: گزشتہ سُوال کے جواب کی ابتداء میں جو مَدَنی پھول پیش کئے اِس کے ساتھ ساتھ بے شک قرانی آیات پر مشتمل یہ "عمل" بھی کر لیا جائے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۚۖ (۸۷)

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ

باوضو تین، 3 بار پڑھ کر (اوّل وآخر ایک بار دُرُود شریف) پانی پر دم کر کے پی لے۔ یہ عمل 40 دن تک کرے۔

اوراد و وظائف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نفس کی بُری خواہشات سے چھٹکارا، نفسِ امّارہ کی قید سے رِہائی اور گناہوں سے مغفرت پانے کے لیے وقتاً فوقتاً اِن **اَوْراد** کی برکتیں حاصل کرتے رہئے، چنانچہ

- جو کوئی اس اسمائے مبارکہ "**یَاغَفَّارُ**" کو ہمیشہ پڑھا کرے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نفس کی بُری خواہشات سے چھٹکارا پائے گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص248)
- جو کوئی نفسِ اَمّارہ کے ہاتھ گرفتار ہو تو ہر روز "**یَاخَبِیْرُ**" کا وظیفہ کر لیا کرے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نجات پائے گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص250)
- جس کے گناہ بہت ہوں، وہ اِس اِسمِ پاک "**یَاعَفُوُّ**" کی کثرت کرے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے تمام گُناہ بخش دے گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص257)

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے عشقِ مجازی کی تباہ کاریوں اور موبائل و اِنٹرنیٹ کے نُقصانات کے بارے میں سُنا۔

- یقیناً عشقِ مجازی اور بُری خواہشات میں مبتلا ہونا، بے شمار گناہوں میں مبتلا ہونے کا سبب ہے۔
- یقیناً عشقِ مجازی اور بُری خواہشات میں مبتلا ہونا، زِندگی بھر کے پچھتاوے کا سبب بن جاتا ہے۔
- عشقِ مجازی اور بُری خواہشات سے بچنے کے لیے مرد کا اُن عورتوں سے کہ جن سے شریعت میں پردہ ہے، ان سے تنہائی اِختیار کرنا یا غیر شرعی طور پر رابطے کرنا، بہت سے گناہوں کا سبب بن سکتا ہے۔
- عشقِ مجازی اور بُری خواہشات سے بچنے کے لیے مرد کا نامحرم عورتوں سے فون، انٹرنیٹ، ایس ایم ایس یا واٹس ایپ کے ذریعے سے رابطہ کرنے سے بچنا، بہت ضروری ہے، ورنہ یہ بُری حرکت عمر بھر کا روگ بن سکتی ہے۔

- عشقِ مجازی اور بُری خواہشات سے بچنے کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رو رو کر دُعا کیجئے۔
- عشقِ مجازی اور بُری خواہشات سے بچنے کے لیے اِنٹرنیٹ اور موبائل کے غلط اِستعمال سے بچئے۔
- عشقِ مجازی اور بُری خواہشات سے بچنے کے لیے روحانی علاج کیجئے۔
- عشقِ مجازی اور بُری خواہشات سے بچنے کے لیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی یاد میں مگن ہو جائیے۔
- عشقِ مجازی اور بُری خواہشات سے بچنے اور کِردار و گفتار کی بہتری کے لیے اچھی صُحبت اور مدنی ماحول اپنا لیجئے۔
- عشقِ مجازی اور بُری خواہشات سے بچنے کے لیے مدنی انعامات کے عامِل اور مدنی قافلوں کے مسافر بن جائیے۔ ہاتھوں ہاتھ 26 ماہ یا 12 ماہ کے مدنی قافلوں میں سفر اِختیار کیجئے ۔ 63 روزہ مدنی تربیتی کورس یا 41 روزہ مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس، ورنہ کم از کم 12 روزہ کِردار ساز مدنی کورس کرنے کی سعادت حاصل کیجئے اور ہر 30 دن میں کم اَز کم ایک بار 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر تو کرنا ہی چاہیے۔

آئیں نہ مجھے وسوسے اور گندے خیالات ۔۔۔ دے ذِہن کا اور دِل کا خدا قفلِ مدینہ
رفتار کا گُفتار کا کِردار کا دے دے ۔۔۔ ہر عضو کا دے مجھ کو خدا قفلِ مدینہ
دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں ۔۔۔ ہر عضو کا عطّار لگا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش صفحہ 95)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیض سے جہاں تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغین نے لوگوں کی اِصلاح کیلئے مختلف شُعبہ جات میں نُمایاں طور پر مدنی کام کِیا، وہیں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی توجّہ اور مدنی سوچ کے تحت دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات میں سے ایک شعبہ بنام **"مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ"** بھی ہے،اس مجلس کے ذِمہ داران، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمّت کی غمخواری کے مُقدّس جذبے کے تحت، رِضائے الٰہی کے حصول کی نِیّت سے اپنے شعبے سے متعلقہ مدنی کاموں میں مصروف ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ربیعُ الاخر 1433ھ بمُطابق مارچ 2012 تک مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کے تحت پاکستان کے سینکڑوں شہروں میں کم و بیش 600 کے قریب بستوں کے ساتھ ساتھ، بیرونِ ملک 150 سے زائد مقامات، جن میں ساؤتھ افریقہ، کینیڈا، افریقہ (ممباسا، تنزانیہ، یوگنڈا)، ماریشس، انگلینڈ (بریڈ فورڈ، برمنگھم) امریکہ، اسپین، یونان، عَرَب شریف، عَرَب اَمارات، کویت، عُمّان، ہانگ کانگ، ساؤتھ کوریا، ہند، (کے تقریباً 70 شہر) شامل ہیں، میں تعویذاتِ عطاریہ کے بستوں پر سینکڑوں اسلامی بھائی (جنہیں مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کی طرف سے اِجازت اور تَربِیَت حاصل ہے) دُکھی اِنسانِیّت کی غمخواری کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو فروغ دینے میں مصروف ہیں۔ ہر ماہ تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار (1,25,000) مریضوں کو 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اَوْرادِ عطاریہ دیئے جاتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے عملی حالات آج ناگُفتہ بِہ ہیں، عشقِ مجازی کا زور دار سیلاب جسے دیکھو بہائے لئے جارہا ہے، ایسے میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کسی نعمتِ عُظمیٰ سے کم نہیں، لہٰذا اَخلاقی شَرعی اور مُعاشَرتی بُرائیوں سے بچنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف" بھی ہے۔ اس مدنی کام کا بُنیادی مقصد مساجِد کو آباد کرنا، عَلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے ذریعے گھروں، دُکانوں میں جاجا کر نماز کی دعوت پیش کرنا، نماز، سُنّتیں اور آداب وغیرہ سکھانے کی ترکیب کرنا اور وہاں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو شروع یا مزید مضبوط کرنا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ احادیثِ مُبارَکہ میں مسجدوں کو آباد کرنے کے ایمان افروز فضائل بیان کئے گئے ہیں، آیئے اِس ضمن میں تین (3) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور یومِ تعطیل اعتکاف میں ہر ہفتے شرکت کی نِیَّت کیجئے۔

1. بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی، اللہ والے ہیں۔[1]
2. جو مسجد سے مَحَبَّت کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔[2]
3. جب کوئی بندہ نماز اور ذِکر کے لئے مسجِد کو ٹھکانا بنالیتا ہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے جیسا کہ جب کوئی غائب آتا ہے، تو اُس کے گھر والے اُس سے خُوش ہوتے ہیں۔[3]

1...معجم اوسط، من اسمه ابراھیم، ۲/۵۸، حدیث: ۲۵۰۲

2...معجم اوسط، من اسمه محمد، ۴/۴۰۰، حدیث: ۶۳۸۳

3...اِبن ماجه، کتاب المساجد والجماعة، باب: لزوم المساجد...الخ، ۱/۴۳۸، حدیث: ۸۰۰

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ،پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کا اعتِکاف کرنے کی برکت سے کئی لوگوں کی زندگیوں میں حیرت انگیز مدنی اِنقِلاب برپا ہوگیا اور وہ گُناہوں کی آفتوں اور عشقِ مجازی کی ہلاکتوں سے خود کو بچانے میں کامیاب ہوگئے، آیئے ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

ناکام عاشق

بابُ المدینہ (کراچی) کے عَلاقے مَلیر کے ایک اسلامی بھائی، اپنی زندگی میں آنے والے مَدَنی اِنقِلاب کے بارے میں کچھ یُوں تحریر فرماتے ہیں: میں شُومیِ قِسمت (یعنی بد قسمتی) سے عشقِ مجازی میں گرفتار ہو کر گُناہوں میں بدمست ہو گیا تھا، ایک روز مجھے خبر ملی کہ گھر والوں نے ''اُس'' کی شادی کہیں اور کر دی ہے۔ اِس وُقُوعے (یعنی صَدمے) کے بعد میری زندگی اَجیرَن (اَ۔جی۔رَن یعنی دُشوار) ہو کر رہ گئی، بِالآخِر میرا بھی اَنجام وُہی ہوا جو عشقِ مَجازی میں شیطان کے ہاتھوں کِھلونا بننے والے سینکڑوں ناکام و نامُراد عاشقوں کا ہوا کرتا ہے، چُنانچِہ بیزار ہو کر میں چَرَس، اَفیون، شراب، ہیروئن اور نَشہ آور اِنجکشن جیسی مُہلِک مُنَشّیات (مُ۔نَش۔شِ۔یات) کا عادی بن گیا۔ اپنے فاسِد گُمان میں قلبی سُکون پانے کی خاطِر شاید ہی کوئی نشہ ہو جو میں نے نہ کیا ہو۔ زندگی سے اِس قَدَر تنگ آچکا تھا کہ مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی بار تو خُودکُشی کی بھی ناکام کوشِش کی، خُود کو ختم کرنے کی خاطر ڈیٹول، پیٹرول اور تیزاب تک پیا، لیکن سانسوں کی گنتی ابھی پوری نہ ہوئی تھی۔ رَبُّ الْعٰلَمِین عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی پر قُربان جاؤں کہ اتنی نافرمانیوں کے باوُجُود اُس نے مجھ پر بابِ رَحمت بند نہ کیا، سببِ کرم کچھ یُوں ہوا کہ میری مُلاقات دعوتِ اسلامی کے

مہکے مہکے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستہ ایک عاشِقِ رسول سے ہوگئی۔ اُن کے میٹھے بول سُن کر میرے دل میں اَزْسَرِ نو جینے کی اُمنگ جاگ اُٹھی، اُن کی اِنفرادی کوشش کی بَرَکت سے 29 شَعبانُ المُعَظَّم ۱۴۲۷ھ بمُطابِق 2006ء کو مجھے دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کی رُوحانیّت سے بھرپور فضاؤں میں آنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہاں ہر سُو سبز سبز عمامے والے عاشقانِ رسول کو دیکھ کر میرا ایمان تازہ ہو گیا اور ہاتھوں ہاتھ ۱۴۲۷ھ کے پورے ماہِ رَمضانُ المبارَک کے اجتماعی اعتِکاف میں بیٹھ گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ گُناہگار کو بھی رَمضانُ المبارَک کے روزے رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی، مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے میرے سر سے عشقِ مَجازی کا بُھوت اُتر گیا، دل سے بُرے خیالات جاتے رہے، میں نے چہرے پر داڑھی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف اور بدن پر سنّت کے مُطابِق مَدَنی لباس سجالیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پنجوقتہ نَماز کا پابند بن گیا اور تادمِ تحریر **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے"** کے مُقدّس جذبے کے تحت مَدَنی کاموں کیلئے کوشاں ہوں۔

عطائے حبیبِ خُدا مَدَنی ماحول ہے فَیضانِ غَوث و رضا مَدَنی ماحول
بفَیضانِ احمد رضا اِنْ شَآءَ اللہ یہ پُھولے پھلے گا سَدا مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ

سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے مسواک کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔

پہلے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❀ دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر(70) رَکعتوں سے افضل ہے۔[2] ❀ مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور (یہ) ربّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے۔[3] ❀ حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رَبّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ ❀ حضرت سیِّدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[4]

❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔

---

1 ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ...اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب، کتاب الطھارۃ، الترغیب فی السواک...الخ، ۱/۱۰۲، حدیث: ۳۳۷

3 ...مُسندِ احمد، مسند عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

4 ...اِحیاءُ الْعُلوم، کتاب آداب الاکل، فصل: یجمع آدابا...الخ، ۲/۲۷

❀ مسواک جب ناقابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سَمُندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سَفَر کرتا رہوں پروَردگار
سنّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہوجائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس (10) رحمتیں نازِل فرماتا ہے، دس (10) گُناہ مٹاتا ہے اور دس (10) دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔

(نسائی ص ۲۲۲ حدیث ۱۲۹۴، از ضیائے دُرُوْد و سلام، ص ۳)

یانبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام
مجھ کو ہے ناز کہ میں ہوں تیرا غُلام
اپنی رحمت سے تُو شاہِ خیرُالاَنام
مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے

ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچھّی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگاکر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاوٴ پکّی تدبیر اور اَچھّی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخْلاص پر

توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معذُور چلنے پھرنے لگا:

ایک بار ڈاکوؤں کی ایک جماعت لُوٹ مار کیلئے نکلی، دریں اَثناء (اسی دوران اُنہوں نے) رات ایک مُسافر خانہ میں قیام کِیا اور وہاں یہ ظاہِر کیا کہ ہم لوگ راہِ خُدا کے مُسافِر ہیں۔ مُسافِر خانہ کا مالِک نیک آدمی تھا، اُس نے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کی نیّت سے ان کی خُوب خدمت کی۔ صُبح وہ ڈاکو کسی طرف روانہ ہوگئے اور لُوٹ مار کرکے شام کو واپَس وَہیں آگئے۔ گُزشتہ شب مُسافِر خانہ والے کے جس لڑکے کو (اُنہوں نے) چلنے پھرنے سے معذور دیکھا تھا، وہ آج بِلاتَکَلُّف چل پھر رہا تھا! اُنہوں نے تعجُّب کے ساتھ مُسافِر خانہ والے سے اِسْتِفسار کِیا: کیا یہ وُہی کل والا معذور لڑکا نہیں؟ اُس نے بڑے اِحترام سے جواب دیا: جی ہاں، یہ وُہی ہے۔ پُوچھا، یہ کیسے صحّت یاب ہوگیا؟ جواب دیا، یہ سب آپ جیسے راہِ خدا کے مُسافِروں کی بَرَکت ہے، بات یہ ہے کہ آپ لوگوں نے جو کھایا تھا، اُس میں سے کچھ بچ رہا تھا، ہم نے آپ حضرات کا جُوٹھا کھانا، بہ نیّتِ شِفا اپنے معذور بچے کو کِھلایا اور جُوٹھے پانی سے اُس کے بَدَن پر مالش کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ جیسے نیک بندوں کے جھوٹے کھانے اور پانی کی بَرَکت سے ہمارے معذور بچّے کو شِفاء عطا فرمادی۔ جب ڈاکوؤں نے یہ سُنا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، روتے ہوئے اُنہوں نے کہا، یہ سب آپ کے حُسنِ ظن کا نتیجہ ہے ورنہ ہم تو سخت گنہگار لوگ ہیں، سُنو ہم راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے

مسافِر نہیں ڈاکو ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِس کرم نوازی نے ہمارے دلوں کی دُنیا زَیر وزَبر کردی، ہم آپ کو گواہ رکھ کر توبہ کرتے ہیں۔ چُنانچہ تائب ہو کر ان لوگوں نے نیکی کا راستہ لیا اور مرتے دم تک توبہ پر ثابِت قدم رہے۔(کتابُ القَلْیُوبِی ص ۲۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فیضانِ سُنّت کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُسنِ ظن کی برکتوں سے مالا مال بیان کردہ عظیمُ الشّان حکایت **"فیضانِ سُنّت"** جلد اوّل میں موجود ہے ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی لکھی ہوئی عظیم کتاب ہے ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل میں 4 ابواب ہیں (فیضانِ بسم اللہ، آدابِ طعام، پیٹ کا قفلِ مدینہ اور فیضانِ رمضان) ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل 1548 صفحات پر مشتمل ہے ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا پہلا باب فیضانِ بِسْمِ اللہ، بِسْمِ اللہ پڑھنے کے فضائل، جنّات سے سامان کی حفاظت کا طریقہ، بُخار کے 5 مدنی علاج، دَردِ سر کے 7 علاج، خواب بیان کرنے کے دلائل وغیرہ پر مشتمل ہے ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا دُوسرا باب **"آدابِ طعام"** کھانے کی سُنّتیں اور آداب کے ساتھ ساتھ ہاتھ سے کھانے کے طِبّی فوائد، ٹیک لگا کر کھانے کے طِبّی نقصانات، جنّات لیموں سے گھبراتے ہیں، رنگ برنگی 99 حکایات، مرحوم نگرانِ

شُوریٰ حاجی محمد مشتاق عطاری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مختصر حالاتِ زندگی اور جانشینِ امیرِ اہلسنّت، شہزادہ عطار، ابُو اُسید حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کو امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی جانب سے لکھے گئے، ایک مکتوب (خط) وغیرہ پر مشتمل ہے، ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا تیسرا باب "**پیٹ کا قفلِ مدینہ**" بھوک کے فضائل کے ساتھ ساتھ 52 حکایات پر مشتمل ہے، ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا چوتھا باب "**فیضانِ رمضان**" فضائلِ رمضان کے ساتھ ساتھ تراویح، لیلۃُ القدر، اعتکاف، عید الفطر کے فضائل اور نفل روزوں کے فضائل، روزہ داروں کی حکایات اور اعتکاف کرنے والوں کی 41 مدنی بہاروں پر مشتمل ہے ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل کو بہت آسان انداز میں لکھنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں بھی بآسانی سمجھ سکیں۔ ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل مبلغین و مبلغات کے ساتھ ساتھ، علماء و واعظین، خطباء و مقررین، مُصنّفین وغیرہ کے لیے یکساں طور پر مفید ہے ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا جو خوش نصیب اسلامی بھائی یا اسلامی بہن کم از کم 40 دن روزانہ 2 درس دے اُس کے لیے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی جانب سے اِس پوری کتاب کا ثواب اِیصال کیا گیا ہے ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل کو جو خوش نصیب اسلامی بھائی یا اسلامی بہن 163 دن کے اندر اندر مکمل پڑھ لے، اُس کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی جانب سے ایمان پر اِستقامت، سکرات میں نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت، قبر و حشر میں راحت، بے حساب مغفرت اور جنّت الفردوس میں مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس ملنے کی دُعا ہے، ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کی جاسکتی ہے ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل دعوتِ اسلامی کی

ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت میں پڑھی جاسکتی ہے، ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کی جاسکتی ہے ❀ فیضانِ سُنّت جلد اوّل اگر مخیّر اسلامی بھائی اپنے مرحومین کے اِیصالِ ثواب کے لیے خرید کر مساجد و مدارس، دفاتر و کارخانے، اسکول و کالج کے لیے وقف کریں یا درس دینے والوں کو تحفۃً دے دیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

مجھے درسِ فیضانِ سُنّت کی توفیق
ملے دن میں دو مرتبہ یا اِلٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! فیضانِ سُنّت جلد اوّل سے بیان کی گئی اس حکایت سے معلوم ہوا کہ مُسلمان پر حُسنِ ظن کی بہت بَرَکتیں ہیں، حُسنِ ظن کا مطلب ہے اچھا گُمان رکھنا، اچھا خیال جمانا مثلاً فُلاں شخص بہت نیک ہے، میرے مرشد، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی ہیں، میرا نگران بہت نیکیاں کرنے والا ہے وغیرہ۔

حُسنِ ظن کی برکتیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسافر خانے کے مالک نے ڈاکوؤں کی جماعت سے حُسنِ ظن رکھا، اُن کی خوب خدمت کی اور اُن کا جوٹھا کھانا بطورِ تبرک اپنے معذور بچے کو کھلایا اور ان کا جوٹھا پانی اپنے معذور بچے کے بدن پر مَلا تو اللہ تعالیٰ نے حُسنِ ظن کی برکت سے اُس معذور بچّے کو شفا عطا فرمادی۔

یہ حُسنِ ظن ہی کی برکت تھی کہ ڈاکوؤں کا گروہ بھی توبہ کر کے نیکی کے راستے پر چل پڑا اور ثابت

قدم رہا۔

کاش! ہمیں بھی ہر نیک مسلمان سے حُسنِ ظن رکھنا نصیب ہو جائے۔ کاش! ہمیں بھی اپنے دینی اُستاد سے، اپنے امام صاحب سے، اپنے نگران سے حُسنِ ظن رکھنا نصیب ہو جائے۔ اٰمین

آئیں نہ مجھے وسوسے اور گندے خیالات
دے ذہن کا اور دِل کا خدا قفلِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے یہ بھی پتہ چلا کہ جب ایک عام سے مُسلمان کے جُوٹھے میں بھی شِفا ہے تو ایک نیک، مُتَّقی، پرہیز گار اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کے جُوٹھے میں برکتوں کا کیسا سَمُندر ٹھاٹھیں مارتا ہو گا۔

مفلوج کی ہاتھوں ہاتھ شفایابی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صلوٰۃ وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رَمضانُ المبارَک کے آخِری عشرہ میں مساجِد کے اندر اجتِماعی اعتِکاف کا سلسلہ ہوتا ہے جس میں مُعتکِفین کی سنّتوں بھری تربیّت کی جاتی ہے۔ مُعاشَرہ کے کئی بگڑے ہوئے اَفراد دورانِ اعتِکاف گناہوں سے تائب ہو کر زندگی کے نئے دَور کا آغاز کرتے ہیں۔ بعض اوقات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے ایمان افروز کَرِشمات کا بھی ظُہور ہوتا ہے چُنانچِہ رَمضانُ المبارَک 1425ھ کے اجتِماعی اعتِکاف میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں جہاں کم و بیش 2000 مُعتکِفین تھے، اُن میں ضِلع چکوال (پنجاب، پاکستان) کے 77 سالہ مُعَمَّر بُزُرگ حافِظ محمد اشرف

صاحِب بھی مُعتکِف ہوگئے۔ قِبلہ حافِظ صاحِب کا ہاتھ اور زَبان مَفلوج تھے اور قوّتِ سماعت بھی جواب دے چکی تھی۔ وہ بڑے خوش عقیدہ تھے۔ اُنہوں نے ایک بار اِفطار کے کھانے میں بَصد حُسنِ ظن، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه سے جُوٹھا کھانا لیکر کھایا، اُنہی سے دَم بھی کروایا، بس اُن کے حسنِ ظن نے کام کر دکھایا، رَحمتِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کو جوش آیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو شِفایاب فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ اُن کا فالج کا مرض جاتا رہا۔ اُنہوں نے ہزاروں اسلامی بھائیوں کی موجودگی میں فیضانِ مدینہ کے مَنچ پر چڑھ کر بَصد عقیدت اپنے رُوبہ صِحّت ہونے کی بِشارت سُنائی، یہ نویدِ جانفِزا سُن کر فَضاء ”اللہ، اللہ، اللہ“ کی پُرکیف صداؤں سے گونج اُٹھی۔ اُن دنوں کئی مقامی اَخبارات نے اِس خبرِ فرحت اثر کو شائع کیا۔

دعوتِ اسلامی کی قیّوم　　دونوں جہاں میں مچ جائے دُھوم

اِس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ　　یااللہ مِری جھولی بھر دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چُونکہ ہمیں یہ نہیں معلوم کہ کون شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی اور اس کا مُقرَّب بندہ ہے، اس لیے ہمیں ہر ایک مُسلمان بھائی کے جُوٹھے کی قدر کرنی چاہیے۔ مگر افسوس! ہمارے مُعاشَرے میں رائج ہو جانے والی دیگر کئی خلافِ شرع رَسموں کی طرح بچے ہوئے کھانے و مشروبات کو ضائع کرنے کا رُجحان بڑھنے کے ساتھ ساتھ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فیشن بنتا چلا جارہا ہے۔ ہر طرف کھانے کی بے حُرمتی کے دِلسوز نَظّارے ہیں، گھریلو فنکشنز (تقریبات) ہوں یا بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِيْن کی نیاز کے تبرُّکات، سَماجی مَحافل ہوں یا شادی کی تقریبات، ہر طرف کھانے کو ضائع کرنے کے

افسوس ناک مَناظر ہیں، تھالوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا، پیالوں اور پتیلوں، دیگوں میں بچا ہوا شوربا، پلیٹ میں بچ جانے والا سالن اور روٹی کے بچ جانے والے قابلِ استعمال کنارے اور ٹکڑے دوبارہ استِعمال کرنے کا اکثر لوگوں کا ذِہن نہیں ہوتا، اِس طرح بَہُت سارا بچا ہوا کھانا، عُموماً کچرا کُونڈی (Dust Bin) کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ اِسراف (یعنی کسی چیز کا ضائع کرنا) ہے، لہٰذا اب تک جتنا بھی اِسراف کِیا ہے، اس سے توبہ کیجئے اور آئندہ کھانے کے ایک دانے یا شوربے کے ایک قطرے کا بھی اِسراف نہ ہو اس کا عہد کیجئے! یادر کھئے! "ایسا اِسراف جس میں مال کا ضائع ہونا پایا جائے، یہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے"۔

اسی طرح **گلاس** میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف سُتھرے جُوٹھے پانی یا مشروب کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہیے، مَنْقول ہے: **سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ** یعنی مُسلمان کے جُوٹھے میں شِفا ہے۔ (الفتاوی الفقهية الكبرى لابن حجر الهيتمي ج ۴ ص ۱۱۷) اپنے مُسلمان بھائی کا جُوٹھا اِستِعْمال کرنے میں جہاں شِفا ملنے کی اُمید ہے، وہیں آپس میں اُخُوَّت و بھائی چارہ پیدا ہونے، باہمی مَحَبَّت کے بڑھنے، تکبُّر جیسی بیماری سے بچنے، عاجزی و اِنکساری پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ گُناہوں سے مُعافی ملنے کی بھی خُوشخبری ہے، جی ہاں چُنانچہ

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: "عاجزی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے مُسلمان بھائی کا جُوٹھا یعنی بچا ہوا پانی پی لے اور جو اپنے بھائی کا جُوٹھا پیتا ہے اس کے 70 دَرَجات بُلند کر دیئے جاتے ہیں، 70 گُناہ مِٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے 70 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث: ۵۷۴۵، ج ۳، ص ۵۱)

مرحبا! مسلمان بھائی کا جوٹھا یعنی بچا ہوا پانی پی لینا، **عاجزی** کی علامت ہے، مسلمان بھائی کا جوٹھا یعنی بچا ہوا پانی پی لینا **70 درجات کی بُلندی** کا سبب ہے، مسلمان بھائی کا جوٹھا یعنی بچا ہوا پانی پی لینا **70 گناہوں** کو مِٹا دِیے جانے کا سبب ہے، مسلمان بھائی کا جوٹھا یعنی بچا ہوا پانی پی لینا **70 نیکیوں** کے لکھے جانے کا سبب ہے۔

گناہوں سے مجھ کو بچا یا اِلٰہی
بری عادتیں بھی چھڑا یا اِلٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زرد چہرے والا موچی:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "عُیونُ الحکایات حصہ اول" کے صفحہ نمبر 166 پر حکایت نمبر 74 ہے:

حضرت سیدنا خلد بن ایوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "بنی اسرائیل کے ایک عابد نے پہاڑ کی چوٹی پر ساٹھ (60) سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی۔ ایک رات اس نے خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: "فلاں موچی تجھ سے زیادہ عبادت گزار ہے اور اس کا مرتبہ تجھ سے زیادہ ہے۔"

جب وہ عابد نیند سے بیدار ہوا تو خواب کے بارے میں سوچا، پھر خود ہی کہنے لگا: "یہ تو محض خواب ہے، اس کا کیا اعتبار۔" لہٰذا اس نے خواب کی طرف توجہ نہ دی، کچھ عرصہ بعد اسے پھر اسی طرح خواب میں کہا گیا کہ فلاں موچی تجھ سے افضل ہے۔ مگر اب کی بار بھی اس نے خواب کی طرف کوئی توجہ نہ دی، تیسری مرتبہ پھر اسے خواب میں اسی طرح کہا گیا۔ بار بار خواب میں جب اسے موچی کی

فضیلت کے بارے میں بتایا گیا تو وہ پہاڑ سے اترا اور اس موچی کے پاس پہنچا۔ موچی نے جب اسے دیکھا تو اپنا کام چھوڑ کر تعظیماً کھڑا ہو گیا اور بڑی عقیدت سے اس عابد کی دَست بوسی کرنے لگا، پھر عرض گزار ہوا: " حضور! آپ کو کس چیز نے عبادت خانے سے نکلنے پر مجبور کیا ہے؟"

وہ عابد کہنے لگا: " میں تیری وجہ سے یہاں آیا ہوں، مجھے بتایا گیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں تیرا رُتبہ مجھ سے زیادہ ہے؟" اس وجہ سے میں تیری زیارت کرنے آیا ہوں، مجھے بتا کہ وہ کونسا عمل ہے، جس کی وجہ سے تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اعلیٰ مقام حاصل ہے؟ وہ موچی خاموش رہا، گویا وہ اپنے عمل کے بارے میں بتانے سے ہچکچاہٹ محسوس کر رہا تھا۔ پھر کہنے لگا: " میرا اور تو کوئی خاص عمل نہیں، ہاں! اتنا ضرور ہے کہ میں سارا دن رزقِ حلال کمانے میں مشغول رہتا ہوں اور حرام مال سے بچتا ہوں، پھر اللہ تعالیٰ مجھے سارے دن میں جتنا رِزق عطا فرماتا ہے، میں اس میں سے آدھا اس کی راہ میں صدقہ کر دیتا ہوں اور آدھا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہوں۔ دوسرا عمل یہ ہے کہ میں کثرت سے روزے رکھتا ہوں، اس کے علاوہ کوئی اور چیز میرے اندر ایسی نہیں جو باعثِ فضیلت ہو۔"

یہ سن کر عابد اس نیک موچی کے پاس سے چلا گیا اور دوبارہ عبادت میں مشغول ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد پھر اسے خواب میں کہا گیا: " اس موچی سے پوچھو کہ کس چیز کے خوف نے تمہارا چہرہ زرد کر دیا ہے؟ چنانچہ وہ عابد دوبارہ موچی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: " تمہارا چہرہ زرد کیوں ہے؟ آخر تمہیں کس چیز کا خوف دامن گیر ہے؟" موچی نے جواب دیا: " جب بھی میں کسی شخص کو دیکھتا ہوں تو مجھے یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ شخص مجھ سے اچھا ہے، یہ جنّتی ہے اور میں جہنّم کے لائق ہوں، میں اپنے آپ کو سب سے حقیر جانتا ہوں اور اپنے آپ کو سب سے زیادہ گناہگار تصور کرتا ہوں اور مجھے ہر وقت جہنّم کا خوف

کھائے جارہا ہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ میرا چہرہ زرد ہوگیا ہے۔" وہ عابد واپس اپنے عبادت خانے میں چلا گیا۔

حضرت سَیِّدُنا خلد بن ایوب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اس موچی کو اس عبادت گزار شخص پر اسی لئے فضیلت دی گئی کہ وہ دوسروں کے مقابلے میں اپنے آپ کو حقیر سمجھتا تھا اور اپنے علاوہ سب کو جنّتی سمجھتا تھا۔" (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پہاڑ کی چوٹی پر 60سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کرنے والے عابد سے بڑھ کر ایک موچی کو اُس سے بڑھ کر عبادت گزار اور بڑا مقام حاصل ہوا، اُس نیک اور صالح موچی کی خصوصیات کیا تھیں کہ وہ سارا دن رِزقِ حلال کماتا، حرام سے بچتا اور پھر آدھا مال راہِ خدا میں صَدَقہ کر دیتا۔ دُوسرا عمل اُس نیک اور صالح موچی کا یہ تھا کہ کثرت سے روزے رکھتا اور خاص طور پر وہ عمل جس کی بِنا پر اُس نیک اور صالح موچی کو 60سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کرنے والے عابد سے بڑھ کر مقام حاصل ہوا، وہ خاص عمل یہ تھا کہ وہ سب سے حُسنِ ظن رکھتا اور سب کو اپنے سے بہتر جانتا، اپنے علاوہ سب کو جنّتی سمجھتا اور خود اُس کی اپنی کیفیت یہ تھی کہ جہنّم کے خوف سے اُس کا چہرہ زرد ہو گیا تھا۔

تیرے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! حُسنِ ظن ایک عُمدہ عبادت ہے، سِینے میں دھڑکنے والا دِل بھی ہمارے نامہ اعمال میں نیکیوں کے اِضافے کا سبب بنے گا یا گناہوں کی ترقی میں برابر کا شریک

ہو گا، جب میدانِ محشر میں ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان وغیرہ سے حساب لیا جائے گا تو یہ دِل بھی اِن اعضاء کے ساتھ شریک ہو گا۔ اگر مسلمانوں سے حُسنِ ظن رکھیں گے تو یہ دِل ہمارے لیے نیکیوں میں اِضافے کا سبب بنے گا اور اگر مسلمانوں سے بِلا وجہ بد گمانی کی تو یاد رکھئے! اِس پر بھی پکڑ کا خوف ہے۔

چُنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر 36 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا (۳۶)

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک کان اور آنکھ اور دِل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

دِل کے تیمار ہمارا کرتا
آپ بیمار ہے کیا ہونا ہے

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرما رہے ہیں: وہ دِل جس میں پورے جسم کی خیر خواہی کا جذبہ ہوتا ہے، اگر کسی ایک عضو کو تکلیف ہو تو دِل فوراً پریشان ہو جاتا ہے اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہمارا دِل خود ہی گناہ کر کر کے بیمار ہو چکا ہے، تو یہ دِل کس طرح ہماری تیمارداری اور خیر خواہی کرے گا، اللہ ہی جانے ہمارا کیا بنے گا؟

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

قلب پتھر سے بھی سختی میں بڑھا جاتا ہے
خَول پر خَول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے اور خوب یاد رکھئے، اِس فانی دُنیا میں اپنی زِندگی کے مختصر دن گزارنے کے بعد ہمیں اندھیری قبر میں اُتار دِیا جائے گا، نہ جانے کتنے عرصے تک ہمیں قبر کی

وحشت و تنہائی میں رہنا پڑے گا، پھر جب میدانِ محشر میں ہم اپنے خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو ہمیں اپنا ہر ہر عمل اپنے نامہ اعمال میں لکھا ہوا دِکھائی دے گا، جیسا کہ قرانِ کریم پارہ 30، سُوْرَۃُ الزِّلْزَال، آیت نمبر 8،7،6 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یَوْمَىٕذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ﴿۶﴾ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ع﴿۸﴾	تَرْجَمَۂ کنزالایمان: اس دن لوگ اپنے ربّ کی طرف پھریں گے، کئی راہ ہو کر تاکہ اپنا کیا دِکھائے جائیں، تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ہمارے لیے بخشش کا حکم ہو گا یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنّم میں ڈالے جانے کا حکم دِیا جائے گا۔

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یا ربّ
عفو کر اور سدا کے لیے راضی ہو جا
گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یا ربّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**اللہ والوں کی باتیں** جلد 2" میں ہے:

حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مُزَنی رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه جب کسی بوڑھے کو دیکھتے تو فرماتے: "یہ

مجھ سے بہتر ہے اور مجھ سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے کا شرف رکھتا ہے اور جب کسی جوان کو دیکھتے تو فرماتے یہ مجھ سے بہتر ہے کیونکہ میں اس سے زیادہ گناہوں کا مرتکب ہوا ہوں۔" نیز یہ بھی فرمایا کرتے کہ "خود پر ایسا کام لازم کرلو کہ اگر اسے بجالاؤ تو اجر و ثواب کے حقدار ٹھہرو اور اگر عمل نہ کرسکو تو گنہگار نہ ٹھہرو اور ایسے کاموں سے بچو کہ اگر بجالاؤ تو اجر نہ پاؤ اور رہ جائے تو گنہگار ہو۔" پوچھا گیا: "وہ کیا ہے؟" فرمایا: "لوگوں سے بدگمانی رکھنا، کیونکہ اگر تمہارا گمان درست ثابت ہوا، تمہیں اس پر اجر و ثواب نہیں ملے گا، لیکن اگر گمان غلط ثابت ہوا تو گنہگار ٹھہروگے۔"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کی شان پر قربان جایئے! کس طرح اپنے آپ کو مسلمانوں کی بدگمانی سے بچاتے ہیں اور حُسنِ ظن کی ترکیب بناتے ہیں، کاش! ہمیں بھی اِن کے صدقے میں بدگمانی سے بچ کر ہر مسلمان کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنا نصیب ہو جائے۔

پارہ 26 سُوْرَۃُ الحُجُرات آیت نمبر 12 میں اِرشادِ ربّانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘-اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو! بے شک کوئی گمان گُناہ ہو جاتا ہے۔

اِس آیتِ کریمہ میں بعض گُمانوں کو گُناہ قَرار دینے کی وجہ بیان کرتے ہوئے اِمام فخرُ الدّین رازِی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: "کیونکہ کسی شَخْص کا کام (بعض اوقات) دیکھنے میں تو بُرا لگتا ہے، مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا، ممکن ہے کہ کرنے والا اسے بُھول کر کر رہا ہو یا دیکھنے والا ہی خُود غَلَطی پر ہو۔"

(تفسیر کبیر ج ۱۰ ص ۱۱۰)

مجھے غیبت و چُغلی و بد گمانی

کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِسرائیلی عبادت گزار اور گنہگار:

بنی اِسرائیل کا ایک شخص جو بہت گنہگار تھا، ایک مرتبہ بہت بڑے عابد (یعنی عبادت گزار) کے پاس سے گزرا، جس کے سر پر بادَل سایہ فگن ہوا کرتے تھے۔ اُس گنہگار شخص نے اپنے دل میں سوچا: ”میں بنی اِسرائیل کا انتہائی گنہگار اور یہ بہت بڑے عبادت گزار ہیں، اگر میں ان کے پاس بیٹھوں تو امید ہے کہ اللہ تعالٰی مجھ پر بھی رحم فرمادے۔“ یہ سوچ کر وہ اُس عابد کے پاس بیٹھ گیا، عابد کو اُس کا بیٹھنا بہُت ناگوار گزرا، اُس نے دل میں کہا: ”کہاں مجھ جیسا عبادت گزار اور کہاں یہ پرلے درجے کا گنہگار! یہ میرے پاس کیسے بیٹھ سکتا ہے!“ چنانچِہ اُس نے بڑی حقارت سے اُس شخص کو مخاطِب کیا اور کہا: ”یہاں سے اُٹھ جاؤ!“ اِس پر اللہ تعالٰی نے اُس زمانے کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی بھیجی کہ ”ان دونوں سے فرمایئے کہ وہ اپنے عمل نئے سرے سے شروع کریں، میں نے اس گنہگار کو (اس کے حُسنِ ظن کے سبب) بخش دیا اور عبادت گزار کے عمل (اس کے تکبر کے باعث) ضائع کر دیے۔“ (احیاء علوم الدین، ج3، ص429)

فخر و غرور سے تُو مجھے بچانا
یا ربّ مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ عبادت گزار نے گنہگار کو کمتر اور حقیر جانا تو

اِس تکبر کی وجہ سے اُس کی عبادت ضائع کر دی گئی، فسادی و گنہگار شخص نے عبادت گزار کو اچھا جانا اور اس سے حُسن ظن رکھا تو اُس کے حُسنِ ظن کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُس کی بخشش فرمادی۔

شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: "حُسنِ ظن میں کوئی نُقصان نہیں اور بد گمانی میں کوئی فائدہ نہیں"۔

گمان کی تعریف:

یاد رہے! ہر وہ خیال جو کسی ظاہِری نشانی سے حاصل ہوتا ہے، گُمان کہلاتا ہے، اسے ظَن بھی کہتے ہیں۔ مثلاً دُور سے دُھواں اُٹھتا دیکھ کر آگ کی مَوجودگی کا خیال آنا، یہ ایک گُمان ہے۔

(مفردات اِمام راغب، ص ۵۳۹، ماخوذاً)

گمان کی اقسام:

گُمان (ظن) کی دو (2) قسمیں ہیں: ایک حُسنِ ظن اور دُوسرا سُوئے ظن (بد گمانی)۔

حُسنِ ظن کی تعریف:

حُسنِ ظن کا مطلب ہے اِعْتِقَادُ الْخَیْرِ وَالصَّلَاحِ فِیْ حَقِّ الْمُسْلِمِیْنَ یعنی مُسلمانوں کے حق میں بھلائی اور خیر کا یقین کر لینا۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، باب ماینھی عنه من التهاجر۔۔۸/۷۷۹) جیسے عین جماعت کے وَقْت کسی کو مسجِد سے باہر نکلتا دیکھ کر یہ گمان کرنا کہ اس کا وضو باقی نہ رہا ہو گا یا اسے کوئی اور عُذرِ شرعی دَرپیش ہو گا۔

حسنِ ظن کا حکم:

صدر الافاضل، حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

گمان کی اقسام اور اُن کا حکم بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

"گمان کی کئی قسمیں ہیں، ایک واجب ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا، ایک مُسْتَحَب وہ مومن صالح کے ساتھ نیک گمان رکھنا، ایک ممنوع حرام ہے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بُرا گمان کرنا اور مومن کے ساتھ بُرا گمان کرنا، ایک جائز وہ فاسقِ مُعلن کے ساتھ ایسا گُمان کرنا جیسے افعال اُس سے ظہور میں آتے ہوں"۔(خزائن العرفان، پ ۲۶، الحجرٰت، تحت الآیۃ ۱۲)

حُسنِ ظن کے مُتعلّق احادیثِ طیّبہ:

1. اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ مِنَ الْاِیْمَان، یعنی بیشک حُسنِ ظن رکھنا، ایمان کا حصّہ ہے۔(تفسیر روح البیان تحت الآیۃ، "ان بعض الظن اثم" ج ۹، ص: ۸۴)
2. سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کعبہ کو مُخاطب کر کے اِرشاد فرمایا: تُو خُود اور تیری فضا کتنی اچھی ہے؟ تُو کتنی عظمت والا ہے اور تیری حُرمت کتنی عظیم ہے؟ اُس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی جان ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مؤمن کی جان ومال اور اُس سے اچھا گمان رکھنے کی حُرمت، تیری حُرمت سے بھی زِیادہ ہے۔(سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب حرمۃ دم المؤمن ومالہ، ج ۴، ص ۳۱۹، حدیث: ۳۹۳۲)
3. حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَۃِ "یعنی حُسنِ ظن ایک اچھی عبادت ہے۔" (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی حسن الظن، ج ۴، ص ۳۸۸، حدیث: ۴۹۹۳)

بَیان کردہ آخری حدیثِ مُبارکہ کے تحت مُفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُسلمانوں سے اچھا گُمان کرنا، ان پر بدگُمانی نہ کرنا یہ بھی اچھی عبادات میں سے

ایک عبادت ہے۔(مر آۃ المناجیح ج ۶ ص ۶۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً کسی مسلمان کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنا بھی نیکی ہے، مگر شیطان لَعین ہمیں اس سے روکنے کی پُوری کوشش کرے گا اور پلٹ پلٹ کر وار کرے گا تاکہ ہم کسی طرح بدگمانی میں مُبتلا ہو جائیں۔ بَسا اَوقات شیطان کسی مسلمان کے بارے میں بدگمانی پیدا کرنے کیلئے اس طرح دھوکہ دیتا ہے کہ یہ تیری ہوشیاری اور ذہانت ہے اور چونکہ تُو مومن ہے اور مومن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نُور سے دیکھتا ہے تو تُو نے اپنی مومنانہ فِراست سے حقیقت کا سراغ نکال لیا ہے، حالانکہ حقیقت میں وہ اس وَقت شَیطان کے فریب کا شکار ہو کر بدگمانی کے گُناہ میں مُبتلا ہو رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح فون پر کوئی اَہم بات کرنی ہو تو ایک دو بار جواب نہ ملنے پر تو حُسنِ ظن جما لیا جاتا ہے، لیکن وقفے وقفے سے چند بار کال کرنے پر بھی جب دوسری طرف سے کال ریسیو نہ ہو تو اب بدگمانیوں، غیبتوں، تہمتوں اور دل آزاریوں کا نہ تھمنے والا ایسا سلسلہ شُروع ہوتا ہے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ ایسے موقع پہ اگر کوئی حُسنِ ظن رکھنے، بدگمانیوں سے بچنے اور صِلۂ رحمی کرنے پر مُشتمل نیکی کی دعوت پیش کر دے تو اسے بھی بُری طرح جھاڑ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ جب تک کوئی واضح بات سامنے نہ آجائے، ہمیں حُسنِ ظن ہی رکھنا چاہیے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایسے موقع پر حُسنِ ظن کی ترغیب دِلاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

موبائل فون:

آپ نے کسی کو چند بار بلکہ 100 بار بھی فون یا sms یا ای میل کیا ہو اور جواب نہ ملا ہو، تب بھی

اپنے مُسلمان بھائی کے ساتھ حُسنِ ظن سے کام لیکر عُمدہ عبادت کا ثواب کما لیا کریں (اور اپنا یُوں ذِہن بنایا کریں) کہ جواب نہ دینے میں اُس کی کوئی نہ کوئی مجبوری ہو گی، نیز اِس مسئلے پر بھی نظر رکھئے کہ بِالفرض کسی نے جان بُوجھ کر بھی فون وُصول نہیں کیا یا آپ کے SMS یا ای میل کا جواب نہیں دیا تو شرعاً اس کا گنہگار ہونا ضَروری نہیں، ورنہ تو جس جس کے پاس فون ہو گا وہ بار بار گنہگار ہوتا رہے گا، خُود آپ بھی تو ہر کسی کا ہر ہر فون وُصول نہیں فرماتے ہوں گے۔ مگر افسوس! فون کا جواب نہ ملنے پر شیطان بعض لوگوں کو بَسا اَوقات سب کچھ بُھلا کر غُصّے سے باؤلا بنا دیتا ہے، لہٰذا ٹھنڈے دماغ سے کام لیجئے، اگر آپ غُصّے میں بے صبرے ہو گئے تو غیبتوں، تہمتوں اور بدگمانیوں سے بھر پُور گُناہوں بھرے جملے مُنہ سے نکل سکتے ہیں۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۹۱)

فون وصول کر کے ثواب کمایئے

فون وُصول کرنے والوں کو مدنی پُھولوں سے نوازتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: بے شک ہر کسی کا فون وُصول کرنا واجب نہ سہی، مگر مُسلمان کی دِلجوئی اور اُسے غیبتوں، تہمتوں اور بدگمانیوں وغیرہ گُناہوں سے بچانے کی اچّھی اچّھی نیتوں کے ساتھ، ہاتھوں ہاتھ فون وُصول کر لیجئے اور SMS کا جواب دے دیجئے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فون کرنے والے کو کوئی ایمرجنسی درپیش ہو، آپ اگر سَخت مجبوری کی وجہ سے اُس وَقت فون وُصول نہ کر سکے، تو بعد میں خُود اُسے فون کر لیجئے اور اس کا دل خوش کر کے ثوابِ آخرت کے حقدار بنئے۔ مُسلمان کا دِل خُوش کرنے کے ثَواب کی بھی کیا بات ہے! چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 743 صَفحات پر مشتمل کتاب "جنّت میں لے جانے والے اعمال" صَفْحَہ 534 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نُور کے پیکر،

تمام نبیوں کے سَر وَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مُسلمان کے دِل میں خُوشی داخل کرنا ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج ۱۱ ص ۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹، از غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موبائل فون کے علاوہ دیگر طریقوں سے بدگمانی کو دل میں جگہ دی جاتی ہے، حالانکہ اکثر مَقامات پر حُسنِ ظن سے کام لیتے ہوئے ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: حُسنِ ظن میں کوئی نُقصان نہیں اور بدگُمانی میں کوئی فائدہ نہیں۔ آیئے! حُسنِ ظن کی عادت کو پُختہ کرنے کے لیے حُسنِ ظن کے فوائد اور بدگمانی کے نُقصانات سُنتے ہیں۔

حُسنِ ظن کے فوائد:

حُسنِ ظن قائم کرنے کے بہت سے فوائد ہیں:

1) حُسنِ ظن کی برکت سے بندہ بدگمانی سے بچ کر عظیم ثواب کماتا ہے۔
2) حُسنِ ظن قائم کرنے کی برکت سے ایک مُسلمان بھائی کی عزّت محفوظ ہو جاتی ہے۔
3) جو اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں حُسنِ ظن رکھتا ہے، اسے سُکونِ قلب نصیب ہوتا ہے اور جو بدگُمانی کی بُری عادت میں مُبتلا ہو، اس کے دِل میں وحشتوں کا بسیرا رہتا ہے۔
4) سب سے بڑھ کر یہ کہ حُسنِ ظن قائم کرنے کی صُورت میں بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدَنی

حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔

بدگمانی کے نُقصانات:

بدگمانی کے بہت سے نُقصانات ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

1. اگر سامنے والے پر اپنی بدگمانی کرنے کا اظہار کیا تو اُس کی دِل آزاری کا قوی اندیشہ ہے اور بغیر اِجازتِ شرعی مسلمان کی دِل آزاری حرام ہے۔
2. اگر اس کی غیر موجودگی میں کسی دوسرے پر اِظہار کیا تو غیبت ہو جائے گی اور مُسلمان کی غیبت کرنا حرام ہے۔
3. بدگُمانی کے نتیجے میں تَجَسُّس پیدا ہوتا ہے، کیونکہ دِل محض گُمان پر صَبْر نہیں کرتا، بلکہ تَحْقِیق طَلَب کرتا ہے، جس کی وجہ سے اِنسان تَجَسُّس میں جاپڑتا ہے اور تَجَسُّس یعنی اپنے مُسلمان بھائیوں کے گُناہوں کی ٹَوہ میں رہنا یہ بھی ممنوع ہے۔
4. بدگمانی سے بُغض، حَسَد، کینہ، نَفْرت اور عَداوت جیسے باطِنی اَمراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔

(فتح الباری، ج۱۰، ص۴۱۰، حدیث:۶۰۶۶)

5. بات بات پر بدگمانی کرنے والے شَخْص سے لوگ کتراتے ہیں اور ایسا شَخْص لوگوں کی نگاہوں میں ذَلیل ہو کر رہ جاتا ہے۔

خُدایا عطا کر دے رحمت کا پانی
رہے قلب اُجلا دُھلے بد گُمانی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُسنِ ظن اپنانے کے طریقے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُسنِ ظَن کی عادت بنانے کیلئے چند طریقے بھی سُن لیجئے۔

{1} مُسلمان کی خوبیوں پر نظر رکھئے

مسلمانوں کی خامیوں کی ٹٹول کے بجائے اُن کی خوبیوں پر نظر رکھئے۔ غیبت کرنے والوں، چُغل خوروں اور پاکباز لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ (قیامت کے دن) کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج۳ص۳۲۵حدیث ۱۰، ملتقطاً)

{2} بد گُمانی ہو تو توجُّہ ہٹا دیجئے

جب بھی کسی مُسلمان کے بارے میں دِل میں بُرا گُمان آئے تو اسے فوراً جھٹک دیجئے اور اس کے عمل پر اچھا گُمان قائم کرنے کی کوشِش کیجئے۔ مثلاً کسی اسلامی بھائی کو نعت یا بیان سنتے ہوئے روتا دیکھ کر آپ کے دِل میں اُس کے مُتعلِّق رِیاکاری کی بدگُمانی پیدا ہو تو فوراً اِس کے اِخلاص سے رونے کے بارے میں حُسنِ ظن قائم کرلیجئے۔ جَلِیْلُ الْقَدْر تابعی حضرت سَیِّدُنا سعید بن مسیّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "اصحابِ رسول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم میں سے میرے بعض بھائیوں نے مجھے لکھ کر بھیجا کہ اپنے مُسلمان بھائی کے فعل کو اچھی صُورت پر محمول کرو، جب تک اس کے خلاف کوئی دلیل غالب نہ ہو جائے اور کسی مسلمان بھائی کی زبان سے نکلنے والے کلِمے کو اس وَقت تک بُرا گُمان نہ کرو، جب تک کہ

تم اسے کسی اچھی صُورت پر محمول کرسکتے ہو اور جو خود اپنے آپ کو تُہمت کے لئے پیش کرے، اسے اپنے سِوا کسی کو مَلامت نہیں کرنی چاہیے۔" (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی ترک الغضب، الحدیث ۸۳۴۵، ج۶، ص۳۲۳)

{3} خُود نیک بنئے تاکہ دوسرے بھی نیک نظر آئیں

اپنی اِصلاح کی کوشِش جاری رکھئے، کیونکہ جو خُود نیک ہو وہ دوسروں کے بارے میں بھی نیک گُمان (یعنی اچھے خیالات) رکھتا ہے، جبکہ بُرے شخص کو دوسرے میں بھی بُرائی ہی نظر آتی ہے۔ عَرَبی مقُولہ ہے: **اِذَا سَاءَ فِعْلُ الْمَرْءِ سَاءَتْ ظُنُوْنُهٗ** یعنی جب کسی کے کام بُرے ہوجائیں تو اُس کے گُمان (یعنی خیالات) بھی بُرے ہوجاتے ہیں۔ (فیض القدیر، ج۳، ص۱۵۷)

مِرا تَن صَفا ہو مِرا مَن صَفا ہو
خدا! حُسنِ ظَن کا خزانہ عطا ہو

{4} دُعائے خیر کیجئے

جب بھی کسی مسلمان کے لئے دِل میں بدگُمانی پیدا ہو تو، اُس کے لئے دُعائے خَیر کیجئے اور اُس کی عزّت واِکرام میں اِضافہ کردیجئے۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابُوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه ارشاد فرماتے ہیں: "جب تمہارے دِل میں کسی مسلمان کے بارے میں بدگُمانی آئے تو تمہیں چاہیے کہ اس کی رِعایت (یعنی عزّت و آؤ بھگت وغیرہ) میں اِضافہ کردو اور اس کے لئے دُعائے خَیر کرو، کیونکہ یہ چیز شیطان کو غُصّہ دِلاتی ہے اور اُسے (یعنی شیطان کو) تم سے دُور بھگاتی ہے، یُوں شیطان دوبارہ

تمہارے دِل میں بُرا گُمان ڈالتے ہوئے ڈرے گا کہ کہیں تم پھر اپنے بھائی کی رِعایت اور اُس کے لئے دُعائے خَیر میں مشغول نہ ہو جاؤ۔" (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۱۸۷)

مجھے غیبت و چُغلی و بد گمانی
کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی

{5} اچھی صحبت اختیار کیجئے

بُری صُحبت سے بچتے ہوئے نیک صُحبت اِختیار کیجئے، جہاں اس کی دیگر بَرَکتیں حاصل ہوں گی وہیں حُسنِ ظَن کی عادت بھی بنے گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُسنِ ظَن کی عادت اپنانے اور بد گمانی سے پیچھا چُھڑانے کے لیے تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اعلیٰ اَخلاقی اَوصاف غیر محسوس طور پر ہمارے کردار کا حصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ مَدَنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اپنے سابقہ طرزِ زِندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہو جائے گا، جس کے نتیجے میں اِرْتکابِ گُناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہو گی اور توبہ کی توفیق ملے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں مُسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فُحش کلامی اور فُضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہو جائے گا، یہ تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادی بن جائے گی، غُصیلہ پن رُخصت ہو جائے گا اور اس کی جگہ نرمی

لے لے گی، بے صبری کی عادت ترک کرکے صابرو شاکر رہنا نصیب ہو گا، بدگمانی کی عادتِ بد نکل جائے گی اور حُسنِ ظَن کی عادت بنے گی، تکبُّر سے جان چُھوٹ جائے گی اوراِحْترامِ مُسلم کا جذبہ ملے گا، دُنیاوی مال ودولت کی لالچ سے پیچھا چُھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی، اَلْغَرَض! بار بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زِندگی میں مَدَنی اِنْقلاب برپا ہو جائے گا۔

گنہگارو آؤ! سِیہ کارو آؤ! گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

پِلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ تمہیں عاشقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَرَضِ عصیاں سے نجات:

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے ملیر کے رہائش پذیر اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، فلموں ڈراموں، گانے باجوں کا شیدائی، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سُنَّت داڑھی شریف سے محروم اور فرض نمازوں میں غفلت کا شکار تھا۔ ہمارے محلہ کی مسجد میں درسِ فیضانِ سُنَّت ہوا کرتا تھا، خُوش قسمتی سے ایک روز میں بھی دَرس میں شریک ہو گیا اور درسِ فیضانِ سُنَّت بڑی تَوَجُّہ سے سُننے لگا، جس کی برکت سے عِلْمِ دِیْن سیکھنے کا جذبہ بیدار ہوا، نمازوضو اور غُسل کے فرائض سیکھنے کا ذِہن بنا۔ درس کے بعد جب اسلامی بھائیوں نے ایک دوسرے سے مُلاقات کی تو ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر مجھ سے بھی پُرتپاک انداز میں ملاقات کی اور مجھ پر اِنْفرادی کوشش کرتے ہوئے میرا مدنی ذِہن بنایا۔ میں نے موقع غنیمت جانتے ہوئے، ان سے شرعی مَسائل سیکھنے کے جذبے کا اظہار کیا، جس پر اُنہوں نے میری بھرپُور حوصلہ اَفزائی فرماتے ہوئے شفقت بھرے

انداز میں کہا:"درس میں شرکت کرتے رہیں، اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ سیکھ جائیں گے۔" میں نے اس کے بعد درس میں شرکت کو اپنا معمول بنالیا۔ایک روز شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه کا بیان "قبر کی پہلی رات" سُنا تو میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ میرا دل چوٹ کھا گیا اور میں اپنی دُنیا و آخرت کو سنوارنے کے لئے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے میں سُنَّت کے مُطابِق زِندگی گزارنے والا بن گیا۔ وضو، غُسل اور نماز کو دُرُست کیا، فرض نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ قضا عُمری کا ذِہن بنا اور نوافل پڑھنے کی عادت بھی بن گئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنّت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیة بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

گھر میں آنے جانے کے چند مَدَنی پھول:

(1) جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: ”بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ“ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔

(ابوداود، ج۴ص۴۲۰حدیث۵۰۹۵)

اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللّٰہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی۔ (2) اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مثلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے (3) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مثلاً بِسۡمِ اللّٰہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے (4) اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیۡن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالۡمُحتار ج۹ص ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مُبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (ص۹۶، شرح الشّفاء للقاری ج۲، ص۱۱۸) (5) جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ (6) اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے، کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اِجازت نہ دی ہو (7) جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تا کہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے (8) کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے (9) واپَسی پر اَہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی اَدا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سُنّتوں بھرا رِسالہ وغیرہ بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جَلد نَجات پانے والا شَخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا میں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غَوث و رضا دے

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصۡطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

1 ...فردوس الاخبار، ج ۲/ ۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً[2] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

[2] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

کروں گا۔❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔❀ نَظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رشتے دار سے جب سخت دُکھ پہنچا

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطاؔر قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عظیمُ الشان تصنیف **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ نمبر160 پر ہے:

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنے خالہ زاد بھائی، غریب ونادار و مُہاجر اور بدری صَحابی حضرتِ سیِّدُنا مِسطَح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جن کا آپ خرچ اُٹھاتے تھے، ان سے سخت رَنج پہنچا اور وہ رَنج یہ تھا کہ اُنہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پیاری بیٹی یعنی اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ، طیّبہ، طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پر تُہمت لگانے والوں کے ساتھ مُوافَقت کی تھی یعنی اُن کا ساتھ دِیا تھا۔ اِس پر حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (سیِّدُنا مِسطَح بن اُثاثَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو) خرچ نہ دینے کی قسم کھالی، تو پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر22 نازِل ہوئی۔

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْاؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۲۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گُنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیئے کہ مُعاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جب یہ آیت سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پڑھی تو حضرتِ سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا: بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) میری مَغْفِرت کرے اور میں مِسطح (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے ساتھ جو سُلوک کرتا تھا، اُس کو کبھی مَوقُوف (یعنی بند) نہ کروں گا چُنانچِہ آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے اس (مالی تعاوُن) کو جاری فرمادیا۔ (خزائن العرفان ص ۵۶۳ از نیکی کی دعوت ۱۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے خالہ زاد بھائی (یعنی اپنے کزن) حضرت سَیِّدُنا مِسْطَح بن اُثَاثَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے قطعِ تَعلُّقی (یعنی تعلقات ختم) کرنے کی قَسَم کھالی تھی مگر جب یہ آیتِ مُبارکہ نازِل ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رِضائے الٰہی کی خاطر حضرت سَیِّدُنا مِسطح بن اُثاثَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مُعاف فرمادیا۔ غور کیجئے! اگر ایسا مُعامَلہ ہمارے ساتھ پیش آجائے تو ہم ایسے شخص سے بات چیت، مَیل جَول، حتّٰی کہ سَلام دُعا کرنا بھی چھوڑ دیتے ہیں بلکہ ہم تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر رِشْتہ داروں سے تَعلُّقات توڑ دیتے، حُسنِ سُلوک یعنی اچھے سلوک سے ہاتھ کھینچ لیتے اور بات چیت خَتْم کر دیتے ہیں۔ ہم سبھی کو چاہیئے کہ غور کریں کہ خاندان میں کس کس سے اَن بَن ہے جب معلوم ہو جائے تو اب اگر شَرْعی عذر نہ ہو تو فوراً ناراض رشتے

داروں سے ”صُلح وصفائی“ کی ترکیب شُروع کر دیں۔ اگر جُھکنا بھی پڑے تو بے شک رِضائے الٰہی کیلئے جُھک جائیں۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سر بُلندی پائیں گے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہُ یعنی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجِزی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔(شُعَبُ الْاِیمان ج۶ص ۲۷۶حدیث ۸۱۴۰) اپنے گھروں اور مُعاشَرے کو اَمن کا گہوارہ بنانے کے لئے اپنے قَرابت داروں سے حُسنِ سُلُوک اور صلہ ٔرحمی کی عادت بنایئے اور جس قدر ممکن ہو قطع تَعلّقی سے بچنے کی کوشش کیجئے کیونکہ دیگر گُناہوں کا وَبال تو صرف گُناہ کرنے والے پر ہی آتا ہے مگر رِشتہ داری توڑنے کی نحوست کے سبب پُوری قوم رَحمتِ الٰہی سے محروم ہو جاتی ہے۔

صِلہ ٔرحمی کا قرآنی حکم

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں رِشتہ داروں، یتیموں، بے سہاروں کے ساتھ صِلہ ٔرحمی کرنے کا حکم دیا ہے چُنانچہ پارہ 21 سُوْرَۃُ الرُّوْم کی آیت نمبر 38 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ٘ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۳۸

تَرجَمۂ کنزالایمان: تو رشتہ دار کو اُس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو یہ بہتر ہے اُن کے لئے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور اُنہیں کا کام بنا۔

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ تمام قَرابت داروں کے حُقُوق اَدا کرنے کا حکم دے رہی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ہر رِشتہ دار کا حق ہے، اس میں تمام قرابت دار شامل ہیں اور اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قرابت داروں سے سُلُوک اور صَدَقہ و خَیرات نام و نُمود، رَسْم کی پابندی سے نہ کرے، مَحْض رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی

رِضا کے لیے کرے، تب ثواب کا مُستَحِق ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ① (پارہ:۴، النساء:۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشتوں کا لحاظ رکھو، بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

مفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: مُسلمانوں پر جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ضروری ہے، ایسے ہی قَرابت داروں کے حق اَدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ مزید اِرشاد فرماتے ہیں: اپنے عزیزوں، قریبوں پر اچھا سُلُوک بہت ہی مُفید ہے، دُنیا میں بھی، آخرت میں بھی، اس سے زِندگی، موت، آخرت سب سنبھل جاتی ہے۔

(تفسیرِ نعیمی، ج۴، ص۴۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے کا حکم دیا ہے۔ اس کو یُوں سمجھئے کہ حکومتِ وَقت اگر کسی کو کسی کام سے مَنْع کر دے اور اس جُرم کے مُرتکب (یعنی اُس جرم کے کرنے والے) پر سزا کا اِعلان بھی کر دے، تو کوئی سمجھدار شخص جان بُوجھ کر اس کام کو ہرگز نہیں کرے گا اور اس سے بچنے کی کوشش کرے گا، ذَرا سوچئے کہ ہم ایک دُنیاوی حاکم کے مَنْع کرنے پر تو ایک جُرم سے گھبرائیں، مگر رَبُّ الْعَالَمِیْن جو اَحْکَمُ الْحاکِمین ہے ہمارے نَفْع و نُقصان کا مالک ہے، ہماری زِندگی و موت اسی کے قبضۂ قُدرت میں ہے، ایسی قُدرت و طاقت رکھنے والی ذات کے اَحکامات کے بَرخِلاف ہم کام کرتے پھریں تو یہ کیسی نادانی ہے؟ صِلۂ رحمی کی اس قدر اَہمیّت ہے کہ اگر کوئی اپنے رِشتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک یعنی اچھا سلوک نہ کرنے کی قسم کھا بیٹھے تو ایسی

صُورت میں بھی صِلۂ رحمی کرنے کا حکم ہے اور قسم کا کفّارہ اَدا کرنا ہو گا۔

قسم توڑ دو!

حضرتِ سیِّدُنا اَبُوالْاَحْوَص عَوف بنِ مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما اپنے والدِ سے روایت کرتے ہیں، ان کے والد فرماتے ہیں: میں نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں: کہ میں اپنے چچازاد بھائی سے کچھ مانگتا ہوں، تو وہ نہیں دیتا اور نہ ہی صِلۂ رِحمی کرتا ہے، پھر جب اُسے میری ضرورت پڑتی ہے تو میرے پاس آتا ہے، مجھ سے کچھ مانگتا ہے، حالانکہ میں قسم کھا چکا ہوں کہ نہ اُسے کچھ دوں گا اور نہ ہی صِلَۂ رِحمی کروں گا۔ تو حُضُور، سَراپا نُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے حکم دیا کہ جو کام اچّھا ہے وہ کروں اور اپنی قسم کا کفّارہ دے دوں۔

(نَسائی، ص ۶۱۹، حدیث: ۳۷۹۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رکھئے کہ اگر کسی نے ظُلمًا اِیذا دینے، قطع تعلق کرنے، یا کسی کے حقوق ادا نہ کرنے کی قَسم کھائی، تو اِس قَسم کو توڑ کر اس کا کَفّارہ دینا ہو گا اور اس قسم کو پُورا کرنا گناہ ہے جیسا کہ

سب سے زیادہ گناہ

رَحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں کو نقصان پہنچانے کے لئے قَسم کھائے، تو خدا عَزَّوَجَلَّ کی قَسم! اُس کو نُقصان دینا اور قَسم کو پُورا کرنا، اللّٰہ تعالٰی کے نزدیک زیادہ گُناہ ہے، اِس سے کہ وہ اِس قَسم (توڑنے) کے بدلے کَفّارہ دے کہ جو اللّٰہ تعالٰی نے اُس پر مُقرَّر فرمایا ہے۔ (بُخاری، کتاب الایمان والنذر، باب قول اللّٰہ تعالٰی، ۲۸۱/۴، حدیث: ۶۶۲۵)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص اپنے گھر والوں میں سے کسی کا حق مارنے پر قسم کھالے مثلًا یہ کہ میں اپنی ماں کی خدمت نہ کروں گا یا ماں باپ سے بات چیت نہ کروں گا، ایسی قسموں کا پُورا کرنا گناہ ہے۔ اِس پر واجِب ہے کہ ایسی قسمیں توڑے اور گھر والوں کے حُقُوق اَدا کرے، خیال رہے! یہاں یہ مطلب نہیں کہ یہ قَسم پُوری نہ کرنا بھی گُناہ، مگر پُوری کرنا زیادہ گُناہ ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسی قَسم پُوری کرنا بہُت بڑا گناہ ہے، پُوری نہ کرنا ثواب، کہ اگرچہ رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے نام کی بے اَدَبی قَسم توڑنے میں ہوتی ہے۔ اِسی لیے اُس پر کفّارہ واجِب ہوتا ہے، مگر یہاں قسم نہ توڑنا زِیادہ گُناہ کا باعث ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۱۹۸ مُلَخَّصًا)

صِلَۂ رحمی کا مطلب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صِلۂ رحمی کی اَہمیّت تو ہم نے سُن لی، صِلۂ رحمی کہتے کسے ہیں؟ آیئے اس کی تعریف بھی سُنتے ہیں۔ صِلَہ کا لُغوی معنٰی ہے: **اِیْصَالُ نَوْعٍ مِّنْ اَنْوَاعِ الْاِحْسَانِ** یعنی کسی بھی قسم کی بھلائی اوراِحسان کرنا۔ (الزواجر، ۲/۱۵۶) اور رِحْم سے مُراد قَرابت، رِشتے داری ہے۔ (لسان العرب، ۱/۱۴۷۹) بہارِ شریعت میں ہے صِلۂ رحم کے معنیٰ: رشتے کو جوڑنا ہے، یعنی رشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلوک (یعنی بھلائی) کرنا۔ (بہارِ شریعت۔ ج۳، ص۵۵۸)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ساری اُمّت کا اِس پر اِتّفاق ہے کہ صِلَۂ رحم واجب ہے اور قطعِ رحم حرام ہے، احادیث میں بغیر کسی قید کے رشتہ والوں کے ساتھ اچّھا سُلوک کرنے کا حکم آیا ہے۔ قرآنِ مجید میں بھی بِلا قید ذَوِی الْقُرْبٰی (یعنی قَرابَت والے) فرمایا گیا، مگر یہ بات ضَرور ہے کہ رِشتے میں چُونکہ مختلف دَرَجات ہیں، اِسی طرح

رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کے دَرَجات میں بھی فرق ہوتا ہے۔ والِدَین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، اُن کے بعد وہ رشتے دار جن سے نَسَبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو، اُن کے بعد بَقِیَّہ رشتے والوں کا۔ رشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مُطابِق رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کی مختلف صُورَتیں ہیں مثلاً اُن کو ہَدِیّہ و تُحفہ دینا وغیرہ اور اگر اُن کو کسی بات میں تمہاری اِمداد دَرْکار ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی مُلاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، اُن سے خط و کِتابت جاری رکھے تاکہ بے تَعَلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رشتے داروں سے تعلُّقات تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت میں اِضافہ ہو گا۔ (فی زمانہ چونکہ خط و کتابت کا رواج بہت ہی کم ہے لہٰذا فون یا انٹرنیٹ وغیرہ کے ذَرِیعے بھی رابِطے کی ترکیب بنائی جاسکتی ہے، کیونکہ مقْصَد آپس کے تَعلُّقات کو برقرار رکھنا ہے خواہ وہ کسی بھی طریقے سے ہوں) (بہار شریعت، ۳/۵۵۸، حصہ ۱۶ ملخصًا)

رشتہ داروں سے تعلق مضبوط کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے رِشتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے تَعَلُّق میں ہمیشگی کو ملحوظ رکھنا، ان کی مدد و خَیْر خواہی کرنا، غمی خُوشی اور دُکھ دَرْد میں ان کے ساتھ شریک ہونا، تَقاریب و تہوار میں انہیں مَدْعُو کرنا، ان کی دعوتوں میں شرکت کرنا اور اس طرح کے دیگر سب نیک کام صلۂ رحمی میں شامل ہیں۔ صِلَۂ رِحمی (رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک کرنے) کا یہ مطلب نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی، تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا، تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتًا

صِلَۂ رِحم (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے، بے اِعتنائی (یعنی لاپرواہی) کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی مُراعات (یعنی لحاظ ورعایت) کرو۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ص۶۷۸، از نیکی کی دعوت، ص۱۵۸)

صلہ رحمی کی حقیقت:

نبیِ مکرم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: رِشتہ جوڑنے والا وہ نہیں، جو یہ بدلہ چُکائے، لیکن جوڑنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑ دے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب لیس الواصل بالمکافی، حدیث: ۵۹۹۱، ۹۸/۴) ایک اور حدیثِ پاک ہے کہ ان لوگوں میں سے مت بنو، جو یہ کہتے ہیں: اگر لوگ ہم سے بھلائی کریں گے، تو ہم بھی بھلائی کریں گے اور اگر لوگ ہم پر ظُلم کریں گے، تو ہم بھی بدلے میں ظُلم کریں گے، بلکہ خُود کو اس بات کا عادی بناؤ کہ لوگ تُم سے اچھائی کریں تو تُم بھی ان سے اچھائی کرو اور اگر لوگ تم سے بُرائی کریں، تب بھی تم ظُلم نہ کرو!۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الاحسان والعفو، حدیث: ۲۰۱۴، ۴۰۵/۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دونوں اَحادیثِ مُبارکہ جو ابھی ہم نے سُنیں، ان سے معلوم ہوا کہ صِلۂ رحمی کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی رِشتہ دار ہمیں محروم کرے، تب بھی ہم اسے عطا کریں، وہ اگر ظُلم کرے تو پھر بھی ہم اسے مُعاف کر دیں۔ ہمیں چاہیے کہ اگر ہمارے وہ رشتہ دار جو ہم سے رُوٹھے ہوئے ہیں، سالہا سال سے قطع تَعَلُّق اِختیار کر رکھا ہے یا معمولی سے بات پر بول چال بند ہے، تو ہمیں خُود ان کے پاس جاکر سمجھانا چاہیے اور مُعافی تلافی کرنی چاہیے۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ سب

ہمارے نَفْس پر بہت گِراں گُزرے گا اور شیطان کبھی بھی آپس میں صُلح نہیں کرنے دے گا اور ہمارے ذِہن میں طرح طرح کے وَسْوَسے ڈالے گا کہ "ہم اس کے گھر پر کیوں جائیں، جو ہمارے گھر میں قدم رکھنا ہی گوارا نہیں کرتا" یا "جو ہماری دعوت ٹھکرادے، ہم اس کی دعوت کیوں قبول کریں؟" "جو ہماری کسی تقریب میں آنا نہیں چاہتا، ہم اس کے پاس کیونکر جائیں؟" "ہر بار ہم ہی پہل کیوں کریں؟" "آخر ہم کتنا جھکیں؟" وغیرہ وغیرہ اس طرح کے بہت سے وَسْوَسے ذِہن میں آئیں گے، لیکن یاد رکھئے! یہی اِمتحان کا وَقْت ہے کہ ہم اپنے نَفْس کی بات مان کر اپنی آخرت برباد کرتے ہیں یا اپنے نَفْس پر جبْر کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات پر عمل کرکے اپنی آخرت کی بہتری کا سامان کرتے ہیں۔ اس لیے ہمت کیجئے! شیطان کی مُخالَفت کیجئے اور صلۂ رحمی کا ثواب پانے کی نیّت سے اپنے ناراض رِشتہ داروں کو مَنانے کا پکّا اِرادہ کرلیجئے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیثِ مُبارَکہ بیان فرمارہے تھے، اِس دَوران فرمایا: ہر قاطعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہماری محفل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پُھوپھی کے ہاں گیا جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہوگئے تو اُس نوجوان سے پُھوپھی نے کہا: تم جاکر اس کا سبب پُوچھو، آخر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِعلان کی کیا حکمت ہے؟) نوجوان نے حاضر ہوکر جب پُوچھا تو حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میں نے حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ سُنا ہے: "جس قوم میں قاطعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس قوم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا

نُزول نہیں ہوتا۔ ‘‘ (اَلزَّواجِرُعَنِ اقتِرافِ الکبائِرج ۲ ص ۳۵۱)

صِلۂ رحمی کے فضائل

آیئے ترغیب کے لیے صِلۂ رحمی کی فضیلت کے مُتَعلِّق تین(3) فرامینِ مُصطَفٰے سُنتے ہیں۔

1) جو چاہے کہ اس کے رِزْق میں وُسعت دی جائے اور اس کی موت میں دیر کی جائے تو وہ صلۂ رحمی کرے۔(بخاری، کتاب الادب، باب من بسط له فی الرزق۔۔، حدیث: ۵۹۸۵، ۹۷/۴)

2) رشتے جوڑنا گھر والوں میں مَحبَّت ہے، مال میں برکت ہے، عُمر میں درازی ہے۔(ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی تعلیم النسب، حدیث: ۱۹۸۶، ۳۹۴/۳)

3) بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک قوم کی وجہ سے دُنیا کو آباد رکھتا ہے اوران کی وجہ سے مال میں اِضافہ کرتا ہے اور جب سے انہیں پیدا فرمایا ہے، ان کی طرف ناپسندیدہ نظر سے نہیں دیکھا۔ "عرض کیا گیا، "یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیسے ؟"فرمایا، "ان کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلُّق جوڑنے کی وجہ سے۔" (المعجم الکبیر، رقم ۱۲۵۵۶، ج ۱۲، ص ۶۷)

صِلَہ رِحمی کرنے کے 10 فائدے:

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابُواللَّیث سمرقندی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صِلۂ رحمی کرنے کے 10 فائدے ہیں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہوتی ہے ❀ لوگوں کی خوشی کا سبب ہے ❀ فرشتوں کو مَسرّت ہوتی ہے ❀ مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے ❀ شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے ❀ عُمر بڑھتی ہے ❀ رِزق میں برکت ہوتی ہے ❀ فوت ہوجانے والے آباء و اَجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خُوش ہوتے ہیں ❀ آپس میں مَحبَّت بڑھتی ہے ❀ وفات کے بعد اس

کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے حق میں دُعائے خیر کرتے ہیں۔

(تَنبیہُ الغافِلین ص۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قَطعِ رحمی کا سبب بدگُمانی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی صِلۂ رحمی یعنی اپنے رشتہ داروں سے اچھا سُلُوک کرنے میں عزّت و شَرافت، نَجاتِ آخرت، خُوشنودیِ رَبُّ العزّت، ترقّیِ رِزْق اور عُمر میں برکت کے ساتھ ساتھ بہت سی برکتیں ہیں۔ جبکہ رشتہ توڑنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اورآخرت کی بربادی کے ساتھ ساتھ دُنیوی نُقصانات بھی بہت زِیادہ ہیں۔ عُموماً رِشتہ داری ختم ہونے کا سبب حُسنِ ظن کی کمی اور بدگمانی کی کثرت بھی ہے۔ افسوس! ہمارے مُعاشَرے میں شکوک وشُبہات کی بُنیاد پر ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانی کرنا عام ہے، مثلاً ہم نے اپنے کسی عزیز کو کسی تقریب میں شرکت کی دعوت دی، لیکن وہ کسی تقریب میں شرکت نہیں کر پائے، تو اب اس کا ٹھیک ٹھاک نوٹِس لیا جاتا، خُوب تنقیدیں اور غیبتیں کی جاتی ہیں اور یہ ذِہن بنالیا جاتا ہے کہ چونکہ اس نے ہماری تقریب کا "بائیکاٹ" کیا ہے، اس لیے ہم بھی اس کی کسی تقریب میں شرکت نہیں کریں گے اور یُوں محض بدگُمانی کی بُنیاد پر دو(2) خاندانوں میں اَن بَن ہو جاتی ہے اور وَقْت گُزرنے کے ساتھ ساتھ یہ دُوریاں اس قدر پُختَہ ہو جاتی ہیں کہ برسہابرس تک فَرِیْقَیْن ایک دوسرے سے جُدا رہتے ہیں۔ "حالانکہ کوئی ہمارے یہاں شریک نہ ہوا ہو تو اُس کے بارے میں اچّھا گمان رکھنے کے کئی پہلو نکل سکتے ہیں، مَثَلًا وہ نہ آنے والا بیمار ہو گیا ہو گا، بُھول گیا ہو گا، ضَروری کام آپڑا ہو گا، یا کوئی سخت مجبوری ہو گی، جس کی وضاحت اس کے لئے دُشوار ہو گی وغیرہ

وغیرہ۔ وہ اپنی غیر حاضری کا سبب بتائے یا نہ بتائے، ہمیں حُسنِ ظن رکھ کر ثواب کمانے اور جنّت میں جانے کا سامان کرتے رہنا چاہیے۔

حُسنِ ظن کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ** یعنی حُسنِ ظَن عُمدہ عِبادت ہے۔ (ابوداؤد ج ۴ ص ۳۸۷ حدیث ۴۹۹۳) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مُسلمانوں سے اچھّا گمان کرنا، ان پر بدگُمانی نہ کرنا یہ بھی اچّھی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔ (مراٰۃُ المناجیح ج ۶ ص ۶۲۱)

اور بالفرض اگر ہمارا کوئی رشتے دار سُستی کے سبب یا کسی بھی وجہ سے یا جان بُوجھ کر ہمارے یہاں نہیں آیا، یا ہمیں اپنے یہاں مدعو نہیں کیا، بلکہ اس نے کُھلّم کُھلّا ہمارے ساتھ بد سُلوکی کی تب بھی ہمیں حوصلہ بڑا رکھتے ہوئے تعلُّقات بر قرار رکھنے چاہئیں، حضرت سیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون و مکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیمُ الشّان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) مَحَل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلم کرے، یہ اُسے مُعاف کرے اور جو اُسے محروم کرے، یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطعِ تَعلُّق کرے یہ اُس سے ناطہ (یعنی تعلُّق) جوڑے۔ (اَلْمُستَدرَک لِلْحاکِم ج ۳ ص ۱۲ حدیث ۳۲۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بسا اَوقات رشتہ داروں سے لا تعلّقی اور قَطعِ رحمی کی وجہ ان سے سَرزَد ہونے والی معمولی غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ ہمارا کوئی رِشتہ دار اگر بُھولے سے کوئی بات کہہ دے یا

کوئی ایسا کام کر ڈالے، جو ہماری دل آزاری کا سبب بنے تو ہم اپنے عُیُوب کو پَسِ پُشت ڈال کر نَفْس و شیطان کی چالوں میں آکر اُس رِشْتے دار سے بات چیت، لَیْن دَیْن اور دیگر مُعامَلات و تَعَلُّقات ختم کرڈالتے، اُس کی اینٹ سے اینٹ بجانے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس سے بائیکاٹ کرنے کا اِرادہ کرلیتے ہیں۔ اب وہ بے چارہ ہمارے سامنے ہاتھ جوڑے، بار بار مُعافی مانگے، مَعْذرت چاہے مگر ہم اسے بخشنے کو تیار نہیں ہوتے اور ہمیں کوئی سمجھانے کی کوشش کرے، تو اسے بھی خاموش کرا دیتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں آپس میں دُشمنی و حَسَد رکھنے، تَعَلُّقات توڑنے اور مَعْذِرَت کرنے والوں کی مَعْذِرَت کو رَدّ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ

بھائی بھائی بن جاؤ

نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو، نہ ایک دوسرے سے دُشمنی کرو، نہ حَسَد کرو، نہ تَعَلُّقات توڑنے والے بنو اور اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ مُسلمان، مُسلمان کا بھائی ہے، نہ اُس پر ظُلْم کرتا ہے، نہ اُسے مَحروم کرتا ہے اور نہ اُسے رُسوا کرتا ہے۔ (مسلم، کتاب البر و الصلة، تحریم ظلم المسلم... الخ، ص ۱۳۸۶، حدیث: ۲۵۶۴ ملتقطاً بتقدم وتاخر) ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ مِنْ شَیْءٍ بَلَغَہُ عَنْہُ فَلَمْ یَقْبَلْ عُذْرَہٗ لَمْ یَرِدْ عَلَی الْحَوْضِ یعنی جو کوئی اپنے مُسلمان بھائی سے مَعْذرت کرے اور وہ اُس کا عُذر قبول نہ کرے تو، اُسے حوضِ کوثر پر حاضِر ہونا نصیب نہ ہوگا۔ (معجم الاوسط، ۴/۳۷۶، حدیث: ۶۲۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک چھت تلے، پھر بھی ناراضی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! جب ایک عام مُسلمان سے اچھا سُلُوک کرنے، اس سے مَحَبَّت قائم رکھنے، تعلُّق بنانے اوراسے نبھانے کی ترغیب ہے تو وہ اَفراد کہ جن کے ساتھ ہمارے خُون کے رشتے قائم ہیں، مثلاً والدین، بہن، بھائی، چچا، بھتیجے اور ماموں، بھانجے وغیرہ تواُن کے ساتھ تو ہمیں اور بھی زیادہ حُسنِ سُلُوک اور خَیر خواہی کا برتاؤ کرنا چاہیے اور رِشتہ داروں میں سے بھی سب سے زیادہ ہمارے حُسنِ سُلُوک کے مُستَحِق ہمارے والدین اور بہن بھائی ہیں۔ والدین وہ ہیں جنھوں نے ہمیں پالا، ہماری اچھی تَربِیَت کی، اچھائی بُرائی کی تمیز سکھائی، خُود مَشَقَّت اُٹھا کر ہماری راحت کا سامان کیا۔ جبکہ بہن بھائی وہ ہیں، جو ہمارے بچپن کے ساتھی، اچھے بُرے وَقت کے رفیق اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں۔ مگر افسوس! کہ آج کل اگر والِدَین اپنی اَولاد سے نالاں دِکھائی دیتے ہیں تو اَولاد بھی اپنے والِدَین سے مُنہ موڑتی نظر آتی ہے، بڑے بہن بھائی اپنے چھوٹوں سے ناراض ہیں تو چھوٹے بھی اپنے بڑے بہن بھائیوں کے ساتھ اَدَب واِحترام سے پیش آنے کو تیار نہیں۔ افسوس! کہ معمولی سی تلخیوں کی بِنا پر ایک چھت تلے رہنے کے باوُجود کئی کئی دن تک سگے بہن بھائیوں کی آپس میں بات چیت بند رہتی ہے اور اگر دُور رہتے ہوں تو کئی کئی مہینے بَسا اَوقات سالوں تک ایک دوسرے کی صُورت دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰه اَستَغفِرُ اللّٰه!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مُسلمان بننے، نمازوں اور سُنَّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُعاشرے کے کئی بگڑے ہوئے اَفراد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے راہِ راست پر آکر خوب نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا رہے ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اپنے آپ کو مختلف مدنی کاموں میں مشغول رکھنے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنتے ہیں:

صدائے مدینہ لگاتا ہوں!

مَتھرا(ھند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یُوں بیان ہے، میں ایک ماڈَرن نوجوان تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنا میرا مَشْغَلہ تھا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسیٹ ’’T.V. کی تباہ کاریاں‘‘ سُننے کا شَرَف حاصِل ہوا، جس نے میری کایا پلٹ دی، میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلِک ہوگیا۔ مجھے APENDIX کی بیماری ہوگئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ میں گھبرا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلِّغ کی اِنفرادی کوشِش کے نتیجے میں زِندگی میں پہلی بار عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربِیَت کے 3 دن کے مَدَنی قافِلے کا مُسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بِغیر آپریشن کے میرا مرض جاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے جَذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے، اب ہر ماہ 3 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں، ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ جَمع کرواتا ہوں اور مُسلمانوں کو نمازِ فَجر کیلئے جگانے کی خاطِر گھوم پھر کر صَدائے مدینہ لگاتا ہوں۔ (فیضانِ سنت، ص۲۴۸)

بے عمل باعمل بنتے ہیں سر بَسر	تُو بھی اے بھائی کر قافِلے میں سفر
اچّھی صُحبت سے ٹھنڈا ہو تیرا جگر	کاش! کرلے اگر قافِلے میں سفر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جو تم سے توڑے، تم اس سے جوڑو!

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ ”بہشت کی کُنجیاں“ بہت ہی ایمان اَفروز کتاب ہے، اس کتاب میں رنگ برنگے مدنی پُھول کیا کیا قیمتی خُوشبو لُٹا رہے ہیں، آیئے سُنتے ہیں: جنّت کیا ہے؟ جنّت کہاں ہے؟ جنّتیں کتنی ہیں؟ اہلِ جنّت کی عُمر کتنی ہو گی، جنّت میں لے جانے والے اعمال کون کون سے ہیں؟ تِلاوتِ قرآنِ کریم کی برکات، دَرَجۂ شہادت ملنے کا آسان طریقہ، مسلمانوں کی پردہ پوشی کے فضائل، لوگوں کی خطاؤں کو مُعاف کرنے کی فضیلت اور بہت سی دِینی معلومات سے مال مال یہ کتاب مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کی جاسکتی ہے، اِسی شاندار کتاب میں شَیْخُ الحدیث، حضرتِ علّامہ مَولانا عبدُ المصطفٰے اَعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انہی حالات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِس زمانے میں ذرا ذرا سی باتوں پر لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ”میں آج سے تیرا بھائی نہیں اور تُو میری بہن نہیں“ اِسی طرح بھائی بھائی سے یہ کہہ دیتا ہے کہ ”میں آج سے تیرا بھائی نہیں اور تُو میرا بھائی نہیں“ یہ قَطعِ رِحم یعنی رشتوں کو کاٹنا ہے جو حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے، لٰہذا ہر مُسلمان کو ہمیشہ اِس کا خیال رکھنا چاہیے کہ کسی رشتے دار سے تَعَلُّق نہ کاٹے بلکہ ہمیشہ اِس کوشش میں لگا رہے کہ رشتے داروں سے تَعَلُّق قائم رہے اور کبھی بھی رشتہ کٹنے نہ پائے۔ بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ جو رشتے دار ہم سے تَعَلُّق رکھے گا، ہم بھی اُس سے تَعَلُّق رکھیں گے اور جو ہم سے کٹ جائے گا، ہم بھی اُس سے کٹ جائیں گے، یہ کہنا اور یہ طریقہ بھی اِسلام کے خِلاف ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) رشتے داروں کے ساتھ تَعَلُّق کاٹ دینے کی ایک ہی صُورت جائز ہے اور وہ یہ کہ شریعت کے مُعاملے میں تَعَلُّق کاٹ دیا جائے، مثلاً کوئی رشتے دار اگرچہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہو، اگر وہ

مُرتَد (یعنی اسلام سے پھر جائے) یا گمراہ وبد دِین ہو جائے تو پھر اُس سے تَعلُّق کاٹ لینا واجب ہے یا کوئی رشتہ دار کسی گُناہِ کبیرہ میں گرِفتار ہے اور منع کرنے پر بھی باز نہیں آتا بلکہ اپنے گُناہ کبیرہ پر ضِد کرکے اَڑا ہوا ہے تو اُس سے بھی قطعِ تَعلُّق کرلینا ضروری ہے، کیونکہ اُس کے ساتھ تَعلُّق رکھنا اور تعاوُن کرنا گویا اُس کے گُناہِ کبیرہ میں شرکت کرنا ہے اور یہ ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ (بہشت کی کنجیاں، ص۱۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صلۂ رحمی کرنا، ایک مجبوری:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رشتے داروں کے حُقُوق کی اَدائیگی اور اُن سے صِلَۂ رِحمی کرنا، یقیناً باعثِ سعادت ہے، لیکن ہمیں اِس کا کامل فائدہ اُسی صُورت میں نصیب ہوگا کہ جب ہم دل سے اِس نیکی کو سَر اَنجام دیں گے۔ افسوس! اب رشتہ داری تو صِرف نام کی رہ گئی ہے اور آج کل صِلَۂ رِحمی کرنا گویا کہ ایک مجبوری بن چکی ہے، بعض لوگ ظاہراً تو بڑے مِلَنْسار لگتے ہیں، لیکن اُن کا سینہ مسلمانوں کے کینے سے بھرا ہوتا ہے، بعض نادان نفس وشیطان کے بہکاوے میں آکر ذاتی وُجوہات کی بِنا پر یاخواہ مخواہ رشتے داروں سے قَطعِ تَعلُّق کرلیتے ہیں اور دوستوں پر تو دل کھول کر خرچ کرتے ہیں لیکن آہ! اپنے والدَین، بہن بھائیوں، چچاؤں، بھتیجوں اور بھانجوں وغیرہ کے حُقوق سے بالکل ہی غافل ہوتے ہیں، شادی وغیرہ کی تقاریب ہوں یا مُبارک اَیّام کی آمد، بُزرگوں کے اِیصالِ ثواب کی نذر ونیاز کا اِہتِمام ہو یا اجتماعِ ذکر ونعت وغیرہ، بعضوں کا یہ معمول ہوتا ہے کہ وہ اِن میں صرف اُنہی رشتے داروں کو دعوت دینے کی زحمت کرتے یا اُنہی کے گھروں میں کھانا وغیرہ بھجوادیتے ہیں کہ جو اُنہیں اپنے یہاں کی تقاریب میں بُلاتے ہیں یا جن قرابت داروں کے ساتھ اُن کے مَفادات وابستہ ہوتے ہیں، اِس

کے بَرعکس جو رشتے دار اُن کے کام نہیں آتے یا بے چارے غُربت و اَفلاس کے باعث اُنہیں اپنے یہاں نہیں بُلاتے، تو ایسوں کو اپنی تقاریب میں بُلانا تو کُجا اُن سے دُعا سلام کی حد تک بھی تَعلُّقات قائم رکھنا اُنہیں ناگوار گُزرتا ہے، یوں ہی مُستَحِقِّیْن زکوٰۃ رشتے داروں کو بھی مسلسل نظر انداز کیا جاتا ہے، حتّٰی کہ کچھ خاندانوں کے درمیان ذاتی دُشمنیاں اُنہیں فوتگی کے موقع پر کفن دفن، نمازِ جنازہ پڑھنے اور تَعزِیَت کے مُعاملے میں آڑ بن جاتی ہیں، الغَرَض رشتے داروں میں اب پہلے جیسی مَحبَّت و خُلوص اور خَیر خواہی کا جذبہ بالکل ہی ختم ہوتا دکھائی دے رہا ہے، کیونکہ ہم نے اُن کے درمیان خُود ساختہ دَرَجہ بندیاں کر دی ہیں، ایسے نازُک حالات کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا ذرا مشکل نہیں کہ حقیقی صِلۂ رِحمی کو اب ایک بوجھ سمجھا جانے لگا ہے۔

بھائی حق مت مارنا گھر بار کا
ورنہ ہوگا مستحق تُو نار کا

قریبی رشتہ داروں سے قطعِ تَعلُّق کرنے اور مشکل میں ان کے کام نہ آنے کی مذمت پر چند عبرت آموز احادیثِ مُبارکہ سُنئے، خوفِ خدا سے لرزیئے اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے کی نِیَّت کر لیجئے:

1. اے اُمتِ محمد (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ)! قسم ہے اُس ذات کی! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، اللہ تعالیٰ اُس شخص کے صَدَقے کو قبول نہیں فرماتا، جس کے رشتے دار اُس کی بھلائی کرنے کے مُحتاج ہوں اور یہ غیروں کو دے، قسم ہے اُس ذات کی! جس کے دَستِ قُدرت میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف قِیامت کے دن نَظرِ رحمت نہ فرمائے گا۔(مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ...الخ، ۳/۲۹۷، حدیث: ۴۶۵۲)

2. جو شخص اپنے کسی قریبی رشتے دار کے پاس آکر اُس کی حاجت سے زائد وہ شئے مانگے، جو اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عطا فرمائی ہے، لیکن وہ اُس پر بخل کرے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنّم سے ایک اژدھا نکالے گا جس کا نام شُجاع ہو گا، وہ زبان کو حَرَکت دیتا ہو گا اور اُس شخص کے گلے کا ہار بن جائے گا۔(معجم الاوسط، ۱۶۷/۴، حدیث:۵۵۹۳)

3. جس گُناہ کی سزا دُنیا میں بھی جلد ہی دے دی جائے اور اُس کے لیے آخِرت میں بھی عذاب کا ذَخیرہ رہے، وہ بَغاوت اور قَطعِ رِحم سے بڑھ کر نہیں۔(ترمذی،کتاب صفۃ القیامۃ، باب:۱۲۲، حدیث: ۲۵۱۹، ۲۲۹/۴)

تعلّقات توڑنے کی سزا

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابُواللَّیث سمرقندی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیہ "تنبیہ الغافلین" میں نقل کرتے ہیں، حضرت سیِّدنا یحیٰی بن سُلَیم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں: مکّہ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعظِیماً میں ایک نیک شخص خُراسان کا رہنے والا تھا،لوگ اس کے پاس اپنی اَمانتیں رکھتے تھے،ایک شخص اس کے پاس دس ہزار اشرفیاں اَمانت رکھوا کر اپنی کسی ضَرورت سے سفر میں چلا گیا،جب وہ واپس آیا تو خراسانی فوت ہوچکا تھا، اس کے اہل وعیال سے اپنی اَمانت کا حال پوچھا: تو انہوں نے لاعلمی ظاہر کی، اَمانت رکھنے والے نے علمائے مکہ مکرمہ سے پوچھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ انہوں نے کہا:" ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ خراسانی جنّتی ہو گا، تم ایسا کرو کہ آدھی یا تہائی رات گزرنے کے بعد زَمزم کے کنویں پر جاکر اُس کا نام لے کر آواز دینا اور اُس سے پوچھنا۔" اس نے تین راتیں ایسا ہی کیا، وہاں سے کوئی جواب نہ ملا، اُس نے پھر جاکر ان علماء کرام کو بتایا، انہوں نے "**اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ**" پڑھ کر کہا: "ہمیں ڈر ہے کہ وہ شاید جنّتی نہ ہو، "تم یمن چلے جاؤ وہاں بَرہُوت نامی وادی میں ایک کنواں ہے،

اس پر پہنچ کر اسی طرح آواز دو، اس نے ایسا ہی کیا تو پہلی ہی آواز میں جواب ملا کہ میں نے اس کو گھر میں فلاں جگہ دَفن کیا ہے اور میں نے اپنے گھر والوں کے پاس بھی امانت کو نہیں رکھا، میرے لڑکے کے پاس جاؤ اور اس جگہ کو کھودو تمہیں مل جائے گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور مال مل گیا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ تُو تو بہت نیک آدمی تھا تو یہاں پہنچ گیا؟ وہ بولا: میرے کچھ رشتے دار خراسان میں تھے جن سے میں نے قَطعِ تعلّق (یعنی رشتہ توڑ) کر رکھا تھا اسی حالت میں میری موت آگئی اس سبب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے یہ سزا دی اور اس مقام پر پہنچادیا۔ (تنبیہ الغافلین ص ۷۲ مُلَخَّصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! قَطعِ رحمی یعنی اپنے رِشتہ داروں سے تعلقات ختم کرنا، کس قدر بُری چیز ہے، کہ اس کی وجہ سے بہت سی نیکیوں کا اجر بھی ضائع ہو تا ہے اور آخرت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دُوری کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔ رِشتہ داروں سے بھلائی نہ کرنے والوں کی طرف بروزِ قِیامت، اللہ رَبُّ العزت عَزَّوَجَلَّ نظرِ رحمت نہ فرمائے گا، قُدرت کے باوجود رشتہ دار کی حاجت پُوری نہ کرنے والے پر جہنّم کا ایک بہت بڑا سانپ مُسلّط کر دِیا جائے گا، جو اِس قاطعِ رحم کے گلے کا ہار بن جائے گا، رشتے داروں سے تعلقات ختم کرنے والے کو آخرت کے ساتھ ساتھ دُنیا میں بھی سزا دی جائے گی۔

گناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لاتعداد
معاف کردے نہ سہہ پاؤں گا سزا یا ربّ

(وسائلِ بخشش، ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً وہ رشتہ دار کہ جن کا اُٹھنا بیٹھنا زیادہ ہو اور میل ملاپ بھی بکثرت ہو تو

انہیں رنجیدگی اور ناراضی کا سامنا بھی زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ بہن بھائی آپس میں زیادہ قریب ہوتے ہیں، اس لیے عُموماً ان کے درمیان تعلُّقات بھی خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ لیکن اگر ہم شریعت کے تقاضوں اور اَخلاقیات کو ملحوظ رکھیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان ناچاقیوں اور ناراضیوں کا دروازہ بند ہو جائے گا ۔بڑے بہن بھائیوں پر چھوٹوں کے کیا حُقُوق ہیں اور چھوٹوں پر اپنے بڑے بہن بھائیوں کے کیا حُقُوق ہیں؟ آیئے یہ بھی سُنتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین

بڑے بہن بھائیوں پر چھوٹوں کے حُقُوق وآداب:

بڑے بھائی اور بڑی بہن پر، چھوٹے بھائی بہنوں کے حقوق میں سے ہے کہ

1. والِدَین کی وفات پر چھوٹے بہن بھائیوں کی پرورش کرنا اور ان کی اَچّھی تَربِیَت کرنا۔
2. ان کی ضروریاتِ زندگی کو پُورا کرنا اور ہر مُشْکِل گھڑی میں ان کا ساتھ دینا اور جتنا ہو سکے ان کی حاجت رَوائی و دِلداری کرنا۔
3. والِدَین کی حیات میں بھی ان سے شَفْقت و مَحَبَّت سے پیش آنا۔
4. غیبت، چُغلی، بد گُمانی اور حسد عام مُسلمان سے حرام ہے تو ان سے بدرجۂ اُولیٰ ناجائز ہے۔
5. بَتقاضائے بشریت ان سے سرزد ہونے والی خطاؤں کو مُعاف کرنا اور ہمیشہ ان سے نرمی کا برتاو کرنا۔

چھوٹے بہن بھائیوں پر بڑوں کے حُقُوق و آداب:

اسی طرح چھوٹے بہن بھائیوں پر بڑوں کے یہ حُقُوق و آداب ہیں کہ

1. ان کی عزّت واِحترام کرتے ہوئے ان کے شایانِ شان مرتبہ ومقام دینا۔

2. والِدَین کی غیر مَوْجُودگی میں انہیں والدین کا مرتبہ دینا، ورنہ انہیں اپنا سرپرست ورَہنُما سمجھنا۔

3. حَتَّی الاِمکان ان کے جائز اَحْکامات پر عمل کی کوشش کرنا۔

4. اپنی طرف سے ہونے والی غلطیوں پر خُود بڑھ کر مُعافی مانگنا۔

5. ان کی دل آزاریوں سے بچنے کی کوشش کرنا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی ان مدنی پُھولوں پر عمل کی کوشش کریں گے، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی برکت سے بہن بھائیوں کے درمیان ہونے والی ناراضیوں اور ان کے سبب پیدا ہونے والی دُوریوں سے کافی حد تک چھٹکارا مل جائے گا۔ بَسا اَوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو(2) قریبی عزیز آپس میں ناراض ہو جاتے ہیں اور باوُجود کوشش کے آپس میں صُلح صفائی کی ترکیب نہیں بن پاتی، ایسے موقع پر وہ رشتے دار مُشکل کا شکار ہوتے ہیں جو ان دونوں سے تعلُّق رکھتے ہوں۔ ناراض رشتہ داروں میں سے ہر ایک سے بیک وَقْت کیسے بنا کے رکھی جائے اور دونوں کو خُوش کیسے رکھا جائے؟ یہ ایک پریشان کُن مُعاملہ ہے۔ آیئے اس بارے میں فتاویٰ رَضَوِیَّہ شریف سے رہنمائی لیتے ہیں۔

حکمت سے بھرپور جواب

چُنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں کیے گئے سوال کا خُلاصہ یہ ہے کہ کیا فرماتے ہیں، عُلمائے دِین اِس مسئلے میں کہ زید کے ایک تایا اور ایک بہن ہے، زید اپنے تایا اور بہن دونوں سے ملتا ہے، لیکن اب زید کی بہن اور تایا کے درمیان سخت اَن بَن ہو گئی ہے اور زید کی بہن اپنے سگے بھائی زید سے یہ کہتی ہے کہ تم اگر اپنے تایا سے مِلو گے تو میں تم سے نہیں مِلوں گی۔ اِتفاقاً زید کی شادی کا وَقْت قریب آگیا اور زید کی بہن کا کہنا ہے: اگر تایا کو شادی

میں بُلایا تو میں اس میں شرکت نہیں کروں گی، اس صُورت میں تایا کی دل آزاری کا اندیشہ ہے اور اگر تایا کو بُلائے تو بہن کو صدمہ پہنچے گا۔ ایسی حالت میں زید کو کیا کرنا چاہئے؟ کیا زید اپنی بہن کا کہنا مان کر تایا کو شادی میں نہ بُلائے یا اپنی بہن کو چھوڑ کر اپنے تایا کو بُلائے؟

سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس کا جواب دیتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: بہن اور چچا دونوں ذِی رِحم مَحرَم ہیں، کسی سے قَطعِ رِحم کرنا جائز نہیں۔ زید کو چاہیے کہ اپنی بہن کو جس طرح ممکن ہو راضی کرے، اگرچہ یُوں کہ پوشیدہ طور پر اپنے چچا کو شادی میں شریک ہونے کی دعوت دے اور اپنی بہن سے کہہ دے کہ مجھے ہر طرح تیری مَرضی منظور ہے، نہ اُن کو بُلاؤں گا نہ شریک کروں گا، البتہ اِتنا تجھ سے چاہتا ہوں کہ وہ اگر اپنے آپ آجائیں تو اِس پر مجھ سے ناراض نہ ہونا، کیونکہ وہ تیرے اور میرے دونوں کے باپ کی جگہ ہیں، اجنبی آدمی (بھی کسی تقریب میں) بے بُلائے آجائیں تو اُن کو نکالنا بدتمیزی ہے نہ کہ باپ کو (کہ تایا باپ ہی کے قائم مقام ہوتا ہے)، غَرَض جھوٹے سچے فقرے بتا کر دونوں کو راضی کرے کہ اِس پر بھی ثواب پائے گا۔ زید اپنی بہن کو یہ کلمہ "میں اُن کو نہ بُلاؤں گا" کہنے سے مُراد یہ رکھے کہ میں خُود اُن کو بُلانے نہ جاؤں گا، اگرچہ آدمی یا خط بھیج دوں گا، (اور تایا کے) "آپ چلے آنے" سے یہ مُراد لے کہ وہ اپنے پاؤں سے چلے آئیں نہ یہ کہ میں اُٹھا کر لاؤں، دورُخی بات کہے۔ جھوٹے سچے "فقرے" سے مُراد جس کا ظاہر جھوٹ اور مُرادی معنیٰ سچ (جسے عربی میں "توریہ" کہتے ہیں)۔ حدیث میں فرمایا: **اِنَّ فِی الۡمَعَارِیۡضِ لَمَنۡدُوۡحَۃً عَنِ الۡکَذِبِ**۔ یعنی بیشک اِشاروں میں گُفتگو کرنے میں جُھوٹ سے آزادی ہے۔

(السنن الکبریٰ، کتاب الشھادات، باب المعاریض فیھا مندوحۃ۔۔۔الخ، ۱۰/۳۳۶، حدیث: ۲۰۸۴۳، از فتاویٰ رضویہ،

۲۴/ ۳۴۴،۳۴۴، ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سُوال کرنے والے کو ضرورتِ شرعی کی بنا پر تَورِیہ کی ترغیب اِرشاد فرمائی، شرعی عُذر کی بنا پر توریہ کرنے سے انسان جُھوٹ سے بچ جاتا ہے، مگر یاد رہے! توریہ کرنے کی مخصوص صُورتیں ہیں، بِلاضرورت توریہ کرنا شرعاً ناجائز ہے جیسا کہ صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: توریہ یعنی لفظ کے جو ظاہر معنٰی ہیں وہ غلط ہیں، مگر کہنے والے نے دُوسرے معنٰی مُراد لئے جو صحیح ہیں، ایسا کرنا بِلا حاجت جائز نہیں اور حاجت ہو تو جائز ہے۔ تَوریہ کی مثال یہ ہے کہ تم نے کسی کو کھانے کے لئے بُلایا وہ کہتا ہے "میں نے کھانا کھالیا" اِس کے ظاہر معنٰی یہ ہیں کہ اِس وَقت کا کھانا کھالیا ہے، مگر وہ یہ مُراد لیتا ہے کہ کل کھایا ہے یہ بھی جُھوٹ میں داخل ہے (اِس لئے کہ یہاں تَوریہ کرنا جائز نہ تھا)۔

(بہارِ شریعت، ۳/ ۵۱۸، حصہ ۱۶ ملخصًا)

فتاویٰ رضویہ کے سُوال و جواب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی ایک رِشتے دار کے کہنے پر بِلا وَجہِ شرعی کسی دوسرے رشتے دار سے قَطعِ تَعلُّق کرنا شرعاً ممنوع ہے، عُموماً ایسے مواقع پر اِنصاف کے تَقاضے پُورے کرنا مُشکل ہو جاتا ہے اور بڑوں بڑوں کے قدم اِس موڑ پر آکر ڈگمگا جاتے ہیں، لیکن ہمّت سے کام لیجئے، رَبّ تعالیٰ کی رحمت پر نظر رکھئے اور اِس حدیثِ پاک "حکمت مومن کا گمشدہ خزانہ ہے۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، ۴/ ۳۱۴، رقم: ۲۶۹۶) کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے حکمتِ عَمَلی و دیانتداری کے ساتھ ایسی تدابیر اِختیار کرنے کی کوشش کیجئے کہ فریقین کے درمیان صُلح کی ترکیب ہو جائے اور کسی کی حق تَلَفی بھی نہ ہو، کیونکہ کسی ایک فریق کی بات تسلیم کرلینے سے قَطعِ رِحم

لازِم آئے گا کہ جو ناجائز و حرام ہے اور ایسا حکم ماننا بھی شرعاً جائز نہیں کہ جس کے سبب خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی لازِم آتی ہو، جیسا کہ حبیبِ کبریا، احمدِ مجتبیٰ، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ یعنی خالق عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اِطاعت جائز نہیں۔ (معجم کبیر، ۱۸/۱۷۰، حدیث: ۳۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِسالہ "ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کرلی" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین، بہن بھائیوں اور دیگر رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ اَخلاق، خَیر خواہی اور صِلَۂ رِحمی کی مَدَنی سوچ پیدا کرنے کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا تحریر کردہ 25 صفحات پر مُشتمل رسالہ "ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کرلی" کا مُطالعہ کرنا اِنتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس رِسالے میں صِلَۂ رِحمی کی تعریف، بہترین آدمی کی خُصوصیّات، صِلَۂ رِحمی کے 7 مَدَنی پُھول، رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کی صُورتیں، تَعَلُّقات توڑنے کی سزا، حُسنِ ظَن رکھنے کا طریقہ اور بہت سی اَہم معلومات کا اَنمول خزانہ موجود ہے، لہٰذا آج ہی اِس رِسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً طلب فرما کر خُود بھی اس مُطالَعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آوٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سُنا کہ صِلۂ رحمی کا مطلب ہے رِشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا ہے۔

- صِلۂ رحمی (رشتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک) کی برکت سے رِزق، مال اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔
- رِشتہ داروں، یتیموں، بے سہاروں کے ساتھ صِلۂ رحمی کے ذریعے حکمِ قرآنی پر عمل کرکے ثواب کا اَنبار جمع کیا جاسکتا ہے۔
- صِلۂ رحمی کی برکت سے کئی خاندانی جھگڑے ختم کرکے گھروں کی ناچاقیوں کو ختم کیا جاسکتا ہے۔
- صِلۂ رحمی کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوشنودی حاصل کی جاسکتی ہے۔
- کسی مسلمان کی طرف سے معافی میں پہل کرنے پر بھی، بِلا عُذرِ شرعی اُس کو معاف نہ کرکے بروزِ قِیامت حوضِ کوثر پر حاضری سے محرومی ہوسکتی ہے۔
- بِلا عُذرِ شرعی رِشتوں کو کاٹنا، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، لہٰذا ہمیں خود بھی اس سے بچنا ہے اور دُوسرے مسلمانوں کو بھی اِس سے بچنے کی ترغیب دِلانے کا سلسلہ جاری رکھنا ہے۔
- صِلۂ رحمی کی برکت سے ہمارے کئی غریب و نادار عزیز و اَقرِباء، ہماری تھوڑی سے نرمی و مَحَبَّت کی وجہ سے شادی و عیدین جیسے خُوشی کے مَواقع پر ہمارے ساتھ شامل ہوسکتے ہیں۔
- بِلا عُذرِ شرعی رِشتہ داروں کے ساتھ بھلائی نہ کرکے کثیر صدقہ و خیرات کرتے ہوئے بھی، اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت سے محرومی ہوسکتی ہے۔
- اپنے رشتہ داروں کی کڑوی باتوں کو بخوشی پینے والا، ان کے تَلْخ روّیوں سے صَرفِ نظر (نظر انداز) کرنے والا اور تعلّقات بحال کرنے کے لیے ان سے معذرت کرنے والا

بظاہر خُود کو "کم تر" محسوس کر رہا ہوتا ہے، لیکن حقیقتاً بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے عالیشان مَراتب حاصل کر رہا ہوتا ہے۔

ہمیں بھی چاہیے بظاہر نظر آنے والی تکالیف کو آخرت میں ملنے والے اِنعامات کا بدلا سمجھتے ہوئے قبول کریں اور اپنے رِشتہ داروں اور دیگر تمام مُسلمانوں سے بھی حُسنِ سُلُوک سے پیش آئیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صدائے مدینہ لگانا"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام روزانہ "صدائے مدینہ لگانا" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فَجر کیلئے جگانے کو "صَدائے مدینہ لگانا" کہتے ہیں۔ آج جبکہ مُسلمان دِین سے بہت دُور ہیں اور اس دُوری میں دن بدن اِضافہ ہوتا جارہا ہے اور لوگ فکرِ آخرت سے بے خبر ہو کر دنیا میں مگن ہیں۔ سُنّتیں اور نوافل پڑھنا تو دُور، اَکْثَرِیَّت فرض نمازیں تک جان بُوجھ کر چھوڑ دیتی ہے، اسی وجہ سے ہماری مسجدیں وِیران ہیں، ایسے میں انہیں دوبارہ آباد کرنے کا عزم کرنا اور اس کی تکمیل کیلئے جِدو جُہد کرنا یقیناً سَعادَت سے کم نہیں ہے۔ آپ سے دَرخواست ہے کہ آپ بھی مَساجد کو آباد کرنے کی کوشش کیجئے، بالخصوص نمازِ فجر کیلئے زِیادہ سے زِیادہ صَدائے مدینہ لگائیے اور مَساجد کی آباد کاری میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ مَنْقُول ہے کہ اَمِیرُ المؤمنین حَضْرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ معمول تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو نماز کیلئے بیدار کرتے، جب نمازِ فجر کے لیے تَشْرِیف لاتے، راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، نیز اذانِ فجر کے فوراً

بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا، تو اسے بھی جگاتے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۲۶۳/۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کے اہم مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے بات چیت کے حوالے سے چند اہم مدنی پھول سنتے ہیں: ❀ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چلّا چلّا کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ❀ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے (فتاوی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتابُ الصَّمْت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا،

ج۷ص۲۰۴رقم۳۲۵)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(304صفحات) نیز 120 صَفْحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالعہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پَرْوَرْدگار
سنّتوں کی تَربِیَت کے قافلے میں بار بار

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "جس نے مجھ پر سو(100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔" (مجمع الزوائد، ج ۱۰، ص ۲۵۳، حدیث: ۱۷۲۹۸)

ہوں درود و سلام آقا لب پر مُدام
ہر گھڑی دم بدم تاجدارِ حرم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔❀ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔❀ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔❀دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔❀صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔❀بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔❀دیکھ کر بَیان کروں گا۔❀پارہ14،سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125:﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے)اور بُخاری شریف(حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ''بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً (بخاری،کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲،حدیث: ۳۴۶۱)یعنی پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیرْوی کروں گا۔❀نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔❀اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی

مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔❀ مَدنی قافلے، مَدنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لمبی امید کے خاتمے کا انعام:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب **"عُیونُ الحکایات"** کے صفحہ نمبر 348 پر ہے:

بَصرہ کے بادشاہ نے اُمورِ سلطنت کو خَیرباد کہہ کر زُہد وتقویٰ کی راہ اِختیار کی، لیکن دوبارہ سلطنت وحکومت کی طرف مائل ہوا اور عیش وعشرت میں باقی زِندگی بسر کرنے کی ٹھان لی۔ اس نے ایک شاندار محل بنوایا، جس میں اَعلیٰ قسم کے قالین بچھوائے اور ہر طرح کے سازوسامان سے اس عظیمُ الشَّان محل کو آراستہ کرایا اور ایک کمرہ مہمانوں کے لئے خاص کر دیا، وہاں عُمدہ بستر بچھائے جاتے، اَنواع واَقسام کے کھانے چُنے جاتے۔ وہ بادشاہ لوگوں کو بُلاتا، عظیمُ الشَّان محل اور بادشاہ کی شان وشوکت دیکھ کر لوگ خُوب تعریف وخُوشامد کرتے۔ یہ سلسلہ کافی عرصہ تک چلتا رہا، بادشاہ دُنیا کی رنگینیوں میں گم ہو چکا تھا، اس کے اس عظیمُ الشَّان محل میں ہر طرح کے آلاتِ موسیقی اور لَہوولَعِب کا سامان تھا۔ وہ ہر وَقت دُنیوی خُرافات میں مگن رہتا۔ ان مَشاغل نے اسے طُولِ اَمَل یعنی لمبی اُمید کے تباہ کُن باطنی مرض میں مُبتلا کر دیا۔ ایک دن اس نے اپنے خاص وزیروں، مُشیروں اور عزیزوں کو بُلا کر کہا: تم اس عظیمُ الشَّان محل میں میری خُوشیوں کو دیکھ رہے ہو، دیکھو! میں یہاں کتنا پُرسکون ہوں، میں چاہتا ہوں کہ اپنے تمام بیٹوں

کیلئے بھی ایسے ہی عظیمُ الشّان محلّات بنواؤں، تم لوگ چند دن میرے پاس رُکو، خوب عیش کرو اور مزید محلّات بنانے کے بارے میں مُفید مشورے دو، تاکہ میں اپنے بیٹوں کے لئے بہترین محلّات بنانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ چنانچہ وہ لوگ اس کے پاس رہنے لگے۔ ایک رات بادشاہ سمیت تمام لوگ لَہوولَعِب میں مشغول تھے کہ محل کی کسی جانب سے ایک غیبی آواز نے سب کو چونکا دیا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا:

"اے اپنی موت کو بُھول کر عمارت بنانے والے! لمبی لمبی اُمیدیں چھوڑ دے، کیونکہ موت لکھی جاچکی ہے۔ لوگ خواہ خُود ہنسیں یا دوسروں کو ہنسائیں، بہر حال موت ان کیلئے لکھی جاچکی ہے اور بہت زِیادہ اُمید رکھنے والے کے سامنے تیار کھڑی ہے۔ ایسے مکانات ہر گز نہ بنا، جن میں تجھے رہنا ہی نہیں، تُو عبادت ورِیاضت اِختیار کرتا کہ تیرے گُناہ مُعاف ہو جائیں۔"

اس غیبی آواز نے بادشاہ اوراس کے تمام ہمراہیوں کو خوف میں مُبتلا کر دیا۔ بادشاہ نے اپنے دوستوں سے کہا: جو غیبی آواز میں نے سُنی کیا تم نے بھی سُنی؟ سب نے یک زباں ہو کر کہا: جی ہاں! ہم نے بھی سُنی ہے۔ بادشاہ نے کہا: جو چیز میں محسوس کر رہا ہوں، کیا تم بھی محسوس کر رہے ہو؟ پُوچھا: آپ کیا محسوس کر رہے ہیں؟ اس نے کہا: میں اپنے دل پر کچھ بوجھ سا محسوس کر رہا ہوں، مجھے لگتا ہے کہ یہ میری موت کا پیغام ہے۔ لوگوں نے کہا: ایسی کوئی بات نہیں، آپ کی عمر دراز اور اِقبال بُلند ہو، آپ پریشان نہ ہوں۔ اس غیبی آواز نے بادشاہ کے دل سے لمبی لمبی اُمیدوں کا خاتمہ کر دیا، اسے عیش و عشرت کے تمام منصوبے حقیر نظر آنے لگے، فکرِ آخرت کا اس پر غلبہ ہوا، اس کے دل سے خواہشات کی آگ بجھ گئی اور وہ گُناہ چھوڑنے کا عزم کرتے ہوئے، بارگاہِ خُداوندی میں یُوں عرض گزار ہوا: "اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے اور یہاں مَوْجُود تیرے بندوں کو گواہ بنا کر تیری طرف رُجُوع کرتا اور اپنے تمام گُناہوں اور

زِیادتیوں پر نادِم ہو کر توبہ کرتا ہوں۔ اے میرے خالق عَزَّوَجَلَّ! اگر تُو مجھے دُنیا میں کچھ مُدّت اور باقی رکھنا چاہتا ہے تو مجھے دائمی اِطاعت و فرمانبرداری کی راہ پر چلا دے اور اگر مجھے موت دے کر اپنی طرف بُلانا چاہتا ہے تو مجھ پر کرم کر دے اور اپنے کرم سے میرے گُناہوں کو بخش دے۔" بادشاہ اسی طرح مصروفِ اِلتِجا رہا اور اس کا دَرْد بڑھتا گیا، پھر اس نے ان کلمات کی تکرار شُروع کر دی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! موت، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! موت۔ بس یہی کلمات اس کی زبان پر جاری تھے کہ اس کی رُوح پرواز کر گئی۔ اس دَور کے فُقَہاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن فرمایا کرتے تھے: اس بادشاہ کا خاتمہ توبہ پر ہوا۔

(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳/۳۶۱، رقم: ۲۷۱، عیون الحکایات، الحکایۃ الثالثۃ والسبعون۔۔۔الخ، ص۴۰۴ ملخصا)

خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا
پڑھوں کلمہ جب نکلے دم یاالٰہی
گناہوں کی عادت بڑھی جارہی ہے
کرم یا الٰہی کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۰، ۱۱۱)

لمبی امید گناہوں کی جڑ ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے بادشاہ کو لمبی اُمید نے کس طرح فانی دُنیا کی عیش و عشرت کا عادی بنا کر دُنیوی لَذّتوں میں بد مَسْت کر دیا، اسی لمبی اُمید کے جال میں پھنس کر وہ قبر کی وحشتوں سے بے نیاز، پُر رونق محلات کی تعمیرات اور کھیل کُود کے آلات میں مشغول ہوا، دوستوں کی بے فائدہ صحبت اور خادِموں کی خُوشامدانہ خدمت کے نَشے میں قبر کی تنہائی کو یکسر بُھول بیٹھا، لیکن جیسے

ہی دل سے لمبی اُمیدوں کی آگ بُجھی ،غَفلت کا اندھیرا دُور ہوا، تواُس کا دل توبہ کی جانب مائل، گُناہوں سے بیزار اور دُنیا سے اُچاٹ ہو گیا۔واقعی لمبی اُمیدوں کی آفت، انسان کو دُنیا و آخرت میں کئی طرح کی مصیبتوں میں مُبتلا کر دیتی ہے، نفس و شیطان اسے توبہ کی اُمید دِلا کر اپنے جال میں پھنسا لیتے ہیں، یُوں بندہ گُناہوں پر دلیر ہو جاتا ہے اور بعض اَوقات گُناہوں پر دلیری بُرے خاتمے کا سبب بن جاتی ہے ۔یاد رکھیے! لمبی اُمید تمام گُناہوں کی جڑ اور انسان کی تباہی و بربادی کا ایک سبب ہے، چُنانچہ

نبیِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ** یعنی اس اُمَّت کا پہلا فساد بُخل اور لمبی اُمید ہے۔(مشكاة المصابيح، ۲/ ۲٦۰،حديث: ۵۲۸۱)اس روایت کے تحت مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی مُسلمان کا پہلا گُناہ، جو دُوسرے گُناہوں کی جڑ ہے وہ یہ دو(2) چیزیں ہیں: (۱) بُخل جڑ ہے خُون ریزی و فَساد کی (۲) لمبی اُمیدیں جڑ ہیں، غَفلت و گُناہوں کی۔ انسان بڑھاپے میں بھی یہ سوچتا ہے کہ ابھی عُمر بہت ہے، نیکیاں آئندہ کر لیں گے، اسی خیال میں رہتے ہیں کہ موت آجاتی ہے۔(مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لمبی اُمید سے کیا مراد ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ظاہری اَمراض سے بچنے کے لیے بُنیادی معلومات کا ہونا لازِمی ہے، اسی طرح باطنی اَمراض سے حفاظت کے لیے بھی علم ضروری ہے، لہٰذا لمبی اُمید کی یہ تعریف خُوب ذِہن نشین فرما لیجئے: **جن چیزوں کا حُصُول بہت مُشکل ہو، ان کے لیے لمبی اُمیدیں باندھ کر زِندگی کے قیمتی لمحات ضائع کرنا، طُولِ اَمل یعنی لمبی اُمید** کہلاتا ہے۔

(فیض القدیر، حرف الهمزة، ۱/۲۷۷، حدیث:۲۹۴)

لمبی اُمید کے نُقصانات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لمبی اُمید سے مُتعلِّق **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 14 سُوْرَۃُ الْحِجر کی آیت نمبر 3 میں ارشاد فرماتا ہے:

ذَرْهُمْ یَاْكُلُوْا وَ یَتَمَتَّعُوْا وَ یُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ③		تَرجَمۂ کنزالایمان: انہیں چھوڑو کہ کھائیں اور برتیں اور اُمید انہیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں۔

صَدرُ الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس میں تنبیہ ہے کہ لمبی اُمیدوں میں گرفتار ہونا اور لذّاتِ دُنیا کی طلب میں غرق ہو جانا، ایماندار کی شان نہیں۔ حضرت علی مُرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: لمبی اُمیدیں آخرت کو بُھلاتی ہیں اور خواہشات کا اِتّباع، حق سے روکتا ہے۔

تین(3) فرامینِ مصطفٰے

آیئے! لمبی اُمیدوں کی آفات سے مُتعلِّق تین(3) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں چنانچہ،

1. "چھ(6) چیزیں عمل کو ضائع کر دیتی ہیں: (۱) مخلوق کے عُیُوب کی ٹوہ میں لگے رہنا (۲) دل کی سختی (۳) دُنیا کی مَحبَّت (۴) حَیا کی کمی (۵) لمبی اُمید اور (۶) حد سے زِیادہ ظُلم۔" (کنزالعمال، کتاب المواعظ، قسم الاقوال، الفصل السادس، ۱۶/۳۶، حدیث:۴۴۰۱۶)

2. عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کو کمزور کردے اور موت کے بعد آنے والی زندگی کے لئے نیک عمل کرے اور عاجز ولاچار وہ ہے، جو نَفْسانی خواہشات کی پیروی کرے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے لمبی اُمیدیں رکھے۔" (شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث: ۱۰۵۴۶، ۳۵۰/۷)

3. "مجھے اپنی اُمَّت پر جن چیزوں کا خوف ہے، ان میں سے خوفناک چیز نَفْسانی خواہش اور لمبی اُمید ہے۔" (الکامل فی ضعفاء الرجال، علی بن ابی علی، ۳۱۶/۶)

لمبی امید نیک بننے میں رکاوٹ ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! طویل عمر پانے کی لمبی اُمید نمازیں قضا کرواتی ہے، زکوٰۃ اور فرض حج کی اَدائیگی میں تاخیر کرواتی ہے، ہمیشہ آسائش بھری زِندگی پانے کی لمبی اُمید دُکھ، تکلیف اور مَشَقَّت میں مُبتلا کردیتی ہے، لمبی اُمیدیں انسان کے دل میں مال و دولت کی ہَوَس پیدا کرتی ہیں، لمبی اُمیدیں ہی بُلند وبالا عمارتیں تعمیر کرنے پر اُبھارتی ہیں، لمبی اُمیدیں ہی انسان کے دل سے بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں اپنے ہر عمل کا جواب دینے کا ڈر اور بُرے خاتمے کا خوف نکال دیتی ہیں، انسان لمبی اُمیدوں میں پڑ کر ہی مُسلمانوں سے بُغْض و عَداوت رکھتا ہے، توبہ کرنے کی اُمید پر غیبت، چُغْلی، حسد، تکبر جیسے باطنی گُناہوں میں جاپڑتا ہے اور شیطان اس کے دل پر حکومت کرتا ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳۲۸/۳، رقم: ۱۰۳) لمبی اُمیدوں کی وجہ سے نیکیاں کرنا دُشوار ہوجاتا ہے جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لمبی اُمیدیں نیکی وطاعت کی راہ میں رُکاوٹ ہیں، نیز ہر فتنے اور شر کا باعث ہیں، لمبی اُمیدوں میں مُبتلا ہوجانا، ایک مرض ہے جو لوگوں کو اور بہت سے اَمراض میں مُبتلا کرتا ہے۔ (منہاج العابدین، ص۱۱۸، ملخصا)

چھ(6) آزمائشیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لمبی اُمید انسان کو چھ (6) آزمائشوں میں مُبتلا کر دیتی ہے:

پہلی آزمائش: لمبی اُمید انسان کو غافل اور سُست بنا دیتی ہے، یہی وجہ ہے کہ نیکی کرنے سے قبل ہی دل میں یہ خیال جَم جاتا ہے کہ "ابھی تھوڑی دیر بعد کرلوں گا، ابھی کافی وَقْت ہے، عبادت کا موقع فوت نہیں ہونے دُوں گا۔" یُوں سُستی کرکے بندہ نیکی کا موقع ضائع کر دیتا ہے۔ (منہاج العابدین، ص ۸۱)

دوسری آزمائش: لمبی اُمید انسان کو بدعملی کا شکار کر دیتی ہے، جیسا کہ حضرت داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بالکل سچ فرمایا ہے: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وعید سے ڈرتا ہے، وہ دُور کو بھی نزدیک خیال کرتا ہے، اور جو لمبی اُمیدوں میں مُبتلا ہو جاتا ہے وہ بداَعْمالی کا شکار ہو جاتا ہے۔ (منہاج العابدین، ص ۸۱)

تیسری آزمائش: لمبی اُمید کی وجہ سے نیکی کرنا دُشوار ہو جاتا ہے، چنانچہ حضرت یحیٰ بن معاذ رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "دُنیا کی اُمیدیں" انسان کو ہر نیک کام سے کاٹ دیتی ہیں، "طمع ولالچ" ہر حق سے انسان کو روک دیتا ہے، "صبر" بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نَفْسِ اَمّارہ ہر شر اور بُرائی کی طرف بُلاتا ہے۔ (منہاج العابدین، ص ۸۱)

چوتھی آزمائش: لمبی اُمید توبہ میں ٹال مٹول کا عادی بنا دیتی ہے، جس کی بناء پر دل میں یہ خیالات پیدا ہوتے ہیں: "ابھی توبہ کرلوں گا، ابھی کافی وَقْت ہے، میں ابھی جوان ہوں، میں ابھی کم عُمر ہوں، توبہ ہر وَقْت میرے اختیار میں ہے، جب چاہوں گا، کرلوں گا۔" (منہاج العابدین، ص ۸۱)

پانچویں آزمائش: لمبی اُمید میں مُبتلا ہونے کی وجہ سے دل سخت ہو جاتا ہے، پھر نیکی کا جذبہ کم ہوتا چلا

جاتا ہے، گُناہوں کی کثرت بڑھ جاتی ہے، حرص و لالچ میں اِضافہ ہو جاتا ہے، دل فکرِ آخرت سے غافل ہو کر دُنیوی عیش و آرام کا عادی بن جاتا ہے۔(منہاج العابدین، ص ۸۲، ملخصًا)

چھٹی آزمائش : لمبی اُمید انسان کو موت سے غافل کر دیتی ہے، چنانچہ مروی ہے کہ نبیِ رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین(3) لکڑیاں لیں، ایک اپنے سامنے گاڑی، دُوسری اس کے برابر میں جبکہ تیسری کچھ دُور، پھر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا:"تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟"اُنہوں نے عرض کی:**اللہ** عَزَّوَجَلَّ اوراس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ارشاد فرمایا:"ایک لکڑی انسان اور دوسری موت ہے جبکہ دُوروالی اُمید ہے، انسان اُمید کی جانب ہاتھ بڑھاتا ہے۔ مگر اُمید کے بجائے موت اسے اپنی جانب کھینچ لیتی ہے۔(موسوعة ابن ابی الدنیا،کتاب قصر الامل، ۳/۳۰۶،رقم:۱۰)

دِل سے الفتِ دنیا بالیقیں نکل جاتی
خار ان کے صَحرا کا دل میں گر اُتَر جاتا
لازمی ہے ہر صورت چھوڑنا گناہوں کا
بھائی موت سے پہلے کاش! تُو سدھر جاتا

(وسائلِ بخشش، ص156،157)

اَہَم نصیحت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُود کو موت کے قریب تَصَوُّر کیجئے، اپنے اُن عزیز و اَقارِب اور دوستوں کو یاد کیجئے، جنہیں موت نے آدبوچا اور آج وہ من و مٹی تلے دَفن ہیں۔ لمبی اُمیدوں سے مُتعلِّق

ایک ناصح (یعنی نصیحت کرنے والے) کی نصیحت سُنئے چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو زَکَرِیّا تَیْمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے کہ اُمَوی خلیفہ سلیمان بن عبدُالملک مسجدِ حرام میں بیٹھا تھا کہ اس کے پاس ایک پتھر لایا گیا، جس پر کچھ تحریر تھا، لہٰذا کسی پڑھنے والے کو تلاش کیا گیا تو حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے، اس پر کچھ یُوں لکھا تھا: اے اِبْنِ آدم! اگر تو زندگی سے قریب چیز موت کو دیکھ لے تو ضرور لمبی اُمیدوں سے کنارہ کرے گا اور اپنے عمل کو بڑھائے گا نیز تیری حرص اور کوششیں کم ہو جائیں گی اور اگر تیرے قدم پِھسل گئے تو کل بروزِ قیامت تجھے ندامت ہو گی، تیرے گھر والے اور پڑوسی تجھے قَبْر کے حوالے کر دیں گے، والدین اور رشتہ دار دُور ہو جائیں گے، اَولاد چھوڑ دے گی اور تُو دُنیا کی طرف لوٹ کر آ سکے گا نہ نیکیوں میں اضافہ کر سکے گا، لہٰذا حسرت و ندامت طاری ہونے سے پہلے ہی قیامت کے دن کے لئے تیاری کر لے۔ یہ سُن کر سلیمان بن عبدُالملک خُوب رویا۔ (احیاء العلوم، ۵/۱۹۹)

قبر میں میّت اُترنی ہے ضرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور

لمبی امیدیں نہ رکھنے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لمبی اُمیدیں نہ رکھنے کی برکت سے ہدایت نصیب ہوتی ہے، چُنانچہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص دُنیا میں رَغْبَت کرے گا اور اس میں لمبی لمبی اُمیدیں باندھے گا، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو دُنیا میں رغبت کے حساب سے اندھا کرے گا اور جو شخص

دُنیا سے بے رغبتی کرے گا اور اپنی اُمیدوں کو کم کرے گا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کو بغیر سیکھے علم عطا کرے گا اور بغیر کسی کی رَہنُمائی کے ہدایت عطا فرمائے گا۔ (کنز العمال، ۳/ ۸۲، الجزء الثالث، ۶۱۹۱)

غفلت کا علاج:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیاوی اُمیدوں میں کمی سے غفلت طاری نہیں ہوتی، انسان گُناہ پر دلیر نہیں ہوتا، توبہ میں جلدی کرتا ہے اور ہر وَقْت اپنی موت کو پیشِ نظر رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن خُود کو لمبی اُمیدوں سے بچایا کرتے، اس سلسلے میں تین (3) حکایات سُنئے:

حکایت: حضرت سیِّدُنا محمد بن ابُوتوبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نماز کے لئے اِقامت کہی اور مجھ سے فرمایا: "آگے بڑھ کر نماز پڑھاؤ۔" میں نے عرض کی: "یہ ایک ہی نماز پڑھاؤں گا، اس کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھاؤں گا۔" یہ سُن کر اُنہوں نے فرمایا: "تم اپنے دل میں دوسری نماز کے بارے میں سوچ رہے ہو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں لمبی اُمیدوں سے بچائے کہ یہی نیک اعمال میں رُکاوٹ بنتی ہیں۔" (احیاء العلوم، ۵/ ۲۰۰)

حکایت: حضرت سَیِّدُنا صفوان بن سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسجد ہی میں رہتے، جب مسجد سے نکلتے تو روتے ہوئے یہ فرماتے: مجھے یہ خوف ہے کہ دوبارہ مسجد نہ لوٹ سکوں گا۔

(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳/ ۳۱۷، رقم: ۶۲)

حکایت: کسی شخص نے حضرت زرارہ بن اوفیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بعدِ وفات خواب میں دیکھ کر پوچھا: "اے برزخ میں بسنے والو! تمہارے نزدیک کون سا عمل بہتر ہے؟" تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب

دیا۔ ”رِضائے الٰہی اور اُمیدوں کو کوتاہ رکھنا(یعنی مختصر سمجھنا)۔“(احیاء العلوم،۵/۲۶۴)

کچھ نیکیاں کما لے جلد آخرت بنا لے
کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زِندگی کا

(وسائلِ بخشش،ص178)

سیِّدُنا داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحت:

حضرت سیِّدُنا ابُو محمد بن علی زاہد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ہم کُوفہ میں ایک جنازے میں شریک ہوئے، اس میں حضرت سیِّدُنا داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شریک تھے، جب لوگ میت کو دَفنانے لگے تو آپ ایک جانب بیٹھ گئے، میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور قریب بیٹھا تو آپ نے فرمایا: جو وعدۂ عذاب کا خوف رکھتا ہے، دُور کی چیز بھی اس کے قریب آجاتی ہے اور جس کی اُمیدیں زیادہ ہوں، اس کا عمل کم ہو جاتا ہے اور ہر آنے والی چیز (یعنی موت) قریب ہی ہے، اے میرے بھائی! یاد رکھو کہ جو چیز تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل کرے، وہ تمہارے لئے منحوس ہے، یہ بھی جان لو! دُنیا والے قبر والوں کی طرح ہیں کہ جو ہاتھ سے نکل جاتا ہے، اس پر افسوس کرتے ہیں اور جو کچھ آگے کے لئے جمع کر کے رکھتے ہیں، اس پر خُوش ہوتے ہیں، البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ جس چیز پر قبر والے افسوس کرتے ہیں، دُنیا والے اس کی خاطر مُقابلہ اور قتل وغارَت گری کرتے ہیں اور عدالت میں اس کے لئے مُقدّمہ لڑتے ہیں۔(احیاء العلوم،۵/۲۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے آخرت کی تیاری کیلئے نیکیوں میں

اِسی طرح مصروف نظر آتے ہیں، جیسے کوئی ظاہر شناس انسان اس دُنیائے فانی کی آبادکاری کے لئے ہر لمحہ بے قرار دکھائی دیتا ہے اور جس طرح اسے خوف ہوتا ہے کہ اگر میں نے ذرا بھی غفلت کی تو اپنے ہمسروں سے بہت پیچھے ہوجاؤں گا، تھوڑی سی بُھول چُوک ہوئی، تو میرا مُتَوَقّع نفع (ملنے والا فائدہ) خسارے میں تبدیل ہوجائے گا، اسی طرح **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کو یہ خوف لاحق ہوتا ہے کہ اگر وہ دُنیاوی لذّات اور آسائشوں میں کھوگئے تو اَبدی زندگی ویران ہوسکتی ہے۔ وہ اَبدی زندگی جو کبھی ختم ہونے والی نہیں، ساٹھ (60) یا ستّر (70) سالہ دُنیاوی زندگی کی رَعنائیوں، لَذّتوں اور آسائشوں میں پھنس کر اس حیاتِ دائمی کو بے رونق و بے کیف بنانا، یقیناً بے عقلی اور جنون ہے۔ فکرِ آخرت کے سبب انہیں نہ تو دُنیا کے عالیشان محلّات بھاتے ہیں اور نہ مال و دولت انہیں اپنی جانب مُتوجِّہ کرتی ہے۔ دراصل ان کی نگاہیں تو اپنے خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر جمی ہوتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے آج بھی دُنیا سے بے رغبتی اور نااُمیدی کی ایسی مثالیں مَوْجُود ہیں، جن کے واقعات مُلاحَظہ کرنے کے بعد بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کی یاد تازہ ہوجاتی ہے اس سلسلے میں دو (2) مرحوم اَراکینِ شُوریٰ کا طرزِ زندگی سماعت کیجئے:

مُفتیِ دعوتِ اسلامی کے واقعات

❀ مُفتیِ دعوتِ اسلامی ابُو عمر مُفتی محمد فارُوق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادتِ مُبارَکہ تھی کہ اپنی الماری میں کپڑوں کے صرف چار (4) جوڑے رکھتے، رَبیعُ الاوّل شریف میں نئے کپڑے سلواتے تو پُرانے کسی کو دے دیتے۔ اِنتقال سے کچھ عرصہ قبل جب پنجاب تشریف لے گئے، تو اپنے تمام جوڑے ساتھ لے گئے اور تقسیم کردیئے۔

❀ جامعۃُ المدینہ ہو یا دارُ الافتاء، مُفتیِ دعوتِ اسلامی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبھی تنخواہ بڑھانے کا مُطالَبہ نہیں کیا۔ مرکزی مَجلسِ شُوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی ابُوحامد محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کا بیان ہے کہ "حال ہی میں (یعنی ان کی وفات سے کچھ عرصہ قبل) ان کا مُشاہَرہ بڑھا تھا، تو یہ میرے گھر خُود تشریف لائے۔ اِنتہائی پریشانی کے عالَم میں تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ میری تنخواہ کافی بڑھ گئی ہے، مجھے اس زائد رقم کی حاجت نہیں ہے، لہٰذا مجھ پر کرم کیا جائے اور میرا مُشاہَرہ نہ بڑھایا جائے۔"

❀ اپنے انتقال سے کچھ عرصہ قبل مُفتیِ دعوتِ اسلامی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی اسکوٹر اور لیپ ٹاپ (Lap top) کمپیوٹر وغیرہ سب بیچ دیا تھا اور فرمایا کہ اب مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

❀ مُفتیِ دعوتِ اسلامی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ کرائے پر مکان لینا چاہ رہے تھے تو کسی نے مشورہ دیا کہ آپ مکان خرید کیوں نہیں لیتے؟ تو فرمایا کہ مختصر زندگی ہے، کرائے کا مکان ہی کافی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں کی عادت سے جان چُھڑانے اور لمبی اُمیدوں سے نجات پانے، سُنَّتیں اَپنانے اور اپنا سینہ عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مدینہ بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے سَدا بہار مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے۔ گناہوں کی دَلدل سے نکل کر، مدنی ماحول اپنانے اور مدنی قافلے میں سفر کرکے خوب برکتیں لُوٹنے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنئے:

فیشن پرست "مُبلِّغِ سُنَّت" بن گئے:

اِنْدَور شہر (M.P. الھند) کے ایک ماڈَرن نوجوان نے آخِری عَشَرہ رَمَضانُ الْمُبارَک ۱۴۲۶ھ میں تبلیغِ قراٰن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے کئے جانے والے اِجتماعی اِعتِکاف

میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اِعتِکاف کرنے کی سَعادت حاصِل کی۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے قَلب میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہو گیا، چہرے پر داڑھی کی بہاریں مُسکرانے لگیں اور سبز عمامہ شریف سے سر سبز ہو گیا، ہاتھوں ہاتھ 12 دن کے لئے سُنَّتوں کی تربِیَت کے مَدَنی قافِلے کے مُسافِر بن گئے خُوب مَدَنی رنگ چڑھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ مُبَلِّغ دعوتِ اسلامی بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنے شہر کے اَندر دعوتِ اسلامی کی ایک حلقہ مُشاوَرت کے نگران کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کی سعادت بھی حاصل ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

لمبی اُمیدوں کے اَسباب و علاج:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مرض کے کئی اَسباب ہوتے ہیں، اگر ان اَسباب کو ختم کر دیا جائے تو وہ مَرَض بھی ختم ہو سکتا ہے، لہٰذا لمبی اُمیدوں کے اسباب و علاج پیشِ خدمت ہیں:

پہلا سبب: دُنیا کی مَحبَّت

لمبی اُمیدوں کا پہلا سبب حُبِّ دُنیا (یعنی دُنیا کی مَحبَّت) ہے چُنانچہ اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرْتَضیٰ، شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ **سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: مجھے تم پر دو (2) باتوں کا بہت زِیادہ خوف ہے، خواہش کی پیروی کرنا اور

لمبی لمبی اُمیدیں رکھنا۔ خواہش کی پیروی تو حق بات سے روکتی ہے اور لمبی لمبی اُمیدیں دُنیا کی مَحَبَّت میں مُبتلا کر دیتی ہیں۔ یاد رکھو! بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے بھی دُنیا عطا فرماتا ہے، جس سے مَحَبَّت کرتا ہے اور اسے بھی دیتا ہے، جسے ناپسند کرتا ہے، مگر جب وہ کسی بندے سے مَحَبَّت فرماتا ہے تو اسے ایمان (کی دولت) عطا فرماتا ہے۔ سُن لو! کچھ لوگ دِین والے ہیں اور کچھ دُنیا والے۔ تم دِین والے بنو، دُنیا والے نہ بنو۔ یاد رکھو! دُنیا پیٹھ پھیر کر جارہی ہے۔ جان لو! آخرت قریب آچکی ہے۔ خبر دار! آج تم عمل کے دن میں ہو، اس میں حساب نہیں اور عنقریب تم حساب کے دن میں ہوگے، جہاں کوئی عمل نہ ہوگا۔(موسوعة ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳/۳۰۳، رقم:۳) جب بندہ دُنیا سے اس قدر مَحَبَّت کرے کہ دُنیوی خواہشات، لذّتوں اور مُعاملات کا جُدا ہونا، اس کے دل پر ناگوار گُزرے تو اس کا دل دُنیوی لذّتوں کا خاتمہ کرنے والی موت کے بارے میں غور و فکر سے رُک جاتا ہے۔ جو چیز انسان کو ناپسند ہوتی ہے، اُسے خُود سے دُور کرنے کی کوشش کرتا ہے، جبکہ یہی انسان بے کار قسم کی آرزوؤں میں مصروف نظر آتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہر کام خواہشات کے مُطابِق ہو جائے۔ لِہٰذا دُنیا میں ہمیشہ رہنا ہی اس کی اصل چاہت ہوتی ہے اور اسی وجہ سے مسلسل انہیں خیالات میں گِھرا رہتا ہے اور اپنے دل میں گھر بار، بیوی بچے، دوست اَحباب، مال و دولت اور دیگر تمام اَسباب کو ضروری سمجھتا ہے اور پھر اسی سوچ پر اس کا دل جَم جاتا ہے اور یُوں موت کو بُھول جاتا ہے۔

دُنیا کی مَحَبَّت کا علاج

اس سبب کا علاج یہ ہے کہ قیامت کے دن اور اس میں پہنچنے والے سخت عذاب اور ملنے والے بہت بڑے ثواب پر ایمان لائے، جب اس پر یَقینِ کامل ہو جائے گا تو دل سے دُنیا کی مَحَبَّت نکل جائے گی

کیونکہ عُمدہ چیز کی مَحَبَّت دل سے گھٹیا چیز کی مَحَبَّت نکال دیتی ہے اور جب بندہ دُنیا کو حقارت اور آخرت کو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھے گا تو دُنیا کی جانب تَوجُّہ کرنے میں ناگواری محسوس کرے گا، اگرچہ مشرق و مغرب کی بادشاہت ہی اسے کیوں نہ دے دی جائے۔ وہ کس طرح دُنیا پر خُوش ہوگا یا اس کے دل میں دُنیا کی مَحَبَّت جڑ بنا سکے گی؟ جبکہ اس کے دل میں تو آخرت پر ایمان پُختہ ہو چکا ہے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرتے ہیں کہ دُنیا کو ہماری نظروں میں ایسی ہی وَقْعت دے جیسے اس نے اپنے نیک بندوں کی نظروں میں دی۔

دوسرا سبب: جہالت و لاعلمی

لمبی اُمیدوں کا دوسرا سبب جہالت و لاعلمی ہے۔

(۱) جہالت یا تو یُوں پائی جاتی ہے کہ انسان اپنی جوانی پر بھروسا کرکے یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ جوانی میں موت نہیں آئے گی اور بے چارہ اس بات پر غور نہیں کر پاتا کہ شہر بھر کے بُوڑھوں کو شُمار کیا جائے تو ان کی تعداد مَردوں کے دسویں حصہ کو بھی نہ پہنچے گی اور تعداد کم ہونے کی وجہ یہی ہے کہ زیادہ تر لوگ جوانی میں ہی مَر جاتے ہیں۔ گویا ایک بوڑھا مرتا ہے تو ہزار بچے اور جوان مَر رہے ہوتے ہیں۔

(۲) یا جہالت یُوں پائی جاتی ہے کہ صحت مند رہنے کی وجہ سے موت نہیں آئے گی اور اچانک موت آنے کو ایک آدھ واقعہ شمار کرتا ہے اور یہی اس کی جہالت ہے کہ یہ ایک واقعہ نہیں ہے اور اگر ایک آدھ واقعہ شمار کر بھی لیا جائے تو بیماری کا اچانک ظاہر ہو جانا کچھ مشکل نہیں، کیونکہ ہر بیماری اچانک آسکتی ہے اور جب انسان اچانک بیمار ہو سکتا ہے تو اچانک موت کا آنا ذرا بھی مُشکل نہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اپنا ذِہن یُوں بنائے کہ دوسرے جس طرح مَرتے ہیں، میں بھی مَروں گا، میرا جنازہ بھی اُٹھایا جائیگا اور قبر میں ڈال دیا جائے گا، شاید میری قبر کو ڈھانپ دینے والی سِلیں تیار ہو چکی ہوں گی۔ اس

غَفلت سے چھٹکارا حاصل نہ کرنا اور یُوں ٹال مٹول کرتے رہنا، سَراسَر جہالت ہے۔

(احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت، بیان السبب۔۔۔ الخ، ۲۰۲/۵، ۲۰۱، ملخصاً)

مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تین(3) اَشْخاص سے دوستی نہ کرنے کا حکم فرمایا ہے، چُنانچہ آپ کا فرمان ہے: (۱) فاجر (گنہگار) سے تَعَلُّق نہ رکھ، کیونکہ وہ اپنے فِعْل کو تیرے لئے مُزَیَّن کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تُو بھی اس جیسا ہو جائے اور اپنی بدترین خَصْلَت کو اچھا کر کے دِکھائے گا، تیرے پاس اس کا آنا جانا، عیب اور ننگ (بدنامی) ہے اور (۲) اَحمَق سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ وہ اپنے کو مَشَقَّت میں ڈال دے گا اور تجھے کبھی نفع نہیں پہنچائے گا اور کبھی یہ ہو گا کہ تجھے نفع پہنچانا چاہے گا مگر ہو گا یہ کہ نُقصان پہنچا دے گا۔ اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے اور اس کی دُوری نزدیکی سے بہتر ہے اور (۳) جھوٹے سے بھی بھائی چارہ نہ رکھ کہ اس کے ساتھ مُعاشرت تجھے نفع نہیں دے گی، تیری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تیرے پاس لائے گا اور اگر تُو سچ بولے گا جب بھی وہ سچ نہیں بولے گا۔ (کنز العمال، کتاب الصحبۃ، باب فی آداب الصحبۃ، ۷۵/۹، حدیث: ۲۵۵۷۱)

حضور داتا گنج بخش حضرتِ سَیِّدُنا علی بن عُثمان ہَجْوِیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”نفس کی عادت ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے راحَت پاتا ہے اور جس قِسْم کے لوگوں کی صُحبت اِختیار کی جائے، وہ اُنہی کی خَصلَت و عادَت اِختیار کر لیتا ہے، یہاں تک کہ "باز" آدمی کی صُحبت میں سُدھر جاتا ہے، طوطی آدمی کے سکھانے سے بولنے لگتی ہے، گھوڑا اپنی وَحْشیانہ خَصلَت ترک کر کے مُطیع بن جاتا ہے۔ یہ مِثالیں بتاتی ہیں کہ صُحبت کا کتنا اَثَر و غَلَبہ ہوتا ہے اور یہ کس طرح عادَتوں کو بدل دیتی ہے، یہی حال تمام صُحبتوں

کا ہے۔" (کشف المحجوب فارسی، ص ۳۷۵) معلوم ہوا کہ " صحبت " انسان کو نیک یا بد بنانے میں بہت بڑا کردار ادا کرتی ہے۔ اچھی صحبت کے لیے اچھا ماحول ضروری ہے، اچھے ماحول سے وابستہ ہونے پر ظاہر و باطن کی اصلاح ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اس کی برکت سے لمبی اُمیدوں میں کمی آئے گی، خوفِ خدا بڑھے گا، دُنیا کی مَحَبَّت کم ہو گی، مال کی مَحَبَّت دل سے نکل جائے گی اور اِیثار کا جذبہ پیدا ہو گا۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

12 روزہ مدنی کورس کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک بننے اور دوسروں کو نیک بنانے کی کوشش کا جذبہ پانے کیلئے 12 روزہ مدنی کورس بھی کرنے کی سعادت حاصل کرنی چاہیے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فِتَن دَور میں نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ مدنی انعامات کی صُورت میں عطا فرمایا ہے، اس 12 روزہ مدنی کورس میں ان مدنی اِنعامات پر عمل کرنے کی آسانیاں اور ان پر عمل کرنے کی عملی مشق بھی کروائی جاتی ہے، اس کے علاوہ تَہَجُّد، اِشراق وچاشت، دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ تلاوتِ قرآنِ پاک، اَوراد و وظائف، مُناجات، مدنی حلقہ اور شجرہ شریف بھی پڑھا جاتا ہے۔ نیز باطن کی اِصلاح و تَربِیَت کیلئے مُہلکات (یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی باطنی بیماریوں) مثلاً حسد، تکبُّر، رِیاکاری، بد گُمانی وغیرہ موضوعات پر بیانات، نماز کا طریقہ، فُضُول باتوں سے بچنے کے لئے اِشارے اور بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

دُعائے عطّار! یااللہ عَزَّوَجَلَّ جو کوئی بھی 12 روزہ مدنی کورس کرے، پُل صراط پر سے وہ بجلی کی سی تیزی سے گزر جائے اور بے حساب جنَّت میں داخلہ حاصل کرلے اور محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اسے پڑوس مل جائے۔

مدنی اِنْعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے
قُربِ حَق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

- بصرہ کا بادشاہ لمبی اُمیدوں کی وجہ سے دُنیوی عیش و عشرت میں مُبتلا ہوا، جیسے ہی دل سے لمبی اُمیدوں کی آگ بجھی، غَفْلت کا اندھیرا دُور ہوا، تو اُس کا دل توبہ کی جانب مائل، گُناہوں سے بیزار اور دُنیا سے اُچاٹ ہوگیا نیز لمبی اُمیدوں کو چھوڑ کر گناہوں پر نادِم ہونے کی برکت سے اُس کا خاتمہ بھی توبہ پر ہوا۔
- لمبی اُمید کے دھوکے میں مُبتلا ہو کر انسان یہ سوچتا ہے کہ ابھی عُمر بہت ہے، نیکیاں آئندہ کرلیں گے، اِسی خیال میں رہتے ہیں کہ موت آجاتی ہے۔
- لمبی اُمید عمل کو ضائع کروادیتی ہے، نَفْسانی خواہشات میں مُبتلا کرکے انسان کو عاجز و لاچار بنادیتی ہے۔

❖ دُنیوی اُمیدوں میں کمی سے غَفلت طاری نہیں ہوتی، انسان گُناہ پر دلیر نہیں ہوتا، توبہ میں جلدی کرتا ہے اور ہر وَقْت اپنی موت کو پیشِ نظر رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن خُود کو لمبی اُمیدوں سے بچایا کرتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے آج بھی دُنیا سے بے رغبتی اور نااُمیدی رکھنے والوں کی ایسی مثالیں مَوْجُود ہیں، جن کے واقعات مُلاحَظہ کرنے کے بعد بُزرگانِ دین عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ صحبت انسان کو نیک یا بد بنانے میں بہت بڑا کردار اَدا کرتی ہے۔ اچھی صحبت کے لیے اچھا ماحول ضروری ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اس کی برکت سے لمبی اُمیدوں میں کمی اور دیگر باطنی اَمراض سے نَجات ملے گی۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی حلقہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تَبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مدنی ماحول اچھی صُحْبت فَراہَم کرتا ہے، اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیوں بھری زِندگی گُزار رہے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں حصّہ لینے والے بن جائیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع ترجمہ کنزُالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُ العرفان / تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور شَجرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ قرآنِ کریم کو پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی

بڑی برکتیں ہیں، نبیِّ مکرّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جس شخص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے، اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کریگا اور جنّت میں لے جائے گا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج۴۱ ص ۳، اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانِیّ ج ۱۰ ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۴۵۰) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جس شخص نے قرآنِ کریم کی ایک آیت یا دِین کی کوئی سُنَّت سکھائی، قِیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کیلئے بھی نہیں ہو گا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوْطِیّ، ۷/۲۰۹، حدیث ۲۲۴۵۴) لہٰذا آپ بھی پابندی کے ساتھ مدنی حلقے میں شِرکت کی نِیَّت فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضِیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(اِبنِ عَساکِر ج۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مدنی پُھول**" سے پانی پینے کے چند مدنی پُھول سُنتے ہیں:

www.dawateislami.net

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: ❁ اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مَت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ الله پڑھو اور فَراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہا کرو (تِرمِذی ج۳ ص ۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) ❁ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پُھونکنے سے مَنْع فرمایا ہے۔ (ابوداود ج۳، ص ۴۷۴، حدیث: ۳۷۲۸) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ مُنہ کرکے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وَقْت گلاس مُنہ سے ہٹالو) گرم دُودھ یا چائے کو پُھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قَدرے ٹھنڈی ہوجائے پھر پیو۔ (مراٰۃ ج۶ ص۷۷) البتّہ دُرُودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شِفا پانی پر دَم کرنے میں حَرَج نہیں ❁ پینے سے پہلے بِسْمِ الله پڑھ لیجئے ❁ چُوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❁ پانی تین سانس میں پئیں ❁ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ❁ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نُقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج۵ ص ۵۹۴) ❁ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہیے ❁ گلاس میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف سُتھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوُجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہئے ❁ منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مُسلمان کے جُھوٹے میں شِفا ہے (فتاوٰی کُبریٰ فقہیہ، لابن حجر الہیتمی ج۴ ص ۱۱۷) ❁ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنَّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سُنَّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَاءَ اللہ سر بسر
تیس تیس اور بارہ بارہ دن کے مدنی قافلے
میں سفر کرتے رہو جب بھی تمہیں موقع ملے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نَفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کاثَواب حاصِل ہوتا رہے گااور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

حضرت سَیِّدُنا ابُودَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جو شَخْص صُبْح وشام مجھ پر دس دس (10،10) بار دُرُود شریف پڑھے گا بروزِ قِیامت میری شَفاعت اُسے پہنچ کر رہے گی۔[1]

چارۂ بے چار گاں پر ہوں دُرُودیں صد ہزار
بے کَسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سَلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

---

[1] ...الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، الترغیب فی آیات...الخ، ۱/۳۱۲، حدیث: ۹۹۱

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو (2) مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھُورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰيَةً**۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وقت دل کے اِخْلَاص

پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امامِ اہلسُنَّت اور ادبِ مسجد

رمضان کا بابرکت مہینہ تھا اور سرزمینِ ہند کے تاریخی شہر بریلی شریف میں مُوسَلا دھار بارش برس رہی تھی، اُوپر سے ایسی سَخْت سردی تھی کہ لوگ اُونی کپڑے پہنے لحافوں میں دَبکے ہوئے تھے، مگر اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فیضانِ رمضان سے فیضیاب ہونے کیلئے مسجد میں مُعْتَکِف تھے، ہر لمحہ یادِ خدا و ذِکرِ مصطفٰے میں گُزر رہا تھا۔ لوگ مغرب کی نماز پڑھ کر جاچکے تھے اور اب گھڑی کی سُوئی عشاء کا وَقْت قریب ہونے کی خبر دے رہی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نمازِ عشاء کے لئے وُضو کی فکر ہوئی! مگر وہاں بارش کے ٹھنڈے پانی سے بچ کر وُضو کرنے کی کوئی جگہ مُیَسَّر نہیں تھی۔ مسجد میں کرتے ہیں تو فرشِ مسجد مستعمل پانی سے آلُودہ ہوتا ہے اور باہر جانہیں سکتے! کریں تو کیا کریں! مگر جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دِین کے لئے چُن لیتا ہے اُسے فَہم و فراست سے بھی نواز دیتا ہے۔ چنانچہ پیکرِ خوف و خَشْیَت، سراپا اَدب و محبّت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس مسئلہ کا ایسا خوبصورت حل نکالا، جسے دیکھ کر ہر مسجد کا ادب کرنے والا اَش اَش کر اُٹھے گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے اَوڑھنے کے لحاف کو تہہ کرکے موٹا کیا اور اسی پر بیٹھ کر وضو کرلیا اور پُوری رات ٹھٹھر ٹھٹھر کر جاگتے ہوئے گُزار دی، لیکن وضو کے پانی کا ایک قطرہ بھی مسجد کے فرش پر نہ گِرنے دیا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، باب عادات مبارکہ و معمولات، ص ۱۲۱، بتغیر)

مسجد کی بے اَدبی کی مختلف صُورتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے اندازہ لگایئے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں مسجد کے ادب واحترام کا کیسا جذبہ تھا کہ بارش اور سخت سردی کی رات میں خُود تو تکلیف اُٹھالی، مگر مسجد میں پانی کا ایک قطرہ بھی گرنے نہیں دیا۔ مگر افسوس! ہمارے مُعاشرے میں بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو مسجد کے آداب سے نا آشنا ہے۔ عُموماً لوگ وُضو کرنے کے بعد مسجد کی دَریوں اور فرش پر گیلے پیروں کے نشانات بناتے نیز ہاتھوں اور چہرے سے پانی کے قطرے ٹپکاتے چلے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! اَعضائے وُضُو سے پانی کے قطرے فرشِ مسجِد پر گرانا ناجائز و گُناہ ہے۔(بہارِ شریعت، ۱/۶۴۷) اسی طرح رَمضانُ المُبارک میں اِعتکاف کرنے والے بعض اَفراد بھی مسجد کے اِحترام کو پسِ پُشت ڈال کر خُوب گپیں ہانکتے، قہقہے مارتے، پان، گٹکے چَباتے اور پھر مسجد کے کسی کونے میں تُھوکتے نظر آتے ہیں، کبھی مسجد کی دَریوں کے دھاگے نوچتے ہیں۔ اس طرح کرنے سے مسجد کا تقدُّس پامال ہوتا ہے۔ مسجد کی صفائی سُتھرائی رکھنے کا تو خُود اللہ عَزَّوَجَلَّ حکم ارشاد فرمارہا ہے، چُنانچہ پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرہ کی آیت نمبر 125 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خُوب سُتھرا کرو طَواف والوں اور اِعتکاف والوں اور رُکوع و سُجود والوں کے لئے۔ (پ۱، البقرۃ: ۱۲۵)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ مسجدوں کو پاک وصاف رکھا جائے۔ وہاں گندگی اور بدبُودار چیز نہ لائی جائے۔

(نور العرفان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۲۵)

مسجدوں کا کچھ ادب ہائے! نہ مجھ سے ہو سکا
از طفیلِ مُصطفیٰ فرما الٰہی در گزر

(وسائلِ بخشش ص 637)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ ہم سب کی ذِمّہ داری ہے کہ حکمِ قرآنی پر عمل کرتے ہوئے مسجدوں کو ہر طرح کی گندگی اور بدبُودار چیزوں سے بچا کر صاف سُتھرا رکھیں۔ اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی ہمیں اسی بات کا حکم ملتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضُور نبیِ رَحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بیشک ان مسجدوں میں گندگی، پیشاب اور پاخانہ جیسی کوئی چیز جائز نہیں۔ یہ مسجدیں تو تلاوتِ قرآن، اللہ تعالیٰ کے ذِکر اور نماز کیلئے ہیں۔ (مسند امام احمد، ۴/۳۸۱، حدیث: ۱۲۹۸۳) ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: مسجدیں بناؤ اور ان میں سے گرد وغُبار نکال دیا کرو کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے مسجد بنائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جَنَّت میں ایک گھر بنائے گا۔ ایک شخص نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا مسجدیں گُزر گاہوں پر بنائی جائیں؟ اِرشاد فرمایا: ہاں! اور ان میں سے گرد وغُبار صاف کرنا حُورِ عین کا مہر ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب بناء المسجد، ۲/۱۱۳، حدیث: ۱۹۴۹) معلوم ہوا کہ مسجد کی صَفائی کرنا، بہت ہی عظیمُ الشّان اور فضیلت والا کام ہے۔ آیئے! اس ضمن میں ایک روایت سُنتے ہیں۔

مسجد کی صفائی پر انوکھا انعام

حضرتِ سیدنا عُبَید بن مَرزُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مدینہ شریف زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا

میں ایک عورت مسجد کی صَفائی کیا کرتی تھی۔ جب اس کا اِنتقال ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کے بارے میں خبر نہ دی گئی۔ ایک مَرتبہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی قَبْر کے قریب سے گُزرے تو دریافت فرمایا، "یہ کس کی قبر ہے؟" تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، "اُمِّ مِحْجَنْ کی۔" فرمایا، "وہی جو مَسجد کی صَفائی کیا کرتی تھی؟" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، "جی ہاں۔" تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو اس کی قَبْر پر صَف بنانے کا حکم دیا اور اُس کی نَمازِ جنازہ پڑھائی۔ پھر اس عورت کو مُخاطَب کر کے فرمایا کہ "تُو نے کون سا کام سب سے افضل پایا؟" صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھم نے عرض کیا، "یَا رَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! کیا یہ سُن رہی ہے؟" ارشاد فرمایا، "تم اس سے زِیادہ سُننے والے نہیں ہو۔" پھر رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ "اس (عورت) نے میرے سوال کے جواب میں کہا، "مسجد کی صَفائی کو (میں نے سب سے اَفْضل عمل پایا)۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب الصلوۃ، الترغیب فی تنظیف المساجد وتطہیر ھا الخ، رقم ۴، ج۱، ص ۱۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مسجد سے مَحَبَّت کرنا اور اس کی صفائی ستھرائی میں حصّہ لینا کیسا پیارا عمل ہے کہ اس کی برکت سے اس عورت کی نمازِ جنازہ، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی پڑھائی۔ اس واقعے کو سننے کے بعد 3 باتوں کی ضروری وضاحت بھی سن لیجئے۔

(1) شریعت کو پردے کی حرمت کا بے حد لحاظ ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری کے دور میں عورتیں مسجد میں با جماعت نمازیں ادا کرتی تھیں، پھر تغیرِ زمان (یعنی تبدیلئ حالات) کے سبب عورتوں کو مسجد کی حاضری سے منْع فرما دیا گیا۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے، امیر المُؤمنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمایا، وہ اُمُ المُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ

صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس شکایت لے گئیں، (تو فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تائید میں) فرمایا: اگر زمانۂ اقدس میں بھی حالت یہ (یعنی بگاڑ والی) ہوتی (تو) حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔ (فتاوی رضویہ مخرجہ ج۹ص ۵۴۹)

(2) اس مبارک واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ آپ جب چاہیں اور جس مُردے سے چاہیں، بات کر سکتے ہیں نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ مُردے بھی مخلوق کی بات سُننے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زندگی میں لوگوں کی سننے کی طاقت مختلف ہوتی ہے، بعض قریب سے سنتے ہیں، جیسے عام لوگ اور بعض دُور سے بھی سُن لیتے ہیں جیسے پیغمبر اور اَولیاء۔ مرنے کے بعد یہ طاقت بڑھتی ہے گھٹتی نہیں، لہٰذا عام مُردوں کو ان کے قبرستان میں جاکر پُکار سکتے ہیں دُور سے نہیں، لیکن انبیاء واَولیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو دُور سے بھی پُکار سکتے ہیں، کیونکہ وہ جب زندگی میں دُور سے سُنتے تھے تو بعدِ وفات بھی سُنیں گے۔ (علم القرآن، ص ۲۰۸)

(3) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ولیِ اَقْرَب یعنی میّت کا سب سے قریبی رشتہ دار، اگر نمازِ جنازہ نہ پڑھ سکے، تو اُسے قبر پر جنازہ پڑھنے کا اِختیار ہے۔ جیسا کہ بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 838 پر ہے کہ: ولی کے سوا کسی ایسے نے نمازِ (جنازہ) پڑھائی جو ولی پر مُقدم (افضل) نہ ہو اور ولی نے اُسے اجازت بھی نہ دی تھی، تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہوا تو نماز کا اِعادہ کر سکتا ہے اور اگر مُردہ دفن ہوگیا ہے تو قبر پر (بھی) نمازِ (جنازہ) پڑھ سکتا ہے اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے زمانۂ اقدس میں تمام مسلمانوں کے ولیِ اقرب ہیں: چنانچہ اعلیٰ حضرت، اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: زمانۂ اقدسِ حُضُور

سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں تمام مسلمین کے ولی اَحَق واَقْدَم (سب سے بڑے مالک)خُود حُضُور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔(خود) رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرْشاد فرماتے ہیں: **اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِم** یعنی میں مُسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہوں۔(مسلم، کتاب الفرائض، باب ترک مالاً فلورثتہ، ۸۷۴/۱۶۱۹) توجو نمازِ جنازہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِطلاع دیئے بغیر اور لوگ پڑھ لیں، پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر اعادہ فرمائیں تو یہ ایسا ہی ہے جیسے نمازِ اوّل (پہلی نمازِ جنازہ) ولی کے علاوہ کسی غیر نے پڑھائی۔ولیِ اَحَق اختیارِ اِعادہ (یعنی دوبارہ پڑھنے کا اختیار) رکھتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۲۹۱، ملخصًا) اسی لیے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُمِّ محجن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی قبر پر تشریف لے جاکر نمازِ جنازہ اَدا فرمائی اور جب ان سے افضل عمل کے بارے میں پُوچھا تو اُنہوں نے مسجد کی صفائی کو افضل عمل بتایا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی مسجدوں کو پاک وصاف رکھنا چاہیے کہ مسجد کی صَفائی کرنے والا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہوتا ہے، حدیثِ پاک میں ہے: "**مَنْ اَلِفَ الْمَسْجِدَ اَلِفَہُ اللّٰہُ** جو مسجد سے مَحبّت کرتا ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔" (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، رقم ۲۰۳۱، ج ۲، ص ۱۳۵) مسجد کی صفائی کرنے والے اور اس میں رہ کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت ورِیاضت کرنے والے بڑے ہی خُوش نصیب ہیں۔یقیناً مسجد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت ہی پیاری نعمت اور شیطان کے حملوں سے بچنے کیلئے بہت زَبَردَسْت رُکاوٹ ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن مَعْقِل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم سے بیان کیا جاتا تھا کہ **اَلْمَسْجِدُ حِصْنٌ حَصِیْنٌ مِّنَ الشَّیْطٰن** یعنی مسجد شیطان سے بچنے کے لیے ایک مضبوط قلعہ (قل۔عہ) ہے۔(مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ رقم ۴، ج ۸ ص ۱۷۲)

مسجِد کی حیرت انگیز رَونقیں

مگر افسوس صَد کروڑ افسوس! فِی زَمانہ شیطان کے شَر سے بچنے کیلئے مَساجد میں عِبادت و تلاوت کرنے والے بہت کم رہ گئے ہیں، بلکہ اب تو مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کی حالت اس قدر اَبتَر (یعنی بُری) ہوتی جا رہی ہے کہ نماز کے اَوقات میں مسجدیں ویران نظر آتی ہیں، جبکہ چوک، بازار، سینما گھر اور تفرِیحی مَقامات پر جَمِ غَفیر (یعنی بہت رَش) دکھائی دیتا ہے۔ مُؤَذِّن دن میں پانچ (5) مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ (آؤ فلاح کی طرف) کی صَدا لگا کر مسجد میں آنے کی دعوت دیتا ہے، مگر بد قسمتی سے ہم اس حاضری سے محروم رہتے ہیں۔ لہٰذا مسجدوں کی ویرانی پر خُوب دل جلایئے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 1 پر عمل کی اچھی نیّت سے اپنے گھر والوں، پڑوسیوں اور رِشتہ داروں کو نماز کی ترغیب دِلا کر مسجد میں لایئے، زور و شور سے "مسجد بھرو تحریک" چلایئے اور ایک ایک بے نمازی پر اِنفرادی کوشش کر کے اسے نمازی بنایئے اور یُوں اپنی مَساجد کا تحفُّظ بھی فرمایئے کہ جو مکان اپنے مکینوں (یعنی رہنے والوں) سے آباد ہو، اس پر کوئی قبضہ نہیں جما سکتا، ورنہ خالی مکان پر کوئی بھی قابِض ہو سکتا ہے۔ مدنی انعام نمبر 1 کیا ہے؟ آیئے اس کو بھی توجہ سے سُنتے ہیں: "کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟"۔ اس مدنی انعام پر عمل کی برکت سے خود بھی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل ہو گی نیز دُوسروں کو بھی نماز کی دعوت دے کر عظیم نیکی کی دعوت کے ذریعے ثواب کا کثیر خزانہ اکٹھا کرنے کا موقع بھی ملے گا۔ اِنْ شَآءَ اللهعَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُس مُبارک دَور کو بھی یاد کیجئے کہ جب رات دن مسجِدیں آباد ہوا

کرتی تھیں اور نمازیوں کی چہل پہل رہا کرتی تھی، چُنانچِہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابُوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ”نیک لوگ فکرِ آخِرت کی وجہ سے مسجِدوں میں پڑے رہتے تھے تاکہ جتنا زِیادہ ہو سکے، اِس مُختَصر ترین زِندگی کی مُہلَت سے فائدہ اُٹھا کر آخِرت کی اَبدی (یعنی ہمیشگی والی) نعمتیں جمع کر لیں۔ عبادت کرنے والوں کی کثرت کے سبب مسجِد کے باہر لڑکے وغیرہ اَشیائے خُوردونَوش (یعنی کھانے پینے کی چیزیں) فَروخت کرتے، یُوں کھانے پینے کی اَشیاء بھی عبادت گُزاروں کو بآسانی دستیاب ہو جاتیں۔“ (کیمیائے سعادت ج۱ ص ۳۳۹) سُبۡحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وہ کیسا پاکیزہ دَور تھا کہ مسجِدوں میں رات دن رَونق ہوتی تھی اور آہ! آج تو مَساجِد کی وِیرانی دیکھ کر کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔ اے موت کا یقین رکھنے والے اسلامی بھائیو! جس سے بن پڑے وہ کَسبِ حَلال اور والِدین و اَولاد وغیرہ کی دیکھ بھال نیز دیگر حُقُوقُ العِباد کی بجا آوری کے بعد جو وَقت فارِغ بچے، اُسے ضَرور ذِکرو دُرُود، فکرِ آخِرت اور اچّھی صُحبت میں گُزارنے کی کوشِش کرے۔

ہو جائیں مَولا مسجدیں آباد سب کی سب
سب کو نمازی دے بنا یا رَبِّ مُصطفٰے

(وسائل بخشش، ص ۱۳۱)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہنشاہِ نُبوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، "جب تم کسی مسجد میں کثرت سے آمدورَفت رکھنے والے کو دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو، کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ		تَرجَمۂ کنز الایمان: اللّٰہ کی مسجدیں وُہی آباد

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (پ۱۰،التوبۃ:۱۸)		کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے (ہیں)۔

(سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، رقم ۲۶۲۶، ج۴، ص ۲۸۰)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ''تفسیرِ نعیمی''میں فرماتے ہیں:''خیال رہے کہ مسجد آباد کرنے کی گیارہ(11)صُورتیں ہیں:(۱)مسجد تعمیر کرنا(۲)اس میں اضافہ کرنا(۳)اسے وسیع کرنا(۴)اس کی مَرَمَّت کرنا(۵)اس میں چٹائیاں، فرش وفروش بچھانا(۶)اس کی قَلْعی چُونا کرنا (۷)اس میں روشنی وزِینت کرنا(۸)اس میں نمازو تلاوتِ قرآن کرنا(۹)اس میں دِینی مدارس قائم کرنا (۱۰)وہاں داخل ہونا،وہاں اکثر جانا، آنا، رہنا(۱۱)وہاں اَذان و تکبیر کہنا،اِمامت کرنا۔''(تفسیر نعیمی،ج۱۰،ص۲۰۱) مزید فرماتے ہیں:''مسجد بنانے یا اسے آباد کرنے یاوہاں باجماعت نمازاَدا کرنے کاشوق صحیح مُومن کی علامت ہے،اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسے لوگوں کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔'' (تفسیر نعیمی،ج۱۰،ص۲۰۴)

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا اِلٰہی

(وسائل بخشش،ص۱۰۵)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَساجد کی آبادکاری اور دعوتِ اسلامی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے!مسجدوں میں رہ کر نمازِباجماعت اَدا کرنا،ذِکۡرُ اللہ اور عِلۡمِ دِین سیکھنے سکھانے کے ذریعے انہیں آباد رکھنا، مومن کی علامت ہے۔ہمیں بھی اپنا قیمتی وَقت فُضولیات میں برباد کرنے کے بجائے زِیادہ سے زِیادہ مسجد میں گُزارنا چاہیے۔اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ

قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نے ہمیں ایسے کئی مَواقع فَراہم کردیئے ہیں، جن کے ذریعے ہم اپنا کثیر وَقْت مسجد میں گزار سکتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ عِلْمِ دِین کا ڈھیروں خزانہ بھی حاصل کرسکتے ہیں مثلاً،

1 پورے ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک یا آخری عشرے میں تربیتی اِجتماعی اِعتکاف کی ترکیب ہوتی ہے۔ جس میں ہزارہا اسلامی بھائیوں کو فرض عُلُوم سکھائے جاتے اور سُنَّتوں کے مُطابِق مدنی تَربِیَت کی جاتی ہے۔

2 مدنی قافلوں کے مُسافر اسلامی بھائی بھی مسجدوں میں قیام کرتے ہیں، یُوں انہیں اپنا اکثر وقت مسجد میں گُزارنے اور عِلْمِ دِیْن حاصل کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

3 بعدِ فجر مدنی حلقے کی ترکیب ہوتی ہے، جس میں کم از کم تین (3) آیات، ترجمۂ کنزالایمان و تفسیر خزائن العرفان / تفسیر نورالعرفان / تفسیر صراط الجنان کے ساتھ سُنائی جاتی ہیں۔

4 مختلف نمازوں کے بعد مدنی درس یعنی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتب و رسائل کے ذریعے عِلْمِ دِین کے مدنی پھول لُٹائے جاتے ہیں۔

5 دعوتِ اسلامی کے بعض مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) میں "مدنی تربیت گاہیں" مَوْجُود ہیں، بنیادی ضروریاتِ دِین، نماز کا عملی طریقہ، مختلف موضوعات پر سُنّتیں وآداب سیکھنے سکھانے کا عمل جاری رہتا ہے۔ آپ بھی مَساجد آباد کرنے اور عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کیلئے اس عَظِیْم کام میں شامل ہو کر رحمتِ خُداوَندی کے حقدار بن جایئے۔

6 مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے دُرست مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے، اس کی برکت سے بھی اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجدیں آباد رہتی ہیں۔

7 اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وقتاً فوقتاً مختلف کورسز (مثلاً 63 روزہ مدنی تربیتی کورس، 41 روزہ مدنی انعامات ومدنی قافلہ کورس،

کردار ساز 12 روزہ مدنی کورس) اور مختلف مواقع پر ہونے والے مدنی مشوروں اور تربیتی اجتماعات کے ذریعے کثیر عاشقانِ رسول مسجدوں کو آباد رکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

رِسالہ مساجد کے آداب کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مساجد کے آداب کے عنوان سے متعلق ایک عظیمُ الشّان معلوماتی رِسالہ بنام "**مساجد کے آداب**" مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو چکا ہے، یہ رِسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرے کی روشنی میں نئے مواد کے کافی اِضافے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے، یہ رِسالہ مختلف سوالات پر بہت ہی پیارے اور احسن انداز میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے دِیے گئے جوابات کا انمول مدنی گلدستہ ہے، اس مدنی گلدستے کے رنگ برنگے مدنی پھول مختلف خوشبوئیں بکھیر رہے ہیں، اس رِسالے میں دِیے گئے سوالات کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں تاکہ اِس عظیمُ الشّان رِسالے کو حاصل کرنے، خود بھی مطالعہ کرنے اور دُوسروں تک بھی پہنچانے کا مدنی ذہن بنے۔ مثلاً "❀ مسجِد میں بعض لوگ کھڑے ہو کر اپنی مجبوری اور بیماری وغیرہ کا بیان کرکے مدد کی اَپیل کرتے ہیں اگر وہ واقعی حقدار ہوں، تو کیا اُنہیں کچھ دے سکتے ہیں یا نہیں؟ ❀ کیا مسجد میں، مسجد، مدرسے یا کسی حاجت مند مسلمان کے لیے بھی چندہ نہیں کر سکتے؟ ❀ چھوٹے چھوٹے بچے جو مسجِد میں دَنْدَناتے اور شور مچاتے پِھر رہے ہوتے ہیں، ان کا جُرم کس پر ہے؟ ❀ ائیر فریشنر (Air Freshner) کے ذریعے خوشبو کا چِھڑکاؤ (Spray) عام ہوتا جارہا ہے، اس میں کوئی نقصان تو نہیں؟ ❀ کمرے کو خُوشبو دار کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ ❀ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ ❀ جو اسلامی بھائی روٹھ کر دعوتِ اسلامی کا مدنی کام چھوڑ بیٹھے ہوں انہیں کیسے قریب کیا جائے؟

مسجد کے آداب کا خیال رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو آباد رکھنا اور ان سے مَحَبَّت کرنا بڑی سَعادت کی بات ہے، لیکن مَساجِد کے آداب کا خیال رکھنا اور اسے ہر طرح کی ناپسندیدہ اور بدبُودار چیزوں سے بچانا بھی انتہائی ضروری ہے، چنانچہ

مسجِد میں کچّا گوشت نہ لے جائیں

صَدرُالشَّریعہ، بَدرُالطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسجِد میں کچّا لہسن اور کچّی پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں، جب تک کہ بُو باقی ہو اور یہی حکم ہر اُس چیز کا ہے، جس میں بُو ہو، جیسے گَندَنا (یہ لہسن سے ملتی جُلتی ترکاری ہے) مُولی، کچا گوشت اور مِٹّی کا تیل، وہ دِیا سَلائی جس کے رگڑنے میں بُو اُڑتی ہو، رِیاح خارِج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دَہنی کا عارِضہ (یعنی منہ سے بدبو آنے کی بیماری) یا کوئی بدبودار زَخم ہو یا کوئی بدبودار دوا لگائی ہو تو، جب تک بُو مُنْقَطِع (یعنی ختم) نہ ہو، اُس کو مسجِد میں آنے کی مُمانَعت ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۶۴۸)

مُنہ میں بدبُو ہو تو مسجِد میں جانا حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ مُنہ میں بدبو ہونے کی صورت میں جب تک بُو ختم نہ ہو جائے مسجد میں جانا منع ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس بارے میں مدنی پھول ارشاد فرماتے ہیں: "بھوک سے کم کھانے کی عادت بنایئے، یعنی ابھی خواہِش باقی ہو کہ ہاتھ روک لیجئے۔ اگر خوب ڈٹ کر کھاتے رہے اور وَقت بے وَقت سیخ کباب، برگر، آلو چھولے، پِزّے، آئسکریم، ٹھنڈی بوتلیں وغیرہ پیٹ میں پہنچاتے رہے، پیٹ خراب ہو گیا اور خدا نخواستہ "گندہ دَہنی" یعنی مُنہ سے بدبو آنے کی بیماری لگ گئی تو سخت

امتحان ہو جائے گا، کیونکہ مُنہ سے بدبو آتی ہو تو **مسجِد کا داخِلہ حرام ہے**، یہاں تک کہ جس وَقت مُنہ سے بدبو آرہی ہو، اُس وَقت باجماعت نَماز پڑھنے کے لئے بھی **مسجِد میں آنا گناہ** ہے۔ چُونکہ فکرِ آخِرت کی کمی کے باعِث لوگوں کی بھاری اکثریت میں کھانے کی حرص زیادہ اورآج کل ہر طَرف "فُوڈ کلچر" کا دَور دَورہ ہے، اِس وجہ سے ایک تعداد ہے جن کے مُنہ سے بدبُو آتی ہے۔ اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ سادہ غذا اور وہ بھی بھوک سے کم کھائے اور ہاضِمہ دُرُست رکھے۔ نیز جب بھی کھا چکے، خِلال کرنے اور خوب اچّھی طرح کلّیاں وغیرہ کرکے مُنہ صاف رکھنے کی عادت بنائے، ورنہ غذا کے اَجزا دانتوں کے خَلا (GAPE) میں رہ جاتے، سڑتے اور بدبُولاتے ہیں۔ صِرف مُنہ کی بدبو ہی نہیں بلکہ ہر طرح کی بدبُو سے مسجِد کو بچانا واجب ہے۔

لہٰذا ہمیں مسجد کے آداب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے صاف ستھرا لباس پہن کر، خوشبو لگا کر مسجد میں حاضر ہونا چاہیے۔ ذرا غور کیجئے! اگر ہمیں حکمرانوں، وزیروں، افسروں یا کسی بڑے آدمی کے پاس جانا ہو تو صاف ستھرا لباس پہنتے، عِمامہ، چادر وغیرہ درست کرتے اور خوشبو لگاتے ہیں، مگر مسجد میں جانے کیلئے ایسا اہتمام نہیں کرتے، حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تو تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے، اس کی شان وعظمت تو سب سے بلند وبالا ہے۔

سیّدنا امامِ اعظم کا قیمتی عمامہ ولباس

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 517 صفحات پر مشتمل کتاب "عمامہ کے فضائل" صفحہ 184 پر ہے کہ حضرت سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رات کی نماز کے لیے ایک قیمتی لباس سلوار کھا تھا جس میں قمیص، عمامہ، چادر اور شلوار تھی، اس کی قیمت 1500 درہم تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسے

روزانہ رات کے وقت زیبِ تن فرماتے اور ارشاد فرماتے: اَلتَّزَیُّنُ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَوْلٰی مِنَ التَّزَیُّنِ لِلنَّاسِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے زِینت اختیار کرنا، لوگوں کے لیے زینت اختیار کرنے سے بہتر ہے۔

(تفسیر روح البیان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ:۳۱، ۳/۱۵۴)

مسجد کی حاضِری کیلئے زِینت اختیار کرنے کا تو خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم ارشاد فرمایا ہے: چنانچہ پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف آیت نمبر 31 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ	تَرجَمۂ کنزالایمان: اے آدم کی اَولاد اپنی زِینت لو جب مسجد میں جاؤ

نماز کیلئے عطر لگانا مُستَحب ہے

صدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی لباسِ زینت اور ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا، خوشبو لگانا داخلِ زینت ہے اور سنّت یہ ہے کہ آدمی بہتر ھَیئَت (یعنی عمدہ صورت وحالت) کے ساتھ نَماز کے لئے حاضِر ہو، کیونکہ نَماز میں ربّ عَزَّوَجَلَّ سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زِینت کرنا عطر لگانا مُستَحب ہے۔ (خزائنُ العرفان ص۲۹۱)

مسجد میں باتوں کی بدبُو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ میں تو پانچوں وَقت پاک صاف ہو کر خُوشبو لگا کر مسجد میں جاتا ہوں اور مسجد کی اَشیاء وغیرہ بھی خراب نہیں کرتا ہوں، تو اس طرح میں بدبو پھیلا کر مسجد کی بے ادبی سے بچ جاتا ہوں۔ تو جواباً عرض ہے ضروری نہیں کہ ظاہری چیزوں سے ہی مسجد میں بدبُو پھیلتی ہو، بلکہ آج ہماری اکثریت ایسے مَرَض میں مُبتلا ہے کہ جس کا ہمیں احساس

بھی نہیں ہوتا اور ہم مسجدیں "بدبُودار" کرتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے " جو لوگ غیبت کرتے اور مسجِد میں دُنیا کی باتیں کرتے ہیں، ان کے منہ سے وہ گندی بدبُو نکلتی ہے، جس سے فِرِشتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور ان کی شکایت کرتے ہیں۔" (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ۱۶/ ۳۱۲)

اس روایت کی روشنی میں ہم اپنا اور اپنے معاشرے کا جائزہ لیں کہ کیا ہمارے ذہن کے کسی گوشہ میں کبھی یہ بات آئی کہ مسجد میں غیبت کرنا، مسجد میں دُنیا کی باتیں کرنا بھی منہ سے گندی بدبُو کے نکلنے کا سبب ہے؟ کیا کبھی اس بات کی طرف بھی ہمارا دھیان گیا کہ ہمیں مسجد میں فضول گوئی نہیں کرنی چاہیے؟ یادرکھئے! مساجد کی تعمیر کا مقصد اس میں دنیاوی باتیں کرنا نہیں، بلکہ یادِ الٰہی میں مشغول رہنا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے داعی (یعنی دعوت دینے والے) کی آواز پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ کی مسجدیں اچھے طور پر تعمیر کیں، تو اس کے عِوَض اللہ تعالیٰ کے یہاں جنّت ہے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم! مسجدوں کی اچھی تعمیر کیا ہے؟ فرمایا: اس میں آواز بلند نہ کرنا اور کوئی بیہودہ بات زبان سے نہ نکالنا۔ (کنز العمال، کتاب الصلاۃ، قسم الاقوال، ۷/ ۲۷۳، حدیث: ۲۰۸۳۷)

ہمارے اَسلاف مسجد کے آداب کا بڑا خیال رکھتے اور مسجد میں دُنیوی باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے۔

بے ادبوں کو مسجد سے نکال دیا

حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اُن لوگوں کو مساجد میں زیادہ بیٹھنے سے منع کرتے تھے جو مساجد کے آداب نہیں جانتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مسجد میں کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، جو فضول باتیں کر رہے تھے۔ تو اپنی چادر لپیٹ کر ان کو مارا اور وہاں سے نکال دیا اور فرمایا: تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو دنیا کے بازار بنا رکھا ہے، حالانکہ یہ تو آخرت کے بازار

ہیں۔(تنبیہ المغترین، الباب الثالث، ص ۱۶۲)

حضرت سَیِّدُنا سائب بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا، تو کسی نے مجھے کنکری ماری، میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اوران دونوں آدمیوں کو جو مسجد میں زور زور سے باتیں کر رہے تھے ، میرے پاس لے کر آؤ۔ میں ان دونوں کو لے کر حاضرِ خدمت ہو گیا۔ امیر المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے پوچھا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ اَمیرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر تم دونوں مدینے کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سخت سزا دیتا۔ تم لوگ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مسجد میں بلند آواز سے گفتگو کر رہے ہو۔

(بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب رفع الصوت فی المساجد، ۱/۱۷۸، حدیث ۴۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! ایک طرف تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہ نیک بندے ہیں، جو مسجد کے آداب کا بے حد خیال رکھتے تھے اور دوسری طرف ہم ہیں کہ آدابِ مسجد سے بالکل ناواقف ہیں۔ فضول باتیں تو اپنی جگہ، بسا اوقات کئی لوگ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ فحش کلام تک کر جاتے ہیں۔ اس قسم کی بے حرمتی عُموماً مسجد میں نکاح یا تیجہ وغیرہ کی تقریب میں ہوتی ہے۔ کچھ لوگ تو نکاح کے معاملات یا قرآنِ پاک کی تلاوت میں مصروف ہوتے ہیں اور کچھ لوگ ایک کونے میں اپنی باتوں کی محفل سجا لیتے ہیں ۔ پھر فُضُول باتوں، غیبتوں، چُغلیوں، مذاق مسخریوں اور قہقہوں کا ایسا سلسلہ شُروع ہوتا ہے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ خدارا کچھ خوف کیجئے! ہمارا یہ طرزِ عمل ہماری دنیا و آخرت کو برباد کر سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کے خلاف مسجد، خود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں فریاد کرتی ہے۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ ایک مسجد اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دُنیا کی باتیں کرتے ہیں، ملائکہ اسے آتے

ہوئے ملے اور بولے: ہم انہیں ہلاک کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج۱۶ص ۳۱۲)

آیئے! مسجد میں دُنیوی باتوں اور مسجد میں ہنسنے کی مذمت پر روایات سنتے ہیں:

1 ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجدوں کے اندر دُنیا کی باتیں کریں گے، تو اس وَقْت تم ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ان لوگوں کی کچھ پروا نہیں۔(شعب الإيمان، باب في الصلوٰت، فصل المشي إلى المساجد، ۳/۸۶، حدیث: ۲۹۶۲)

2 مسجد میں دنیاوی بات چیت، نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے، جس طرح چوپائے گھاس کو کھاتے ہیں۔ (اتحاف السادۃ المتقین، کتاب اسرار الصلوۃ ومھماتھا، الباب الاول، ۳/۵۰)

3 مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔(الجامع الصغیر، فصل فی المحلی بأل من هذا الحرف،۱/۳۲۲،حدیث:۵۲۳۱)

مسجِد میں موبائل فون کی گھنٹی بند رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان تمام وعیدوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خود کو ہلاکت سے بچایئے اور مسجد کے آداب بجالاتے ہوئے، اس بات کا بھی خیال رکھئے کہ مسجِد میں چلتے وقت پاؤں کی دَھمک (دَھ۔مَک) پیدا نہ ہو نیز چھڑی (WALKING STICK)، چھتری، ہاتھ کا پنکھا، چپّل، تھیلا (BAG)، برتن وغیرہ کوئی چیز بھی اِس طرح نہ ڈالیے کہ آواز پیدا ہو۔ اگر موبائل فون ہو تو مسجِد میں اس کی گھنٹی بھی بند رکھئے، افسوس! فی زمانہ اس کی احتیاط بہت کم کی جاتی ہے، یہاں تک کہ مسجِدُ الحرام شریف میں اور وہ بھی عین خانۂ کعبہ کے طواف میں لوگوں کے موبائل فون کی گھنٹیاں بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میوزیکل ٹیونز (Musical Tunes) گونجتی رہتی ہیں، حالانکہ میوزیکل ٹیون تو مسجِد کے علاوہ بھی ناجائز وگناہ ہے۔ (تو مسجد میں تو حکم اور سخت ہوگا۔)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی قافلوں میں سفر کرنا بھی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنَّتوں کی خدمت کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”مَدَنی قافلے میں سفر کرنا“ بھی ہے۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں: میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی بَنُو اُمَیّہ بن زید (کے محلّے) میں رہتے تھے، جو مدینۂ پاک کی بُلندی پر تھا، ہم باری باری سرکارِ والا تَبار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے، ایک دن وہ مدینۂ مُنوّرہ جاتے اور واپس آکر اس دن کی وَحْی کا حال مجھے بتادیتے اور ایک دن میں جاتا اور آکر اس دن کی وَحْی کی خبر کا حال اُنہیں بتاتا۔ (صحیح بُخاری ج ۱ ص ۵۰ حدیث ۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسا کہ ہم نے سُنا کہ مدنی قافلوں میں سفر کرکے بھی مساجد کو آباد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کرنے والے عاشقانِ رسول نہ صرف خود مسجدوں کو آباد کرتے ہیں، بلکہ دِیگر مسلمانوں کو بھی نیکی کی دعوت کے ذریعے مسجدیں آباد کرنے کی ترغیب دِلاتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں سفر کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر ”مسجد“ کو آباد کرنے کی نیّت سے مدنی قافلوں میں سفر کی نیّت کرتے ہیں۔

ہمیں بھی ہر ماہ کم اَزْ کم تین دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کرنا چاہیے۔ اس سے جہاں ہمیں علمِ دین سیکھنے کا موقع ملے گا، وہیں نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔ مدنی قافلے میں سفر کی بڑی برکتیں ہیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

19 سال پرانا مرض دور ہوگیا

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے ناظم آباد کے مُقیم ایک عُمر رسیدہ اسلامی بھائی مدنی قافلے سے حاصل ہونے والی برکات کا کچھ اس طرح تذکرہ کرتے ہیں کہ میں تقریباً 19 سال سے سانس کے مرض میں مُبتلا تھا۔ بَسا اَوقات مرض کی شِدَّت کی وجہ سے مجھے شدید اَذِیَّت کا سامنا کرنا پڑتا۔ کبھی آدھی رات کو طبیعت بگڑ جاتی تو اسی وقت ڈاکٹر کے پاس جانا پڑتا الغرض میں بے حد پریشان رہتا تھا۔ علاج معالجہ میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ ہر روز کم و بیش 150 روپے دواؤں پر خرچ ہوتے جس سے وقتی طور پر تو آرام ہو جاتا مگر مجھے مُستقل سُکون مُیَسَّر نہ آتا۔ ہر وَقْت اسی فکر و پریشانی میں رہتا کہ اس مرض سے کیونکر شِفا ملے گی۔ میری خُوش قسمتی کہ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ہمراہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل ہوئی۔ مدنی قافلے کی برکت سے جہاں میرے روز و شب عبادتِ الٰہی میں گُزرے اور علمِ دین حاصل کرنے کا موقع ملا وہیں مجھے دیگر برکات بھی نصیب ہوئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان تین دن میں مجھے انجکشن کی حاجت پیش آئی نہ ہی کسی ڈاکٹر کے پاس جانا پڑا بلکہ مدنی قافلے میں ایسا اِطمینان اور سُکون ملا کہ جو اس سے پہلے کبھی نہ ملا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے کی برکت سے میرے 19 سال پُرانے مرض میں نُمایاں کمی آئی۔ اب میں نے نِیَّت کر لی ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسجد میں داخلے کی ممانعت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پاگلوں، بچوں اور نشہ میں مدہوش افراد کا مَسجد میں آنا بھی مسجد میں پائی جانے والی برائی ہے، اس سے بھی مسجد کا تقدس پامال ہوتا ہے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا **ابوبلال محمد الیاس عطار قادری** رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **فیضانِ**

سُنَّت، جلد اوّل، صفحہ 1220 پر تحریر فرماتے ہیں: **ایسا بچّہ جس سے نَجاست** (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) **کا خَطرہ ہو اور پاگل کو مسجد کے اندر لے جانا حرام ہے اگر نَجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکروہ۔** (ردالمحتار، ۲/ ۵۱۸) **صفحہ 1221** پر فرماتے ہیں: **بچّہ یا پاگل** (یا بے ہوش یا جس پر جِنّ آیا ہوا ہو اس) کو دَم کروانے کے لئے بھی مسجد میں لے جانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ چھوٹے بچّہ کو اچھی طرح کپڑے میں لپیٹ کر بلکہ "پیکنگ" کرکے بھی نہیں لا سکتے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِحترامِ مسجد کے حوالے سے فیضانِ سُنَّت (جلد اوّل) صَفْحَہ 1202 تا 1207 پر بیان کردہ مَدَنی پھولوں میں سے چند مدنی پھول قبول فرما کر اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں نصیب ہوں گی۔ چنانچہ

(1) مسجِد کے اندر کسی قسم کا کُوڑا ہرگز نہ پھینکیں۔ سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "جذبُ القُلوب" میں نقل کرتے ہیں کہ مسجِد میں اگر خَس (یعنی معمولی سا تنکا یا ذرّہ) بھی پھینکا جائے، تو اس سے مسجِد کو اس قَدَر تکلیف پہنچتی ہے، جس قَدَر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خس (یعنی معمولی ذرّہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (جذبُ القُلوب ص ۲۲۲)

(2) مسجِد کی دیوار، اِس کے فَرش، چٹائی یا دَری کے اوپر یا اس کے نیچے تُھوکنا، ناک سِنکنا، ناک یا کان میں سے مَیل نکال کر لگانا، مسجِد کی دری یا چٹائی سے دھاگہ یا تِنکا وغیرہ نَوچنا سب ممنوع ہے۔

(3) ضَرورتاً (مسجِد کے اندر) اپنے رُومال وغیرہ سے ناک پُونچھنے میں کوئی مُضایَقہ نہیں۔

(4) مسجِد میں جھاڑو دینے میں جو گرد اور کُوڑا وغیرہ نکلے، وہ ایسی جگہ مت ڈالئے جہاں بے اَدَبی ہو۔

(5) جُوتے اُتار کر مسجِد میں ساتھ لے جانا چاہیں تو گرد وغیرہ باہَر جھاڑ لیجئے۔ اگر پاؤں کے تَلووں میں گرد

کے ذَرّات لگے ہوں تو اپنے رومال وغیرہ سے پُونچھ کر مسجِد میں داخِل ہوں۔ مسجِد میں گرد کا کوئی ذرّہ نہ گِرنے پائے اِس کا خیال رکھئے۔

(6) مسجِد کے وُضو خانے پر وُضو کرنے کے بعد پاؤں وضوخانے ہی پر اچّھی طرح خشک کر لیجئے، گیلے پاؤں لیکر چلنے سے مسجد کا فرش گندا اور دریاں مَیلی اور بد نُما ہو جاتی ہیں۔

(7) مسجِد کے ایک دَرَجے سے دوسرے دَرَجے کے داخِلے کے وَقت (مَثَلاً صحن میں داخل ہوں تب بھی اور صِحن سے اندرونی حصّے میں جائیں جب بھی) سیدھا قدم بڑھایا جائے، حَتّٰی کہ اگر صَف بچھی ہو، اس پر بھی سیدھا قدم رکھیں اور جب وہاں سے ہٹیں، تب بھی سیدھا قدم فرشِ مسجد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر بچھی ہوئی صَف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا خَطِیب جب مِنبر پر جانے کا اِرادہ کرے، پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اُترے تو (بھی) سیدھا قدم اُتارے۔

(8) مسجِد میں اگر چِھینک آئے تو کوشش کریں آہِستہ آواز نکلے، اسی طرح کھانسی۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجِد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ اِسی طرح ڈکار کو ضَبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حَتَّی الْاِمکان آواز دَبائی جائے، اگرچِہ غیرِ مسجِد میں ہو۔ خُصُوصًا مجلس میں یا کسی معظّم (یعنی بزرگ) کے سامنے بے تہذِیبی ہے۔ حدیثِ (پاک) میں ہے: ایک شخص نے دربارِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ڈکار لی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہم سے اپنی ڈکار دُور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مُدّت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قِیامت کے دن زیادہ مُدّت تک بُھوکے رہیں گے۔" (شَرحُ السُّنّۃ ج ۷ ص ۲۹۳ حدیث ۳۹۴۴) اور جماہی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہیے۔ اگرچِہ مسجِد سے باہَر تنہا ہو، کیونکہ یہ شیطان کا قہقہہ ہے۔ جماہی جب آئے حَتَّی الاِمْکان مُنہ بند رکھیں، مُنہ کھولنے سے شیطان مُنہ میں تھوک

دیتاہے۔ اگر یوں نہ رُکے تو اُوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دَبالیں اوراس طرح بھی نہ رُکے تو حَتَّی الاِمکان منہ کم کھولیں اور اُلٹاہاتھ اُلٹی طرف سے مُنہ پر رکھ لیں۔ چُونکہ جَماہی شیطان کی طرف سے ہے اوراَنبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام اس سے محفوظ ہیں۔ لہٰذا جماہی آئے تو یہ تصوُّر کریں کہ ''انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کو جماہی نہیں آتی۔'' اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فوراً رُک جائے گی۔ (رَدُّالمُحتارج۲ص۴۹۹،۴۹۸)

(9) تَمَسۡخُر (مَسخرہ پن) ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجِد میں سخت ناجائز۔

(10) مسجِد میں حدَث (یعنی رِیح خارِج کرنا) مَنع ہے۔

(11) قِبلے کی طرف پاؤں پھیلاناتو ہر جگہ مَنع ہے۔ مسجِد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ خِلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرتِ سری سقطی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ مسجِد میں تنہابیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا، گوشۂ مسجِد سے ہاتِف نے آواز دی: ''سری! بادشاہوں کے حُضُور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟'' مَعًا(یعنی فورًا) پاؤں سمیٹے اورایسے سَمیٹے کہ وَقتِ انتقال ہی پھیلے۔ (سبع سنابل ص۱۳۱) (چھوٹے بچوں کو بھی پیار کرتے، اُٹھاتے، لِٹاتے وقت احتیاط کریں کہ ان کے پاؤں قِبلہ کی طرف نہ ہوں اور بچوں کو قضائے حاجت کرواتے وقت بھی ضروری ہے کہ اُس کارُخ یاپیٹھ قبلہ کی طرف نہ ہو)

(12) اِستِعمال شُدہ جُوتامسجِد میں پہن کر جانا، گستاخی وبے ادبی ہے۔

الٰہی کرم بہرِ شاہِ عَرَب ہو
ہمیں مَسجِدوں کا مُیَسَّر ادب ہو

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی مسجد کے آداب کا مُعامَلَہ اِنتہائی نازُک ہے، اس لئے خُوب اِحتیاط کرنے کی ضرورت ہے، کہیں ایسانہ ہو کہ ذراسی بے احتیاطی کے سبب ہم مسجد کے حُقُوق پامال

کر بیٹھیں۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مسجد کے آداب کا بہت خیال فرماتے ہیں: ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ایک بار شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مسجد میں داخل ہونے سے قبل جُوتے اُتارے، دونوں پاؤں کپڑے سے صاف کیے اور پھر مسجد میں داخل ہوئے۔ مدنی مُذاکرے میں اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں مسجد میں داخل ہوتے وَقت کپڑے سے اپنے پاؤں صاف کرلیتا ہوں تاکہ مٹی کا کوئی ذرّہ مسجد میں نہ چلا جائے۔ مزید فرماتے ہیں: "میں سُنّت پر عمل کی نیت سے داڑھی اور بھنوؤں پر بھی تیل لگاتا ہوں، لیکن اسے خُوب اچھی طرح صاف کرلیتا ہوں تاکہ اس تیل کی چکناہٹ سے مسجد کا فرش آلودہ نہ ہو جائے"۔

اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اکثر جیب میں شاپر رکھتے ہیں اور مسجد کے فرش پر گرے ہوئے بال و ذرّات وغیرہ اُٹھا کر اس میں ڈالتے رہتے ہیں اور کبھی کبھی زائد شاپر بھی رکھتے ہیں جو کہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو ترغیب دِلا کر تحفے میں پیش فرماتے اوراس طرح مسجد سے ذرّات وغیرہ اُٹھانے کا ذِہن بناتے ہیں۔ مسجد کے آداب کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ ''مسجدیں خُوشبو دار رکھئے'' مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل فرما کر خود بھی مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی حسبِ توفیق تحفۃً پیش کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رسالے کو پڑھا(Read) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

مجلس خُدّامُ المساجد کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَساجد کی اَہَمِیَّت اوراَدب واِحترام دل میں بٹھانے، باجماعت نماز کی عادت بنانے، سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ پانے، نیکی کی دعوت عام کرنے، مدنی قافلوں میں سفر کرنے، مدنی انعامات پر عمل کرنے اور دوسروں کو ترغیب دلانے کا ذہن پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور دِین کے کاموں میں ترقی کیلئے جتنا بن پڑے، دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاون کیجئے۔ دعوتِ اسلامی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کم و بیش100 شعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے۔ انہی میں سے ایک شعبہ خدام المساجد بھی ہے، اس شعبے کا قیام شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اس خواب کی تکمیل ہے کہ اے کاش! ہماری مَساجِد آباد ہو جائیں، ان کی رونقیں پلٹ آئیں اور نفس وشیطان کی وجہ سے مخلوق جو اپنے خالق عَزَّوَجَلَّ سے دُور ہو چکی ہے، قریب ہو جائے۔

مجلس"خُدَّامُ الْمَسَاجِد"پرانی مَساجِد آباد کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ نئ مساجد کی تعمیر کے لیے بھی کوشش کرتی رہتی ہے۔ چنانچِہ اس ضِمن میں مساجد کی تعمیرات وغیرہ کا سلسلہ کسی نہ کسی صورت میں جاری رَہتا ہے۔ جن علاقوں یا شہروں میں مَساجد کی ضرورت ہوتی ہے، وہاں مجلس خدّامُ المساجد کے ذمہ داران، وہاں کے علاقے یا شہر یا کابینہ کی مشاورت کے نگران کے ذریعے دارالافتاء اہلسنّت سے شرعی رہنمائی لے کر جگہ (Plot) کے حُصُول کی کوشش اور مخیّر افراد سے تعمیرات کی ترکیب کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے مساجد کو پاک وصاف رکھنے اس کا اَدب واحترام

کرنے کے حوالے سے اسلافِ کرام کے واقعات سُنے۔

- اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت، مُجدِّدِ دین وملّت، پروانۂ شمع رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مسجد کے انوکھے ادب واِحترام والا ایمان افروز واقعہ سُنا۔
- مسجد کی صفائی پر مدینہ شریف کی عورت کو کیسا انعام ملا کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کی قبر پر تشریف لے جاکر اُس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔
- مسجد میں کثرت سے آمدورفت رکھنے والے خوش نصیب کے بارے میں حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا گیا کہ اُس کے ایمان کی گواہی دو۔
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مختلف مدنی کاموں کے ذریعے بھی مسجدوں کو آباد رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔
- مسجد میں فُضُول باتیں کرنا، ہنسنا کھیلنا، شور وغُل مچانا، بدبودار چیزیں لانا یا خود جسم یا منہ کی بدبو کے ساتھ آنا، موبائل فون کی گھنٹی یا میوزکل ٹیون بجانا اور خرید وفروخت وغیرہ یہ سب کام منع اور مسجد کے آداب کے خلاف ہیں۔
- اگر ماضی میں ہم سے بھی ایسی بُھول ہوگئی ہو تو اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں نادِم ہوکر توبہ کریں اور آئندہ ان بُرائیوں سے بچنے کی کوشش بھی کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں

اورآداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتاہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج۱ص۵۵حدیث۱۷۵)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا

جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"خاموش رہو" کے آٹھ(8) حُرُوف کی نسبت سے بات چیت کرنے کے 8 مَدَنی پھول

(1) فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔" (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج٤ ص٢٢٥ حدیث٢٥٠٩) (2) مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے (3) مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزّز رہیں گے چلّا چلّا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سنّت نہیں (4) چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنائیے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا (5) بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے (6) جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی

بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں(7) بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگایئے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا(8) زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کتب (۱) 312 صفحات پر مُشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور(۲) 120 صفحات کی کتاب'' سنّتیں اور آداب '' ھَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھیے۔ سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو
سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف میں ہے: سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً** یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث:۴۸۴) مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: قِیامت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ رہے اور حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کثرت ہے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنّت ملتی ہے اور اس سے بَزمِ جنّت کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (ملتے ہیں)۔(مرآۃ المناجیح، ۲/۱۰۰)

گندے نکمّے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا، ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا، ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زرد چہرے والا موچی

مکتبۃ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب، جس میں بزرگوں کے بہت دلچسپ واقعات ہیں، اس

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

کتاب کا نام ہے، "عُیُونُ الْحِکَایات" ۔ اس کتاب کا ایک دلچسپ واقعہ سُنئے اور ایمان تازہ کیجئے! حضرت سَیِّدُنا خلد بن ایّوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے ایک عابد نے پہاڑ کی چوٹی پر ساٹھ (60)سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی۔ایک رات اس نے خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: فُلاں موچی تجھ سے زیادہ عبادت گزار ہے اوراس کا مرتبہ تجھ سے زیادہ ہے۔جب وہ عابد نیند سے بیدار ہوا تو خواب کے بارے میں سوچا، پھر خُود ہی کہنے لگا: یہ تو مَحض خواب ہے، اس کا کیا اِعتبار۔ لٰہذا اس نے خواب کی طرف توجہ نہ دی، کچھ عرصہ بعد اُسے پھر اسی طرح خواب میں کہا گیا کہ فُلاں موچی تجھ سے اَفْضَل ہے۔ مگر اس بار بھی اُس نے خواب کی طرف کوئی توجہ نہ دی، تیسری مرتبہ پھر اسے خواب میں یہی کہا گیا۔ باربار خواب میں موچی کی فضیلت کے بارے میں سن کر وہ پہاڑ سے اُترا اور اس موچی کے پاس پہنچا۔ موچی نے جب اُسے دیکھا تو اپنا کام چھوڑ کر تعظیماً کھڑا ہو گیا اور بڑی عقیدت سے اس عابد (یعنی عبادت گزار) شخص کے ہاتھ چومنے کے بعد عرض گُزار ہوا: آپ کو کس چیز نے عبادت خانے سے نکلنے پر مجبور کیا ہے؟ وہ عابد کہنے لگا: میں تیری وجہ سے یہاں آیا ہوں، مجھے بتایا گیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں تیرا رُتبہ مجھ سے زیادہ ہے؟ اس وجہ سے میں تیری زیارت کرنے آیا ہوں، مجھے بتا کہ وہ کونسا عمل ہے جس کی وجہ سے تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اعلیٰ مقام حاصل ہے؟ وہ موچی خاموش رہا، گویا وہ اپنا عمل بتانا نہیں چاہتا تھا۔ پھر کہنے لگا: میرا اور تو کوئی خاص عمل نہیں، ہاں! اتنا ضرور ہے کہ میں سارا دن رزقِ حلال کمانے میں مشغول رہتا ہوں اور حرام مال سے بچتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ مجھے سارے دن میں جتنا رزق عطا فرماتا ہے، میں اس میں سے آدھا اس کی راہ میں صدقہ کر دیتا ہوں اور آدھا اپنے اَہل و عیال پر خرچ کرتا ہوں۔ دوسرا عمل یہ ہے کہ میں کثرت سے

روزے رکھتا ہوں، اس کے علاوہ کوئی اور چیز میرے اندر ایسی نہیں، جو باعثِ فضیلت ہو۔ یہ سُن کر عابد اس نیک موچی کے پاس سے چلا گیا اور دوبارہ عبادت میں مشغول ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد پھر اسے خواب میں کہا گیا: اس موچی سے پُوچھو کہ کس چیز کے خوف نے تمہارا چہرہ زَرْد کر دیا ہے؟ چنانچہ وہ عابد دوبارہ موچی کے پاس آیا، اور اس سے پُوچھا: تمہارا چہرہ زَرْد (یعنی پیلا) کیوں ہے؟ آخر تمہیں کس چیز کا خوف ہے؟ موچی نے جواب دیا: جب بھی میں کسی شخص کو دیکھتا ہوں تو مجھے یہ گُمان ہوتا ہے کہ یہ شخص مجھ سے اچھا ہے، یہ جنّتی ہے اور میں جہنّم کے لائق ہوں، میں اپنے آپ کو سب سے حقیر جانتا ہوں اور اپنے آپ کو سب سے زیادہ گُناہ گار تصور کرتا ہوں اور مجھے ہر وقت جہنَّم کا خوف کھائے جا رہا ہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ میرا چہرہ زَرْد (یعنی پیلا) ہو گیا ہے۔ وہ عابد واپس اپنے عبادت خانے میں چلا گیا۔ حضرت سَیِّدُنا خلد بن اَیُّوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس موچی کو اس عبادت گُزار شخص پر اسی لئے فضیلت دی گئی کہ وہ دوسروں کے مُقابلے میں اپنے آپ کو حقیر سمجھتا تھا اور اپنے علاوہ سب کو جنّتی سمجھتا تھا۔ (عیون الحکایات، ص۱۰۳)

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا یاربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجِزی کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جو خوش نصیب مسلمان دُنیا کی رنگینیوں سے مُنہ موڑ کر، گناہوں سے ناطہ توڑ کر محض رِضائے الٰہی کے لئے عبادت و ریاضت اور تقویٰ و پرہیز گاری کو اپنا اوڑھنا بچھونا بناتا ہے، عاجزی کرتے ہوئے خود کو حقیر اور دوسروں کو بہتر تصور کرتا ہے، نفل

روزے اور صدقہ و خیرات کو اپنا معمول بنالیتا ہے، صرف رزقِ حلال ہی کماتا اور عبادات کی کثرت کے باوجود اپنا عمل ظاہر کرنے سے کتراتا ہے، خود کو سب سے بڑا گناہ گار تصوّر کرتا اور جہنم کے خوف اور خوفِ خدا سے لرزاں و ترساں رہتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ خوش ہو کر اس کا مقام اس قدر بلند فرماتا ہے کہ اس کے عبادت گُزار بندے بھی اس کے پاس حاضر ہو کر اس سے مُلاقات کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ آج ہمارے مُعاشرے میں تو افضلیت کا معیار صرف یہی رہ گیا ہے کہ ہم مالداروں، سرمایہ داروں، افسروں، وزیروں، دنیوی جاہ و منصب رکھنے والوں، مہنگی گاڑیوں میں گُھومنے والوں، مہنگے موبائل، کمپیوٹر یا لیپ ٹاپ رکھنے والوں، عُمدہ لباس میں ملبوس رہنے والوں، اُونچی بلڈنگوں، خُوبصورت بنگلوں، یا مہنگے علاقوں میں بسنے والوں، گوری رنگت والوں اور اعلیٰ نسب والوں کو ہی سب سے افضل و بہتر جانتے اور صبح و شام انہیں کے گُن گاتے نظر آتے ہیں جبکہ اللہ رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک وہی مسلمان زیادہ عزت و اِکرام والا ہے کہ جو تقویٰ و پرہیز گاری میں دوسروں سے زیادہ ہو، چُنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات کی آیت نمبر 13 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾ (پ۲۶، الحجرات:۱۳)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

مُفَسّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: سب اِنسانوں کی اَصل حضرت آدم و حوا (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام و رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا) ہیں اور اِن کی اَصل

مٹی ہے تو تم سب کی اَصل مٹی ہوئی پھر نَسَب پر اَکڑتے اور اِتراتے کیوں ہو۔ انسان کو مختلف نسب و قبیلے بنانا ایک دوسرے کی پہچان کے لیے ہے نہ کہ شیخی مارنے اور اِترانے کے لیے۔(اس آیتِ مُبارکہ کا شانِ نُزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:) حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بازارِ مدینہ میں تشریف لے گئے، وہاں مُلاحظہ فرمایا کہ ایک غُلام یہ کہہ رہا ہے کہ جو مجھے خریدے وہ مجھے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے پیچھے پنج گانہ نماز سے نہ روکے، اُسے ایک شخص نے خرید لیا پھر وہ غُلام بیمار ہو گیا تو سرکار (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اس کی تیمار داری کو تشریف لے گئے پھر اس کی وفات ہو گئی، تو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اس کے دَفن میں شریک ہوئے، اس پر بعض لوگوں نے حیرانی کا اِظہار کیا کہ غُلام اور اس پر اِتنا انعام اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔(نُورُ العرفان)

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ(۱۳) (پ۲۶، الحجرات:۱۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبر دار ہے۔

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا غرور اور خاندانی فخر دور کر دیا ہے، اب یا تو مومن نیکوکار ہوں گے یا بدکار و بدبخت۔(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل الشام والیمن، ۵/۴۹۷، حدیث: ۳۹۸۱)

حضرت سَیِّدُنا علی مُرتضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو بندوں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اس حال میں کہ وہ بغیر ختنہ کیے ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: اے میرے بندو! میں نے تمہیں حکم دیا اور تم نے میرے حکم کو ضائع کر دیا اور تم نے اپنے نسبوں کو بُلند کیا اور اس کے ذریعے ایک دوسرے پر فخر کیا، (لہٰذا) آج کے دن میں تمہارے نسبوں کو حقیر و ذلیل قرار دے رہا ہوں، میں ہی بدلہ دینے والا حاکم ہوں، کہاں ہیں مُتّقی لوگ؟ کہاں ہیں مُتّقی لوگ؟ بیشک اللہ تعالیٰ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔ (تاریخ بغداد، ذکر من اسمه علی، علی بن ابراهیم العمری القزوینی، ۱۱/۳۳۷، رقم: ۶۱۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مُتّقی لوگ ہی عزت و فضیلت والے ہیں۔ مُعاشرے میں ان کی خَستہ حالی کے سبب اگرچہ انہیں عزّت و اہمیّت نہ دی جاتی ہو، مگر بروزِ حشر نہایت شان و شوکت سے لائے جائیں گے، پارہ 16 سُورۂ مریم کی آیت نمبر 85 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر۔ (پ ۱۶، مریم: ۸۵)

دُنیا میں یہ لوگ اگرچہ خُوبصورت بنگلوں کے بجائے کچے مکانوں میں رہتے ہوں گے مگر جنّت میں انہیں بطورِ انعام عالیشان محلّات عطا کیے جائیں گے، جیسا کہ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحل کی آیت نمبر 30 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۰﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بیشک پچھلا گھر سب سے بہتر اور ضرور کیا ہی اچھا گھر پرہیز گاروں کا۔ (پ ۱۴، النحل: ۳۰)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دُنیا میں حقیر سمجھے جانے والے، امیروں کے گھر سے دُھتکار دیئے جانے والے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکامات کی بجاآوری کرنے والے، نمازیں پڑھنے والے، روزے رکھنے والے، رزقِ حلال کھانے کھلانے والے، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتوں کی پیروی کرنے والے، نظر، دل اور آنکھ کی حفاظت کرنے والے اور دیگر نیک افعال بجالانے والے مُتّقی لوگ آخرت میں کس شان و عظمت کے مالک ہونگے۔ مُتّقی لوگ جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب ہیں وہی اس کے پیارے حبیب، ہم گناہگاروں کے طبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بھی پسندیدہ ہیں، چنانچہ

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ، طیّبہ، طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا ارشاد فرماتی ہیں: نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کسی چیز پر تَعَجُّب نہ فرماتے اورنہ ہی دُنیا کی کوئی چیز آپ کو تَعَجُّب میں ڈالتی سوائے صاحبِ تقویٰ کے۔(مسند احمد ،مسندعائشۃ، ۳۴۱/۹،حدیث:۲۴۴۵۷)

اسی طرح نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عِلم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے اور تمہارے دین کی بہترین چیز تقویٰ ہے۔(معجم اوسط،من اسمہ علی، ۹۲/۳، حدیث:۳۹۶۰)

سب سے زیادہ عزت والا کون؟

حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے عرض کی گئی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! سب سے زیادہ عزّت والا کون ہے؟ فرمایا: وہ جو لوگوں میں سب سے زیادہ مُتّقی ہو۔

(بخاری،کتاب احادیث الانبیاء، باب قولہ تعالٰی واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا، ۴۲۱/۲، حدیث:۳۳۵۳)

ایک اور روایت میں ہے کہ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابُو ذَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: تم کسی سُرخ یا کالے سے بہتر نہیں مگر یہ کہ تم اس سے تقویٰ میں بڑھ جاؤ۔(مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابی ذر الغفاری، ۸/۹۳، حدیث: ۲۱۴۶۴)

مُفَسّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سیاہ فام مؤمن (یعنی کالے رنگ والا مسلمان) ہزارہا سُرخ سفید کافروں سے افضل ہے۔ سیاہ فام مُتَّقی ہزارہا سُرخ سفید بدکاروں سے افضل ہے۔ فاسِق سے مُتَّقی افضل، غافل سے بیدار افضل یہ فرمانِ عالی بہت ہی وسیع ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۷/ ۳۳-۳۲ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ دینِ اسلام میں محض اونچے نسب والا یا مالدار ہونا، سفید وسیاہ رنگت والا ہونا باعثِ فضیلت نہیں بلکہ انسان کے افضل واعلیٰ ہونے کا معیار تقویٰ وپرہیز گاری پر ہے ۔تقویٰ وپرہیز گاری ایسی عظیمُ الشّان دولت ہے کہ اِمامُ الْمُتَّقِین، سَیِّدُ الْمُرسَلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب بارگاہِ الٰہی میں دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھاتے تو تقویٰ کی بھی دُعا فرماتے، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی یعنی اے میرے پَرْوَرْدگار! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ ، پاکدامنی اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔(مسلم، کتاب الذکر والدعا...الخ، باب التعوذ من شر ما عمل...الخ، ص ۱۴۵۷، حدیث: ۲۷۲۱)

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہدایت سے مُراد اچھے عقائد ہیں، تقویٰ سے مُراد اچھے اعمال، پاکدامنی سے مُراد بُرائیوں سے بچنا ہے اور (دولتمندی) سے مُراد مخلوق کا مُحتاج نہ

ہونا، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) و رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا حاجتمند رہنا ہے، اس (دُعا) میں دین کی تمام بھلائیاں مانگ لی گئیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۷۱)

الٰہی میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں کرم مغفرت کی دعا مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! مال و دولت یا مَنْصب و وزارت مل جانا کوئی کمال نہیں بلکہ آزمائش ہے یہ چیزیں تو کثیر لوگوں کو نصیب ہو جاتی ہیں مگر تقویٰ ایک ایسی عظیم دولت ہے جو ہر کسی کو عطا نہیں کی جاتی، تقویٰ کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ بہت بڑا خزانہ ہے، جیسا کہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تقویٰ ایک نادِر خزانہ ہے اگر تم اس خزانے کو پالینے میں کامیاب ہو گئے تو تمہیں اس میں بیش قیمت موتی و جواہرات ملیں گے اور علم و دولتِ رُوحانی کا بہت بڑا خزانہ ہاتھ لگے گا، رِزْقِ کریم تمہارے ہاتھ آجائے گا، تم بہت بڑی کامیابی حاصل کرلو گے، بہت بڑی غنیمت پالو گے اور ملکِ عظیم (یعنی جنَّت) کے مالک بن جاؤ گے، یُوں سمجھو کہ دنیا و آخرت کی بھلائیاں تقویٰ میں جمع کر دی گئی ہیں۔ تم ذرا قرآنِ حکیم میں تو غور کرو کہ کہیں ارشاد فرمایا: اگر تم تقویٰ اِخْتیار کرو گے تو ہر قسم کی خیر و برکت کے مالک بن جاؤ گے۔ کہیں تقویٰ اختیار کرنے پر اَجر و ثواب کے وعدے فرمائے گئے ہیں اور کہیں فرمایا گیا کہ سعادت کا ذریعہ تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنا ہے۔ امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں قرآنِ کریم سے تقویٰ کے بارہ (12) فوائد بیان کرتا ہوں: (1) مُتَّقِی شخص کی ربّ تعالیٰ حمد و ثنا کرتا ہے (2) مُتَّقِی شخص دُشمنوں سے مامُون و محفوظ رہتا ہے (3) مُتَّقِی شخص کی اللہ تعالیٰ تائید و اِمداد فرماتا ہے (4) مُتَّقِی شخص آخرت کی ہولناکیوں اور وہاں کی سختیوں سے نجات میں ہے گا (5) دُنیا میں مُتَّقِی شخص کو رِزْقِ حلال نصیب ہو گا (6) مُتَّقِی شخص کے

اَعمال کی اِصلاح ہو جائے گی (7) تقویٰ کی برکت سے مُتّقی شخص کے تمام گُناہ مُعاف ہو جاتے ہیں (8) مُتَّقِی شخص اللہ تعالیٰ کا دوست بن جاتا ہے (9) تقویٰ سے مُتّقی شخص کے اَعمال دَرَجۂ قَبولیت کو پہنچتے ہیں (10) مُتّقی شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں اِعْزاز و اِکرام کا مُسْتَحِق ہو جاتا ہے (11) مُتَّقِی شخص کے لئے موت کے وقت دیدارِ الٰہی اور آخرت میں نجات کی بشارت دی جاتی ہے (12) مُتَّقِی لوگ آتَشِ دوزخ سے محفوظ رہیں گے اور انہیں ہمیشہ کے لیے جنَّت میں رہنے کی سعادت نصیب ہو گی۔ (منہاج العابدین، ص ۱۴۴ تا ۱۴۸ ماخوذاً وملتقطاً)

دے حُسنِ اخلاق کی دولت کر دے عطا اِخلاص کی نِعمت

مجھ کو خزانہ دے تقوٰی کا یااللہ میری جھولی بھر دے

(وسائل بخشش ص 121)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

متقی کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی بندے کے سینے میں تقویٰ و پرہیز گاری کی شمع روشن ہو جاتی ہے تو اگرچہ وہ کوئی سیاہ فام ہی کیوں نہ ہو اس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں، اس کے مُنہ سے نکلے ہوئے الفاظ اس قدر تاثیر والے ہوتے ہیں کہ نکلتے ہی حقیقت کا رُوپ دھار لیتے ہیں حتّٰی کہ تقویٰ و پرہیز گاری کا یہ پیکر اگر لکڑی جیسی معمولی چیز کو بھی سونا بنانے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں درخواست کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی پکار کو رَدّ نہیں فرماتا اور اس لکڑی کو بھی سونا بنا دیتا ہے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ کوئی معمولی انسان نہیں بلکہ کوئی پہنچی ہوئی ہستی ہے۔ آیئے! اس تعلق سے ایک ایمان افروز حکایت

سنئے چنانچہ

لکڑیاں سونا کیسے بنیں۔۔۔؟؟؟

حضرت سیِّدُنا دَاوٗد بن رَشید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ملکِ شام میں دو (2) حسین و جمیل عبادت گزار نوجوان رہتے تھے۔ کثرتِ عبادت اور تقویٰ و پرہیز گاری کی وجہ سے انہیں **"صَبِیْح اور مَلِیْح"** کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اُنہوں نے اپنا ایک واقعہ کچھ یُوں بیان کیا: ایک مرتبہ ہمیں بُھوک نے بہت زیادہ تنگ کیا۔ میں نے اپنے رفیق (ساتھی) سے کہا: آؤ! فُلاں صحرا میں چل کر کسی شخص کو دینِ متین کے کچھ اَحکام سکھا کر اپنی آخرت کی بہتری کے لئے کچھ اقدام کریں، چُنانچہ ہم دونوں صحرا کی جانب چل پڑے، وہاں ہمیں ایک سیاہ فام شخص ملا جس کے سر پر لکڑیوں کا گٹھا تھا۔ ہم نے اس سے کہا: بتاؤ! تمہارا ربّ کون ہے؟ یہ سُن کر اس نے لکڑیوں کا گٹھّا زمین پر پھینکا اور اس پر بیٹھ کر کہا: مجھ سے یہ نہ پوچھو کہ تیرا ربّ کون ہے؟ بلکہ یہ پوچھو: ایمان تیرے دل کے کس گوشے میں ہے؟ اس دیہاتی کا عارفانہ کلام سُن کر ہم دونوں حیرت سے ایک دوسرے کا مُنہ تکنے لگے۔ وہ پھر مُخاطب ہوا: تم خاموش کیوں ہوگئے، مجھ سے پوچھو، سوال کرو، بے شک طالبِ علم سوال کرنے سے باز نہیں رہتا۔ ہم اس کی باتوں کا کچھ جواب نہ دے سکے اور خاموش رہے۔ جب اس نے ہماری خاموشی دیکھی تو بارگاہِ خداوندی میں اس طرح عرض گزار ہوا: اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تو خوب جانتا ہے کہ تیرے کچھ ایسے بندے بھی ہیں کہ جب وہ تجھ سے سوال کرتے ہیں تو تُو انہیں ضرور عطا فرماتا ہے۔ میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! میری ان لکڑیوں کو سونا بنا دے۔ ابھی اس نے یہ الفاظ اَدا ہی کئے تھے کہ لکڑیاں چمک دار سونا بن گئیں۔ اس نے پھر دُعا کی: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! بے شک تو اپنے اُن بندوں

کو زیادہ پسند فرماتا ہے جو شہرت کے طالب نہیں ہوتے۔ میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اس سونے کو دوبارہ لکڑیاں بنادے۔ اس کا کلام ختم ہوتے ہی وہ سارا سونا دوبارہ لکڑیوں میں تبدیل ہو گیا۔ اس نے لکڑیوں کا گٹھا اپنے سر پر رکھا اور ایک جانب روانہ ہو گیا۔ (عیون الحکایات، حصہ دوم، ص۲۴۶)

دیکھنا مت تم حقارت سے کسی اَن پڑھ کو بھی　　کیا خبر پیشِ خدا مقبول بندہ ہو وہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۶۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام میں مُتَّقی لوگوں کو بڑی اہمیّت حاصل ہے، اگر کسی شخص کو عُہدہ ومَنْصب پر فائز کرنا ہو تو اس کی دیگر اچھی صفات کے ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیز گاری کو بھی مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔ ہمارے اسلاف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی اپنے مُریدین و متعلقین میں سے انہیں لوگوں کو محبوب رکھتے جو پرہیز گاری میں دوسروں سے بڑھ کر ہوتے، جیسا کہ

احیاء العلوم جلد 5، صفحہ 324 پر ہے کہ کسی صُوفی بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک نوجوان مُرید تھا ۔ بُزرگ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اس نوجوان کو بڑی عزّت اور ترجیح دیتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی مُرید نے پُوچھا: "آپ اس نوجوان کو زیادہ عزت دیتے ہیں حالانکہ عُمر رسیدہ ہم ہیں؟" بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کچھ پرندے منگوائے اور ان سب مُریدوں کو ایک ایک پرندہ اور چُھری دی اور فرمایا: "تم میں سے ہر کوئی پرندے کو ایسی جگہ ذَبح کرے جہاں کوئی دیکھ نہ سکے۔" نوجوان مُرید کو بھی ایک پرندہ دیا اور اس سے بھی وہی بات ارشاد فرمائی۔ ہر ایک شخص پرندہ ذَبح کرکے لے آیا لیکن نوجوان زندہ پرندہ ہاتھ میں تھامے واپس آیا۔ بزرگ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے فرمایا: "دوسروں کی طرح تم نے پرندہ ذَبح کیوں نہ کیا؟" نوجوان نے عرض کی: "مجھے کوئی ایسی جگہ ملی ہی نہیں جہاں کوئی دیکھتا نہ ہو کیونکہ ربّ تعالیٰ تو مجھے ہر جگہ

دیکھ رہا ہے۔“ یہ دیکھ کر سب مریدوں نے اس کے مراقبے (یعنی سب چیزوں کو چھوڑ کر خُدا کی طرف دھیان کرنے کے عمل) کو پسند کیا اور کہا: ”تم واقعی عزّت واِحترام کے لائق ہو۔“ (احیاء العلوم، ۵/۳۲۴)

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنے والدِ ماجد (حضرت مولانا نقی علی خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ) کے ساتھ حضرت شاہ آلِ رسول احمد قادری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بَیۡعَت کی۔ مُرشِدِ کامل نے (مرید بنانے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو) تمام سلسلوں کی اجازت و خلافت اور سندِ حدیث بھی عطا فرمادی۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ۱/۴۹ ملخصاً) حالانکہ حضرت شاہ آلِ رسول رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ خلافت و اجازت کے مُعاملے میں بڑے مُحتاط تھے۔ (مُرید ہوتے ہی پیرومرشد کی طرف سے اس قدر عطائیں دیکھ کر) خانقاہ کے ایک شخص سے نہ رہا گیا۔ عرض کی: حضور! آپ کے خاندان میں تو خِلافت بڑی رِیاضت اور مُجاہدے کے بعد دی جاتی ہے۔ ان کو آپ نے فوراً ہی خِلافت عطا فرمادی۔ حضرت شاہ آلِ رسول رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے (افضلیت واہمیت کا سبب بتاتے ہوئے) اس شخص سے ارشاد فرمایا: لوگ گندے دل اور گندے نَفۡس لے کر آتے ہیں۔ ان کی صفائی پر خاصا وقت لگتا ہے۔ مگر یہ پاکیزگیِ نفس کے ساتھ آئے تھے، صرف نِسۡبَت کی ضَرورت تھی، وہ ہم نے عطا کردی۔ پھر حاضرین سے مُخاطب ہوکر فرمایا: مجھے مُدّت سے ایک فکر پریشان کئے ہوئے تھی۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ آج دُور ہوگئی۔ قِیامت میں جب اللہ تعالیٰ پُوچھے گا کہ آلِ رسول ہمارے لئے کیا لایا ہے؟ تو میں اپنے مُرید اَحمد رضا خان (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ) کو پیش کردوں گا۔ (انوار رضا، ص ۳۷۸) (پیر پر اعتراض منع ہے، ص ۴۷)

اس کی ہستی میں تھا عمل جوہر سنتِ مصطفےٰ کا وہ پیکر
عالمِ دین صاحبِ تقویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۷۵)

مُتَّقِی لوگوں کے اَوْصاف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ مَقبولیت اور فضیلت کا مِعیار ہمارے بزرگوں کی نظر میں بھی تقویٰ و پرہیز گاری ہے۔ محض مشہور و معروف ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، عُمر میں زیادہ ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، حسین و جمیل ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، ظاہری صفائی و ستھرائی والا ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، رُعب ودَبدبے والا ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، زیادہ بینک بیلنس والا ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، اعلیٰ مکان ودکان والا ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، اعلیٰ سواری، قیمتی موبائل والا ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، گفتگو میں غالب ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، مہنگے لباس والا ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں۔ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه احیاء العلوم میں فرماتے ہیں: بے شک بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں طویل عرصے تک بھوکے، پیاسے اور غمگین رہے ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو (عام لوگوں کی نظروں سے) پوشیدہ اور مُتَّقِی ہیں کہ اگر مَوجُود ہوں تو پہچانے نہ جائیں، غائب ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے، زمین کے ٹکڑے انہیں پہچانتے ہیں اور آسمان کے فرشتے ان کو گھیرے ہوئے ہیں۔ لوگ دنیا سے خوش ہوتے ہیں اور یہ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت وفرمانبرداری سے خوش ہوتے ہیں۔ لوگ نرم وملائم بستر بچھاتے ہیں جبکہ یہ لوگ پیشانیاں اور گھٹنے بچھاتے ہیں (یعنی راتیں سجدوں میں گزارتے ہیں)۔ لوگ انبیائے کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی سُنَّتوں اور ان کے اَخلاق سے رُوگردانی کرتے (یعنی مُنہ پھیرتے) ہیں لیکن یہ ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ جب ان میں

سے کسی کا اِنتقال ہو جاتا ہے تو زمین روتی ہے اور جس شہر میں ان میں سے کوئی نہ ہو اس شہر پر جبّار عَزَّ وَجَلَّ غضب فرماتا ہے۔ یہ لوگ دُنیا پر اس طرح نہیں ٹوٹ پڑتے جس طرح سڑے ہوئے مُردار پر کُتّے ٹوٹ پڑتے ہیں بلکہ یہ لوگ تو کم کھاتے اور پُرانا لباس پہنتے ہیں۔ ان کے بال بکھرے ہوئے اور چہرے غُبار آلود ہوتے ہیں۔ لوگ اِنہیں دیکھ کر بیمار گمان کرتے ہیں حالانکہ یہ بیمار نہیں ہوتے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ اِنہیں دماغی عارِضہ لاحِق ہوا ہے جس کی وجہ سے ان کی عقلیں چلی گئی ہیں حالانکہ ان کی عقلیں گئی نہیں ہوتیں لیکن اُنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں غور و فکر کیا تو اس کے سبب ان کے اندر سے دنیا (کی محبت) چلی گئی۔ دنیا والوں کے نزدیک یہ لوگ بے عقل شخص کی طرح چلتے ہیں حالانکہ ان کی عقلیں اس وقت بھی سلامت ہوں گی جب لوگوں کی عقلیں چلی جائیں گی۔ ان کے لئے آخرت میں بلند مرتبہ ہو گا۔ جب تم انہیں کسی شہر میں دیکھو تو جان لینا کہ یہ اس شہر والوں کے لئے امان ہیں۔ جس قوم میں یہ ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر عذاب نہیں فرماتا، زمین ان سے خوش اور ربّ عَزَّ وَجَلَّ ان سے راضی ہے، تم انہیں اپنا بھائی بنا لینا قریب ہے کہ تم ان کے وسیلے سے نجات پا جاؤ۔ (احیاء العلوم، ۳/ ۲۴۶ ملتقطا)

"صدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں یہی مدنی سوچ فراہم کرتی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نزدیک عزّت وفضیلت کا دارومدار مال و دولت، ملک و ملّت، جاہ و منصب، قوم و ثقافت، عمر اور تجربے، شہرت و پیشے پر نہیں بلکہ صرف و صرف تقویٰ و پرہیز گاری پر ہے جو کہ دنیا و آخرت میں

بے شُمار بھلائیوں کا سبب ہے لہٰذا تقویٰ و پرہیز گاری کا عادی بننے ، مُتَّقِی مسلمانوں کی عزت آبرو کی حفاظت کرنے اور کامیاب مسلمان بننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ 12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"صدائے مدینہ"** بھی ہے۔ صدائے مدینہ کیا ہے؟ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانے کو صدائے مدینہ کہتے ہیں اور یہ وہ عظیم کام ہے جو صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اختیار فرمایا،وہ حضرات اپنے گھر والوں کو نماز کے لئے جگایا کرتے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں کہ میرے والِدِ مُحتَرَم اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رات میں جس قَدْر ربّ تعالٰی چاہتا، نَماز پڑھتے رہتے، یہاں تک کہ جب رات کا آخری وَقْت ہوتا تو اپنے گھر والوں کو بھی نَماز کے لیے جگا دیتے اور ان سے فرماتے:اَلصَّلٰوۃ یعنی نماز۔ پھر یہ آیت مُبارَکہ تِلاوَت فرماتے:

وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَیْهَاؕ لَا نَسْـٴَـلُكَ رِزْقًاؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى(۱۳۲) (پ۱۶،طٰہٰ: ۱۳۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ،کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے، ہم تجھے روزی دیں گے اور اَنْجام کا بھلا پرہیز گاری کے لیے۔

(مشکاۃ المصابیح،کتاب الصلاۃ،باب التحریض...الخ،الفصل الثالث، ۱/۲۴۴، حدیث: ۱۲۴۰)

آیئے !بطورِ ترغیب صدائے مدینہ لگانے کی ایک مختصر مَدَنی بَہار سُنئے اور صدائے مدینہ لگانے کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

فیضانِ مدینہ کیلئے زمین مل گئی

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ ہم ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد ہم صدائے مدینہ لگاتے جا رہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن (Mordern)نوجوان ہمارے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نماز مسجد میں باجماعت ادا کی۔ بعد میں اِس نوجوان کے والِد مَدَنی قافلے والوں سے ملنے کے لیے آئے۔ یہ صاحِبِ ثَرْوَت تھے۔ انہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے میرا نافرمان ماڈرن(Mordern) بے نَمازی بیٹا پنج وقتہ نَماز پڑھنے لگا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس ماڈرن نوجوان کے والِد نے مُتَاَثِّر ہو کر اُس شہر میں مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے لیے زمین دے دی۔

صدائے مدینہ دوں روزانہ صدقہ ابُو بکر و فاروق کا یاالٰہی
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب ہم تقوے کی لُغوی و شرعی تعریف اور اس کی قسموں سے مُتَعَلِّق سُنتے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ نِیَّت بھی کرتے ہیں کہ اس کی برکت سے گُناہوں سے بچتے ہوئے اپنے آپ کو تقویٰ و پرہیز گاری کا پیکر بنائیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

تقویٰ کسے کہتے ہیں؟

تقویٰ کا معنی یہ ہے کہ "نفس کو خوف کی چیز سے بچانا" اور شریعت کی اِصطِلاح میں تقویٰ کا معنی یہ ہے کہ نفس کو ہر اس کام سے بچانا جسے کرنے یا نہ کرنے سے کوئی شخص عذاب کا مُستَحق ہو جیسے کُفر وشرک، کبیرہ گُناہوں، بے حیائی کے کاموں سے اپنے آپ کو بچانا، حرام چیزوں کو چھوڑ دینا اور فرائض

کو ادا کرنا وغیرہ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تقویٰ یہ ہے کہ تیرا خدا عَزَّوَجَلَّ تجھے وہاں نہ پائے جہاں اس نے منع فرمایا ہے۔(تفسیرخازن،پ ۱ ،البقرۃ،تحت الآیۃ: ۲، ۲۲/۱ ملخصاً)

حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ پرہیز گاروں کو مُتَّقی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ ایسی چیزوں سے بھی بچتے ہیں جن سے بچنا عُموماً دُشوار ہوتا ہے۔(درمنثور،پ ۱ ،البقرۃ،تحت الآیۃ: ۲، ۱/۶۱)

کسی شاعر کا کہنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہی نَفْع والی شے حاصل کرتا ہے۔ قبر میں انسان کے ساتھ صرف تقویٰ اور عملِ صالِح ہی جاتے ہیں۔(منہاج العابدین، ص ۱۵۰)

آیئے! اب تقوے کی قسموں سے متعلق سنتے ہیں چنانچہ

تقوے کی اقسام

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فرمان کے مطابق تقویٰ کی سات (7) قسمیں ہیں: (1) کفر سے بچنا، (2) بد مذہبی سے بچنا، (3) کبیرہ گناہ سے بچنا، (4) صغیرہ گناہ سے بچنا، (5) شبہات سے پرہیز کرنا، (6) نفسانی خواہشات سے بچنا، (7) اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والی ہر چیز کی طرف توجہ کرنے سے بچنا، اور قرآنِ عظیم ان ساتوں مرتبوں کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔(خزائن العرفان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲، ص ۴ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً بعض لوگوں میں یہ بُری عادت ہوتی ہے کہ وہ مُعاشرے میں اعلیٰ سمجھے جانے والے پیشے اپنانے والوں کے خُوب گُن گاتے، ان کی تعریفوں کے پُل باندھتے اور ان کی خُوب آؤ بھگت کرتے دکھائی دیتے ہیں مگر افسوس کہ حقیر و کمتر سمجھے جانے والے مگر جائز پیشے

اختیار کرنے والے مسلمانوں کو کسی خاطر میں نہیں لاتے بلکہ ان کا دل دُکھاتے اور خوب مذاق اُڑاتے ہیں، اسی طرح بعض لوگ حرام وناجائز کاموں میں مُبْتَلا ہونے کے باوجود بھی اپنے آپ کو سب سے افضل و بَرتر جبکہ اپنے علاوہ قوموں یا مخصوص پیشوں سے وابستہ مسلمانوں کو نہ صرف حقیر وذلیل جانتے ہیں بلکہ موقع بہ موقع ان کی قومیت یا پیشے کو تنقید کا نشانہ بنا کر انہیں عجیب وغریب اَلقابات سے بھی نوازتے ہیں حتّٰی کہ بعض تو ان کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعلُّق قائم کرنے مثلاً انہیں اپنے یہاں کسی تقریب میں بُلانے یا ان کی دعوت قبول کرنے کو برا جانتے ہیں۔ یقیناً ایسی سوچ رکھنے والے لوگ سخت غلط فہمی کا شکار ہیں اور فضیلت کا یہ معیار خود ان کا اپنا بنایا ہوا ہے کیونکہ فضیلت کا یہ معیار نہ تو قرآنِ کریم سے ثابت ہے اور نہ ہی احادیثِ مبارکہ سے بلکہ قرآنِ کریم و احادیثِ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میں تو بلا وجہِ شرعی مسلمانوں کا مذاق اُڑانے اور بُرے اَلقابات سے پکارنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے، چنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات کی آیت نمبر 11 میں ارشادِ ربانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔ (پ۲٦، الحجرات: ۱۱)

اس آیتِ مقدسہ کے تحت تفسیرِ خازن میں ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُونچا سنتے تھے، جب وہ سرکار دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم انہیں آگے بٹھاتے اور اُن کے لئے جگہ خالی کر دیتے تاکہ وہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب حاضر رہ کر کلام مُبارک سُن سکیں۔ ایک روز انہیں حاضری میں دیر ہوگئی اور جب مجلس شریف خوب بھر گئی اس وقت آپ تشریف لائے اور قاعدہ یہ تھا کہ جو شخص ایسے وقت آتا اور مجلس میں جگہ نہ پاتا تو جہاں ہوتا وہیں کھڑا رہتا۔ لیکن حضرت ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے تو وہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب بیٹھنے کے لئے لوگوں کو ہٹاتے ہوئے یہ کہتے چلے کہ "جگہ دو جگہ" یہاں تک کہ حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اتنے قریب پہنچ گئے کہ اُن کے اور حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے درمیان میں صرف ایک شخص رہ گیا، اُنہوں نے اس سے بھی کہا کہ جگہ دو، اس نے کہا: تمہیں جگہ مل گئی ہے اس لئے بیٹھ جاؤ۔ حضرت ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ غُصّے میں آکر اس کے پیچھے بیٹھ گئے۔ جب دن خُوب روشن ہوا تو حضرت ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کا جسم دبا کر کہا: کون؟ اس نے کہا: میں فلاں شخص ہوں۔ حضرت ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کی ماں کا نام لے کر کہا: فلانی کا لڑکا۔ اس پر اس شخص نے شرم سے سر جھکا لیا کیونکہ اس زمانے میں ایسا کلمہ عار دلانے کے لئے کہا جاتا تھا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، پ ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۱، ۴/ ۱۶۹ ملخصاً)

حضرت سیِّدُنا اِمام احمد بن حَجَر مَکِّی شَافِعِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس حکمِ خُداوندی کا مقصد یہ ہے کہ کسی کو حقیر نہ سمجھو، ہو سکتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک تم سے بہتر، افضل اور زیادہ مقرّب ہو۔ (الزواجر، الباب الثانی: فی الکبائر الظاھرۃ، الکبیرۃ الثامنۃ... الخ، ۲/ ۱۱)

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس زمانے میں جو ایک

فاسقانہ اور سراسر مُجرمانہ رِواج نکل پڑا ہے کہ **"شیخ"** اور **"پٹھان"** وغیرہ کہلانے والوں کا یہ دستور بن گیا ہے کہ وہ دُھنیا(رُوئی دُھنکنے والا)، جولاہا(کپڑا بُننے والا)، قصائی، نائی کہہ کر مُخلص و مُتَّقی مسلمانوں کا مَذاق بنایا کرتے ہیں بلکہ ان قوموں کے عالموں کو محض ان کی قومیت کی بنا پر ذلیل و حقیر سمجھتے ہیں بلکہ اپنی مجلسوں میں ان کا مذاق بنا کر ہنستے ہنساتے ہیں۔ حد ہوگئی کہ جو لوگ برسوں ان قوموں کے عالموں کے سامنے زانوئے تَلَمُّذ طے کر کے (یعنی ان کی شاگردگی اختیار کرکے) خود عالم اور شیخِ طریقت بنے ہیں مگر پھر بھی محض قومیت کی بنا پر اپنے اُستادوں کو حقیر و ذلیل سمجھ کر ان کا تَمَسْخُر کرتے (مذاق اُڑاتے) رہتے ہیں۔ اور اپنے نسب و ذات پر فخر کرکے دوسروں کی ذِلَّت و حَقارت کا چرچا کرتے رہتے ہیں۔ لِلّٰہ بتایئے کہ قرآنِ مجید کی روشنی میں ایسے لوگ کتنے بڑے مُجرم ہیں؟ (مزید فرماتے ہیں:) مُلاحظہ فرمایئے کہ قرآنِ مجید نے یہ احکام اور وعیدیں بیان فرمائی ہیں کہ (1) کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اُڑائے۔ ہوسکتا ہے کہ جن کا مذاق اُڑا رہے ہیں وہ مذاق اُڑانے والوں سے دنیا و آخرت میں بہتر ہوں۔ (2) مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ ایک دوسرے پر طعنہ زَنی (ملامت) کریں۔ (3) مسلمانوں پر حرام ہے کہ ایک دوسرے کے لئے بُرے بُرے نام رکھیں۔ (4) جو ایسا کرے وہ مسلمان ہوکر **"فاسق"** ہے۔ (5) اور جو اپنی ان حرکتوں سے توبہ نہ کرے وہ **"ظالم"** ہے۔

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: اگر کوئی گناہ گار مسلمان اپنے گناہ سے توبہ کرلے تو توبہ کے بعد اس کو اس گُناہ سے عار دِلانا بھی اسی مُمانعت میں داخل ہے۔ اسی طرح کسی مسلمان کو کُتا، گدھا، سُور کہہ دینا بھی ممنوع ہے یا کسی مسلمان کو ایسے نام یا لقب سے یاد کرنا جس میں اس کی برائی ظاہر ہوتی ہو یا اس کو ناگوار ہوتا ہو یہ ساری صورتیں بھی اسی ممانعت میں داخل ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص ۹۵۰، پ ۲۶، الحجرات: ۱۱) اور حضرت (سَیِّدُنا) عبدُ اللہ بن مسعود صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اگر میں

کسی کو حقیر سمجھ کر اس کا مذاق بناؤں تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ مجھے کُتّا نہ بنا دے۔

(تفسیر صاوی، پ ۲۶، الحجرات: ۵، ۱۱/۱۹۹۴)(عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۳۸۹ بتغیر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اپنے آپ کو دوسروں سے افضل جاننا، مُتَّقِی مُسلمانوں کو بلاوجہِ شرعی حقیر وکم تَر سمجھنا یا کسی بھی طرح ان کا مذاق اُڑانا کس قدر ہلاکت خیز ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص اس مُوذی مرض میں مُبْتَلا ہے تو اسے چاہئے کہ ہوشمندی کا مُظاہرہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو عاجزی واِنکساری کا پیکر بنائے، کسی کو افضل و غیر افضل قرار دینے کا اِخْتیار اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سپرد کر دے، آج تک جتنے مسلمانوں کو حقیر سمجھ کر ان کی دل آزاری کا گُناہ اپنے سَر لیا اگر ممکن ہو تو انہیں تلاش کر کے ان سے مُعافی تلافی کی ترکیب بنائے، ساتھ ساتھ بارگاہِ الٰہی میں بھی توبہ واِسْتِغْفار بجالا کر اس آفت سے چھٹکارا پانے کے لئے دُعا بھی کرتا رہے، خبر دار! خبر دار! اگر کسی مُتَّقِی مسلمان کو بظاہر خلافِ مُروَّت کام کرتا دیکھے تو ہرگز دل میں بدگُمانی نہ کرے کہ اس طرح کسی قسم کا فائدہ ملنا تو دُور کی بات ہے اکثر شرمندگی ہی اُٹھانی پڑتی ہے۔ آیئے! اس سلسلے میں دو سبق آموز حکایات سنتے ہیں اور عبرت کے مدنی پھول چنتے ہیں چنانچہ

کیا یہ بھی مجھ سے بہتر ہو سکتا ہے؟

حضرت سیِّدُنا امام حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس قدر عاجزی کرنے والے تھے کہ ہر فرد کو اپنے سے بہتر تَصَوُّر کرتے۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ ایک دن دریائے دِجلہ پر کسی حَبْشی کو عورت کے ساتھ اِس طرح شراب نوشی میں مبتلا دیکھا کہ شراب کی بوتل اُس کے سامنے تھی۔ اُس وقت آپ کو یہ تَصَوُّر ہوا کہ کیا یہ بھی مجھ سے بہتر ہو سکتا ہے؟ کیونکہ یہ تو شرابی ہے۔ اِسی دَوران ایک کَشتی سامنے

آئی جس میں سات (7) افراد تھے اور وہ غَرق ہو گئی، یہ دیکھ کر حبشی پانی میں کود گیا اور چھ (6) افراد کو ایک ایک کر کے نکالا۔ پھر اس نے آپ(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) سے عرض کی: آپ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) صرف ایک ہی کی جان بچا لیں۔ میں تو یہ امتحان لے رہا تھا کہ آپ(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی چشمِ باطن کُھلی ہوئی ہے یا نہیں! اور یہ عورت جو میرے پاس ہے، میری والِدہ ہیں اور اِس بوتل میں سادہ پانی ہے۔ یہ سنتے ہی آپ(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اِس یقین کے ساتھ کہ یہ تو کوئی غیبی شخص ہے اُس کے قدموں میں گر پڑے اور حبشی سے کہا کہ جس طرح تو نے چھ (6) افرد کی جان بچائی اِسی طرح تکبُّر سے میری جان بھی بچالے۔ اُس نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو نُورِ بصیرت عطا فرمائے غرور و تکبر کو دُور کر دے۔ چُنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اِس کے بعد آپ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے اپنے آپ کو کبھی بہتر تَصَوُّر نہیں کیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ذکر حسن بصری، ص ۴۳)

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا یاربّ مجھے بنا دے پیکر تُو عاجِزی کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گُدڑی کا لعل

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 413 صَفحات پر مشتمل کتاب، **"عُیُونُ الحکایات"**(حصّہ دُوم) صَفْحَہ 18 پر ہے: حضرت سیِّدُنا ابراہیم آجُرِی کبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: سردیوں کے دن تھے میں مسجِد کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ قریب سے ایک شخص گزرا جس نے دو گُدڑیاں اَوڑھ رکھی تھیں۔ میرے دل میں بات آئی کہ شاید یہ بھکاری ہے، کیا ہی اچّھا ہوتا کہ یہ

اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا۔ جب میں سویا تو خواب میں دو فرشتے آئے مجھے بازو سے پکڑا اور اُسی مسجد میں لے گئے۔ وہاں ایک شخص دو گُدڑیاں اَوڑھے سو رہا ہے جب اس کے چہرے سے گُدڑی ہٹائی گئی تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ یہ تو وُہی شخص ہے جو میرے قریب سے گُزرا تھا! فرشتوں نے مجھ سے کہا: اِس کا گوشت کھاؤ۔ میں نے کہا: میں نے اس کی کوئی غیبت تو نہیں کی۔ کہا: کیوں نہیں! تو نے دل میں اس کی غیبت کی، اس کو حقیر جانا اور اس سے ناخوش ہوا۔ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم آجُرِی کبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر میری آنکھ کُھل گئی، خوف کی وجہ سے مجھ پر لرزہ طاری تھا، میں مسلسل تیس (30) دن اُسی مسجد کے دروازے پر بیٹھا رہا، صرف فرض نماز کے لئے وہاں سے اُٹھتا۔ میں دُعا کرتا رہا کہ دوبارہ وہ شخص مجھے نظر آجائے تا کہ اس سے مُعافی مانگوں۔ ایک ماہ بعد وہ پُراَسرار شخص مجھے نظر آگیا، پہلے کی طرح اُس کے جسم پر دو گُدڑیاں تھیں۔ میں فوراً اس کی طرف لپکا، مجھے دیکھ کر وہ تیز تیز چلنے لگا، میں بھی پیچھے ہو لیا۔ آخِر کار میں نے اُس کو پُکار کر کہا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا: اے ابراہیم! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو دل کے اندر مومنین کی غیبت کرتے ہیں؟ اس کے مُنہ سے اپنے بارے میں غیب کی خبر سُن کر میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو وہ شخص میرے سِرہانے کھڑا تھا۔ اُس نے کہا: کیا دوبارہ ایسا کرو گے؟ میں نے کہا: نہیں، اب کبھی بھی ایسا نہیں کروں گا۔ پھر وہ پُراَسرار شخص میری نظروں سے اَوجھل (غائب) ہو گیا اور دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایات سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو گئی کہ مُتَّقی و پرہیزگار ہونے کیلئے تشہیر و اِشتِہار، نُمایاں جُبّہ و دَستار اور عقیدت مندوں کی لمبی قطار ہونا ضَروری نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہتا ہے اپنا قُرب عطا فرماتا ہے۔ لہٰذا ہمیں ہر نیک بندے کا اِحترام کرنا

چاہیے، کیا معلوم کہ کون گُدڑی کا لعل (یعنی چُھپا ولی) ہے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر پر تھا، ہمارے ڈِبّے میں ایک دُبلا پتلا بے ریش و بے کشش لڑکا انتہائی سادہ لباس میں ملبوس سب سے جُدا کھویا کھویا سا بیٹھا تھا۔ کسی اسٹیشن پر ٹرین رُکی، صِرف دو مِنَٹ کا وقفہ تھا، وہ لڑکا پلیٹ فارم پر اُتر کر ایک بَنچ پر بیٹھ گیا۔ ہم سب نے نمازِ عصر کی جماعت قائم کرلی، ابھی بمشکل ایک رَکعت ہوئی تھی کہ سیٹی بج گئی لوگوں نے شور مچایا کہ گاڑی جارہی ہے۔ سب نماز توڑ کر ٹرین کی طرف لپکے تو وہ لڑکا کھڑا ہو گیا اور اُس نے مجھے اِشارے سے ڈانٹتے ہوئے نماز قائم کرنے کا حکم صادِر کیا! ہم نے پھر جماعت قائم کرلی، حیرت انگیز طور پر ٹرین ٹھہری رہی، نماز سے فارِغ ہو کر ہم جُوں ہی سُوار ہوئے، ٹرین چل پڑی اور وہ لڑکا اُسی بَنچ پر بیٹھا لاپروائی سے اِدھر اُدھر دیکھتا رہا۔ اِس سے مجھے اندازہ ہوا کہ وہ کوئی **"مجذوب"** ہو گا جس نے ہمیں نماز پڑھانے کیلئے اپنی رُوحانی طاقت سے ٹرین کو روک رکھا تھا۔ (فیضانِ سُنت، ص ۴۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً دیکھا گیا ہے کہ بڑی عمر والوں کے بجائے اگر کبھی کسی کم عمر اسلامی بھائی کو کوئی ذمہ داری سونپ دی جائے مثلاً اسے امام و خطیب مُقرر کر دیا جائے، مدرسہ یا جامعہ کا ناظم (Organizer) بنا دیا جائے، مدرس، مُعلم (Teacher) یا مفتش (Checker) مُقرر کر دیا جائے، ذیلی، حلقے، علاقہ، ڈویژن یا کابینہ وغیرہ کی ذمہ داری سونپ دی جائے تو آپس میں نااتفاقی اور لڑائی جھگڑا کروانے کیلئے شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ جب فُلاں فُلاں تجربے کار یا بڑی عُمر کا اسلامی بھائی اس لائق تھا کہ اسے ذمہ دار بنایا جاتا تو آخر ایسی کیا وجہ تھی کہ ایک کم عمر اسلامی بھائی کو یہ ذمہ داری دی گئی۔ یاد رکھئے! مدنی ماحول سے دُور کرنے کا یہ زبردست شیطانی وار ہے شیطان ہرگز نہیں

چاہتا کہ ہم مدنی ماحول میں رہتے ہوئے اپنی آخرت کا سامان اکٹھا کریں وہ تو چاہتا کہ بس کسی طرح غیبت و چغلی، بدگمانی اور مسلمانوں کی دل آزاریوں کے ذریعے مدنی ماحول سے دور کر کے گناہوں میں مُبْتلا کر دے، ہمیں اس کے وار کو ناکام بناتے ہوئے یہ ذِہن بنانا ہو گا کہ ہر صَحِیْحُ الْعَقِیْدَہ مُسلمان مجھ سے بہتر ہے جو بھی ہمارا ذِمّہ دار بنا دیا جائے ہمیں اس کی اطاعت کرنی چاہئے کیونکہ صرف تجربہ کار ہونا یا عمر میں زیادہ ہونا ہی افضلیت کی دلیل نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیزگاری بھی بے حد ضروری ہے، جس شخص میں دیگر اچھی صفات کے ساتھ تقویٰ، خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے بھی ہو گا وہ دوسروں سے فضیلت و مرتبے میں اعلیٰ اور عہدہ و منصب کے زیادہ لائق ہو گا۔ مکی مدنی آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اسی کو امیر بنایا کرتے تھے کہ جو تقویٰ و پرہیزگاری میں دوسروں سے بہتر ہوتا۔ آیئے! بطورِ ترغیب اس ضمن میں ایک حدیثِ مبارکہ اور اس کی شرح سنتے ہیں اور اس سے مدنی پھول چُنتے ہیں، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک لشکر بھیجا اور ان پر حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو امیر بنایا تو بعض لوگوں نے ان کی اِمارت (سرداری) میں اعتراض کیا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر تم لوگ ان کے امیر ہونے میں طعنہ کرتے ہو تو تم ان کے والد کے امیر ہونے میں بھی اس سے پہلے طعنہ کرتے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ امیری کے لائق تھے اور وہ مجھے لوگوں سے زیادہ پیارے تھے اور یہ بھی ان کے بعد مجھے لوگوں میں زیادہ پیارے ہیں۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب بعث النبی اسامۃ ... الخ، ۱۶۱/۳، حدیث: ۴۴۶۹)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح میں

فرماتے ہیں: حضرت (سَیِّدُنا) اُسامہ اِبْنِ زید (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی حیات شریف میں بہت بار امیرِ لشکر بنایا تھا (اسی طرح) وفات کے قریب بھی ایک لشکر پر آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ہی کو امیر بنایا اسے سریۂ اُسامہ کہتے ہیں۔ جب پہلی بار اُنہیں امیر بنایا تب یہ واقعہ پیش آیا یا ہر دَفعہ یہ ہی واقعہ ہوا کہ لوگ ان کی امارت (سرداری) پر اِعْتِراض کرتے رہے۔ یہ طعن کرنے والے مُنافقین اور عرب کے بدوی لوگ تھے جو حضرت (سَیِّدُنا) زید اور (حضرت سَیِّدُنا) اُسامہ ابنِ زید (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کی اِمارت (سرداری) پر اس لیے اِعتراض کرتے تھے کہ یہ حضرات غُلام تھے اور اہلِ عرب کبھی غلاموں کو کسی کا سردار نہیں بناتے تھے اسلام نے غُلاموں کو اُٹھا کر سردار بنا دیا۔ (مزید فرماتے ہیں) اسلام میں غُلامی آزادی کا فرق غلط ہے یہاں ہر مؤمن غُلام ہو یا آزاد سب برابر ہیں، عظمت تقوے سے ہے، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اس عمل سے یہ فرق توڑ دیا۔ (مراۃ المناجیح، ۸/ ۴۶۵ ملتقطاً)

مِری عادتیں ہوں بہتر بنوں سنّتوں کا پیکر
مجھے مُتّقی بنانا مَدنی مدینے والے

(وسائل بخشش ص ۴۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوسروں کو حقیر سمجھنے کے مرض کا علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُود کو دوسرے مسلمانوں سے بہتر اور دوسروں کو حقیر و کم تر سمجھنا ایسا مُوذی مَرَض جو ہمارے اندر تکبُّر، غیبت، چغلی، حسد جیسے کئی اَمراض پیدا کر دیتا ہے، لہٰذا جو بھی اس

بُری آفت میں مُبتَلا ہے اُسے چاہئے کہ وہ جلد اَز جلد اس مَرض سے پیچھا چُھڑانے کی کوشش کرے۔ آیئے! بطورِ ترغیب اس مُوذی مَرض سے نجات پانے کے لئے چند طریقوں کے مُتَعَلِّق سُنتے ہیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کی نِیَّت کرتے ہیں:

(1) قرآنِ کریم کو ترجَمۂ قرآن کنزالایمان، تفسیر خزائنُ العرفان، نُورُ العرفان یا صِراطُ الجنان کے ساتھ پڑھنے کی ترکیب کیجئے کیونکہ جب دورانِ تلاوت مُتَّقی لوگوں کے اَوصاف اور انہیں ملنے والے انعامات، مسلمانوں کے حُقُوق اور جہنَّم کے عذابات کا بیان نظروں کے سامنے آئے گا، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اپنے اس فعل پر سخت شرمندگی ہوگی اور توبہ و اِسْتِغْفار کا ذِہْن ملے گا۔ (2) خُود کو یُوں ڈرایئے کہ مسلمانوں کو حقیر سمجھنے، ان کے بُرے اَلقابات رکھنے، ان کا مذاق اُڑانے کے سبب اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوگیا، مُصْطَفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رُوٹھ گئے تو قبر و حشر کے دردناک عذابات کس طرح برداشت ہوسکیں گے، (3) مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ اِحیاءُ الْعُلُوم، مِنْہاجُ الْعابِدِین، مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب، قُوتُ الْقُلُوب، اللہ والوں کی باتیں وغیرہ کُتُب کا مُطالعہ اپنے معمولات میں شامل کرلیجئے کہ یہ بھی اس مرض سے چھٹکارا پانے کا بہترین طریقہ ہے۔ (4) دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی مُذاکروں میں پابندی کے ساتھ ہر ہفتے شرکت اور مدنی چینل کے مختلف سلسلوں کو باقاعدگی کے ساتھ دیکھنا بھی اس آفت سے نجات دِلانے میں بہترین مددگار ثابت ہوگا۔ (5) دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی عادت بنایئے۔ (6) روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروادیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے مسلمانوں کو حقیر سمجھنے والی غلط سوچ کا جڑ سے

خاتمہ ہو جائے گا۔(7)ان باتوں پر آسانی کے ساتھ عمل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے کسی شعبے کے ساتھ وابستہ ہو جایئے اور اپنی قابلیت و صلاحیت کو نیکی کے کاموں میں ترقی کیلئے صرف کیجئے۔

مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں 103 سے زائد شُعبہ جات میں خدمتِ دین کا کام سَرانجام دے رہی ہے وہیں کھلاڑیوں کی اصلاح و تَرْبِیَت کے لئے بھی ایک شُعْبہ بنام **"مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان"** قائم کیا گیا ہے جس کا بُنیادی مقصد کھیلوں سے وابستہ لوگوں میں دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کے مُطابق زندگی گزارنے کا مدنی ذہن دینا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی کھلاڑیوں اور ان کے گھر والوں کو مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کو کوشش کرنی ہے"** کا ذِہن دینے کی کوشش جاری ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سُنا کہ عزت و فضیلت کا مدار تقویٰ و پرہیز گاری پر ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نزدیک فضیلت کا معیار تقویٰ و پرہیز گاری ہے۔

تقوی اختیار کرنے والوں کو بروزِ محشر اور جنَّت میں عظیمُ الشَّان انعامات سے نوازا جائے گا۔

تقوی اختیار کرنے والوں کی برکت سے عذابِ الٰہی سے امن رہتا ہے۔

تقوی اختیار کرنے والے عموماً سادہ طبیعت اور چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔

تقوی اختیار کرنے والے ایسی بڑی شان والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تعریف کرتا ہے۔

تقوی اختیار کرنے والے دشمنوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

تقوی اختیار کرنے والے اللہ تعالیٰ کی مدد پاتے ہیں۔

تقوی اختیار کرنے والے رزقِ حلال پاتے ہیں۔

تقوی اختیار کرنے والے اعمال کی اصلاح پاتے ہیں۔

تقوی اختیار کرنے والے کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

تقوی اختیار کرنے والے جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں گے۔

تقوی اختیار کرنے والے اللہ تبارک و تعالیٰ کے دوست بن جاتے ہیں۔

واسطہ میرے پیر و مُرشد کا
مجھ کو تُو مُتّقی بنا یاربّ

(وسائل بخشش ص۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تقوی کیسے حاصل کیا جائے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ تقوے جیسی عظیم نعمت ہمیں بھی

حاصل ہو جائے تو ہمیں چاہئے کہ ❀ بزرگانِ دین کے تقوے سے متعلق واقعات کا مطالعہ کریں ❀ قرآن و حدیث میں بیان کردہ تقوے کے عظیم الشان فضائل پیشِ نظر رکھیں ❀ مدنی انعامات پر عمل کو اپنا معمول بنالیں ❀ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں منسلک رہیں ❀ امیر اہلسنت کے مدنی مذاکروں میں پابندی کے ساتھ شرکت کریں ❀ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے متقی بندوں کے طفیل ہمیں ہر مسلمان کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آنے والی مدنی سوچ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

ان سب مبلّغوں کے خوابوں میں اب کرم ہو　　آقا جو سنّتوں کی خدمت بجا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۹۹)

قبرستان کی حاضری کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی کے رسالے 163 مدنی پھول صفحہ نمبر 36 سے

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

قبرستان کی حاضری کی سنتیں اور آداب سیکھتے ہیں: ❀فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: میں نے تم کو زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخِرت کی یاد دلاتی ہے۔ (اِبن ماجه، ۲/ ۲۵۲، حدیث ۱۵۷۱)

❀(وَلِیُّ اللّٰہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو(2) رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک(1) بار اٰیَۃُ الْکُرْسِیْ، اور تین(3) بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللّٰہ تعالیٰ اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کریگا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ (فتاوی هندیه، ۵/ ۳۵۰) ❀مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔ (ایضاً) ❀ قبرِستان میں اس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ ''رَدُّالْمُحتار'' میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۱/ ۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّمُختار، ۳/ ۱۸۳) ❀کئی مزاراتِ اولیا پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں توڑ پھوڑ کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکر و اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے۔ ❀ زیارتِ قبر میّت کے چہرے کے سامنے کھڑے ہو کر ہو اور اس قبر والے کے قدموں کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۳۲) ❀قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اس کے بعد کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ

اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحنُ بِالْاَثَر یعنی اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۵۰)❀قَبْر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں بے ادبی اور بد فالی ہے(اور اس سے میِّت کو تکلیف ہوتی ہے)ہاں اگر(حاضِرین کو)خوشبو (پہنچانے) کے لیے(لگانا چاہیں تو)قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب(یعنی پسندیدہ)ہے۔(فتاویٰ رضویہ،۹/ ۴۸۲،۵۲۵ ملخصًا)❀قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبْر پر آگ رکھنے سے میِّت کو اَذِیَّت(یعنی تکلیف)ہوتی ہے، ہاں! رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کی ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مدنی پھول**" اور "**101 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ (یعنی میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت

نبیوں کے سالار، رسولوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو (100) حاجات پُوری فرمائے گا۔ اُن میں سے تیس (30) دُنیا کی ہیں اور ستّر (70) آخرت کی۔"

(کنز العمال، کتاب الاذکار، باب فی الصلاۃ علیہ، جزء: ۱، ۱/۲۵۵، حدیث: ۲۲۲۹)

تمہارا نام مُصیبت میں جب لیا ہو گا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا

(ذوقِ نعت، ص ۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر شخص یہ بات جانتا ہو گا کہ اسلام میں پردے کو بہت اَہمیّت حاصل ہے جب تک مُسلمان عورتوں نے پردے کو اختیار کیا، مُسلم مُعاشرے نے خُوب ترقی کی لیکن جُوں جُوں مسلمانوں کے دلوں سے پردے اور حَیا کی اہمیّت نکلتی گئی تو اس کا اَنْجام یہ ہوا کہ مُعاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا گیا، طرح طرح کی بُرائیاں جنم لینے لگیں، بد نگاہی عام ہو گئی، فحاشی و عُریانی نے زور پکڑ لیا نیز عشقِ مَجازی نے لوگوں کو برباد کرنا شُروع کر دیا آخر کار مُعاشرہ تباہی کے دھانے پر پہنچ

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

گیا، آج کے بیان میں ہم اسی مُناسبت سے نصیحت کے مدنی پھول حاصل کریں گے۔ آیئے!سب سے پہلے ایک عبرت انگیز واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

شیطان کا جال

حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زیاد رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: "ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام محفل میں تشریف فرما تھے کہ شیطان آپ کے پاس آیا، اس نے اپنے سر پر مختلف رنگوں والی بڑی سی ٹوپی پہن رکھی تھی، ابلیس آپ کے قریب آیا اور رنگین ٹوپی اُتار کر آپ کے سامنے رکھ دی، پھر کہنے لگا: اے موسیٰ (عَلَیۡہِ السَّلَام) !آپ پر سلامتی ہو۔

حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے پوچھا: "تُو کون ہے ؟" اس نے کہا: "میں ابلیس (شیطان) ہوں۔" آپ نے یہ سُن کر فرمایا: "تُو ابلیس ہے، اللہ تعالیٰ تجھے سلامتی نہ دے بلکہ برباد کرے، تُو میرے پاس کیوں آیا ہے ؟" اس نے جواب دیا: " اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کا مقام بہت بُلند وبَرتر ہے، آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگُزِیدہ پیغمبر ہیں، مَیں اسی لئے آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے آیا ہوں۔ آپ نے پوچھا: "یہ مختلف رنگوں والی ٹوپی کیا ہے اور تُو نے یہ کیوں پہن رکھی ہے ؟" ابلیس نے جواب دیا: "یہ میرا جال ہے، میں اس کے ذریعے لوگوں کے دِلوں کو شکار کرتا ہوں، انہیں اپنے جال میں پھنساتا ہوں اور ان پر حاوی ہوجاتا ہوں۔" یہ سُن کر آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: "کس سبب سے تُو نیک لوگوں پر حاوی ہوجاتا ہے؟" شیطان نے کہا: "جب انسان (اپنے اعمال پر) مغرور ہوجائے، اپنی نیکیوں کو بہت زیادہ شُمار کرنے لگے اور گُناہوں کو بُھول جائے تو میں اس پر غالب آجاتا ہوں اور اسے مضبوطی سے جکڑ لیتا ہوں۔" اے مُوسیٰ (عَلَیۡہِ السَّلَام)! مَیں آپ کو تین (3) باتوں

سے خبر دار کرتا ہوں،

(۱) کبھی بھی کسی ایسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہنا جو اَجنبیہ (یعنی غیر محرم) ہو کیونکہ جب انسان کسی غیر مَحرَم عورت کے ساتھ ہوتا ہے تو ان دونوں کے درمیان تیسرا مَیں ہوتا ہوں اور انہیں گناہ میں مُبتلا کردیتا ہوں۔

(۲) جب کبھی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کوئی وعدہ کرو تو اسے ضرور پُورا کرو اور اُسے پورا کرنے میں جلدی کرو کیونکہ جب بھی کوئی شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے وعدہ کرتا ہے تو مَیں اور میرے ساتھی اس کو وعدہ پورا کرنے سے روکتے ہیں۔

(۳) جب بھی کسی پر صدقہ کرنے کا ارادہ کرو تو فوراً اس پر عمل کرو کیونکہ جب بھی کوئی شخص ایسا نیک اِرادہ کرتا ہے تو مَیں اور میرے ساتھی اسے وَرغلاتے ہیں اور اسے اس نیک عمل سے روکتے ہیں۔ اتنا کہنے کے بعد شیطان مردود آپ عَلَیْہِ السَّلام کے پاس سے رُخصت ہوگیا وہ یہ کہتا جارہا تھا: "ہائے افسوس! مُوسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام) میرے تینوں واروں سے واقف ہوگئے، ان کے ذریعے ہی تو میں لوگوں کو بہکاتا ہوں، اب موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام) تو لوگوں کو ان باتوں سے آگاہ کردیں گے۔"

(عیون الحکایات مترجم،۱/ ۱۹۲، عیون الحکایات، عربی ص ۱۲۳)

محبَّت میں اپنی گما یا الٰہی نہ پاؤں میں اپنا پتہ یا الٰہی
رہوں مست و بے خُود میں تیری ولا میں پلا جام ایسا پلا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش، ص ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیسرا شیطان ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ شیطان مخلوقِ خدا کو جن ہتھیاروں سے اپنا شکار بناتا ہے ان میں سے ایک نامحرم عورتوں کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا بھی ہے کہ اگر کہیں مرد و عورت اکیلے ہوں تو شیطان انہیں گناہ کی طرف راغب کرتا ہے۔ واقعی غیر محرم کے ساتھ خَلْوَت (تنہائی) اختیار کرنا گُناہوں کے دروازے کھول دیتا ہے جیسا کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمۃٌ لّلْعٰلمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثَہُمَا الشَّیْطَانُ** یعنی جب بھی کوئی شخص کسی اجنبی عَورت کے ساتھ تنہائی اِخْتِیار کرتا ہے، اُن کے ساتھ تیسرا شیطان ضرور ہوتا ہے۔[1]

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جب کوئی شخص اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے، خواہ وہ دونوں کیسے ہی پاکباز ہوں اور کسی (نیک) مقصد کے لئے (ہی) جمع ہوئے ہوں (مگر) شیطان دونوں کو بُرائی پر ضَرور اُبھارتا ہے اور دونوں کے دلوں میں ضرور ہَیجان (جوش) پیدا کرتا ہے، خطرہ ہے کہ گُناہ میں مُبتلا کردے، اِس لئے ایسی خلوت (یعنی تنہائی میں جمع ہونے) سے بہت ہی احتیاط چاہئے، گُناہ کے اَسباب سے بھی بچنا لازم ہے، بُخار روکنے کیلئے نزلہ وزُکام (کو) روکو۔[2]

حضرت علّامہ عبدُ الرَّءُوف مناوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی عَورت کسی اجنبی مَرد کے ساتھ تنہائی میں اِکٹّھی ہوتی ہے، تو شیطان کے لئے یہ ایک نَفِیس موقع ہوتا ہے، وہ ان دونوں کے

1... ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ، ۴/۶۷، حدیث: ۲۱۷۲

2... مرآۃ المناجیح، ۵/۲۱ بتغیر قلیل

دلوں میں گندے وَسوَسے ڈالتا ہے، ان کی شَہوت (یعنی بُری خواہش) کو بھڑکاتا ہے، حیاء ترک کرنے اور گُناہوں میں مُلَوَّث ہو جانے کی ترغیب دیتا ہے۔[1]

یاد رکھئے! مرد کا اپنی تایا زاد بہن، چچا زاد بہن، ماموں زاد بہن، پھوپھی زاد بہن، خالہ زاد بہن سے پردہ ہے، ان سب کو انگلش میں کزن (Cousin) کہتے ہیں۔ ان سے تنہائی اِختیار کرنا، بے تکلف ہونا، ہنسی مذاق وغیرہ کرنا، بے حد خطرناک نتائج لا سکتا ہے، اِسی طرح یاد رکھئے! سالی، بھابی، چچی، تائی، مُمانی سے بھی پردہ ہے۔ ان سے بھی تنہائی اِختیار کرنے، بے تکلف ہونے کی اجازت نہیں جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان سب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے لرز جانا چاہیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کے سبب دنیا و آخرت تباہ و برباد ہو جائے نیز یہ بھی یاد رکھئے کہ کسی کو باپ، بھائی یا منہ بولا بیٹا بنا لینے سے وہ حقیقی باپ، بھائی اور بیٹا نہیں بن جاتا۔ ان سے تو نِکاح بھی دُرُست ہے۔ ہمارے مُعاشَرے میں مُنہ بولے رشتوں کا رَواج عام ہے کوئی مرد کسی کو "ماں" بنائے ہوئے ہے، کوئی لڑکی کسی کو "بھائی" بنا بیٹھی ہے تو کسی خاتون نے کسی کو "بیٹا" بنالیا ہے، کوئی کسی جوان لڑکی کا مُنہ بولا چچا ہے تو کوئی مُنہ بولا باپ، اور پھر بے پردگیوں، بے تکلُّفیوں اور مخلوط دعوتوں (یعنی ایسی دعوتیں جن میں مرد و عورت اکٹھے ہوتے ہیں ان میں) گناہ و پاپ کا وہ سیلاب اُمنڈ آتا ہے کہ اَلْاَمان وَ الْحَفِیظ۔ صِنْفِ مُخالِف کے ساتھ منہ بولے رشتے قائم کرنے والوں اور والیوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا چاہیے کیونکہ شیطان پہلے سے بول کر وار نہیں کرتا۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے، "دنیا اور عورَتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فِتنہ عورَتوں کی وجہ سے اُٹھا۔" (صَحیح مُسلِم ص۱۴۶۵ حدیث ۲۷۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی شیطان کے جال اور شَہوت کے وَبال سے بچنے کے لئے

1۔۔۔ فیض القدیر، حرف الهمزة، ۳/۱۰۲، تحتَ الحدیث ۲۷۹۵ ملخصاً

اجنبی مَرد و عَورت کا ایک دوسرے سے پردہ کرنا، خَلْوَت (تنہائی) میں ہرگز جمع نہ ہونا اور بدنگاہی سے بچنا یعنی اپنی نِگاہوں کی حِفاظت کرنا نہایت ضروری ہے، کیونکہ شَہْوت پہلے پہل مَرد و عَورت کے دل میں ایک دوسرے کی قُربت ہی کا شوق پیدا کرتی ہے، قُرب حاصِل ہونے کے بعد بات چیت کے سلسلے چل نکلتے ہیں اور پھر یہی بات چیت آگے چل کر آپس کی ہنسی مذاق اور بے تکلُّفی کا رُوپ دَھار لیتی ہے، اگر پہلے عشقِ مجازی کا بُھوت سر پر سُوار نہ بھی ہوا ہو یا دونوں میں سے کسی ایک ہی کے دل میں عشق پیدا ہوا ہو، جِھجک کی وجہ سے اُس کا اِظہار نہ کِیا گیا ہو، تو اس بے تکلُّفی کے بعد تو عُموماً عشق ہو ہی جاتا ہے اور اس کا اِظہار بھی با آسانی کر دِیا جاتا ہے اور پھر یہ یکطرفہ عشق، دو طرفہ ہو کر کیسی کیسی آفتوں اور گُناہوں میں مُبتلا کرتا ہے، اس کا ہر عقلمند اندازہ کر سکتا ہے۔ آیئے! عشقِ مجازی کی آفتوں، مذمتوں اور ہلاکتوں کے بارے میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ 616 صفحات پر مشتمل کتاب **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ 40 تا 43 سے چند اِقْتِباسات سُنتے ہیں، چُنانچہ

عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عشقِ مجازی کا ایسا عجیب و غریب مُعاملہ ہے کہ عُموماً جو ایک بار اس کی لپیٹ میں آگیا، اُس کا بچ نکلنا دُشوار ہوتا ہے۔ آج کل عشقِ مجازی کی آگ تیزی سے پھیل رہی ہے، اِس کی سب سے بڑی وجہ اکثر مسلمانوں میں اسلامی معلومات کی کمی اور دینی ماحول سے دُوری ہے۔ اِسی سبب سے ہر طرف گُناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے۔ گناہوں بھرے چینلز، (موبائل فون) اور اِنٹرنیٹ وغیرہ میں عِشْقِیہ فلموں اور فِسْقِیہ ڈراموں کو دیکھ کر یا

عشق بازِیوں کی بڑھا چڑھا کر دی گئی خبروں نیز ناولوں، بازاری ماہناموں ڈائجیسٹوں میں فرضی عِشْقِیہ اَفسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کی مَخْلُوط (یعنی جہاں لڑکا لڑکی ساتھ ہوں ایسی) کلاسوں میں بیٹھ کر یا نامَحْرم رشتے داروں کے ساتھ خَلَط مَلَط ہو کر آپَس میں بے تکلُّفی کی دَلدَل کے اندر اُتر کر اکثر نوجوانوں کو کسی نہ کسی سے عِشق ہو جاتا ہے۔ پہلے یکطرفہ ہوتا ہے پھر جب فریقِ اوّل فریقِ ثانی کو مُطّلع کرتا ہے تو بعض اَوقات دوطرفہ ہو جاتا ہے اور پھر عُمُوماً گُناہ وعِصیان (یعنی نافرمانی) کا طوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فون پر جی بھر کر بے شَرمانہ بات بلکہ بے حِجابانہ مُلاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات وسَوغات کے تَبادَلے ہوتے ہیں، شادی کے خُفیہ قول و قرار ہو جاتے ہیں، اگر گھر والے دیوار بنیں تو بسا اَوقات دونوں فِرار ہو جاتے ہیں، اس کے بعد اَخبار میں ان کے اِشْتِہار چھپتے ہیں، خاندان کی عزت خاک میں مل جاتی ہے، کبھی "کورٹ مَیرِج" کی ترکیب بنتی ہے تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی یُوں ہی بِغیر نکاح کے... اور ایسے بے رحموں کے ناجائز بچّوں کی لاشیں کچرا کونڈیوں میں ملتی ہیں، ایسا بھی ہوتا رہتا ہے کہ بھاگتے نہیں بنتی تو خودکُشی کی راہ لی جاتی ہے، جس کی خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت سچ ہے کہ برے کام کا انجام برا ہے
فریاد ہے اے کشتیِ اُمت کے نگہبان بیڑا یہ تباہی کے قریب آنے لگا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ مجازی میں موبائل کا کردار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حقیقت سے انکار نہیں کہ موجودہ دَور میں بہت سی اَخلاقی مُعاشَرَتی بُرائیوں کے ساتھ ساتھ عشقِ مجازی کو فروغ دینے میں موبائل فون اور اِنٹرنیٹ نے اِنْتِہائی اَہم

کردار ادا کیا ہے، آج کل عُموماً نوجوان نَفسانی خواہشات کی تکمیل کیلئے **"ٹائم پاس"** کرنے کی آڑ میں کسی نہ کسی غیر مَحْرَمہ سے فون نمبر پر رابطہ کرلیتے ہیں پھر sms، واٹس ایپ یا فیس بک وغیرہ کے ذریعے اس تعلق کو مزید بڑھاتے ہیں یُوں کچھ ہی عرصے میں اَجْنَبِیّت ختم ہوجاتی اور بے حیائی اور عشقِ مجازی کا نہ ختم ہونے والا سِلْسِلہ شروع ہوجاتا ہے۔

موبائل ایک ذہنی اور نَفْسِیاتی بیماری

موبائل فون جہاں نامحرموں سے تعلقات قائم کرنے اور حرام کاموں میں مبتلا کرنے کا سبب ہے وہیں اس کے دیگر نقصانات بھی عام طور پر دیکھے جاسکتے ہیں، موبائل فون اور انٹرنیٹ کے ذریعے ہمارے نوجوان اپنی تعلیمی صلاحیت و قابلیت، اپنا وقت اور پیسہ ضائع کرنے سے باز نہیں آتے۔ موبائل فون نے انسان کے جسم کے ساتھ اس کی رُوح اور ذِہن و دِماغ کو بھی مختلف بیماریوں میں مبتلا کردیا ہے، انسان کا جسمانی بیماری میں مُبتلا ہونا اِس قدر پریشان کُن نہیں جس قدر اُس کا روحانی، ذہنی اور دِماغی بیماری میں مُبتلا ہونا تشویشناک ہے کیونکہ رُوح کی بیماری انسان کو بداَخلاقی کی طرف لے جاتی ہے اور ذِہن و دِماغ کا مَرَض انسان کو ایک عجیب کشمکش اور بے چینی کی سی کیفیت میں مُبتلا کردیتا ہے اور انسان کے روشن مُسْتَقْبِل پر سِیاہ دَھبّہ لگادیتا ہے۔ موبائل کی وجہ سے بِلَڈ پریشَر، دل کے دَورے اور چڑچڑے پَن جیسی بیماریاں پہلے کے مُقابلے میں بڑھتی جارہی ہیں اور یہ چڑچڑاپَن گھریلو ماحول کے لئے اِنْتِہائی نُقصان کا سبب بن رہا ہے۔ میاں بیوی میں جھگڑے ہورہے ہیں اور خاندانی نِظام کا شِیرازہ بکھرتا جارہا ہے۔ فی زمانہ یہی موبائل فون روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ بھی بن رہا ہے، سخت قانون کے باوجود بھی کئی لوگ گاڑی چلاتے وقت موبائل پر گفتگو کرنے یا گانے باجے سُننے میں ایسے مصروف ہوتے ہیں کہ پیچھے سے آنے والی

گاڑیوں کا ہارن نہ سُننے کی وجہ سے خطرناک حادِثات کا شکار ہو جاتے ہیں۔

نِگاہ کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موبائل فون کے ان نقصانات سے بچنے کیلئے ضروتاً سادہ موبائل استعمال کیجئے اور اس کے ذریعے بھی فضول sms، یا نامحرموں سے میل جول سے باز رہیے، حتّٰی کہ کسی اجنبیّہ عورت پر نظر پڑ جائے تو اس کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کے بجائے فوراً نگاہیں جھکا لیجئے، کیونکہ عموماً نامحرموں سے میل جول اور تعلقات بڑھانے کی ابتدا ہی بدنگاہی سے ہوتی ہے اگر پہلے ہی اس دروازے کو بند کر دیا جائے تو ان خرافات سے بچنا آسان ہو سکتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے آج کل آنکھوں کی حفاظت نہیں کی جاتی اور انہیں حرام دیکھنے میں مصروف رکھا جاتا ہے، یاد رکھئے! ہماری یہ آنکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہیں، ان کے ذریعے جہاں ہم حلال چیزوں کو دیکھ کر نیکیاں حاصل کر سکتے ہیں وہیں ان کا غلط استعمال کرتے ہوئے عذاب کے حقدار بھی بن سکتے ہیں۔ مثلاً اگر فرمانبَردار اولاد نے اپنی ماں کو مَحبَّت بھری نظر سے دیکھا تو ایک مقبول حج کا ثواب پائے گی اور اگر کسی نے غیر محرم کو شَہوت کے ساتھ دیکھا تو عذابِ نار کا حق دار بنے گا کیونکہ غیر محرم عورت کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے۔ جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مَسْعُود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عِبرَت نشان ہے: اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ۔ آنکھیں بھی بدکاری کرتی ہیں۔[1] اور حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی روایت میں ہے کہ زِنَا الْعَیْنَیْنِ النَّظَرُ۔ آنکھوں کی بدکاری دیکھنا ہے۔[2]

1 مسند احمد، ۲/ ۸۴، حدیث :۳۹۱۲

2 ابو داود،کتاب النکاح، ۲/ ۳۵۸، حدیث:۲۱۵۲

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو آدمی اپنی آنکھوں کو بند کرنے پر قادر نہیں ہوتا وہ اپنی شرمگاہ کی بھی حفاظت نہیں کر سکتا۔[1]

حضرت سَیِّدُنا علاء بن زیاد رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لَا تَتَّبِعْ بَصَرَكَ رِدَاءَ الْمَرْاَةِ فَاِنَّ النَّظَرَ یَجْعَلُ فِی الْقَلْبِ شَهْوَةً۔ اپنی نظر کو عورت کی چادر پر بھی نہ ڈالو کیونکہ نظر دل میں شہوت پیدا کرتی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، العلاء بن زیاد، ۲/۲۷۷، رقم:۲۲۱۷)

آگ کی سَلائی

حضرت سَیِّدُنا علامہ ابُو الفرج عبدُ الرّحمٰن بن جوزی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: عورت کے مَحاسن (یعنی حسن و جمال) کو دیکھنا ابلیس کے تیروں میں سے زہر میں بجھا ہوا ایک تیر ہے، جس نے نامَحْرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قیامت آگ کی سَلائی پھیری جائے گی۔

(بحر الدموع، ص ۱۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! سُرمہ لگاتے ہوئے ہمارے ہاتھ کانپتے ہیں، اگر سُرمہ کی سَلائی آنکھ سے ہلکی سی بھی ٹکرا جائے یا سُرمہ ذرا تیز ہو تو ہماری چیخ نکل جاتی ہے، جب ہمیں سُرمے کی معمولی سی سَلائی تڑپا کر رکھ دیتی ہے تو بدنِگاہی کے سبب اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو گیا اور ہماری آنکھ میں آگ کی سَلائی پھیر دی گئی تو ہمارا کیا بنے گا۔ بدقسمتی آج کل لوگ بدنِگاہی کے اس قدر عادی ہو چکے ہیں کہ مَعَاذَ اللہ ثُمَّ مَعَاذَ اللہ جب تک غیر مَحْرم عورتوں کو تکتے نہیں انہیں چین نہیں آتا، وہ اپنے اس

1 احیاء علوم الدین، کتاب کسر الشھوتین، ۳/ ۱۲۵

مَذمُوم مقصد کے حُصول کی خاطر بازاروں، شاپنگ سینٹروں، تفریح گاہوں، الغرض جہاں جہاں بے پردہ عورتوں کا اِزْدِحام (مجمع) ہوتا ہے وہاں مارے مارے پھرتے، خوب بدنِگاہیاں کرتے اور اپنی دنیا وآخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔ چنانچہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن میں فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے منقول ہے کہ خود کو بدنِگاہی سے بچاؤ کیونکہ بدنِگاہی دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے، پھر شہوت بدنِگاہی کرنے والے کو فتنہ میں مبتلا کر دیتی ہے۔[1]

کامِل مومن کی پہچان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بدنگاہی انسان کو دنیا وآخرت میں کہیں کا نہیں چھوڑتی، اس کی وجہ سے بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں میں بڑھتا جاتا ہے ہر وقت اس کے دل و دماغ میں شیطان سمایا رہتا ہے، عجب بے سکونی کا عالَم اس پر طاری رہتا ہے، نَفسانی خواہشات و خیالات اس پر غالب رہتے ہیں، نَفس کی تسکین کے لیے وہ مزید ہلاکت خیز گُناہوں میں مُبتلا ہو جاتا ہے مثلاً بدکاری وغیرہ کے علاوہ اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی برباد کرنے سے بھی گُریز نہیں کرتا۔ بدنِگاہی کرنے والے کو اگر پتا چل جائے کہ کوئی غیر مرد اس کی ماں، بہن، بیوی یا بیٹی کو بری نظر سے دیکھ رہا ہے تو اس کی غیرت کو جوش آجاتا ہے اور وہ آگ بگولا ہو کر دیکھنے والے کو کھری کھری سُناتا یا بعض اوقات مار پیٹ پر بھی اُتر آتا ہے، لیکن جب وہ خود بدنگاہی کرتا ہے تو اس بات کو کیوں بھول جاتا ہے کہ جسے وہ دیکھ رہا ہے وہ بھی تو کسی کی ماں، کسی کی بہن یا کسی کی بیوی اور بیٹی ہے۔

---

1 منہاج العابدین،تقویٰ الاعضاء الخمسۃ، الفصل الاول :العین، ص۶۲

عورتوں کا پردہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں خود بھی اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنی چاہیے اور اپنے گھر کی عورتوں کو بھی اسلامی حکم کے مُطابق پردے کی تاکید کرنی چاہیے، عورتوں کیلئے پردہ بہت ضروری ہے اور بے پردگی بعض اوقات بہت ہی نقصان دہ ثابت ہوتی ہے، ہمارے مُعاشرے میں بے حیائی اور فتنے فسادات کا ایک اَہم سبب بے پردگی کی نحوست ہے، بعض بدنصیب آزاد خیال عورتیں پردے کو قید اور پابندی سمجھتی ہیں اور پردہ کرنے کو مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ سخت معیوب سمجھتی ہیں، ایسے لوگوں کو جاننا چاہیے کہ پردہ زحمت نہیں بلکہ رحمت ہے، پردہ تو عورتوں کی عزت کی حفاظت کرتا ہے گویا کہ پردہ عورت کے لئے ڈھال ہے اور ایک مسلمان کیلئے تو یہی بات کافی ہے کہ پردے کا حکم ہمارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ہے: چنانچہ پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزاب کی آیت نمبر 59 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے مُنہ پر ڈالے رہیں۔

پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّور کی آیت نمبر 31 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔

مگر افسوس صد افسوس! ہمارے معاشرے میں خواتین ایک تو خود پردہ کرتی نہیں اور جو خوش نصیب اسلامی بہنیں اس حکمِ قرآنی پر عمل کرتی ہیں ان کو مُلانی کہہ کر مذاق اُڑایا جاتا ہے، کبھی (کوئی

اسلامی بہن) عورتوں کی کسی تقریب میں شرعی پردہ کر کے چلی جائے تو!!! ☜ کوئی کہتی ہے: ارے! یہ کیا اَوڑھ رکھا ہے اُتارو اِس کو! ☜ کوئی بولتی ہے: بس ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ تم بَہُت پردہ دار ہو اب چھوڑو بھی یہ پردہ وردہ! ☜ کوئی کہتی ہے، دنیا بَہُت ترقّی کر چکی ہے اور تم نے یہ کیا دَقیانُوسی انداز اپنا رکھا ہے! (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) اِس طرح کی دل دُکھانے والی باتوں سے شَرعی پردہ کرنے والی کا دِل ٹوٹ پھوٹ کر چکنا چُور ہو جاتا ہے۔ اگرچہ واقعی یہ حالات نہایت ہی نازُک ہیں اور شَرعی پردہ کرنے والی اسلامی بہن سخت آزمائش میں مبتلا رہتی ہے مگر اسے ہمّت نہیں ہارنی چاہیے۔ مذاق اُڑانے یا اِعتِراض کرنے والیوں سے زور دار بحث شُروع کر دینا یا غصّے میں آکر لڑ پڑنا سخت نقصان دِہ ہے کہ اس طرح مسئلہ حل ہونے کے بجائے مزید اُلجھ سکتا ہے۔

ایسے مَوقَع پر یہ یاد کر کے اپنے دل کو تسلّی دینی چاہیے کہ جب تک تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عام اِعلانِ نبوّت نہیں فرمایا تھا اُس وَقت تک کُفّارِ بد انجام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِحترام کی نظر سے دیکھتے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو امین اور صادِق کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جُونہی عَلَی الْاِعلان اِسلام کا ڈنکا بجانا شروع کیا وُہی کُفّارِ بد اَطوار طرح طرح سے ستانے، مذاق اُڑانے اور گالیاں سنانے لگے، صِرف یہی نہیں بلکہ جان کے درپے ہو گئے، مگر قربان جایئے! سرکارِ نامدار، اُمّت کے غم خوار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کہ آپ نے بِالکل ہمّت نہ ہاری، ہمیشہ صَبْر ہی سے کام لیا۔ اب اسلامی بہن صَبْر کرتے ہوئے غور کرے کہ میں جب تک فیشن ایبل اور بے پردہ تھی میرا کوئی مذاق نہیں اُڑاتا تھا، جُونہی میں نے شَرعی پردہ اپنایا، ستائی جانے لگی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ مجھے ظُلْم پر صَبْر کرنے کی سُنَّت ادا کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ کیسا ہی

صدمہ پہنچے صَبْر کا دامَن ہاتھ سے نہ چھوڑیں، بِلا اجازتِ شَرعی ہرگز زَبان سے کچھ مت بولیں۔ حدیثِ قُدسی میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اگر تُو اوّل صَدمے کے وَقْت صَبْر کرے اور ثواب کا طالِب ہو تو میں تیرے لیے جنَّت کے سِوا کسی ثواب پر راضی نہیں۔
(ابن ماجه، باب ماجاء فی الصبر علی المعصية، ۲/۲۶۶، حديث:۱۵۹۷)

بِلا حساب ہو جنَّت میں داخلہ یارَبّ
پڑوس خُلد میں سرور کا ہو عطا یارَبّ

(وسائلِ بخشش، ص ۸۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

پردہ وحجاب کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عورتوں کے حِجاب سے مُتَعَلِّق حضرت سَیِّدُنا امام ابنِ حَجَر عَسقَلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عورتوں کے حِجاب سے مُراد یہ ہے (یعنی وہ اس طرح پردہ کریں) کہ مَرد انہیں کسی طرح دیکھ نہ سکیں۔ (فتح الباری، کتاب التفسیر، باب قولہ (وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ)، ۹/۳۹۰، تحت الحدیث: ۴۷۵۰)
عورت مردِ اجنبی کیلئے سر سے پاؤں تک لائقِ پردہ (یعنی چھپانے کی چیز) ہے (مراٰۃ المناجیح، پردے کے احکام، پہلی فصل، ۵/۱۳) اور چُھپایا اسی چیز کو جاتا ہے جس کو غیر کی نظروں سے بچانا مقصود ہوتا ہے اور غیر سے مُراد کون ہے؟ اس کے مُتَعَلِّق **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا ہے: عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے، **فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ**۔ یعنی جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے نِگاہ اٹھا کر دیکھتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الرضاع، ۱۸-باب، ۲/۳۹۲، حدیث:۱۱۷۶)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اِسْتِشْرَاف کے معنٰی ہیں ''کسی چیز کو بغور دیکھنا'' یا اس کے معنٰی ہیں ''لوگوں کی نگاہ میں اچھا کر دینا تاکہ لوگ اسے بغور دیکھیں''یعنی عورت جب بے پردہ ہوتی ہے تو شیطان لوگوں کی نگاہ میں اسے بھلی کر دیتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ اسے تکتے ہیں، مَثَل مشہور ہے کہ پَرائی عورت اور اپنی اولاد اچھی معلوم ہوتی ہے اور پَرایا مال اور اپنی عقل زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔

(مراۃ المناجیح، پردے کے احکام، دوسری فصل، ۱۷/۵)

کریں اسلامی بہنیں شرعی پردہ
عطا ان کو حیا شاہِ اُمَم ہو

(وسائلِ بخشش، ص۳۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پردہ صرف عورتوں کے لیے ہی کیوں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام یقیناً ایسا پاک مذہب ہے جو عورت کی عزت وعصمت کا مُحافظ ہے جبھی تو اسے گھر میں رہنے کا حکم دیا ہے تاکہ گھر میں رہتے ہوئے اچھے انداز میں اُمُورِ خانہ داری اَنْجام دے، اپنے شوہر کے حُقُوق اور بچوں کی اچھی پرورش کرے اور اپنی عِفّت و عصمت کی حفاظت کرسکے۔ عورت کا اپنے گھر میں رہنا کس قدر اہمیّت کا حامل اور کیسے کیسے فوائد کا ضامن ہے آیئے اس بارے میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 170 صَفحات پر مُشتمل کتاب **''اسلامی زندگی''** صَفحَہ 105 سے چند مدنی پھول سنتے ہیں۔

﴿1﴾ ☜ عورت گھر کی دولت ہے اور دولت کو چھپا کر گھر میں رکھا جاتا ہے، ہر ایک کو دِکھانے سے خطرہ ہے کہ کوئی چوری کرلے۔ اسی طرح عورت کو چھپانا اور غیروں کو نہ دِکھانا ضروری ہے۔

﴿2﴾ ☜ عورت گھر میں ایسی ہے جیسے چَمَن میں پھول اور پھول چَمَن میں ہی ہَرا بھرا رہتا ہے، اگر توڑ کر باہَر لایا گیا تو مُرجھا جائے گا۔ اسی طرح عورت کا چَمَن اس کا گھر اور اسکے بال بچے ہیں، اس کو بلا وجہ باہَر نہ لاؤ ورنہ مُرجھا جائے گی۔ عورت کا دِل نِہَایَت نازُک ہے، بَہُت جلد ہر طرح کا اَثَر قبول کرلیتا ہے، اس لیے اس کو کچی شیشیاں فرمایا گیا۔

﴿3﴾ ☜ ہمارے یہاں بھی عورت کو صِنفِ نازُک کہتے ہیں اور نازُک چیزوں کو پتھروں سے دُور رکھتے ہیں کہ ٹوٹ نہ جائیں۔ غیروں کی نگاہیں اس کے لیے مضبوط پتھر ہیں، اس لیے اس کو غیروں سے بچاؤ۔

﴿4﴾ ☜ عورت اپنے شوہر اور اپنے باپ دادا بلکہ سارے خاندان کی عزّت اور آبرو ہے اور اس کی مِثال سفید کپڑے کی سی ہے، سفید کپڑے پر معمولی سا داغ دھبہ دور سے چمکتا ہے اور غیروں کی نگاہیں اس کے لیے ایک بدنُما داغ ہیں، اس لیے اس کو ان دھبوں سے دُور رکھو۔

﴿5﴾ ☜ عورت کی سب سے بڑی تعریف یہ ہے کہ اس کی نِگاہ اپنے شوہر کے سِوا کسی پر نہ ہو، اگر اس کی نِگاہ میں چند مرد آگئے تو یوں سمجھو کہ عورت اپنے جوہَر کھو چکی، پھر اس کا دِل اپنے گھر بار میں نہ لگے گا جس سے یہ گھر آخر تباہ ہو جائے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ عورتوں کا پردے میں رہنا کس قدر ضروری ہے کہ حالات دن بدن نازک ہوتے جارہے ہیں اس لئے اور بھی زیادہ احتیاط کی حاجت ہے لہٰذا

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے گھر کی خواتین کو مَحَبَّت وشفقت سے سمجھائیں، انہیں پردے کی اہمیت اور پردہ نہ کرنے کے نُقْصانات بتا کر انہیں پردے کا پابند بنائیں۔ بعض وہ اِسلامی بہنیں جنہیں کسی مُعاشَرتی مجبوری کی بنا پر گھر سے باہر بالخصوص کسی سفر پر نکلنا پڑتا ہے تو پردے کا اِہتِمام نہیں کرتیں، بلکہ اپنی بے پردگی کا عُذر یوں بیان کرتی ہیں کہ ہمارے لیے ایسا ممکن نہیں۔ ایسی تمام اِسلامی بہنوں کو سمجھانے کے لئے حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی یہ حِکایت ہی کافی ہے۔ چنانچہ،

مشقت کے باوجود پردہ نہ چھوڑا

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ فتحِ مکہ کے موقع پر جب دشمنِ اسلام اَبُو جہل کے بیٹے حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم بنتِ حارِث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اِسلام قبول کیا تو بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عِکْرِمہ (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) یمن کی طرف بھاگ گئے ہیں اور وہ اس بات سے خوف زدہ ہیں کہ آپ انہیں قتل کر دیں گے، لہٰذا انہیں اَمان عطا فرمادیجئے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی درخواست قبول کرتے ہوئے سَیِّدُنا عِکْرِمہ کو اَمان دیدی۔ پھر حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا عِکْرِمہ کی تلاش میں باپردہ نکل پڑیں اور آخر تِہامہ کے ساحل پر جا پہنچیں۔ ادھر عِکْرِمہ بھی اسی ساحل پر پہنچ کر کشتی میں سوار ہوئے تو کشتی ڈگمگانے لگی، کشتی بان نے کہا: اِخلاص سے رب کو یاد کرو۔ عکرمہ بولے: میں کون سے الفاظ کہوں؟ اس نے کہا: **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه** کہو! تو بولے: اس کلمہ کی وجہ سے تو میں یہاں تک پہنچا ہوں، لہٰذا تم مجھے یہیں اُتار دو۔ اتنے میں حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے آپ کو دیکھ لیا اور ان سے کہنے لگیں: اے میرے چچازاد! میں ایک ایسی عظیم ہستی کے پاس سے آرہی

ہوں جو بہُت زیادہ رحم دل اور احسان فرمانے والی ہے، وہ لوگوں میں سب سے افضل ہے۔ لٰہذا خود کو ہلاکت میں مت ڈالئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے اِصرار پر عِکْرِمہ رُک گئے، پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے انہیں اَمان کی یقین دہانی کراتے ہوئے واپسی کے لیے آمادہ کرلیا، اس کے بعد دونوں مکہ مکرمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا لوٹ آئے اور یوں حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے شوہر حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ باپردہ بارگاہِ نبوّت میں حاضر ہوئیں تو انہوں نے اَمان کی یقین دہانی کے بعد اِسلام قبول کرلیا۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابة، عکرمه رضی الله عنه، ۲۳۲/۷، حدیث: ۳۷۴۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت میں ہم سب کے لیے بہُت سے مَدَنی پھول موجود ہیں اور ان میں سب سے اَہَم مَدَنی پھول یہ ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اِسلام لانے کے بعد اپنے شوہر کو بھی اِسلام کی حَقّانِیَّت کے سائے میں لانے کے لیے اس قدر طویل سفر کیا مگر اِسلامی تعلیمات پر عَمَل کسی بھی موقع پر ترک نہ کیا اور پُر مَشَقَّت سفر میں بھی باپردہ رہیں۔ یوں بالآخر ان کی اپنے گھر کو اسلام کا گہوارہ بنانے کی سوچ رنگ لائی اور ان کے شوہر بھی اسلام کے رنگ میں رنگ گئے۔ اپنے گھروں کو مَدَنی ماحول کا گہوارہ بنانے کے لیے اگر آپ کو بھی مُشکلات کا سامنا کرنا پڑے تو بُزرگانِ دِین کی قُربانیوں اور ان کی راہ میں آنے والی مُشکلات کو یاد کریں اور یاد رکھئے کہ اس راہِ پُر خطر پر چلنا بڑے دِل گُردے کا کام ہے۔ سچی وَفا تو یہ ہے کہ جب خود مَدَنی ماحول کی برکتوں سے فیض یاب ہوں تو اپنے دیگر گھر والوں کو بھی تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی مُعَطّر و مشک بار فضاؤں سے دُور نہ رہنے دیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دِن دگنی رات چگنی ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور کم و بیش 103 شعبہ جات وجود میں آچکے ہیں آیئے! میں آپ کے سامنے

ان شعبہ جات میں سے ایک انتہائی اَہم شعبہ **"المدینہ لائبریری"** کا تعارف پیش کرتا ہوں۔

مجلس اَلْمدینہ لائبریری کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ تبلیغِ قرآن کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سُنّتوں کی خِدمت کیلئے 100 سے زائد شُعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے۔ آسان انداز سے علمِ دین کی روشنی پھیلانے اورلوگوں کواسلامی تعلیمات سے رُوشَناس کروانے کیلئے ان شعبوں میں ایک شُعبہ "المدینہ لائبریری" بھی قائم کِیا گیا ہے۔ جس میں مُطالَعہ کیلئے خُوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات و مدنی مذاکرے سُننے اور مَدَنی چینل دیکھنے کیلئے کمپیوٹر وغیرہ کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔ المدینہ لائبریری میں مُختلِف مَوضُوعات پر مُشتمِل شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، عُلَمائے اہلسنت کَثَّرَھُمُ اللّٰہ تَعَالٰی اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی کُتُب ورَسائل اور VCDs, CDs میموری کارڈزوغیرہ رکھنے کی مجلس کی طرف سے طے شُدہ نظام کے مطابق رکھنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ ہم بھی اِس سَہولَت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے علمِ دین کی برکات سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی گُناہوں سے بچنے، فکرِ آخرت کے لیے کُڑھنے اور سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کے کاموں میں ترقّی کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام چوک درس بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک دَرس گلی کے کونے، مارکیٹ یا کسی

بارونق مقام پر مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے، نیکیوں میں رَغْبت بڑھانے، نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں پہنچانے کا ذریعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا اَجر وثَواب کا کام ہے۔

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔(حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج ۱۰ ص ۴۵ حدیث ۱۴۴۶۶) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: ’’اللہ تَعَالٰی اُس کو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔‘‘ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۴ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چوک درس کی بڑی برکتیں ہیں بعض اوقات چوک دَرْس میں شرکت کی بَرَکت سے لوگوں کی زِنْدگی میں ایسا مَدَنی اِنْقلاب برپا ہوجاتا ہے کہ وہ اپنی گناہوں بھری زِنْدگی سے توبہ کرکے نیکیوں کی راہ پر گامزن ہوجاتے ہیں آیئے اسی ضمن میں ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

تنہا درس دینے کی بَرَکت

لائنز ایریا (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بیان دیا، میں اپنے گھر کی چھت پر کھڑا تھا کہ میری نظر گلی میں کھڑے دعوتِ اسلامی کے ایک باعمامہ اسلامی بھائی پر پڑی جو اکیلے ہی چوک درس دے رہے تھے ایک بھی اسلامی بھائی درس سننے کیلئے موجود نہیں تھا۔ میں یوں تو دین سے عملی طور پر اس قدر دُور تھا کہ سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جاتا تھا مگر نہ جانے کیوں ان کو تنہا درس دیتا دیکھ کر مجھے ترس آگیا سوچا کہ چلو بے چارے کے ساتھ کوئی نہیں تو میں ہی جاکر شریک ہوجاتا ہوں چُنانچِہ میں چوک درس میں شریک ہوگیا۔ میرا چوک درس میں شریک ہونا میری اِصلاح کا سبب بن گیا

اور میں مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے یہاں مَدَنی اِنعامات کا عَلاقائی ذِمّے دار ہوں۔ ایک دن تو وہ تھا کہ میں سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جایا کرتا تھا۔

(غیبت تباہ کاریاں، ص۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"ویلنٹائن ڈے" کی خُرافات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ مسلمانوں کی عملی حالت کافی خراب ہوتی جارہی ہے مُسلمان دینی تعلیمات کو چھوڑ کر اَغیار کی عادات واَطوار اپنانے میں بڑا فخر محسوس کرتے ہیں بالخصوص ان کے خاص اَیّام کو منانے کیلئے خُوب پیسہ برباد کرتے، وقت ضائع کرتے اور بدنگاہی، شراب نوشی اور بدکاری جیسے گناہوں میں بھی ذرہ شرم محسوس نہیں کرتے۔ ایسی ہی خُرافات کا اِرتکاب **"ویلنٹائن ڈے"** کے موقع پر بھی سَرِعام کیا جاتا ہے۔ اس دن لوگ تمام شرعی حُدود کو پامال کرتے ہوئے خوب گناہوں کا بازار گرم کرتے ہیں۔ اس تہوار کو منانے کا انداز یہ ہوتا ہے کہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے بے پردگی وبے حیائی کیساتھ میل ملاپ، تحفے تحائف کے لین دَین سے لیکر فحاشی و عُریانی کی ہر قسم کا مُظاہرہ کھلے عام یا چوری چُھپے جس کا جتنا بس چلتا ہے عام دیکھا سُنا جاتا ہے، گفٹ شاپس (gift shops) اور پھولوں کی دُکان پر رش میں اضافہ ہو جاتا ہے اوران اشیاء کو خریدنے والے بھی نوجوان لڑکے لڑکیاں ہوتی ہیں۔ اسلامی ممالک میں کھلی چھوٹ نہ ہونے کی وجہ سے نوجوان جوڑوں کو اپنی ناجائز خواہشات پوری کرنے کیلئے کسی محفوظ مقام کی تلاش ہوتی ہے۔ اسی مقصد کے لیے ویلنٹائن ڈے پر ہوٹلز کی بکنگ عام دنوں کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے۔ شراب کا (مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) بے تحاشہ کاروبار ہوتا ہے ساحِلِ سمندر پر

بے پردگی اور بے حیائی کا ایک نیا سمندر دکھائی دیتا ہے۔

وہ ممالک جہاں غیر مسلم مادر پدر آزادی (مذہبی اور اخلاقی پابندیوں سے آزاد) رہتے ہیں اور فحاشی و عُریانی اور جنسی بے راہ روی کو وہاں ہر طرح کی قانونی چُھوٹ حاصل ہے اس دن کی دَھاچوکڑی سے بعض اوقات وہ بھی پریشان ہوجاتے ہیں اور اس کے خلاف بعض اوقات کہیں کہیں سے دَبی دَبی صدائے احتجاج بھی بلند ہوتی رہتی ہے۔

اِنتہائی دُکھ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اس دن کو غیر مسلموں کی طرح بے حیائی کے ساتھ منانے والے بہت سے مسلمان بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عطا کئے ہوئے پاکیزہ احکامات کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے کُھلم کُھلا گناہوں کا اِرتکاب کرکے نہ صرف اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ مسلم مُعاشرے کی پاکیزگی کو بھی ان بے ہُودگیوں سے ناپاک و آلُودہ کرتے ہیں۔ بدنگاہی، بے پردگی، فحاشی و عُریانی، اجنبی لڑکے لڑکیوں کا میل ملاپ، ہنسی مذاق، اس ناجائز تعلُّق کو مضبوط رکھنے کے لئے تحائف کا تبادلہ اور آگے بدکاری تک کی نوبتیں یہ سب وہ باتیں ہیں جو اس روزِ عصیاں زور و شور سے جاری رہتی ہیں اور ان سب شیطانی کاموں کے ناجائز و حرام ہونے میں کسی مسلمان کو ذرہ بھر بھی شبہ نہیں ہوسکتا کیونکہ قرآنِ کریم کی روشن آیات اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واضح ارشادات سے ان اُمور کا حرام ہونا ثابت ہے۔

رسالہ "صحابیات اور پردہ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پردے کے متعلق بے حد مُفید معلومات حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ ۵۷ صفحات پر مشتمل رسالہ بنام **"صحابیات اور**

پردہ“ کا مطالعہ فرمائیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس رسالہ میں پردے کے بارے میں قرآن و سُنَّت سے ماخوذ مدنی پھول اور بے پردگی کی تباہ کاریاں، پردے کے مُتَعَلِّق امیر اہلسنت کی مختلف کتب سے ماخوذ چند مدنی پھول بھی چننے کو ملیں گے۔ اس کے علاوہ ویلنٹائن ڈے پر ہونے والی خرافات کی مذمت سے متعلق مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ ”ویلنٹائن ڈے“ کا مطالعہ بھی کیجئے۔

ہر گھڑی شرم و حَیا سے بس رہے نیچی نظر
پیکرِ شرم و حیا بن کر رہوں آقا مُدام

(وسائلِ بخشش، ص۲۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جہانِ فانی سے کوچ کر جانے والوں سے پردہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! آج کل خواتین پردے کے مُعاملے میں مختلف حیلے بہانوں سے کام لیتی ہیں اور پردے کے مُعاملے میں سستی کا شکار نظر آتی ہیں اگر ہم صحابیات طیبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی سیرت کا مُطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے نہ صرف زندہ لوگوں سے پردہ کیا بلکہ جہانِ فانی سے کُوچ کر جانے والوں سے بھی پردے کا اِہتِمام کر کے تاریخ کے سنہری اَورَاق میں رنگ بھر دیئے۔ چنانچہ،

اُمُّ الْمُومِنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا فرماتی ہیں: جب میں اپنے اس گھر میں داخِل ہوتی جس میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور میرے والِد مدفون ہیں تو اس خیال سے اپنی اوڑھنی نہ لیتی کہ یہاں تو میرے شوہر اور والِد ہیں، مگر جب سے عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں دفن ہوئے تو خُدا کی قسم! میں ان سے شَرم کے باعِث باپردہ حاضِر ہوتی ہوں۔

(مسند احمد، مسند عائشہ رضی اللہ عنہا، ۱۰ / ۱۲، حدیث: ۲۵۷۱۸)

شرحِ حدیث

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مِراٰۃُ المناجیح جلد 2 صَفْحَہ 527 پر اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی جب تک میرے حُجرے میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت ابو بکر صِدّیق (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) مدفون رہے تب تک تو میں سَر کھولے یا ڈھکے ہر طرح حُجرے شریف میں چلی جاتی تھی کیونکہ نہ خاوند سے حِجاب ہوتا ہے نہ والِد سے، (مگر) جب سے حضرتِ عُمَر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) میرے حُجرے میں دَفْن ہوگئے تب سے میں بغیر چادر اَوڑھے اور پردہ کا پورا اِہتمام کئے بغیر حُجرے شریف میں نہ گئی کہ حضرتِ عُمَر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے شَرم وحَیا کرتی ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث سے بَہُت مسائل مَعلوم ہوئے: ایک یہ کہ مَیِّت کا بعدِ وفات بھی اِحتِرام (کرنا) چاہئے۔ فقہا فرماتے ہیں کہ مَیِّت کا ایسا ہی اِحتِرام کرے جیسا کہ اس کی زِنْدَگی میں کرتا تھا۔ دُوسرے یہ کہ بزرگوں کی قُبور کا بھی اِحتِرام اوران سے بھی شَرم و حَیا چاہئے۔ تیسرے یہ کہ مَیِّت (مُردہ) قبر کے اندر سے باہَر والوں کو دیکھتا اور انہیں جانتا پہچانتا ہے۔ دیکھو! حضرتِ عُمَر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے عائشہ صِدّیقہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) ان کی وفات کے بعد شرم وحَیا فرمارہی ہیں اور اگر آپ باہَر کی کوئی چیز نہ دیکھتے تو اس حَیا فرمانے کے کیا معنٰی۔ چوتھے یہ کہ قبر کی مٹّی، تختے وغیرہ تو مَیِّت کی آنکھوں کے لیے حِجاب (رکاوٹ) نہیں بن سکتے مگر زائر (یعنی زِیارَت کرنے والا) کے جسم کا لباس ان کے لیے آڑ ہے، لہٰذا مَیِّت کو زائر (زیارت کرنے والا) برہنہ نہیں دکھائی دیتا ورنہ حضرتِ عائشہ صِدّیقہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) کا چادر اَوڑھ کر وہاں جانے کے کیا معنٰی تھے، یہ قانونِ قدرت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،

قبروں کی زیارت، تیسری فصل، ۲/ ۵۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے نامحرموں سے میل جول کا وبال، ویلنٹائن ڈے منانے کی نحوست اور بے حیائی اور بے پردگی کی مذمت سے مُتَعَلِّق سُنا یقیناً بے حیائی مُعاشرے میں بگاڑ کا سبب ہے۔

☆☜ جب دو مرد و عورت تنہائی میں ہوتے ہیں تو شیطان انہیں برائی پر اُبھارتا ہے۔

☆☜ عورت گھر کی دولت ہے جسے چُھپا کر رکھنا ضروری ہے ہر ایک کو دکھانے سے چوری ہو جانے کا خطرہ ہے۔

☆☜ پردے کا ذہن بنانے کیلئے صحابیات کی سیرتِ مبارکہ پر نظر کیجئے کہ انہوں نے مشقتوں کے باوجود بھی پردے کو نہیں چھوڑا۔

☆☜ بے پردگی و بدنگاہی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی ہے۔

☆☜ بدنگاہی آنکھوں کا زنا ہے۔

☆☜ بدنگاہی شیطانی کام ہے۔

☆☜ بے پردگی مُعاشَرے میں فَحاشی کے پھیلاؤ کا ذریعہ ہے۔

☆☜ بدنگاہی شیطان کے تیروں میں سے زہر میں بجھا ہوا ایک تیر ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بے حیائی، بدنگاہی اور بے پردگی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔
(مِشْکَاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیة بیروت)

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے سلام سے مُتعلِّق چند مدنی پُھول سُنتے ہیں:

مَدَنی پھول:

(1) مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سنّت ہے (2) مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16 صَفْحَہ 102 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: " سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں " (3) دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے (4) سلام میں پہل کرنا سنّت

ہے (5) سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقرّب ہے (6) سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۶ ص ۴۳۳) (7) سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں (کیمیائے سعادت) (8) السَّلامُ علیکم کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَ رَحمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکاتُہٗ، شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنّتُ المَقام اور دوْزَخُ الحَرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ بلکہ مَن چلے تو مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہاں تک بک جاتے ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غلام۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفْحہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ اور اس سے بہتر وَرَحمَۃُ اللہِ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکاتُہٗ، شامل کرنا اور اس پر زِیادَت نہیں۔ پھر سلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اعادہ تو ضَرور ہے اور افضل یہ ہے کہ جواب میں زیادہ کہے۔ اس نے اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہا تو یہ وعَلَیکُمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللہ کہے۔ اور اگر اُس نے اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحمَۃُ اللہ کہا تو یہ وَعَلَیْکمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکاتُہٗ کہے اور اگر اس نے وبَرَکاتُہٗ تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادَت نہیں۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعلَم (9) اِسی طرح جواب میں وَعَلَیکُمُ السَّلامُ وَ رَحمَۃُ اللہِ وَ بَرَکاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جا سکتی ہیں (10) سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے (11) سلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تلفُّظ یاد فرما لیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ

سُن کر دوہرائیے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (اَسْ۔ سَلا۔ مُ۔ عَلَے۔ کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرائیے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَام (وَ۔ عَ۔ لَیْکُ۔ مُسْ۔ سَلام)۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سَعَادَۃُ الدَّارَیْن میں ہے کہ ایک شخص نے دَربارِ رسالت میں حاضِر ہو کر فَقر و فاقہ اور تنگیِ رِزْق کی شِکایت کی تو قاسمِ نعمت، نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو تو سلام کر لیا کرو، چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سَلام کہا کرو اور ایک مرتبہ سورۂ اِخلاص یعنی **قُلْ ھُوَاللّٰہ** شریف پڑھ لیا کرو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس پر رِزْق کھول دیا حتّٰی کہ اس کے ہمسایوں اور رِشتے داروں کو بھی اس رِزْق سے حصّہ پہنچا۔ (1)

قلیل روزی پہ دو قَناعت، فُضُول گوئی سے دیدو نفرت دُرُود پڑھتا رہوں بکثرت، نبیِ رحمت شفیعِ اُمت

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

1 . . . سعادۃ الدارین، الباب الثانی فیما ورد فی فضل الصلاۃ والتسلیم . . . الخ، حرف الجیم، ص ۸۴

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج اگر ہم اپنے معاشرے پر غور کریں تو ہمیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہو گا کہ ہمارے معاشرے کا تقریباً ہر فرد ہی کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے، کوئی قرضدار ہے تو کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار، کوئی تنگدست ہے تو کوئی بے روزگار، کوئی اَولاد کا طلبگار ہے تو کوئی نافرمان اَولاد کی وجہ سے بیزار، اَلْغَرَض ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت اور پریشانی میں گرفتار ہے، مصیبتوں کے اس ہُجوم میں فی زمانہ تنگدستی اور رِزْق میں بے برکتی عام ہوتی جارہی ہے، یہی وجہ ہے کہ شاید ہی کوئی گھر اس پریشانی

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

سے محفوظ نظر آئے، حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں تنگدستی، فقر و فاقہ کشی، بے روزگاری اور رِزْق میں بے برکتی کا رونا تو بہت رویا جاتا ہے، مگر قرآن و حدیث میں رِزْق میں بے برکتی کے جو اسباب بیان کئے گئے ہیں اور بزرگانِ دِین کے اقوال میں، رِزْق میں بے برکتی کے جو اسباب بیان کئے گئے ہیں، اُن کے بارے میں سنجیدگی کے ساتھ غور و فکر کرنے اور اُن اسباب کو دُور کرنے کی عملی کوشش نہیں کی جاتی، آج ہم اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رِزْق میں تنگی کے اسباب اور اس کی وُجوہات کے بارے میں سُنیں گے تاکہ بے برکتی کی اُن وُجوہات کو دُور کر کے ہم اس پریشانی سے آزادی حاصل کرنے میں کسی حد تک کامیاب ہو سکیں۔ آیئے سب سے پہلے رِزْق میں خیر و برکت کے متعلق ایک حکایت سُنتے اور اس سے مدنی پھول چُنتے ہیں:

رِزْق کی قدر کرنے کی برکت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب فیضانِ سُنّت جلد اوّل کے صفحہ نمبر 263 پر ہے: زبردست مُحَدِّث حضرتِ سَیِّدُنا ہُدبہ بن خالِد رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خلیفہ بغداد مامون رشید نے اپنے ہاں مَدعُو کیا، کھانے سے فارِغ ہو کر کھانے کے جو دانے وغیرہ گِر گئے تھے، حضرتِ سَیِّدُنا ہُدبہ بن خالِد رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ چُن چُن کر تناوُل فرمانے لگے۔ خلیفہ بغداد مامون رشید نے حیران ہو کر کہا، اے شیخ! کیا آپ کا ابھی تک پیٹ نہیں بھرا؟ فرمایا: کیوں نہیں! دراصل بات یہ ہے کہ مجھ سے حضرتِ سَیِّدُنا حَمّاد بن سَلَمہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک حدیثِ پاک بیان فرمائی ہے: جو شخص دستر خوان کے نیچے گِرے ہوئے ٹکڑوں کو چُن چُن کر کھائے گا، وہ تنگدستی سے بے خوف ہو جائے

گا۔[1] میں اِسی حدیثِ مبارَک پر عمل کر رہا ہوں۔ یہ سُن کر مامون بے حد مُتَاَثِّر ہوا اور اپنے ایک خادِم کی طرف اِشارہ کیا تو وہ ایک ہزار دینار رومال میں باندھ کر لایا۔ مامون نے وہ دینار حضرت سیِّدُنا ہُدبہ بن خالِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں بطورِ نذرانہ پیش کر دیئے۔ حضرت سیِّدُنا ہُدبہ بن خالد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حدیثِ مبارَکہ پر عمل کی ہاتھوں ہاتھ بَرَکت ظاہِر ہوگئی۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کی گئی حکایت، فیضانِ سُنّت جلد 1 سے پیش کی گئی ہے، آیئے! اِسی نسبت سے فیضانِ سُنّت جلد 1 کا تعارف بھی سُنتے ہیں۔

کتاب "فیضانِ سنت (جلد اول)" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ سنّت (جلد اول) در حقیقت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تالیف کردہ چار (4) مستقل کتابوں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ (1) "فیضانِ بِسمِ اللّٰہ" جو کہ بسم اللّٰہ شریف کے فضائل اور اس سے متعلق دلچسپ حکایات پر مشتمل ہے۔ (2) "آدابِ طعام" جو کہ کھانے کی سنّتوں اور آداب کے علاوہ 99 سبق آموز حکایات پر مشتمل ہے۔ (3) "پیٹ کا قُفلِ مدینہ" جو کہ ضرورت سے زیادہ کھانے کے دینی اور دُنیاوی نقصانات کے بیان نیز قُفلِ مدینہ کی برکتوں سے مالامال احادیث و حکایات پر مشتمل ہے۔ (4) "فیضانِ رمضان" جو کہ روزہ، تراویح، اعتکاف، زکوۃ اور عید الفطر کے فضائل اور رنگارنگ مدنی پھولوں کا نہایت ہی حسین گلدستہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فیضانِ سنت (جلد اول) موضوعات کی کثرت و جامعیت کے اعتبار سے نہ صرف درس دینے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے بلکہ تمام مسلمانوں کیلئے نہایت مُفید اور علمِ دین حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ لہٰذا

---

1 … اتحاف السادۃ المتقین، الباب الاول، ۵/۵۹۷

2 … ثمراتُ الاوراق، ۱/۸

تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی التجاء ہے کہ آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً حاصل کریں اور وقتاً فوقتاً اس کا مطالعہ کرتے رہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک انگلش کے علاوہ گجراتی، سندھی اور بنگالی زبان میں بھی اس کا ترجمہ کیا جاچکا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو ہم نے حکایت سُنی اس سے یہ بھی معلوم ہوا ہمارے بُزرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی سنّتوں پر عمل کرنے کے معاملے میں دنیا کے بڑے سے بڑے رئیس بلکہ بادشاہ کی بھی پروا نہیں کرتے تھے۔

اِس حِکایت سے ہمارے اُن اسلامی بھائیوں کو بھی درس کے مدنی پھول حاصِل کرنے چاہئیں جو لوگوں کی مُرَوَّت کی وجہ سے کھانے پینے کی سنّتیں ترک کر دیتے ہیں، جو لوگوں کی وجہ سے داڑھی شریف رکھنے کی عظیم سُنّت سے محروم رہتے ہیں اور عمامہ مبارَکہ جو کہ عزّت کا تاج ہے، کو سر پر سجانے سے کتراتے ہیں۔ اُنہیں بھی غور کرنا چاہئے، یقیناً سنّت پر عمل کرنا دونوں جہاں میں باعثِ سعادت ہے،

جو اپنے دل کے گُلدستے میں سُنت کو سجاتے ہیں وہ بے شک رَحمتیں دونوں جہاں کی حق سے پاتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبردست مُحَدِّث اور عالِمِ دین حضرتِ سیِّدُنا ہُدبہ بن خالِد رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے رِزق کی قدر کی، دستر خوان پر گِرے ہوئے ٹکڑوں کو چُن کر کھایا تو اللہ تبارک وتعالٰی نے رزق کی قدر کرنے کی برکت سے اُنہیں ایک ہزار دِینار، شاہی دربار سے دِلوا دیئے اور آپ مالدار ہو گئے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ نہ صرف رزق کی بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام نعمتوں کی خُوب خُوب قدر کیا

کریں اور کبھی کسی نعمت کی ناشکری نہ کریں۔

رِزْق کی ناشکری زوالِ رِزْق کا سبب ہو سکتی ہے

تفسیر صِراطُ الجنان کی تیسری جلد کے صفحہ 543 پر ہے: جب مسلمان اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتے، یادِ خدا سے غفلت کو اپنا شعار بنالیتے اور اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل میں مصروف ہو جاتے ہیں اور اپنے بُرے اعمال کی کثرت کی وجہ سے خُود کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا نااہل ثابت کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا ہے۔[1]

پارہ 13، سورۂ ابراہیم کی آیت نمبر 7 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شکر کی اہمیت اور ناشکری کے وبال کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَىٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ۝ (پ۱۳، ابراھیم:۷)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِزْق کی بے قدری کا حال اور اس کا وبال

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فی زمانہ انتہائی بے حسی کے ساتھ کی جانے والی رِزْق کی ناقدری اور بے حُرمتی پر افسوس اور کُڑھن کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: آج کل رِزْق کی بے قَدری اور بے حُرمتی

---

1 ... صراطُ الجنان، ۳/۵۴۳

سے کون سا گھر خالی ہے، بنگلے میں رہنے والے اَرَب پتی سے لے کر جھونپڑی میں رہنے والا مزدور تک اس بے احتیاطی کا شکار نظر آتا ہے، شادی میں طرح طرح کے کھانوں کے ضائع ہونے سے لے کر گھروں میں برتن دھوتے وقت جس طرح سالن کا شوربا، چاول اوران کے اَجزا بہا کر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نالی کی نذر کر دیئے جاتے ہیں، کاش رِزْق میں تنگی کے اس عظیم سبب پر ہماری نظر ہوتی اور کھانے کو ضائع ہونے سے بچا لیتے کیونکہ یہ (کھانا) ایسی چیز ہے، جس کا ادب واحترام ہمارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا جیسا کہ

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، تاجدارِ مدینہ، سُلطانِ باقرینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے مکانِ عالیشان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، اس کو لے کر پونچھا پھر کھالیا اور فرمایا، یَا عَائِشَۃُ اَکْرِمِیْ کَرِیْمًا فَاِنَّہَا مَا نَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ فَعَادَتْ اِلَیْہِمْ یعنی اے عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے لوٹ کر نہیں آئی۔[1]

لہٰذا ہمیں کھانے جیسی عظیم نعمتِ الٰہی کی خُوب قدر کرنی چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ کھانا کھاتے وقت کھانے کی سنّتوں اور آداب کا بھی خُوب خُوب خیال رکھنا چاہئے، کیونکہ اگر ہم کھانے کے وقت کھانے کی سنّتوں اور آداب کو پیشِ نظر رکھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ صرف رِزْق کی بے قدری سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں گے بلکہ دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیوں کے ساتھ ساتھ رِزْق میں خیر و برکت کی نعمت سے بھی سر فراز ہوں گے۔ آیئے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا تجویز کردہ رِزْق میں خیر و برکت کا ایک مدنی نُسخہ سُنتے اور اُسے اپنانے کی نیت کرتے ہیں۔

---

1 . . . ابن ماجه، كتاب الاطعمة، باب النهي عن القاء الطعام، ۴/۴۹، حديث: ۳۳۵۳

خیر و برکت کا نُسخہ

خلیفۂ ثانی، امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رِوایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، کہ اِکٹھے ہو کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کہ بَرَکت جماعت کیساتھ ہے۔[1]

حضرتِ سَیِّدُنا وَحشی بن حَرب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے داداجان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت کرتے ہیں کہ صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی، یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم کھانا تو کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے؟ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا، تُم الگ الگ کھاتے ہوگے؟ عَرض کی، جی ہاں۔ فرمایا، مِل بیٹھ کر کھانا کھایا کرو اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لیا کرو تمہارے لئے کھانے میں بَرَکت دی جائیگی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُرے اعمال بھی تنگیِ رِزْق کا سبب ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تنگیِ رِزْق کا ایک سبب گُناہ بھی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وقتاً فوقتاً انسان کو پیش آنے والی طرح طرح کی مصیبتوں میں سے تنگدستی و بے روزگاری اور رِزْق میں بے بَرکتی کا بھی ایک بڑا سبب اس کی اپنی ہی بد اعمالیاں ہیں، انسان جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیاں کرنے پر اُتر آتا ہے اور گُناہ پر گُناہ کرنے لگتا ہے تو تنگدستی و بے روزگاری اور اس کے علاوہ بہت سی مصیبتوں کا شکار

1…ابن ماجہ، کتاب الاطعمة، باب الاجتماع علی الطعام، ۴/ ۲۱، حدیث: ۳۲۸۷

2…ابوداود، کتاب الاطعمة، باب فی الاجتماع علی الطعام، ۳/ ۴۸۶، حدیث: ۳۷۶۴

ہو جاتا ہے، پارہ 25 سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کی آیت نمبر 30 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍؕ(۳۰)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔ (پ ۲۵، الشوریٰ: ۳۰)

صَدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں، اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں، ان تکلیفوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے۔

نفس و شیطان ہوگئے غالب ان کے چُنگل سے تُو چھڑا یارَبّ
کرکے توبہ میں پھر گُناہوں میں ہو ہی جاتا ہوں مُبتلا یا رَبّ
نیم جاں کر دیا گُناہوں نے مرضِ عصیاں سے دے شِفا یا رَبّ

وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۹

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُبارکہ اور اس کی تفسیر کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہم اپنی حالت پر غور کریں کہ طرح طرح کی مصیبتوں اور رِزْق میں بے برکتیوں کا سبب کہیں ہماری اپنی ہی بد اعمالیاں تو نہیں؟ کیونکہ آج کل ہمارے معاشرے میں گُناہوں کا بازار اس قدر گرم ہے کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ۔ بد قسمتی سے لوگوں کی بھاری اکثریَّت بے عملی کا شکار ہے، نہ تو بندوں کے حقوق کی ادائیگی کا پاس ہے اور نہ ہی حقوقُ اللہ کی پامالی کا کوئی احساس، نیکیاں کرنا نفس کیلئے بے حد دُشوار اور گناہ کرنا بہُت آسان ہو چکا ہے، ضَروریات وسہولیات حاصل کرنے کی حد سے زیادہ کوشش نے مسلمانوں کی بھاری

تعداد کو فکرِ آخرت سے یکسر غافل کر دیا ہے۔ گالی دینا، تہمت لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جستجو میں رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، کسی کو بِلا اجازتِ شَرعی تکلیف دینا، قرض دبا لینا، کسی کی چیز عارِیتاً (یعنی وقتی طور پر) لے کر واپَس نہ کرنا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوُجُود بِلا اجازت استعمال کرنا، شراب پینا، جُوا کھیلنا، چوری کرنا، بدکاری کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، سُود و رِشوت کا لین دین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، امانت میں خِیانت کرنا، بدنگاہی کرنا، عورَتوں کا مَردوں کی اور مردوں کا عورَتوں کی مُشابہَت (یعنی نقّالی) کرنا، بے پردگی، غُرُور، تکبر، حَسَد، رِیاکاری، اپنے دل میں کسی مسلمان کا بُغض و کینہ رکھنا، شُماتَت (یعنی کسی مسلمان کو مرض، تکلیف یا نقصان پہنچنے پر خوش ہونا)، غصّہ آجانے پر شریعت کی حدیں توڑ ڈالنا، گناہوں کی حرص، حُبِّ جاہ (یعنی عزّت کی خواہش)، بخل، خود پسندی وغیرہ مُعاملات ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے کہ اس قدر گُناہوں کے باوجود بھی اگر ہمیں رِزْق میں تنگی و محرومی کا سامنا نہ ہو تو کیا ہو؟ لہٰذا اگر ہم معاشی ترقی و برکت کے خواہش مند ہیں اور طرح طرح کی مصیبتوں اور رِزْق کی محرومیوں سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں گُناہوں کی مصیبت سے چُھٹکارا حاصل کرنا ہو گا، یاد رکھئے! گُناہوں کے باوجود مصیبتوں سے نجات کی تمنّا کرنا گویا کانٹے بو کر گلاب کے پھول حاصل کرنے کی توقع کرنا ہے۔

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا یَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ یُصِیْبُہٗ، یعنی دُعا سے تقدیر پلٹ جاتی ہے

اور نیکیوں سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے، بے شک بندہ گناہ کی وجہ سے اس رِزْق سے محروم کر دیا جاتا ہے جو اسے پہنچنا ہوتا ہے۔[1]

عاشقِ مال اس میں سوچ آخر کیا عُروج و کمال رکھا ہے؟
تجھ کو مل جائے گا جو قسمت میں تیری رزقِ حلال رکھا ہے

وسائل بخشش مُرمّم، ص ۴۴۴

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِزْق میں تنگی کے اسباب میں سے ایک سبب بدکاری بھی ہے، بدقسمتی سے یہ وَبا بھی ہمارے معاشرے میں موجود ہے، حالانکہ قرآنِ کریم میں مختلف مقامات پر اس کبیرہ گُناہ سے منع کیا گیا ہے چنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 32 میں ارشادِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةًؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ۔

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ پاک ہے: بدکاری کبیرہ گناہوں میں سے بہت بڑا گناہ ہے اور بدکاری کرنے والے پر قیامت تک اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے فرشتے اور تمام انسانوں کی لعنت برستی رہے گی اور اگر وہ توبہ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔[2] یاد رکھئے! بدکاری کا مطلب صرف اور صرف یہی نہیں کہ مرد و عورت ایک دوسرے کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کرکے بُرائی کریں بلکہ اس کے علاوہ انسان آنکھ، کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں کے ذریعے جو مختلف قسم

---

1 ۔۔۔ المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر، باب: لایرد القدر...الخ، ۲/۱۶۲، حدیث ۱۸۵۷

2 ۔۔۔ بحر الدموع لابن جوزی، الفصل السابع والعشرون، موبقات الزنی وعواقبہ، ص ۱۶۵

کے گُناہ کرتا ہے حدیثِ پاک میں اُنہیں بھی بدکاری ہی قرار دیا گیا ہے جیسا کہ

نبیِ اکرم، نورِ مجسم، سیدِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آنکھوں کا زنا بدنگاہی ہے۔[1] اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ آنکھوں کا زنا دیکھنا، کانوں کا زنا سننا، زبان کا زنا گفتگو کرنا، ہاتھ کا زنا چُھونا اور پاؤں کا زنا قدم سے چلنا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ آنکھ، کان زبان، ہاتھ، پاؤں اور ان کے علاوہ دیگر اعضاء جو یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمتیں ہیں، انہیں ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت و فرمانبرداری والے کاموں میں استعمال کریں، ہرگز ہرگز بدکاری والے کاموں میں استعمال نہ کریں، کیونکہ بدکاری جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا ذریعہ ہے، وہیں رِزْق میں تنگی کا بھی سبب ہے۔ آیئے اس ضمن میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: اَلزِّنَا یُوْرِثُ الْفَقْرَ یعنی بدکاری تنگدستی کا سبب ہے۔[2]
2. فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں زانی کو تنگدست کردوں گا، اگرچہ کچھ عرصہ بعد سہی۔[3]
3. فرمایا: بدکاری سے دُور رہو کہ اس کے چھ (6) نقصانات ہیں: 3 دُنیوی اور 3 اُخروی، دُنیوی نقصانات یہ ہیں کہ (1) اس کی وجہ سے چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔ (2) تنگدستی پیدا ہوتی ہے۔ اور (3) عمر کم ہو جاتی ہے۔ اُخروی نُقصانات یہ ہیں کہ (1) اس کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غضب ہو گا۔

1... بخاری، کتاب الاستئذان، باب زنا الجوارح دون الفرج، ۱۶۹/۴، حدیث: ۶۲۴۳

2... شعب الایمان، الباب السابع والثلاثون... الخ، باب فی تحریم الفروج، ۳۶۳/۴، حدیث: ۵۴۱۷

3... بحر الدموع لابن جوزی، الفصل السابع والعشرون، موبقات الزنی وعواقبہ، ص ۱۶۶

(2) حساب میں سختی ہو گی۔ اور (3) جہنم میں داخلہ ہو گا۔[1]

مٹا دے ساری خطائیں مری مٹا یا ربّ بنادے نیک بنا نیک دے بنا یا ربّ

وسائل بخشش مُرمّم، ص۷۸

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُود بھی تنگیِ رِزْق کا سبب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تنگیِ رِزْق کے اسباب میں سے ایک سبب سُود خوری بھی ہے جیسا کہ مروی ہے: اِیَّاکُمْ وَالرِّبَا فَاِنَّہٗ یُوْرِثُ الْفَقْرَ یعنی سُود سے بچو کہ یہ تنگدستی لاتا ہے۔[2] یاد رکھئے! سُود ایک ایسی بُرائی ہے جس نے ہمیشہ مَعِیْشت و روز گار کو تباہ و برباد کیا ہے، قرآن و حدیث میں سُود کی نہایت سخت الفاظ میں بُرائی بیان کی گئی ہے، حتیٰ کہ سُود سے باز نہ آنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اسکے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے اعلانِ جنگ کیا گیا ہے۔ چنانچہ پارہ 3 سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 278 اور 279 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۚ وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْۚ لَا تَظْلِمُوْنَ

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سُود اگر مسلمان ہو۔ پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان

---

1 . . . کنز العمال، کتاب الحدود، قسم الاقوال، الباب الثانی فی انواع الحدود، جز۵، ۱۲۶/۳، حدیث: ۱۳۰۱۸

2 . . . ارشاد الساری، کتاب مناقب الانصار، باب حدیث زید بن نفیل . . . الخ، ۳۴۳/۸، حدیث: ۳۸۲۸

وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ (پ۳، البقرۃ: ۲۷۸، ۲۷۹) پہنچاؤ نہ تمہیں نقصان ہو۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰواۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰواؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ جو سُود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنادیا ہو۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سُود ہی کے مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع اور حرام کیا سُود۔ (پ۳، البقرۃ: ۲۷۵)

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: معنی یہ ہیں کہ جس طرح آسیب زدہ سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا، گرتا پڑتا چلتا ہے، قیامت کے روز سُود خوار کا ایسا ہی حال ہو گا کہ سُود سے اس کا پیٹ بہت بھاری اور بوجھل ہو جائے گا اور وہ اس کے بوجھ سے گِر پڑے گا۔ مزید فرماتے ہیں کہ اس آیت میں سُود کی حُرمت اور سُود خواروں کی شامت کا بیان ہے، سُود کو حرام فرمانے میں بہت حکمتیں ہیں، بعض ان میں سے یہ ہیں کہ ❀ سُود میں جو زیادتی لی جاتی ہے وہ ایک دوسرے سے مالی لین دین میں ایک مقدارِ مال کا بغیر بدل و عوض کے لینا ہے یہ سراسَر ناانصافی ہے۔ ❀ سُود کا رواج تجارتوں کو خراب کرتا ہے کہ سُود خوار کو بے محنت مال کا حاصل ہونا تجارت کی مشقتوں اور خطروں سے کہیں زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اور تجارتوں کی کمی انسانی معاشرت کو ضَرَر (یعنی نقصان) پہنچاتی ہے۔ ❀ سُود کے رواج سے باہمی محبّت کے سُلوک کو نُقصان پہنچتا ہے کہ

جب آدمی سُود کا عادی ہو تو وہ کسی کو "قرضِ حسن" سے امداد پہنچانا گوارا نہیں کرتا۔ ❀ سُود سے انسان کی طبیعت میں درندوں سے زیادہ بے رحمی پیدا ہوتی ہے اور سُود خوار اپنے مقروض کی تباہی و بربادی کا خواہش مند رہتا ہے، اس کے علاوہ بھی سُود میں اور بڑے بڑے نقصان ہیں اور شریعت کی مُمانَعَت عین حکمت ہے۔(1)

سُود کی مذمت میں 4 فرامینِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1. رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سُود لینے والے اور سُود دینے والے اور سُود کا کاغذ لکھنے والے اور اُس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں۔(2)
2. فرمایا: سُود کا ایک دِرہم جس کو جان کر کوئی کھائے، وہ چھتّیس (36) مرتبہ بدکاری سے بھی سخت ہے۔(3)
3. فرمایا: شبِ معراج میرا گزر ایک قوم پر ہوا، جس کے پیٹ گھر کی طرح (بڑے بڑے) ہیں، ان پیٹوں میں سانپ ہیں جو باہر سے دکھائی دیتے ہیں۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟۔ کہا: یہ سُود خور ہیں۔(4)
4. محسنِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سُود سے (بظاہر) اگرچہ مال

1... خزائن العرفان، ص ۹۶ تا ۹۷ ملخصًا

2... مسلم، کتاب المساقاة...الخ، باب لعن أكل الربا و مؤكله، ص ۸۶۲، حديث: ۱۵۹۸

3... مسند امام احمد، مسند الانصار، ۸/۲۲۳، حديث: ۲۲۰۱۶

4... ابن ماجه، کتاب التجارات، باب التغليظ في الربا، ۳/۷۲، حديث: ۲۲۷۳

زیادہ ہو، مگر نتیجہ یہ ہے کہ مال کم ہو گا۔[1]

علّامہ عبدُ الرؤف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سُود کے ذریعے مال میں بڑی تیزی سے اضافہ ہوتا ہے مگر سُود لینے والے شخص پر (مال کی) تباہی و بربادی کے جو دروازے کھلتے ہیں، ان کی وجہ سے وہ مال کم ہوتے ہوتے بالآخر ختم ہو جاتا ہے۔[2] سُودی مال کی ہلاکت وتباہی کے بارے میں ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے۔

یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ہلاک کرتا ہے سُود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو۔ (پ۳، البقرۃ: ۲۷۶)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیت سے 2 مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ مومن کے لئے سُود میں برکت نہیں یہ کافر کی غذا ہو سکتی ہے مومن کی نہیں، لہٰذا اپنے آپ کو کفّار پر قیاس نہ کرو، کافر سُود لے کر ترقی کرے گا مومن زکوٰۃ دے کر۔ دوسرے یہ کہ سُود کے پیسہ سے زکوٰۃ خیرات قبول نہیں ہوتے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن وحدیث کے ان واضح ارشادات کے باوجود بھی اگر کوئی سُود سے باز نہ آئے اور اسے اپنی معاشی ترقّی کا ضامن سمجھے تو یہ سراسر نادانی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی ہو گی۔ یقیناً سُود اور اس کے علاوہ دیگر ناجائز ذرائع سے

---

1. ۔۔۔مسندامام احمد، مسند عبداللہ بن مسعود، ۲/ ۵۰، حدیث: ۳۷۵۴
2. ۔۔۔فیض القدیر، ۴/ ۶۲، تحت الحدیث: ۴۵۰۵
3. ۔۔۔نور العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۶ ملتقطاً

حاصل کردہ حرام مال دنیا و آخرت کی تباہی کا باعث ہے، آیئے اسی تعلق سے مالِ حرام کی تباہ کاریاں بھی ملاحظہ کیجئے۔

جیسی غذا ویسے کام

مالِ حرام کا ایک وبال یہ بھی ہے کہ جب لقمۂ حرام پیٹ میں پہنچتا ہے تو اس سے بننے والا خون انسان کو مزید بُرائیوں پر اُبھارتا ہے۔ یوں وہ بُرائیوں کے دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے اور اپنی عاقبت برباد کر بیٹھتا ہے۔ چنانچہ شیخ اکبر امام مُحیُ الدِّین ابنِ عربی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کھایا جانے والا ہر لقمہ اپنے ہی جیسے افعال کا سبب بنتا ہے، یعنی اگر وہ لقمہ حرام کا ہو گا تو حرام کاموں کا سبب بنے گا، مکروہ ہو گا تو مکروہ اور اگر مباح ہو گا تو مباح کاموں کا سبب بنے گا اور اسی طرح اگر کھانا بابرکت ہو گا تو اچھے کاموں کا سبب بنے گا اور بندے کے افعال میں برکت اور زیادتی کا باعث ہو گا۔[1]

لقمۂ حرام قبولیتِ دُعا میں رکاوٹ

لقمۂ حرام کا ایک وبال یہ بھی ہے کہ یہ دعاؤں کی قبولیت میں رکاوٹ کا سبب بن جاتا ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے، جس کے بال پریشان اور بدن غبار آلود ہے اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر یاربّ! یاربّ! کہتا ہے (یعنی دُعا مانگتا ہے) حالانکہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور غذا حرام ہو تو پھر اُس کی دُعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔[2]

---

1 ...تفسیر ابن عربی، پ۳، البقرة، تحت الآیة: ۲۷۶، ۱/۱۱۴

2 ...مسند امام احمد، مسند ابی هریره، ۳/۲۲۰، حدیث: ۸۳۵۶

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یارسول اللہ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

لقمۂ حرام قبولیتِ اعمال میں رکاوٹ

جس طرح لقمۂ حرام کی نحوست سے دُعاؤں کی قبولیت رُک جاتی ہے، اسی طرح نیک اعمال بھی قبولیت کی منزل تک نہیں پہنچ پاتے جیسا کہ محبوبِ ربُّ العالمین، جنابِ صادق وامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی غذا پاک کر لو! تمہاری دُعائیں قبول ہوا کریں گی، اُس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم) کی جان ہے! بندہ حرام کا لقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو اس کے 40 دن کے عمل قبول نہیں ہوتے اور جس بندے کا گوشت حرام سے پلا بڑھا ہو، اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے۔ (1)

رِزق کا ضامن کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایات سے معلوم ہوا کہ مالِ حرام ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ دنیا وآخرت کی بربادی اور رِزق کی تنگی سے بچنے کے لئے سُود اور مالِ حرام سے کنارہ کشی اختیار کرے اور یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلے کہ دنیا میں بسنے والے تمام جاندار، خواہ ترقی یافتہ شہری ہوں یا کسی گاؤں کے دیہاتی، گھنے جنگلات میں رہنے والے حیوانات ہوں یا بلند وبالا درختوں کی چوٹی پر آباد پرندے، سمندر کی گہرائیوں میں رہنے والی مچھلیاں

---

1 ۔۔۔ معجم الاوسط، ۵/۳۴، حدیث: ۶۴۹۵

ہوں یا پتھروں کے پیٹ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح و تقدیس کرنے والے کیڑے، ہر ایک کا رِزْق خدائے خالق و رازِق عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمّے لے رکھا ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (پ۱۲، ھود:۶) ترجَمۂ کنز الایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزْق اللہ کے ذمّۂ کرم پر نہ ہو

جب خود اللہ ربُّ العالمین جَلَّ جَلَالُہ ہر جاندار کے رِزْق کا کفیل ہے تو ہمیں چاہیے کہ اسی کی ذات پر توکّل کریں اور سُود لے کر اپنے ہی مسلمان بھائیوں کو نقصان پہنچانے کے بجائے جائز اور حلال طریقے سے رِزْق طلب کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو نصیب میں ہے وہ ضرور ملے گا۔ دو عالَم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک رِزْق بندے کو تلاش کرتا ہے جیسے اس کی موت اسے تلاش کرتی ہے۔[1] لہٰذا اس حدیثِ پاک کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسا رکھنا چاہیے اور اس بات کو اپنے پلّے سے باندھ لینا چاہیے کہ رِزْق کی وُسعت و فراوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا میں ہی پوشیدہ ہے، جب ہمارے معاشرے کا ہر فرد ظاہری اسباب کے ساتھ ساتھ رحمتِ الٰہی اور فضلِ خداوندی کا طالب ہو گا، اپنے دل میں تقویٰ و پرہیز گاری کا پودا لگائے گا، اپنے آپ کو گُناہوں سے بچائے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف دل میں پیدا کرے گا اور اُس پر کامل بھروسا کرے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے معاشرے میں خوشحالی کا راج ہو گا اور رِزْق میں ایسی خیر و برکت ہو گی جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاۙ(۲) وَّ یَرْزُقْهُ ترجَمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے

1 . . . صحیح ابن حبان، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی الحرص . . . الخ، ۹۸/۴، حدیث: ۳۲۲۷

مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ (پ۲۸، الطلاق:۲-۳)

لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

تُو ڈر اپنا عنایت کر رہیں اس ڈر سے آنکھیں تر مٹا خوفِ جہاں دل سے مٹا دنیا کا غم مولیٰ

وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۹۸

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلام میں نظریۂ زکوٰۃ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِزْق میں تنگی اور معیشت میں زوال کا ایک سبب **زکوٰۃ** نہ دینا بھی ہے۔ یاد رکھئے! زکوٰۃ اسلام کا بنیادی رُکن اور اہم ترین مالی عبادت ہے۔ یہ ایسا خوبصورت نظام ہے، جس کے ذریعے مُعاشرے کے نادار اور محتاج لوگوں کو مالی مدد ملتی ہے۔ اگر سارے مالدار لوگ درست طریقے سے زکوٰۃ ادا کریں تو غربت و افلاس کا خاتمہ ہو جائے۔ قرآنِ کریم میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے بارے میں سخت وعید آئی ہے، چنانچہ ارشادِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔ (پ۱۰، التوبۃ: ۳۴)

آیئے زکوٰۃ نہ دینے والوں کے بارے میں مالی نقصان اور معاشی بحران سے مُتَعَلِّق دو (2) فرامینِ

مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: جو قوم زکوۃ نہ دے گی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔[1]

2. ارشاد فرمایا: خشکی وتری میں جو مال تلف (یعنی ضائع) ہوتا ہے، وہ زکوۃ نہ دینے کی وجہ سے تلف ہوتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "تنگدستی کے اسباب اور اس کا حل" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم واقعی معاشی پریشانیوں اور رِزْق کی تنگیوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ تنگیِ رِزْق کے اسباب کی معلومات حاصل کریں اور اُن سے بچنے کی کوشش کریں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃُ العلمیہ کی طرف سے تنگیِ رِزْق کے اسباب و علاج پر مشتمل نہایت مختصر اور بہت مفید رسالہ "**تنگدستی کے اسباب اور اس کا حل**" مرتب کیا گیا ہے، جس میں تنگدستی کی وجوہات، تجارتی معاملات میں قَسَم کا وبال، راشن میں بے برکتی کی وجہ، تنگدستی سے نجات اور رِزْق میں خیر و برکت کے حُصول کے مُتَعَلِّق انتہائی مُفید معلومات بیان کی گئی ہیں، تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی التجاء ہے کہ اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً حاصل کرکے نہ صرف خُود اس کا مطالعہ کیجئے بلکہ حسبِ استطاعت دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ثواب کی نیت سے تقسیم کرکے اس کے مطالعے کی ترغیب

1…معجم الاوسط، ۳/۲۷۵، حدیث: ۴۵۷۷

2…کنز العمال، کتاب الزکوۃ، قسم الاقوال، الفصل الثانی فی ترھیب مانع الزکوۃ، جز ۶، ۳/۱۳۱، حدیث: ۱۵۸۰۳

دِلایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلسِ تراجم کی کوششوں سے اس رسالے کا انگلش، ہندی اور ملائی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی رسالے میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ جس طرح روزی میں بَرَکت کی وجوہات ہیں اِسی طرح روزی میں تنگی کے بھی اسباب ہیں، اگر ان سے بچا جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت ہی بَرَکت دیکھیں گے۔ اس کے بعد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مسلمانوں کی خیر خواہی کیلئے تنگدستی کے اَسباب بھی بیان فرمائے ہیں، آیئے سُنتے ہیں: ❀ بِغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا، ❀ ننگے سر کھانا ❀ اندھیرے میں کھانا ❀ دروازے پر بیٹھ کر کھانا ❀ میت کے قریب بیٹھ کر کھانا ❀ جَنابَت (یعنی ناپاکی کی حالت میں) کھانا ❀ چارپائی پر بِغیر دستر خوان بچھائے کھانا ❀ نکلے ہوئے کھانے میں دیر کرنا ❀ چار پائی پر خود سرہانے بیٹھنا اور کھانا پائینتی (یعنی جس طرف پاؤں کئے جاتے ہیں اس حصے) کی جانب رکھنا ❀ دانتوں سے روٹی کُتَرنا، (برگر وغیرہ کھانے والے بھی احتیاط فرمائیں) ❀ چینی یا مِٹّی کے ٹُوٹے ہوئے برتن استعمال میں رکھنا، خواہ اِس میں پانی پینا (یاد رکھئے! برتن یا کپ کے ٹُوٹے ہوئے حصّے کی طرف سے پانی، چائے وغیرہ پینا مکروہ ہے، مِٹّی کے دراڑ والے یا ایسے برتن جن کے اندرونی حصّہ سے تھوڑی سی بھی مِٹّی اُکھڑی ہوئی ہو اُس میں کھانا نہ کھایئے کہ مَیل کچیل اور جراثیم پیٹ میں جاکر بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں) ❀ کھائے ہوئے برتن صاف نہ کرنا، جس برتن میں کھانا کھایا اُسی میں ہاتھ دھونا ❀ کھانے پینے کے برتن کُھلے چھوڑ دینا، (کھانے پینے کے برتن بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر ڈھانک دینے چاہئیں کہ بلائیں اُترتی ہیں اور خراب کر دیتی ہیں پھر وہ کھانا اور مُشروب بیماریاں لاتا ہے) ❀ روٹی کو

خوار رکھنا کہ بے ادبی ہو اور پاؤں میں آئے۔[1] حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین زَرنُوجی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تنگدستی کے جو اَسباب بیان فرمائے ہیں اُن میں یہ بھی ہیں۔❀زیادہ سونے کی عادت (اس سے جہالت بھی پیدا ہوتی ہے)❀بے لباس ہو کر سونا❀بے حیائی کے ساتھ پیشاب کرنا (لوگوں کے سامنے عام راستوں پر بِلا تکلُّف پیشاب کرنے والے غور فرمائیں)❀دستر خوان پر گرے ہوئے دانے اور کھانے کے ذرّے وغیرہ اُٹھانے میں سُستی کرنا❀پیاز اور لہسن کے چھلکے جلانا❀گھر میں کپڑے سے جھاڑو نکالنا❀رات کو جھاڑو دینا❀کُوڑا گھر ہی میں چھوڑ دینا❀مَشائخ کے آگے چلنا❀والِدین کو ان کے نام سے پُکارنا❀دروازے کے ایک حصّے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہونا❀بیتُ الخَلا میں وُضو کرنا❀بدن ہی پر کپڑا وغیرہ سی لینا❀چہرہ لباس سے خشک کر لینا❀گھر میں مکڑی کے جالے لگے رہنے دینا❀نماز میں سُستی کرنا❀نمازِ فَجر کے بعد مسجِد سے جلدی نکل جانا❀صبح سویرے بازار جانا❀دیر گئے بازار سے آنا❀اپنی اولاد کو بد دعائیں دینا (اکثر عورتیں بات بات پر اپنے بچوں کو بد دعائیں دیتی ہیں اور پھر تنگدستی کے رونے بھی روتی ہیں)❀گناہ کرنا خُصُوصاً جھوٹ بولنا❀چراغ کو پھونک مار کر بجھا دینا❀ٹُوٹی ہوئی کنگھی استِعمال کرنا❀ماں باپ کیلئے دعائے خیر نہ کرنا❀عِمامہ بیٹھ کر باندھنا اور❀پاجامہ یا شلوار کھڑے کھڑے پہننا❀نیک اعمال میں ٹال مٹول (ٹال۔مَ۔ٹول) کرنا۔[2]

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الٰہی گُناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی

وسائل بخشش مُرمّم، ص ۱۰۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . سنی بہشتی زیور ص ۵۹۵ تا ۶۰۱ ملخصاً

2 . . . تعلیم المتعلم طریق التعلم، ۷۳ تا ۷۶

مدنی قافلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں میں دل لگانے، گُناہوں سے خُود کو بچانے، تنگدستی کی آفت سے پیچھا چُھڑانے اور دُنیاو آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں پانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ساتھ ہی ساتھ 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام، سنّتوں کی تربیت کیلئے راہِ خُدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کرنا بھی ہے۔اَحادیثِ مُبارَکہ میں جابَجا راہِ خُدا میں سفر کے فَضائل بیان کئے گئے ہیں جیسا کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جس شخص کے پاؤں راہِ خُدا میں خاک آلود ہوں، اُنہیں جہنّم کی آگ نہ چُھوئے گی۔[1] لہٰذا ہم سب کو بھی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے کے فضائل کو حاصل کرنے اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالینا چاہئے۔

مدنی قافلوں میں سفر کرنے سے کیا کیا حاصل ہو گا، آیئے! اشعار کی صورت میں سُنتے ہیں، چنانچہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو

قرض ہوگا اَدا آکے مانگو دُعا پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو

دُکھ کا درماں ملے آئیں گے دن بھلے ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو

غم کے بادل چَھٹیں خُوب خُوشیاں ملیں دل کی کلیاں کِھلیں قافلے میں چلو

مال چوری ہوا یا کہیں گُم گیا خیر ہوگی سُنیں قافلے میں چلو

---

1 ۔۔۔بخاری، کتاب الجھادوالسیر، باب من اغبرت قدماہ۔۔۔الخ، ۲/۲۵۷، حدیث: ۲۸۱۱

تنگدستی مٹے دُور آفت ہٹے لینے کو برکتیں قافلے میں چلو

وسائل بخشش مُرمّم، ص۶۶۹ تا ۶۷۲

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟

لانڈھی (باب المدینہ، کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: ہمارے علاقے میں ایک ویڈیو سینٹر کے باہر دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائی اصلاحِ اُمّت کی کُڑھن میں گرمی کی تپش اور سردی کی ٹھنڈک کی پروا کئے بغیر مُستَقِل مِزاجی سے چوک درس دیا کرتے تھے۔ اسلامی بھائی اس ویڈیو سینٹر کے مالک کو بھی درس میں شرکت کی دعوت دیتے رہتے لیکن وہ روزانہ مصروفیت کا کہہ کر معذرت کرلیتا بالآخر ایک دن چوک درس میں شرکت کر ہی لی۔ جب مبلغِ دعوتِ اسلامی نے درس شروع کیا تو خوفِ خدا اور عشقِ مُصطفےٰ سے بھرپور الفاظ تاثیر کا تیر بن کر ان کے دل میں پیوست ہوگئے۔ دل و دماغ پر چھائے غفلت کے پردے ہٹ گئے۔ ان پر چوک درس کی برکت سے فکرِ آخرت غالب آگئی۔ جب مبلغِ دعوتِ اسلامی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی تو فوراً راضی ہوگئے اور یوں وہ ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرنے اور دیگر مدنی کاموں میں حصہ لینے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تھوڑے ہی عرصے میں ان میں مُثبت تبدیلی آنے لگی۔ انہوں نے اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کرلی اور گناہوں میں مبتلا کرنیوالا کاروبار (ویڈیو سینٹر) ختم کردیا اور دھاگہ، لیس کا کام شروع کردیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے ویڈیو سینٹر کے مالک میں کیسی زبردست مُثبت تبدیلیاں رونما ہوئیں کہ نہ صرف وہ نیک اجتماعات میں شرکت کرنے لگے بلکہ ویڈیو سینٹر جیسابُرا کاروبار بھی چھوڑ دیا۔ یقیناً اگر سارے مُسلمان کاروبار اور دیگر مُعاملات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی والے کام ترک کردیں اور اس کی یاد کو اپنے دل میں بسالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے قوی امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے رِزْق میں ایسی برکت عطا فرمادے کہ ان کے معاشی مسائل کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے۔

رِزْق میں برکت کے ذرائع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے کہ جس طرح رِزْق کی تنگی اور معیشت کی تباہی سے نجات کے لئے تنگدستی کا سبب بننے والی چیزوں سے بچنا ضروری ہے، اسی طرح رِزْق کی فراوانی اور معیشت کی ترقّی کے لئے رِزْق میں وسعت اور خیر وبرکت پیدا کرنے والی چیزوں کو اختیار کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ آیئے رِزْق میں برکت پیدا کرنے والے چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔ چنانچہ

❀ رشتے داروں اور بالخصوص ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا۔[1] ❀ تقویٰ اختیار کرنا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا (گناہوں کو ترک کرنا) ❀ نمازِ چاشت پڑھنا (کہ یہ عمل رِزْق میں برکت کیلئے بے حد مفید اور مجرب ہے) ❀ قرآنِ پاک کی مختلف سورتیں پڑھنا مثلاً سورۃُ الملک، سورۃُ المزمل، سورۃُ اللیل اور سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ اور خصوصاً سُورۂ واقعہ کی تلاوت کرتے رہنا بھی فراخیِ رِزْق کا سبب ہے

---

1 . . . بخاری، کتاب الادب، باب من بسط . . . الخ، ۴/۹۷، حدیث: ۵۹۸۶

❀ صدقات ادا کرنا ، حدیثِ پاک میں ہے اَسۡتَنۡزِلُوا الرِّزۡق بِالصَّدَقَةِ ترجمہ: صدقات کے ذریعے رِزْق طلب کرو۔[1] ❀ صبح سویرے جاگنا (اور فجر کی نماز ادا کرنا) نعمتوں میں اضافے کا باعث بنتا ہے ❀ لوگوں سے خندہ پیشانی وخوش کلامی بھی رِزْق کو بڑھاتی ہے۔ ❀ اپنے گھر کے ماحول اور گھر کے برتنوں وغیرہ کو صاف ستھرا رکھنا رِزْق میں خیر و برکت کا ذریعہ ہیں۔ ❀ پانچوں نمازوں کی ادائیگی اور ان میں خشوع و خضوع اور تعدیلِ ارکان کا لحاظ کرتے ہوئے واجبات ، سنن اور آداب کا پوری طرح لحاظ رکھنا رِزْق میں خیر وبرکت کا ذریعہ ہیں۔[2] ❀ مسجد میں اذان سے پہلے پہنچنا رِزْق میں خیر و برکت کا ذریعہ ہیں ، ہمیشہ باوضو رہنا رِزْق میں خیر و برکت کا ذریعہ ہیں ، نمازِ عشا کے بعد دُنیوی بات چیت نہ کرنا رِزْق میں خیر وبرکت کا ذریعہ ہیں ، غیر مفید اور فضول باتوں سے اجتناب کرنا بھی رِزْق میں خیر و برکت کا ذریعہ ہیں ❀ اپنے بچوں کی امی کے لباس اور نفقہ (یعنی خرچ اور کھانے وغیرہ) میں وسعت کرنا۔ ❀ عاشوراء (یعنی دس (10) مُحَرَّمُ الحرام) کے دن اپنے بال بچوں کے کھانے پینے میں خوب فراخی اور کشادگی کرنا۔[3] ❀ رات دن اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگنا۔[4] ❀ ابتدائے دن میں گھر کے اندر بسم اللہ اور سورۂ اِخلاص پڑھ لینا۔ ❀ کھانے سے پہلے اور بعد وُضُو (یعنی ہاتھ منہ دھونا)۔[5] ❀ دِین کے احکامات پر پابندی سے عمل کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرنا۔[6] ❀ طہارت و

1...الکامل فی ضعفاء الرجال، حبیب بن ابی حبیب، ۳/۳۲۶

2...راہِ علم، ص ۱۰۵ ماخوذاً

3...ماثبت بالسنة، ص ۱۷

4...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، رقم ۱۷۱۹۹، ۱۰/۲۲۱

5...کَنزُ العُمّال، ۱۰/۱۰۶ حدیث: ۴۰۷۵۵

6...شعب الایمان، ۶/۲۱۹، حدیث: ۷۹۴۷

پاکیزگی اختیار کرنا۔ ❀ دستر خوان پر گرے ہوئے ٹکڑوں کو چُن چُن کر کھانا۔[1] ❀ نمازِ تہجُّد پڑھتے رہنا، توبہ کی کثرت کرتے رہنا اور فجر کی سُنَّتوں اور فرضوں کے درمیان ستّر (70) بار اِستِغْفار کرنا، گھر میں آیۃُ الکُرسی پڑھنا اور بکثرت دُرُود شریف پڑھنا۔[2] ❀ قرآنِ کریم اور دِینی کتابیں مدرسوں کیلئے وقْف کرنا ❀ دوسروں تک علمِ دین پہنچانا اگرچہ قرآن کی ایک آیت یا دِین کا ایک مسئلہ ہو بھی رِزْق میں خیر و برکت اور وُسعت کا ذریعہ ہے۔

آیئے احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں ترقیِ معیشت اور رِزْق میں برکت سے مُتَعَلِّق تین (3) مزید مدنی پھول مُلاحظہ کیجئے۔

رِزْق میں برکت کے روحانی علاج

﴿1﴾ نبیوں کے تاجْوَر، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے اِستِغْفار کو اپنے اوپر لازم کرلیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ہر پریشانی دُور فرمائے گا اور ہر تنگی سے راحت عطا فرمائے گا اور اسے ایسی جگہ سے رِزْق عطا فرمائیگا، جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو گا۔[3]

﴿2﴾ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: ایک صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) خدمتِ اقدس (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم) میں حاضر ہوئے اور عرض کی: دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی۔ فرمایا: کیا وہ تسبیح تمہیں یاد نہیں جو تسبیح ہے ملائکہ کی اور جس کی برکت سے روزی دی جاتی ہے۔ خلقِ دنیا آئے گی تیرے پاس ذلیل و خوار ہو کر، طلوعِ فجر کے ساتھ 100 بار کہا کر "سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ"

1... اتحاف السادة المتقین، الباب الاول، ۵/۵۹۷

2... سنی بہشتی زیور، ص۶۰۹، ملخصًا

3... ابن ماجه، کتاب الادب، باب الاستغفار، ۴/۲۵۷، حدیث: ۳۸۱۹

[1]اُن صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سات دن گزرے تھے کہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: حضور! دنیا میرے پاس اس کثرت سے آئی، میں حیران ہوں کہاں اُٹھاؤں کہاں رکھوں۔[2]

﴿3﴾ حضرت سَیِّدُنا سَہَل بن سَعَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضورِ اَقدس، شفیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضر ہو کر اپنی مفلسی کی شکایت کی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا، جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو اور اگر کوئی نہ ہو تو مجھ پر سلام عرض کرو اور ایک بار قُلْ ھُوَاللہ شریف پڑھو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالٰی نے اس کو اتنا مالا مال کر دیا کہ اس نے اپنے ہمسایوں اور رشتہ داروں کی بھی خدمت کی۔[3]

مجلسِ تراجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی ساری دُنیا میں عشقِ رسول کی شمعیں روشن کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے اب تک 100 سے زائد شُعبہ جات کے ذریعے دینِ مَتین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی شُعبوں میں سے ایک شعبہ ”مجلسِ تَراجِم“ بھی ہے، جو امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا مُختلف زَبانوں میں تَرجمہ کرنے کی خِدمت سَر انجام دے رہا ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دُنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی فیض یاب ہو سکیں اوران کا بھی یہ مدنی ذِہن بن جائے کہ مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اِنتہائی قلیل عرصہ میں اب تک اس مجلس کے

1…لسان المیزان، حرف العین، ۴/۳۰۴، حدیث: ۵۱۰۰

2…ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۲۸

3…الجامع لاحکام القرآن، للقرطبی، ۲۰/۲۳۱

تحت دُنیا کی تقریباً 35 مختلف زبانوں میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت سی تَصانیف اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا تَرجمہ ہو چُکا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا خُود بھی مُطالَعہ کریں اور اپنے دوست واَحباب کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیں، خوشی و اِیصالِ ثواب کے اجتماعات میں تقسیمِ رسائل کا سلسلہ بھی جاری رکھیں اور ہو سکے تو نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیّت سے تحائف میں کتب ورسائل دیتے رہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے آج کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں سُنا کہ ❀ جو خوش نصیب لوگ کھانا کھاتے وقت کھانے کی سنّتوں اور آداب کا خیال رکھتے ہیں اور ❀ مل جُل کر کھانا کھاتے ہیں ❀ نیز رِزْق کی قدر کرتے ہوئے کھانے کے گِرے ہوئے ذرّات چُن چُن کر کھالیتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے رِزْق میں خیر و برکت عطا فرماتا ہے ❀ اس کے برعکس جو لوگ رِزْق کی ناقدری کرتے ہیں، وہ تنگیِ رِزْق میں مبتلا ہو جاتے ہیں بلکہ ❀ حدیثِ پاک کی روشنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس عظیم نعمت کی بے حُرمتی کرنے والوں سے یہ نعمت ایسی رُوٹھتی ہے پھر واپس نہیں آتی ❀ لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام نعمتوں کی قدر کرنی چاہئے کہ نعمتوں کی ناشکری بھی زوالِ نعمت کا سبب ہوتی ہے ❀ رِزْق کی محرومی سے بچنے کے لئے گُناہوں سے توبہ کرنا بھی ضروری ہے کہ حدیثِ پاک کی رُو سے گُناہوں کی نحوست کی وجہ سے انسان رِزْق سے محروم کر دیا جاتا ہے ❀ رِزْق میں خیر و برکت کے خواہشمند کو چاہئے کہ ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ مال سے صدقہ کرے ❀ زکوۃ فرض ہونے کی صورت میں زکوۃ ادا کرے ❀ ماں باپ کی خُوب خدمت کرے ❀ بیوی بچوں پر خرچ کرنے کے معاملے میں کنجوسی سے کام نہ لے

❀ روزگار اور دیگر معاملات میں سچ اور دیانت داری سے کام لے ❀ اِسْتِغْفَار اور ذکر و دُرود کی کثرت کرے ❀ رِزْق وغیرہ تمام معاملات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل بھروسا کرے ❀ فرض نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ زہے نصیب اشراق وچاشت اور تہجد کا بھی اہتمام کرے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام مسلمانوں کی مشکلوں کو آسان فرمائے، ہمیں سچا پکا نمازی بنائے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مرتے دم تک استقامت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

بات چیت کرنے کے اہم مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے بات چیت کے حوالے سے چند اہم مدنی پھول سنتے ہیں: ❀ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چلاّ چلاّ کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے باربار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ❀ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے۔[1] اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

1... فتاوٰی رضویہ، ۲۱/ ۱۲۷

2... کتابُ الصَّمْت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ۷/ ۲۰۴ حدیث: ۳۲۵

تم سُدھر جاؤ گے گر اِدھر آؤ گے سیکھنے سنّتیں، قافِلے میں چلو
فضلِ مولیٰ سے جب آئیں گے پائیں گے جذبۂ علم دیں قافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعے کے دن اور رات میں سو(100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو(100) حاجتیں پُوری فرمائے گا، ستَّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقرَّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا، جیسا میری حیات میں ہے۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش ص،۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1…جمع الجوامع، حرف المیم، ۱۹۹/۷، حدیث:۲۲۳۵۵

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم بڑوں کے اَدب واِحْترام سے مُتَعَلِّق مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ ہمارا پیارا مذہب، دِینِ اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ جو عُمر اور مقام و مرتبے میں ہم سے چھوٹے ہیں، ہم ان کے ساتھ شفقت و مَحبّت کا برتاؤ کریں اور جو عُمر میں، علم میں، عُہدے اور مَنْصَب میں ہم سے بڑے ہیں ان کا ادب واِحترام بجالائیں۔ دن بھر میں ہمارا اپنے

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بڑوں سے کسی نہ کسی وجہ سے رابطہ ضرور رہتا ہے، ہمارے بڑوں میں ماں باپ، چچا تایا، خالو، ماموں، بڑے بہن بھائی دیگر رشتہ دار، اَساتذہ، پیر و مُرشد اور عُلما و مَشائخ اور تمام ذِی مرتبہ لوگ شامل ہیں۔ ہمیں ان کی تعظیم و تکریم کرنے کا حکم ہمارے پیارے پیارے آقا، دوعالم کے داتا، مکی مدنی مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے ، آیئے! اس بارے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دو فرامین سُنتے ہیں:

1. **وَقِّرِالْكَبِيْرَوَارْحَمِ الصَّغِيْرَتُرَافِقْنِيْ فِي الْجَنَّةِ** یعنی بڑوں کی تعظیم و توقیر کرو اور چھوٹوں پر شَفْقت کرو، تم جنّت میں میری رفاقت پالو گے۔(شعب الایمان، باب فی رحم الصغیرو توقیر الکبیر، ۷/۴۵۸، حدیث: ۱۰۹۸۱)
2. تم اپنی مجالس کو عالم کے علم، بُوڑھے کی عمر اور سُلطان کے عُہدے کی وجہ سے کُشادہ کر دیا کرو۔"

(کنزالعمال، کتاب الصحبه من قسم الاقوال، باب الایمان، ج ۹، رقم ۲۵۴۹۵، ص ۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اپنے سے بڑوں کی عزّت و تعظیم کرنا باعثِ نجات اور جنّت میں نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت کا باعث ہے ، ہمارے اَسلاف اپنے بُزرگوں کا کس قدر ادب وِاحترام کرتے تھے، آیئے! اس کی ایک جھلک مُلاحظہ کرتے ہیں، چُنانچہ

ماں کا ادب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے **"سمندری گنبد"** صفحہ 4 پر ایک حکایت نقل فرمائی

ہے، آیئے! اس حکایت کو انتہائی توجہ سے سُنئے اور ماں کی دُعائیں لینے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ سردیوں کی ایک سخت رات میری ماں نے مجھ سے پانی مانگا، میں پانی کا برتن بھر کر لے آیا مگر ماں کو نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مُناسب نہ سمجھا، پانی کا برتن لئے اس اِنتظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہوچکی تھی اور برتن سے کچھ پانی بہ کر میری اُنگلی پر جَم کر برف بن گیا تھا۔ بہر حال جب والدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے برتن پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی اُنگلی جوں ہی برتن سے جُدا ہوئی اس کی کھال اُدھڑ گئی اور خُون بہنے لگا، ماں نے دیکھ کر فرمایا یہ کیا؟ میں نے سارا ماجرا عرض کیا تو انہوں نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس سے راضی ہوں تُو بھی اس سے راضی رہ۔ (نزھۃ المجالس ۱/۲۶۱)

مُطیع اپنے ماں باپ کا کر میں انکا
ہر اک حکم لاؤں بجا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص 101)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سَیِّدُنا بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کتنے خُوبصورت انداز میں اپنی والدہ کا احترام کیا، اُنہیں نیند سے جگانا مُناسب نہ سمجھا اور ان کے ادب کی وجہ سے سخت سردی میں ساری رات کھڑے کھڑے گُزار دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اس اَدا سے خُوش ہو کر آپ کی والدہ محترمہ نے دل سے دُعا دی کہ "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس سے راضی ہوں تُو بھی اس سے راضی رہنا"۔ ہمیں بھی اپنے بُزرگوں کے ادب بھرے انداز کو اپناتے ہوئے

والدین کا ادب واحترام کرنا چاہیے کہ ماں باپ کی عزّت کرنا، اُن کی خدمت کرنا یقیناً بڑی سعادت کی بات ہے۔ اگر ہم ان کے ساتھ اچھے روّیے سے پیش آئیں گے، ان کی عزّت کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ خوش ہو کر ان کے دل سے ہمارے حق میں کوئی ایسی دُعا نکل جائے جو ہماری دُنیا و آخرت کی بھلائی کا سبب بن جائے۔ دِینِ اسلام نے ہمیں والدین کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آنے اور ان سے اِنتہائی نرم لہجے میں گُفتگو کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ پارہ 15 سُورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 24،23 میں ارشادِ رَبُّ الاَنام ہے:

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ-اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا(۲۳) وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا(۲۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے ربّ تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (چھوٹی عمر) میں پالا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُبارکہ کی تفسیر میں ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنی عبادت کا حکم دینے کے بعد اس کے ساتھ ہی ماں باپ سے اچھا سُلوک کرنے کا حکم دیا، اس میں حکمت یہ ہے کہ انسان کے وُجود کا حقیقی سبب اللہ تعالٰی کی تخلیق اور ایجاد ہے جبکہ ظاہری سبب اس کے ماں باپ ہیں اس لئے اللہ تعالٰی نے پہلے انسانی وُجود کے حقیقی سبب کی تعظیم کا حکم دیا، پھر اس کے ساتھ ظاہری سبب کی تعظیم کا حکم دیا آیتِ (مُبارَکہ) کا معنٰی یہ ہے کہ تمہارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے حکم فرمایا کہ تم اپنے والدین

کے ساتھ اِنتہائی اچھے طریقے سے نیک سُلُوک کرو کیونکہ جس طرح والدین کا تم پر احسان بہت عظیم ہے تو تم پر بھی لازم ہے کہ تم بھی ان کے ساتھ اسی طرح نیک سُلُوک کرو۔(صراطُ الجنان، ج۵، ص۴۴۰) اگر تمہارے والدین پر کمزوری کا غلبہ ہو جائے اور ان کے اَعضا میں طاقت نہ رہے اور جیسا تم بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھے، ایسے ہی وہ اپنی آخری عمر میں تمہارے پاس ناتواں رہ جائیں تو اِن سے اُف تک نہ کہنا یعنی ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا، جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ بوجھ ہے اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خُوبصورت، نرم بات کہنا اور حُسنِ ادب کے ساتھ اُن سے خطاب کرنا۔

(خازن، الاسراء، تحت الآیۃ:۲۳، ۳/ ۱۷۰-۱۷۱، صراط الجنان، ج۵، ص۴۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ کریمہ اوراس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے والِدَین کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کا حکم دیا ہے اور خُصوصاً ان کے بُڑھاپے میں زیادہ خدمت کی تاکید فرمائی ہے۔یقیناً ہمارے والدین کے ہم پر بے حد اِحسانات ہیں، اُنہوں نے پیدائش کے بعد ہماری اچھی پرورش کی، کبھی بیمار ہوئے تو ساری ساری رات جاگ کر اپنی نیند کی قُربانی دی، ہمیں رِزقِ حلال کھلایا پلایا، اعلیٰ تعلیم یا کوئی ہُنر سکھانے کیلئے فیسیں اَدا کیں، ساری زندگی ہمارے سُکھ چین کیلئے خُود مشکلیں برداشت کیں، ہمارے مُشکل حالات میں اپنی اِستطاعت کے مطابق ہمارا ساتھ نبھایا، الغرض ہم والدین کے جتنے اِحسانات شُمار کرتے جائیں، ہر ایک میں ماں باپ کی قربانیاں ہی نظر آئیں گی۔ ہمیں بھی چاہیے کہ احسان کا بدلہ احسان سے چُکاتے ہوئے ان کے بُڑھاپے میں ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کریں، اگرچہ ان کی باتیں مزاج کے خِلاف ہوں، مارپِیٹ تو دُور کی بات انہیں جھڑکیں بھی نہیں، ہر وقت شفقت و محبت سے پیش آئیں، ان کے کھانے پینے کا خیال رکھیں، ان کے پاس بیٹھ کر ان کا دل بہلانے کی کوشش کریں، بیمار ہو جائیں تو بہتر علاج کروائیں، اگر ملک سے باہر ہوں تب بھی اپنی دُوری کا احساس نہ دلائیں، فون پر بات کریں جدید ٹیکنالوجی سے فائدہ

اُٹھاتے ہوئے انٹرنیٹ کے ذریعے وِیڈیو کال پر ان کی زیارت کریں، بُڑھاپے میں ماں باپ بچوں جیسی حرکتیں کرنے لگتے ہیں، بسا اوقات سخت بُڑھاپے میں اکثر بِستر ہی پر بَول وبَراز (یعنی گندگی) ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے عُموماً اَولاد بیزار ہو جاتی ہے، مگر یاد رکھئے ! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازِمی ہے۔ بچپن میں ماں بھی تو بچّے کی گندگی برداشت کرتی ہے۔ بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چِڑچِڑاپن آجائے، بِلاوجہ لڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں اور پریشان کریں، صَبر، صَبر اور صَبر ہی کرنا اور ان کی تعظیم بجا لانا ضَروری ہے۔ اُن سے بدتمیزی کرنا، ان کو جھاڑنا وغیرہ دَرکَنار اُن کے آگے "اُف" تک نہیں کرنا ہے، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہانوں کی تباہی مُقدَّر بن سکتی ہے کہ والِدَین کا دل دُکھانے والا آخرت میں تو عذابِ نار کا حقدار ہو گا، بسااَوقات دُنیا میں بھی لوگوں کیلئے عبرت کا نشان بن جاتا ہے، جیسا کہ

ماں کے گستاخ کو زمین زندہ نگل گئی!

کسی گاؤں میں ایک کِسان کے گھر کے اندر ساس بَہُو کے درمیان ہمیشہ ٹھنی رہتی تھی، کئی بار کِسان کی بیوی رُوٹھ کر میکے چلی گئی اور وہ مِنّت سَماجت کر کے اُس کو لے آیا۔ آخِری بار بیوی نے کسان سے کہہ دیا کہ اب اِس گھر کے اندر میں رہوں گی یا تمہاری ماں۔ کِسان اپنی بیوی پر لٹّو تھا، اِس نادان نے دل ہی دل میں طے کر لیا کہ روز روز کے جھگڑے کا حل یِہی ہے کہ ماں کو راستے سے ہٹا دیا جائے۔ چُنانچِہ ایک بار وہ کسی حیلے سے ماں کو اپنے گنّے کے کھیت میں لے گیا، گنّے کاٹتے کاٹتے موقع پا کر ماں کا رُخ کر کے جُوں ہی اُس پر کلہاڑی کا وار کرنا چاہا ایک دَم زمین نے اُس کِسان کے پاؤں پکڑ لئے، کلہاڑی ہاتھ سے چُھوٹ کر دُور جا پڑی اور ماں گھبرا کر چِلّاتی ہوئی گاؤں کی طرف بھاگ نکلی۔ زمین نے آہستہ آہِستہ کسان

کو نگلنا شُروع کر دیا، وہ گھبرا کر چیختا رہا اور اپنی ماں کو پُکار پُکار کر مُعافی مانگتا رہا۔ لیکن ماں بہُت دُور جا چُکی تھی، کچھ دیر بعد جب لوگ وہاں پہنچے تو وہ چھاتی تک زمین میں دھنس چُکا تھا، لوگ اُسے نکالنے کی ناکام کوششیں کرتے رہے مگر زمین اُسے نگلتی ہی رہی یہاں تک کہ وہ زمین کے اندر سَما گیا۔

(نیکی کی دعوت، ص۴۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے والدہ کی نافرمانی کرنے والے کا عبرت ناک انجام سُنا، ہمارے معاشرے میں عموماً والدہ کو تو پھر کسی قدر اہمیت دی جاتی ہے مگر بد قسمتی سے والد صاحب کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ باپ ہی کی بدولت "ماں" کی نعمت ملتی ہے، پورے گھر کا معاشی بوجھ یہ اپنے کندھوں پر اُٹھاتے ہیں، ننّھے سے بچے کو اُنگلی پکڑ کر چلنا سکھاتے اور پھر معاشرے میں سر اُٹھا کر چلنے کے گُر بتاتے ہیں۔ اگر ماں کے قدموں تلے جنّت ہے تو باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، باپ کی رِضا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہے۔ آیئے باپ کی اہمیت و فضیلت سے متعلق **3 فرامینِ مصطفٰے** سنئے:

1. والد کی رِضا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ہے اور والد کی ناراضی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء من الفضل فی رضاء الوالدین، ۳/ ۳۶۰، حدیث: ۱۹۰۷)
2. والد کی اطاعت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت ہے اور والد کی نافرمانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہے۔ (معجم أوسط، ۱/ ۶۱۴، حدیث: ۲۲۵۵)
3. والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے چاہے تو اسے ضائع کر دو اور چاہے تو اس کی حفاظت کرو۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳ / ۳۵۹، حدیث: ۱۹۰۶)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطارؔ قادِری

رضوی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ سمجھاتے ہوئے مدنی تربیت کے مدنی پھول اِرشاد فرماتے ہیں:

دل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا
ورنہ ہے اس میں خَسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش ص713)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اپنے بڑوں بالخصوص والدین کو ناراض کرتا ہے، ان کا دل دُکھاتا ہے، ان کی عزّت نہیں کرتا اور ان کے ساتھ بُرے سُلُوک سے پیش آتا ہے تو وہ شخص سخت گناہگار اور دُنیا و آخرت میں عذاب کا حقدار ہو جاتا ہے اور ایسے شخص کو مُعاشرے میں بھی عزّت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ یاد رکھئے! والدین سے نسبت کی وجہ سے دادا، دادی، نانا، نانی نیز ہر عمر رسیدہ بزرگوں کا بھی احترام ہم پر لازم ہے، کیونکہ یہ اِسلامی مُعاشرے کی اِنفرادِیَّت اور خصوصِیَّت ہے کہ وہ بوڑھوں اور ضعیفوں کو بھی بلندیوں سے ہم کَنار کرتا ہے، اِسلام میں بوڑھوں کو بوجھ سمجھ کر گھر سے نکال دینے اور انہیں کسی "**اولڈ ہاؤس**" (Old House) میں جمع کروا دینے کا کوئی تصوُّر نہیں، اِسلام کا طُرَّۂ اِمتِیاز ہے کہ اس نے جوانوں کو بوڑھوں کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آنے اور ان کی عزّت و مقام کی حفاظت کرنے کی ترغیب دی ہے، پہلے زمانے میں جب کوئی نوجوان کسی بوڑھے آدمی کے آگے چلتا تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے (اس کی بے اَدَبی کی وجہ سے) زمین میں دھنسا دیتا تھا۔ (روح البیان، ۹/۶۲)

ایک روایت میں ہے کہ جو جوان کسی بوڑھے کا اس کی عمر کی وجہ سے اِکرام کرے، اس کے بدلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کے ذریعے اس کی عزّت افزائی کرواتا ہے۔" (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی اجلال الکبیر، ج۳، رقم ۲۰۲۹، ص ۴۱۱)

ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے بڑوں کا ادب کریں، ان کے حکم کی فوراً تعمیل کریں تاکہ دُنیا میں عزّت پانے اور آخرت کی رُسوائی سے خود کو بچانے میں کامیاب ہو سکیں۔ ہمارے بُزرگانِ دین اپنے مُتعلقین و محبین کو بڑوں کے ساتھ ادب واِحترام سے پیش آنے اور ان کی عزّت کرنے کی نصیحت فرماتے تھے، چنانچہ

بڑوں کا ادب کرنے کی نصیحت:

امامِ اعظم ابُو حنیفہ حضرت نُعمان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ایک شاگرد حضرتِ سیِّدُنا یُوسُف بن خالد بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تکمیلِ علم کے بعد جب آپ سے اپنے شہر بصرہ جانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: کچھ دن ٹھہرو تاکہ میں تمہیں ان ضروری اُمور کے مُتعلِّق وصیّت کروں کہ لوگوں کے ساتھ مُعاملات کرنے، اہلِ علم کے مَراتب پہچاننے، نَفْس کی اِصلاح اور لوگوں کی نگہبانی کرنے، عوام وخواص کو دوست رکھنے اور عام لوگوں کے حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے جن کی ضرورت پڑتی ہے، یہاں تک کہ جب تم علم حاصل کرکے جاؤ تو وہ وصیّت تمہارے ساتھ ایسے آلے کی طرح ہو، جس کی علم کو ضرورت ہوتی ہے اور وہ علم کو مُزیَّن کرے اور اسے عیب دار ہونے سے بچائے۔ "جب تم بصرہ میں داخل ہوگے تو لوگ تمہارے اِستقبال اور تمہاری زیارت کو آئیں گے، تمہارا حق پہچانیں گے تو تم ہر شخص کو اس کے مرتبے کے لحاظ سے عزّت دینا، شُرَفاء کی عزت اور اہلِ علم کی تعظیم وتوقیر کرنا، بڑوں کا ادب واحترام اور چھوٹوں سے پیار و مَحبَّت کرنا۔ (امام اعظم کی وصیتیں، ص ۲۵ تا ۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے شاگرد کو نصیحت کرتے ہوئے بڑوں کا اِحترام کرنے اور چھوٹوں سے شفقت و مَحبَّت سے پیش آنے کا حکم فرمایا۔ یاد رہے کہ بُزرگوں کا اَدب کرنے والا نہ صرف مُعاشرے میں مُعزّز

سمجھا جاتا ہے بلکہ بعض اوقات بڑوں کے ادب واحترام کے سبب بڑے بڑے گُنہگاروں کی بخشش ومغفرت بھی ہو جاتی ہے، چُنانچہ

ولیُّ اللہ کے ادب کی برکت سے بخشا گیا

ایک مرتبہ ایک گناہ گار شخص دریا کے کنارے پر بیٹھا مُنہ ہاتھ دھو رہا تھا، اسی دوران لاکھوں حنبلیوں کے عظیم پیشوا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہاں تشریف لائے اور اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ کر وضو کرنے لگے، جب اس شخص نے دیکھا کہ جس طرف میرے منہ ہاتھ کا دھوون بہہ رہا ہے، اس طرف تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک بہت بڑے ولی بیٹھ کر وضو فرمارہے ہیں، تو اس کے دل نے یہ بات گوارہ نہ کی اور وہ شخص اُٹھ کر امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دوسری طرف جا کر بیٹھ گیا، جہاں سے ان کے وضو کا اِستعمال شدہ پانی اس کی طرف آرہا تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کے ادب واحترام کا صِلہ اُس شخص کو یہ مِلا کہ جب اس شخص کا انتقال ہو گیا اور کسی نے اسے خواب میں دیکھ کر حال دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولی حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ادب کی برکت سے مجھے بخش دیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ج۱، ص۱۹۶)

کروں عالموں کی کبھی بھی نہ توہین
بنا دے مجھے با اَدب یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص108)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بڑوں کا ادب واحترام جہاں گنہگاروں کی آخرت میں نجات کا باعث بنتا ہے، وہیں ان کی شان میں اَدنیٰ سی بے اَدبی ہمیشہ کے نُقصان اور بربادیِ اعمال کا سبب بھی بن سکتی ہے،

کیونکہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرنا شیطان کا کام ہے اور وہ اسی وجہ سے بارگاہِ الٰہی سے ذلیل و رُسوا ہو کر نکالا گیا حالانکہ اس سے پہلے شیطان سرکش و نافرمان نہیں تھا بلکہ اُس نے ہزاروں سال عبادت کی، جنّت کا خزانچی رہا، وہ جِن تھا لیکن اپنی عبادت و رِیاضت اور علمیّت کے سبب **مُعَلِّمُ المَلَکُوت** یعنی فرشتوں کا اُستاد بن گیا، مگر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان میں بے ادبی کا مُرتکب ہوا تو اُس کی برسوں کی عبادتیں بے کار اور ہزاروں سال کی رِیاضتیں پامال ہو گئیں، ذِلّت و رُسوائی اُس کا مُقدَّر بنی، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لعنت کا طوق اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ جہنَّم کے دائمی عذاب کا مستحق ٹھہرا۔

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

(وسائلِ بخشش، ص315)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بڑوں کی بے اَدَبی کرنے میں سراسر ہمارا ہی نُقصان ہے اوران کے ساتھ ادب واحترام کرنے میں ہمارا ہی فائدہ ہے، کسی عربی شاعر نے کیا خُوب کہا کہ

مَاوَصَلَ مَنْ وَصَلَ اِلَّا بِالْحُرْمَةِ   وَمَاسَقَطَ مَنْ سَقَطَ اِلَّا بِتَرْكِ الْحُرْمَةِ

یعنی جس نے جو کچھ پایا اَدب واحترام کرنے کی وجہ سے پایا اور جس نے جو کچھ کھویا وہ اَدب واحترام نہ کرنے کے سبب ہی کھویا۔

یقیناً جو لوگ اپنے بڑوں کی عزّت وعظمت کو تسلیم کرتے ہوئے دل سے ان کا احترام کرتے ہیں تو معاشرے میں عزّت و وقار کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں، لوگوں کے دلوں میں ان کی محبّت پیدا ہو جاتی

ہے اور اس طرح ان کے متعلقین میں اضافہ ہوتا ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے بڑوں کا ادب کرنے والے دُنیا بھر میں مُعزَّز ہو جاتے ہیں۔ ہمارے بڑوں میں ہمارے اساتذۂ کرام بھی شامل ہیں ہمارے بزرگ اپنے اُستادوں کا بے حد ادب و احترام کرتے تھے، ان کی موجودگی میں نگاہیں جُھکائے، خاموشی کے ساتھ علم حاصل کرتے اور بعض تو اپنے استاد صاحب کا اس قدر ادب بجالاتے کہ ان کی زندگی میں کوئی مسئلہ بتانا بھی بے ادبی تصور کرتے تھے، آیئے اس تعلق سے دو واقعات سُنتے ہیں، چنانچہ

امام حسین کا حلقۂ درس

حضرتِ سیّدنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی علمی مجلس کی تعریف کرتے ہوئے ایک قریشی سے فرمایا: مسجدِ نبوی میں چلے جاؤ، وہاں ایک حلقے میں لوگ ہمہ تن گوش ہو کر یُوں باادب بیٹھے ہوں گے گویا اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، جان لینا یہی حضرت سیّدنا امام ابوعبداللہ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مجلس ہے۔ مزید فرمایا: اس حلقے میں مذاق مسخری نام کی کوئی شے نہ ہو گی۔ (تاریخ ابن عساکر، حسین بن علی بن ابی طالب، ۱۷۹/۱۴ ملخصاً)

اسی طرح حضرت سہل بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کوئی سوال کیا جاتا، تو آپ پہلو تہی فرمالیا کرتے (یعنی جواب نہیں دیتے) تھے۔ ایک مرتبہ اچانک دیوار سے پُشت لگا کر بیٹھ گئے اور لوگوں سے فرمایا، "آج جو کچھ پُوچھنا چاہو، مجھ سے پوچھ لو۔" لوگوں نے عرض کی، "آج کیا ماجرا ہے؟ آپ تو کسی سوال کا جواب ہی نہیں دیا کرتے تھے؟" فرمایا، "جب تک میرے اُستاد حضرت ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حیات تھے، ان کے ادب کی وجہ سے جواب دینے سے گُریز کیا کرتا تھا۔"

لوگوں کو اس جواب سے مزید حیرت ہوئی کیونکہ ان کے علم کے مُطابق حضرت ذُوالنُّون مصری

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی حیات تھے۔ بہر حال آپ کے اس جواب کی بناء پر فوراً وقت اور تاریخ نوٹ کرلی گئی۔ جب بعد میں معلومات کی گئیں، تو واضح ہوا کہ آپ کے کلام سے تھوڑی دیر قبل ہی حضرت ذُوالنُّون مصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ج۱، ص ۲۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے اساتذۂ کرام سے ادب و احترام سے پیش آنا چاہیے کیونکہ ہم پر ان کے بڑے احسانات ہیں کہ یہ علم کے ذریعے ہمارے اندر شعور بیدار کرتے ہیں، اچھے بُرے کی تمیز سکھاتے ہیں، مُعاشرے کا اَہم فرد بناتے ہیں، اخلاق و کردار کو سنوارنے کی کوشش کرتے ہیں، حضرت ابنِ مبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ، ہمیں زیادہ عِلْم حاصل کرنے کے مُقابلے میں تھوڑا سا اَدَب حاصل کرنے کی زیادہ ضَرورت ہے۔ (الرسالۃ القشیریۃ، باب الادب، ص۳۱۷)

اعلیٰ حضرت مجددِ دِین وملّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُستاد کا ادب سکھاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

(1) (شاگرد کو چاہیے کہ) اُستاد سے پہلے گفتگو شُروع نہ کرے۔ (2) اس کی جگہ پر اس کی غیر موجودگی میں بھی نہ بیٹھے۔ (3) چلتے وقت اس سے آگے نہ بڑھے۔ (4) اپنے مال میں سے کسی چیز سے اُستاد کے حق میں بخل (کنجوسی) سے کام نہ لے یعنی جو کچھ اسے درکار ہو بخوشی حاضر کر دے اور اس کے قبول کر لینے میں اس کا احسان اور اپنی سعادت تصور کرے۔ (5) اس کے حق کو اپنے ماں باپ اور تمام مسلمانوں کے حق سے مُقدَّم رکھے۔ (6) اور اگرچہ اس سے ایک ہی حرف پڑھا ہو، اس کے سامنے عاجزی کا اظہار کرے۔ (7) اگر وہ گھر کے اندر ہو، تو باہر سے دروازہ نہ بجائے، بلکہ خود اس کے باہر آنے کا انتظار کرے۔ (8) (اسے اپنی جانب سے کسی قسم کی اَذیت نہ پہنچنے دے کہ) جس سے اس

کے اُستاد کو کسی قسم کی اَذِیَّت پہنچی، وہ علم کی برکات سے محروم رہے گا۔(فتاویٰ رضویہ، ج۲۳، ص۶۳۷، ۶۳۸ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُستاد رُوحانی باپ کا درجہ رکھتا ہے، لہٰذا شاگرد کو چاہیے کہ اس کے آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے اُستاد سے علم حاصل کرے۔ تفسیر کبیر میں ہے: اُستاد اپنے شاگرد کے حق میں ماں باپ سے بڑھ کر شفیق ہوتا ہے کیونکہ والدین اسے دُنیا کی آگ اور مَصائب سے بچاتے ہیں جبکہ اَساتذہ اسے دوزخ کی آگ اور آخرت کی مصیبتوں سے بچاتے ہیں۔(تفسیر کبیر، ج۱، ص۴۰۱)

ادب اُستادِ دینی کا مجھے آقا عطا کردو
دل و جاں سے کروں ان کی اطاعت یَارَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص331)

بڑے بھائی کا احتِرام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے دِینِ اسلام نے ہمیں اپنے بڑوں کا احترام سکھا کر ان کے سروں پر عزّت و عظمت کا تاج سجایا، ہمارے بڑوں میں بڑے بھائی کا مقام و مرتبہ بھی لائقِ تعظیم ہے۔ بڑے بھائی کے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے چھوٹے بہن بھائیوں کیلئے والد جیسی شفقت و محبّت رکھی جاتی ہے۔ بڑا بھائی والد کی موجودگی میں تو چھوٹوں کا خیال رکھتا ہے، ان کی ضرورتوں کو پُورا کرتا ہے اور اگر والد کا سایۂ شفقت اُٹھ جائے تو بعد میں بھی اپنی ذِمّہ داریاں اچھے طریقے سے نبھاتا ہے، بڑے بھائی کے اتنے احسانات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ہم بھی ان کا ادب کریں، ان کی عزّت و قدر کرتے ہوئے ان کے شایانِ شان مرتبہ و مقام دیں، والِدَین کی غیر مَوجُودگی میں انہیں

اپنے والدین کا مرتبہ دیں، ورنہ انہیں اپنا سرپرست سمجھیں، ان کی غیبت، چُغلی اور ان کے مُتعلِّق بدگمانیوں سے بچیں۔ حتّی الامکان ان کی جائز خواہشات اور اَحکامات کی تکمیل کریں، ہمیشہ ان سے اچھے تعلُّقات قائم رکھیں اور اگر کبھی رنجش ہو جائے تو خود بڑھ کر بڑے بھائی سے معافی مانگیں اور انہیں منانے کیلئے جس قدر ممکن ہو کوشش کریں۔

بڑے بھائی سے اچھا سلوک کرو

حضرت سَیِّدُنا جَرِیر بن حازِم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میرا سر میرے ہاتھوں میں ہے، اس کی تعبیر جاننے کیلئے میں نے اپنا یہ خواب حضرت امام اِبْنِ سیرین رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سنایا (جو خوابوں کی تعبیر بتانے میں کافی مہارت رکھتے تھے) اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں، تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: تمہارا کوئی بڑا بھائی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اس کے مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو، اس کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کا برتاؤ کرو اور قطع تعلّقی سے باز رہو۔ (شعب الایمان، ۲۱۰/۶، حدیث: ۷۹۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بڑے بھائی کا مقام ادب واِحترام کے لحاظ سے باپ جیسا ہوتا ہے۔ لیکن بڑے بھائی کو بھی چاہیے کہ اپنے فضائل سُن کر ہرگز ہرگز یہ ذِہن نہ بنائے کہ صرف چھوٹے ہی میری عزّت کریں، میں چاہے ان کے ساتھ سخت لہجے میں بات کروں، انہیں جب چاہوں سب کے سامنے ذلیل کر دوں، کوئی غلطی کر بیٹھیں تو گالی گلوچ مارپیٹ پر اُتر آؤں، ہر وقت اپنا رُعب ودَبدَبہ قائم رکھنے کیلئے آنکھیں دِکھاؤں۔ یاد رکھئے! اسلام نے ہر ایک کے حُقُوق وآداب بیان فرمائے

ہیں، جہاں چھوٹوں کو حکم دیا کہ اپنے بڑوں کا ادب کریں، وہیں بڑوں کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی چھوٹوں سے شَفْقَت و مَحَبَّت کا برتاؤ کریں۔ اس ضمن میں دو (2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے:

1. لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَعْرِفْ لَنَا حَقَّنَا یعنی جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی عزّت نہ کرے اور مُسلمان کا حق نہ جانے، وہ ہم سے نہیں۔ (المعجم الکبیر، ۱۱/۳۵۵، حدیث: ۱۲۲۷۶)

2. بڑوں کی عزّت کرو، چھوٹوں پر رحم کرو میں اور تم قیامت میں یُوں آئیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی انگلیوں کو ایک ساتھ مِلایا۔ (المطالب العالیه، کتاب الرقاق، باب الوصایا النافعة، ۷/۵۷۰، حدیث: ۳۶۴۳)

بڑے جتنے بھی ہیں گھر میں اَدب کرتا رہوں سب کا
کروں چھوٹے بہن بھائی پہ شفقت یارَسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص 331)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مدنی دورہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بڑوں کا ادب کرنے، چھوٹوں پر شَفْقَت کرنے، اپنی زندگی سُنّتوں کے مُطابق بسر کرنے اور گُناہوں سے بچنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"مدنی دورہ"** بھی ہے۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہَم فریضہ ہے کہ تمام ہی اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ خُود سیّدُ الْانبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مَقْصَد کے لئے دُنیا میں بھیجا گیا، ان مُقدّس

ہستیوں نے ڈھیروں مُشکلات اور تکلیفیں برداشت کرنے کے باوجود بھی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے کے اِس عظیم فریضے کو ترک نہ فرمایا۔ علّامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شرح مواہِب میں فرماتے ہیں کہ بالخُصُوص حج کے زمانے میں حضور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ مُبارَکہ تھی کہ جب اہلِ عرب کے دُور دراز سے آنے والے قبائل مکے میں جمع ہوتے تھے، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام قبائل میں دَورہ فرما کر لوگوں کو اِسلام کی دعوت دیتے۔ اسی طرح عرب میں وقتاً فوقتاً بہت سے میلے لگتے تھے، جن میں دُور دراز کے قبائلِ عرب جمع ہوتے تھے۔ ان میلوں میں بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ اسلام کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور سَیِّدُ الاَنبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرنے کے لئے ہر ہفتے **"مدنی دَورہ"** میں شرکت کرنے کی ترغیب دِلاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی دَورے کی برکت سے مسجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے، بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ مدنی دَورے کے ذریعے مُعاشرے کے بگڑے ہوئے اَفراد، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر صلوٰۃ و سُنَّت پر عمل کرنے والے بن گئے، لہٰذا ہمیں بھی وَقت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہئے۔ آیئے! اب بینڈ باجے سے توبہ کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچِہ

مشہور بینڈ پارٹی کے مالک کی توبہ

مَنْدسُور شہر (M.P. ھند) کے ایک نوجوان کی بینڈ باجے کی پارٹی اپنے شہر کی مشہور بینڈ پارٹی مانی جاتی

1 ...شرح المواهب، ذکر عرض المصطفی...الخ، ۲/۷۳ ملخصاً

تھی۔ ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں اُس نے آخِری عشرہ رَمَضانُ المُبارَک 1426ھ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اعتِکاف کیا۔ تربیّتی حلقوں میں گناہوں کی تباہ کاریاں سُن کر اُس کا دل چوٹ کھا گیا۔ عاشقانِ رسول کی صحبت رنگ لائی، اُس نے سابِقہ گناہوں سے توبہ کرلی، داڑھی سجانے اور عاشقانِ رسول کے ساتھ 1 ماہ کے مَدَنی قافِلے میں سفر پر جانے کی نیّت کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے بینڈ باجے بجانے کا گناہوں بھرا احرام روزگار ترک کردیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مکتبۃُ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہماری اَولاد باادب بن کر ہماری نَجات کا ذریعہ بنے تو آج ہی سے اپنے بچوں کی مدنی تربیت شُروع کردیجئے اور اَولاد کی دُرُست مدنی تَرْبِیَت کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب **"تربیتِ اولاد"** اور رسالہ **"اولاد کے حقوق"** ہدیۃً حاصل فرماکر اس کا مُطالعہ کیجئے۔ مکتبۃُ المدینہ دعوتِ اسلامی کا ایک اشاعتی اِدارہ ہے جو ساری دُنیا تک عِلْمِ دِیْن کی روشنی پھیلانے کیلئے بے شُمار کُتُب ورسائل، سُنَّتوں بھرے بیانات اور مدنی مُذاکَراوں کی لاکھوں لاکھ کیسٹیں اور وی سی ڈیز (VCDs) دُنیا بھر میں پہنچارہا ہے۔ تمام عاشقانِ رسول ہر ہفتہ وار اجتماع کے بعد مکتبۃ المدینہ سے کچھ نہ کچھ خریداری ضرور کیا کریں، کم از کم ایک رِسالہ ہی خرید لیا جائے، اوّلاً خود بھی اس کا مطالعہ کریں، پھر کسی اور کو پڑھنے کے لیے دے دیں، اس سے اپنے علمِ دِین میں بھی اضافہ ہوگا اور دُوسروں تک نیکی کی دعوت پہنچانے کا سلسلہ بھی جاری رہے گا۔ اگر **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کی ترکیب کرلیں گے تو گھر میں مدنی ماحول بنانے میں مدد ملے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تمام شُعبہ جات بَشمول مکتبۃُ المدینہ کو دن گیارھویں رات بارھویں تَرقّی عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رشتہ داروں کا احترام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام نے والدین، اساتذۂ کرام، بڑے بہن بھائی، پیرو مرشد اور دیگر بزرگوں کے ساتھ ساتھ قریبی رشتہ داروں کے حقوق وآداب بھی بیان فرمائے ہیں، قریبی رشتہ داروں سے تعلُّقات عموماً والدین کے سبب ہوتے ہیں اور ان رشتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک کرنا بھی گویا والدین کے ادب واحترام کی ایک صورت ہے۔ رشتے داروں کے احترام کیلئے یہی ضروری نہیں کہ ان کے سامنے نگاہیں جھکائی جائیں، ہاتھ چُومے جائیں بلکہ ان کے ساتھ صِلہ رحمی کرنا، قطع تعلقی سے باز رہنا بھی رشتہ داروں کا احترام کہلاتا ہے۔

صِلہ رحمی کا قرآنی حکم

اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 4 سُوْرَۃُ النِّسآء کی آیت نمبر 1 میں رِشْتہ داروں کے حُقُوق ادا کرنے کا حکم ارشاد فرماتا ہے:

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ① (پارہ:۴، النساء:۱)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشْتوں کا لحاظ رکھو، بے شک اللہ ہر وَقْت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

مفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت اِرشاد فرماتے

ہیں: مُسلمانوں پر جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ضروری ہے، ایسے ہی قَرابت داروں کے حق اَدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ مزید اِرشاد فرماتے ہیں: اپنے عزیزوں، قریبوں پر اچھا سُلُوک بہت ہی مُفید ہے، دُنیا میں بھی، آخرت میں بھی، اس سے زِندگی، موت، آخرت سب سنبھل جاتی ہے۔

(تفسیرِ نعیمی، ج۴، ص۴۵۵، ۴۵۶)

صَدْرُ الشَّریعہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ساری اُمَّت کا اِس پر اِتّفاق ہے کہ صِلَۂ رحم واجب ہے اور قطعِ رحم حرام ہے، احادیث میں بغیر کسی قید کے رشتہ داروں کے ساتھ اچھّا سُلوک کرنے کا حکم آیا ہے۔ قرآنِ مجید میں بھی بِلا قید ذَوِی الْقُرْبٰی (یعنی قَرابَت والے) فرمایا گیا۔ مزید فرماتے ہیں: رشتے داروں سے حُسنِ سُلُوک کی مختلف صُورتیں ہیں مثلاً اُن کو ہَدِیّہ و تُحفہ دینا وغیرہ اور اگر اُن کو کسی بات میں تمہاری اِمداد دَرکار ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی مُلاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے داروں کے پاس خط بھیجا کرے، اُن سے خَط وکِتابت جاری رکھے تاکہ بے تَعَلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رشتے داروں سے تعلُّقات تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت میں اِضافہ ہو گا۔ (فی زمانہ چونکہ خط وکتابت کا رواج بہت ہی کم ہے، لہٰذا فون یا انٹرنیٹ وغیرہ کے ذَرِیعے بھی رابِطے کی ترکیب بنائی جاسکتی ہے، کیونکہ مقصد آپس کے تَعَلُّقات کو برقرار رکھنا ہے خواہ وہ کسی بھی جائز طریقے سے ہوں) (بہارِ شریعت، ۳/۵۵۸، حصہ ۱۶ ملخصًا)

صِلَہ رِحمی کرنے کے 10 فائدے:

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابُواللَّیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صِلَۂ رحمی کرنے کے 10

فائدے ہیں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہوتی ہے ❀ لوگوں کی خوشی کا سبب ہے ❀ فرشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے ❀ مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے ❀ شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے ❀ عُمر بڑھتی ہے ❀ رِزق میں برکت ہوتی ہے ❀ فوت ہو جانے والے آباء و اَجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خُوش ہوتے ہیں ❀ آپس میں مَحَبَّت بڑھتی ہے ❀ وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے حق میں دُعائے خیر کرتے ہیں۔ (تنبیہُ الغافِلین ص ۷۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قریبی رشتوں کا احترام کرنا، اُن سے صِلَۂ رِحمی کرنا اور ہمیشہ ان سے رشتہ جوڑے رکھنا یقیناً باعثِ سعادت ہے، لیکن افسوس صد افسوس! فی زمانہ بعض لوگ یا تو کسی مجبوری کی وجہ سے رشتے داری نبھاتے ہیں یا پھر اس رشتے کو کسی مطلب کی وجہ سے قائم رکھتے ہیں، بعض نادان مسلمان ذاتی وُجوہات کی بِنا پر یا خواہ مخواہ اپنے رشتے داروں سے ناراض ہو کر کئی کئی سال تک ایک دوسرے سے ملنا گوارا نہیں کرتے، اگر کسی موقع پر آمنا سامنا ہو بھی جائے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتے اور بعض تو یہ بھی کہتے ہیں کہ جو ہمارے ساتھ اچھا، ہم اس کے ساتھ اچھے اور جو ہمارے ساتھ بُرا ہم بھی اس کے ساتھ بُرے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ شادی و دیگر تقریبات میں اُنہی رشتہ داروں کو مدعو کرتے ہیں جو اُنہیں بُلاتے ہیں یا اُن سے کوئی مَفاد وابستہ ہو، اِس کے بَرعکس جو رشتے دار اُن کے کام نہیں آتے، یا بیچارے غُربت و اَفلاس کے باعث اُنہیں اپنے یہاں نہیں بُلاتے، تو ایسوں کو اپنی تَقاریب میں بُلانا تو دُور کی بات اُن سے دُعا سلام کی حد تک بھی تَعَلُّقات قائم رکھنا اُنہیں ناگوار گُزرتا ہے، یوں ہی مُسْتَحِقِّیْن زکوٰۃ رشتے داروں کو بھی مسلسل نظر انداز کیا جاتا ہے، اَلغَرَض رشتے داروں میں اب پہلے جیسی مَحَبَّت و خُلوص اور خَیر خواہی کا جذبہ ختم ہوتا نظر آرہا ہے حالانکہ ہمارے پیارے مکی مدنی آقا، محمدِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ تربیت نشان ہے: آپس میں ایک

دوسرے سے قطع تعلّقی نہ کرو، پیٹھ نہ پھیرو، بُغض نہ رکھو، حسد نہ کرو اور اے بندگانِ خدا! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین (3) دن سے زیادہ قطع تعلّق رکھے۔

(جامع الترمذی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی الحسد، ۳/ ۳۷۶، الحدیث: ۱۹۴۲)

بھائی حق مت مارنا گھر بار کا
ورنہ ہوگا مُستَحِق تُو نار کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک زمانہ تھا کہ ہر مسلمان، بہت باادب اور ایک دوسرے کی عزّت و حُرمت کا پاسدار، حُسنِ اَخلاق کا آئینہ دار، باادب و حَیا دار اور سُنّتِ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چلتی پھرتی یادگار ہوا کرتا تھا۔ بیٹا، بیٹی اپنے ماں باپ سے شاگرد اور مُرید اپنے اُستاد و پیر سے آنکھ ملانا تو کُجا، سامنے آنے سے گھبراتے، دورانِ گفتگو آنکھیں جُھکاتے، آواز دباتے اور جو حکم ہوتا بجالاتے۔ عدمِ موجودگی میں بھی ادب ملحوظِ خاطر رہتا اور بڑوں کو نام سے نہیں اَلقاب سے یاد کرتے تھے۔ الغرض ہر وَقْت مرتبہ و مقام کا لحاظ اور بڑے چھوٹے کی تمیز برقرار رکھتے۔ مگر افسوس! اب ہم میں سے تقریباً ہر ایک ان مدنی اُصولوں سے ناواقف، اَخلاق و آداب سے ناآشنا، قوانینِ شَریعَت سے ناواقِف، خاندانی اور مُعاشَرَتی نِظام کی تباہی و بربادی میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بے حیائی اور بداَخلاقی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ بیٹا باپ سے آنکھوں میں آنکھیں نہیں گریبان میں ہاتھ ڈال کر بات کر رہا ہے۔ بیٹی ماں کا ہاتھ اگرچہ نہیں بٹاتی مگر ماں پر ہاتھ ضَرور اُٹھاتی ہے۔ چھوٹے ہیں کہ بااَخلاق نہیں، بڑے ہیں کہ شفیق نہیں، دوست ہیں کہ وفادار نہیں، ہمسائے ہیں کہ مہربان نہیں، بیٹی بدمزاج ہے تو ماں سخت مزاج

ہے۔ شاگرد حیادار نہیں تو استاد نیک کردار نہیں۔ علمِ دین سے محرومی اور اچھی صحبت سے دوری کی بِنا پر والِدَین اولاد کی اسلامی تربیت کر رہے ہیں نہ بچّے ماں باپ کی خدمت کر رہے ہیں۔ الغرض ہماری بے ادبیاں اور بدلحاظیاں ہیں کہ جنہوں نے ہماری گھریلو اور مُعاشرتی زندگی کو تہ و بالا کر کے تلُخ و تُرش بنا دیا ہے۔ حالانکہ جب ہم اپنے بُزرگانِ دِین اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مُبارک زندگیوں کی طرف نگاہ دوڑاتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے بڑوں کا بہت زیادہ ادب کرنے والے تھے، چنانچہ

پیرومُرشد کا ادب

حضرت علامہ امام ابُو قاسم عبدالکریم قشیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت اہتمام کے ساتھ اپنے پیرو مُرشد کی بارگاہ میں حاضری دیا کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اِبتدائی زمانہ میں جب بھی میں اپنے مرشِدِ کریم (حضرت ابُو علی دقاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی مجلس میں جانے کی سعادت پاتا تو اس دن روزہ رکھتا، پھر غسل کرتا۔ تب میں اپنے پیرومُرشِد کی مجلس میں جانے کی ہمّت کرتا۔ کئی بار تو ایسا بھی ہوا کہ مدرسہ کے دروازہ تک پہنچ جاتا۔ مگر مارے شرم کے دروازے سے لوٹ آتا۔ اور اگر جُرأت کرکے اندر داخل ہو بھی جاتا مگر جیسے ہی مدرسے کے درمیان تک پہنچتا تو تمام بدن میں ایسی سنسنی پیدا ہو جاتی۔ (اور جسم ایسا سُن ہو جاتا) کہ ایسی حالت میں اگر مجھے سُوئی بھی چبھو دی جاتی تو شاید میں مَحسوس نہ کرتا۔ (الرسالة القشيرية، باب الصحبة، ص ٣٢٨)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے پہلے کے لوگ اپنے پیرومُرشد کا کس قدر ادب و اِحترام کرتے تھے، گویا مُرشد کا ادب ان کی نَس نَس میں سَمایا ہوا تھا، ان کی دیوانگی بھرے واقعات کو پڑھ کر یا سُن کر عقلیں حیران رہ جاتی ہیں کہ کیا اس طرح بھی پیرو مرشد کا ادب کیا جا سکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ

انہیں اپنے پیر و مرشد کا بھرپور فیض ملتا تھا۔ یاد رکھئے! پیر و مرشد کی تعظیم و توقیر اور ان کا ادب و احترام بجالانا بھی ہر مُرید پر لازم ہے، والدین، اساتذہ اور بڑے بھائی کا مقام اور ان کی اہمیت بھی اپنی جگہ مگر پیر و مرشِد وہ عظیم شخصیت ہے کہ جس کی صحبت کی برکت سے سلامتیِ ایمان کا ذِہن نصیب ہوتا ہے، بُرے عقائد کی پہچان ہوتی ہے، زندگی کا مقصد معلوم ہوتا ہے، گُناہوں سے بیزاری اور نیکیوں میں رَغبت نصیب ہوتی ہے، لوگوں کے دلوں میں عزّت قائم ہو جاتی ہے، باطن کی صفائی ہوتی ہے، دل میں خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے اُجاگر ہوتا ہے، دنیا و آخرت سنور جاتی ہے، الغرض پیر و مُرشد کے اپنے مُریدین پر بے شمار اِحسانات ہوتے ہیں، لہٰذا اگر کوئی خوش نصیب مرشِدِ کامل کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو کر مُرید ہونے کی سعادت پالے، تو اُسے چاہیے کہ اپنے مرشِد سے فیض پانے کیلئے پیکرِ اَدَب بنا رہے۔ جو مُریدین دل و جان سے اپنے پیر و مرشد کا ادب کرتے ہیں، ان کے آداب و حُقُوق میں کوتاہی نہیں کرتے تو ایسے سعادت مند مُریدین ہی ترقی کی منازل طے کرتے اور پیر و مرشد کے پیارے، محبوب اور منظورِ نظر بن کر اُبھرتے ہیں، پیر و مرشد کے احسانات و حقوق کس قدر زیادہ ہیں اور ان کا ادب و احترام کتنا ضروری ہے، اس کا اندازہ بزرگانِ دین کے ان ارشادات سے لگایئے، چنانچہ

حضرت ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ، جب کوئی مُرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا، تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے، جہاں سے چلا تھا۔ (رسالہ قشیریہ، باب الادب، ص ۳۱۹)

حضرت خواجہ قُطبُ الدّین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جب یہ عرض کی گئی کہ پیر کا مرید پر کس قدر حق ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی مُرید عمر بھر حج کی راہ میں پیر کو سر پر اُٹھائے رکھے تو بھی پیر کا حق اَدا نہیں ہو سکتا۔ (ہشت بہشت، ص ۳۹۷)

حضرت سَیِّدُنا امام عبدُ الوہاب شعرانی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُرید کی شان یہ ہے کہ کبھی اس کے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ اس نے اپنے مُرشِد کے احسانات کا بدلہ چُکا دیا ہے۔ اگرچہ اپنے مرشِد کی ہزار برس خدمت کرے اور اس پر لاکھوں روپے بھی خرچ کرے کیونکہ جس مُرید کے دل میں اتنی خدمت اور اتنے خرچ کے بعد یہ خیال آیا کہ اس نے مُرشِد کا کچھ حق اَدا کر دیا ہے تو وہ راہِ طریقت سے نکل جائے گا یعنی پیر کے فیض سے اس کا کوئی تعلق باقی نہ رہے گا۔

(الانوار القدسیة، الجزء الثانی، ص۲۷)

مُطیع اپنے مُرشد کا مجھ کو بنادے
میں ہو جاؤں ان پر فدا یاالٰہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مُرشد کا ادب واِحترام کتنی بڑی نعمت ہے کہ جسے یہ نعمت نصیب ہو جاتی ہے اس کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں، مَوجُودہ زمانے میں اگر آپ کسی باادب مُرید کا مقام دیکھنا چاہتے ہیں تو شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُوبلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکات ہمارے سامنے ہے کہ جنہوں نے اپنے پیر ومُرشد سیدی قطبِ مدینہ حضرت علامہ مولانا ضیاءُ الدِّین احمد مدنی قادری رضوی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور اِمام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بھی عقیدت ومحبت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو اس قدر نوازا کہ آج دنیا بھر میں آپ کی شہرت کے ڈنکے بج رہے ہیں۔

دُنیا بھر میں فضلِ ربّ سے چرچے ہیں عطارؔ کے
بڑے بڑے گُن گاتے ہیں ان کے سُتھرے کِردار کے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہم سے راضی رہیں، ہم اپنے پیرو مُرشد کے محبوب و منظورِ نظر بن جائیں تو ہمیں بھی ادب کا دامن مضبوطی سے تھامنا ہوگا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

سدا پیرو مُرشد رہیں مجھ سے راضی　　کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یاالٰہی
بنا دے مجھے ایک در کا بنا دے　　میں ہر دم رہوں باوفا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص 101)

مدنی انعام نمبر 7 کی ترغیب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صرف خُود باادب اور پاکیزہ کردار کے مالک ہیں بلکہ آپ نے مسلمانوں کو بھی ادب واِحترام سکھانے کیلئے ایک رسالہ "**احترامِ مسلم**" کے نام سے تحریر فرمایا ہے، آپ نے اِس پُرفِتَن دور میں مسلمانوں کو باعمل بنانے کے ساتھ ساتھ باادب بنانے کیلئے شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام "**72 مَدَنی اِنعامات**" بَصُورت سُوالات عطا فرمایا ہے۔ اس رسالے کے مدنی انعام نمبر 7 میں ہے "آج آپ نے (گھر میں اور باہر بھی) ہر چھوٹے بڑے حتّٰی کہ والدہ (اور اگر ہیں تو اپنے بچوں اور ان کی امّی) کو بھی تُو کہہ کر مخاطب کیا یا آپ کہہ کر؟ نیز ہر ایک سے دورانِ گفتگو "ہیں" کہہ کر بات کی یا "جی" کہہ کر؟ (آپ کہنا، جی کہنا دُرُست جواب ہے)"

ہمیں بھی چاہیے کہ اس مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے ہر ایک سے مؤدبانہ گفتگو کریں، اَبے تبے، تُوتُکار اور بازاری لہجے سے نہ گھر والوں سے بات کریں اور نہ گھر سے باہر، دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ

باہر تو خوب حُسنِ اَخلاق کے پیکر بنتے اور جی جناب سے بات کرتے ہیں مگر جُو نہی گھر میں قدم رکھا ''شیر بَبر'' کی طرح دہاڑتے، خوب تُو تُکار اور دل آزار گفتگو کرتے بلکہ مار دھاڑ تک سے بھی نہیں چُوکتے، ایسے لوگوں کو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ فرمان اپنے ذہن میں بٹھالینا چاہئے۔

خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: **خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِنِسَائِہٖ وَلِبَنَاتِہٖ** یعنی تم سب میں بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں اور بچیوں کے ساتھ اچھا ہو۔

(شعب الایمان، باب فی حقوق الأولاد والأھلین، ۶/۴۱۵، حدیث: ۸۷۲۰)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بڑا خلیق (یعنی اچھے اخلاق والا) وہ ہے، جو اپنے بیوی بچوں کے ساتھ خلیق ہو کہ ان سے ہر وقت کام رہتا ہے، اجنبی لوگوں سے خلیق ہونا کمال نہیں کہ ان سے ملاقات کبھی کبھی ہوتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ ہماری دنیا و آخرت سنوارنے کیلئے ایک بہترین ذریعہ ہے، اس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا عظیم جذبہ پاسکتے ہیں اور تنہائی میں مَدَنی اِنعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں دیئے گئے سُوالات کے جوابات میں خود ہی ''ہاں'' یا ''نا'' کے ذریعے اپنے اَعْمال کے اچھے بُرے ہونے کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی غَلَطیوں کو سُدھار سکتے ہیں۔ گویا یہ مَدَنی اِنعامات ہمیں روزانہ اپنی قائم کردہ خُود اِحْتِسابی کی عدالت میں حاضر کر کے ہمارے ہی ضمیر سے فیصلہ کرواتے اور ہمیں اپنی اِصلاح و نَجات کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ در حقیقت یہ مَدَنی اِنعامات جنّت میں لے جانے والے اور جہنّم سے بچانے والے اَعْمال کی ترغیب کا مجموعہ ہیں۔ گویا شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہماری عملی بدحالی مُلاحظہ فرماتے ہوئے ہماری اِصلاح کا ایک خوبصورت طریقہ اِختیار فرمایا، تاکہ ہم روزانہ وقت مُقَرَّر کر کے فکرِ مدینہ پر اِسْتِقامت

حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ روزانہ سونے سے پہلے ”فکرِ مدینہ “کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں، جس کی برکت سے نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرَم سے آہستہ آہستہ دُور ہوتی چلی جاتی ہیں سُنّت بننے، گُناہوں سے نَفرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔

مَدَنی اِنعامات کی بھی مَرحَبا کیا بات ہے

قُربِ حَق کے طالبوں کے واسطے سَوغات ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بڑوں کا احترام کرنا اور چھوٹوں پر شفقت کرنا، قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک بہترین عادت ہے۔

بڑوں کا ادب کرنے والے کو معاشرے میں بھی عزّت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔

ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِین کا عمل بھی اِس بات کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ ہم ہمیشہ اپنے بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پہ شفقت کریں۔

بڑوں کا احترام کرنا انسان کے سُتھرے کردار اور والدین کی اچھی تربیت کا نتیجہ ہے۔

بڑوں کا احترام کرنا جنت میں سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا پڑوس پانے کا ذریعہ ہے۔

آیئے! ہم سب بھی نیّت کرتے ہیں کہ آج سے اپنے والدین کی عزّت کریں گے، اِنْ شَآءَ اللهعَزَّ وَجَلَّ۔ بڑے بہن بھائیوں کا بھی احترام کریں گے، اِنْ شَآءَ اللهعَزَّوَجَلَّ۔۔۔ اپنے استادوں کی تعظیم کرتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللهعَزَّوَجَلَّ۔۔۔ چھوٹوں پر رُعب بٹھانے کے بجائے شفقت و محبّت سے پیش آئیں

گے ، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۔۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو اپنے بڑوں کا ادب و اِحترام کرنے اور اپنے چھوٹوں سے شفقت و مَحَبَّت کے ساتھ پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

جوتے پہننے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت ، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے "چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے جوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول سنتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)
(2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا

---

[1] ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج ۴ ص ۶۵ حدیث ۵۸۵۵) (4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُو دَاو، د ج ۴ ص ۸۴ حدیث ۴۰۹۹) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر سُنَّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَاءَ اللہ سر بسر
تیس تیس اور بارہ بارہ دن کے مدنی قافلے میں سفر کرتے رہو جب بھی تمہیں موقع ملے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جس نے مجھ پر دَس (10) مَرتبہ صُبْح اور دَس (10) مَرتبہ شام دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شَفاعت مِلے گی۔ (مَجْمَعُ الزَّوائِد، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اَصبح واذا اَمسی، ۱۰/۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲)

شَفاعت کرے حَشْر میں جو رضاؔ کی   سِوا تیرے کِس کو یہ قُدرت مِلی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا، ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا، ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، ❀ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھے اَخلاق کی بَرَکتیں

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب یہ خَبَر ملی کہ نَجْد (مَوجُودہ رِیاض) کے ایک مشْہور بہادُر "دُعْثُور بن حارِث مُحارِبِی" نے مدینے پر حَملہ کرنے کے لئے ایک لشکر تیّار کر لیا ہے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم چار سو (400) صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی فوج لے کر مُقابلے کے لئے رَوانہ ہوگئے۔ دُعْثُور کو جب یہ خبر ملی کہ رَسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہمارے شہر میں آ گئے ہیں تو وہ بھاگ نِکلا اور اپنے لشکر کو لے کر پہاڑوں پر چڑھ گیا مگر اِس کی فَوج کا ایک آدمی "حَبَّان" گرِفتار ہوگیا اور بارگاہِ رِسالت میں آکر اِسلام لے آیا۔ اِتِّفاق سے اُس دِن زور دار بارِش ہوگئی۔ رَسولِ کَرِیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ایک دَرَخْت کے قَرِیب اپنے کپڑے سکھانے لگے۔ پہاڑ کی بُلندی سے غیر مُسلموں نے دیکھا کہ صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اپنے اپنے کاموں میں مَشْغول ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اکیلے ہیں تو اُنہوں نے دُعْثُور کو نَبِیِّ کَرِیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم پر حَمْلہ کرنے کے لئے اُبھارا، دُعْثُور یہ جُملہ "اگر میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کو قَتْل نہ کر سکا تو اللہ پاک مجھے قَتْل کر دے" کہتے ہوئے تلوار لے کر رَسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی طرف بڑھا حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے سَرِ مُبارَک پر تلوار بُلند کر کے بولا: اب مجھ سے آپ کو کون بچائے گا؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اِرْشاد فرمایا: **"اللہ کَرِیم مجھے تجھ سے بچائے گا"**۔ اِتنا کہنا تھا کہ حضرت جِبْرِیلِ اَمین عَلَیْہِ السَّلَام فوراً زمین پر اُترے اور دُعْثُور کے سینے پر ایسا گھونسہ مارا کہ تلوار اُس کے ہاتھ (Hand) سے چُھوٹ کر گر پڑی۔ رَسُولِ کَرِیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فوراً تلوار اُٹھالی اور فرمایا: **"اب مُجھ سے تجھے کون بچائے گا؟"** دُعْثُور نے کہا: مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سے کوئی بھی نہیں بچا سکتا! نَبِیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو اُس کی بے کسی پر رَحم آ گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے نہ صِرف اُس کا قُصور مُعاف فرمادیا بلکہ اُس کی تلوار بھی اُسے واپَس لوٹا دی۔ دُعْثُور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے اَخلاقِ کَرِیمانہ سے اِس قَدر مُتَاَثِّر ہُوا کہ کَلِمہ پڑھ کر اُسی وَقْت مُسلمان ہوگیا اور اپنی قوم میں آکر اِسلام کی دَعْوت دینے لگا۔

(المواهب اللدنية مع شرح الزرقانی، باب غزوة غطفان، ۲/۳۷۸-۳۸۱ ملخصاً)

مُسلماں کیا عَدُو بھی تیرا قائل یا رسولَ اللہ تِرے اَخلاق پر قُرباں تِرے اَوصاف پر وارِی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۳۷)

شعر کی وَضاحت: یعنی یا رَسُولَ اللہ! میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اچھے اَخْلاق اور عُمدہ اَوصاف پر قُربان کہ اپنے تو اپنے، غَیر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخْلاقِ حَسنہ اور اَوصافِ حَمِیدہ سے مُتاثِّر تھے۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ رَسُولِ کَرِیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے اَخلاق کتنے اچھے تھے! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ قُدرَت و اِخْتیار ہونے کے باوُجود اپنی ذات کے لئے کبھی بھی بدلہ نہ لیتے بلکہ بُرائی کا جواب اچّھائی سے ہی دِیا کرتے تھے حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اپنے خون کے پیاسوں سے بھی اِس قدر نَرمی کا بَرتاؤ فرماتے کہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی حَسِین اَداؤں کے اَسِیر ہو کر رِہ جاتے جیسا کہ بَیان کردہ واقِعے سے ظاہِر ہُوا کہ دُعْثُور کہ جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا جانی دُشمن تھا مگر جب اُس نے نَبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے دَرگُزر اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے اَخلاقِ کَرِیمانہ کا شاندار مُظاہرہ دیکھا تو وہ مُتاثِّر ہُوئے بغیر نہ رہ سکا اور فَوراً کَلِمہ پڑھ کر داخِلِ اِسلام ہو گیا۔ معلوم ہوا! اچّھے اَخلاق دل جیتنے کا زَبردست مَدَنی نُسْخَہ ہے اور یہ ایسا نُسخَہ ہے جو ہر شخص کے لئے فائدے مَنْد ہے کیونکہ اچّھے اَخلاق میں نہ تو رَقم خَرچ ہوتی ہے اور نہ ہی اِس میں کوئی نُقصان ہے۔

بااَخلاق مبلغ کی بَرَکتیں

مُبَلِّغِین کا اچّھے اَخلاق کی دَولت سے آراستہ ہونا بہت ضَروری ہے کیونکہ بااَخلاق مُبَلِّغ کی بَرَکت سے مَدَنی کام خُوب پھلتا پُھولتا ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ مَدَنی کام کو دُرُست اَنداز میں کر سکتا ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ

مسجِد بھرو تحریک میں نُمایاں کِردار ادا کر سکتا ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ کی بَرَکت سے عَلاقے میں مَدَنی کاموں کی دُھوم مچ جاتی ہیں، بااَخلاق مُبَلِّغ دعوتِ اسلامی کی نیک نامی کا سَبَب بنتا ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ کی بَرَکت سے ہر طرف مَدَنی قافلوں کی بَہاریں آجاتی ہیں، بااَخلاق مُبَلِّغ نئے اِسلامی بھائیوں کو بآسانی مَدَنی ماحول سے وابستہ کر سکتا ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ ایک کامیاب ذِمَّہ دار کہلاتا ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ کو اِنفِرادی کوشش میں کسی خاص پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، بااَخلاق مُبَلِّغ کی اِنفِرادی کوشش کی بَرَکت سے گناہگاروں کو توبہ کی توفیق اور غیر مُسلموں کو اِسلام کی دَولت نصیب ہو جاتی ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ نفرتوں کی دِیوار ختم کرکے **محبتوں کی فضا** قائم کر سکتا ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ **بچھڑوں کو مِلا** سکتا ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ **رُوٹھوں کو منا** سکتا ہے، بااَخلاق مُبَلِّغ آپس کے فاصلوں کو مِٹا کر **محبت بھرا ماحول** بنا سکتا ہے، اَلْغَرَض اچھے اَخلاق کثیر فوائد کے حُصول کا ذَرِیعہ ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم نَرمی اور اچھے اَخلاق کو اپنے کردار کا حصّہ بنائیں مگر یاد رکھئے! یہ ضروری نہیں کہ ہم کسی سے مسکرا کر ملیں تو وہ بھی خندہ پیشانی سے ہمارا اِستقبال کرے بلکہ ممکن ہے مخاطب ہماری مسکراہٹ (Smile) کو طَنز سمجھ کر غُصّے میں آجائے اور بداَخلاقی سے پیش آئے لہٰذا ایسے موقع پر اللہ پاک کا یہ فرمان پیشِ نظر رکھنا چاہیے چُنانچہ پارہ 24 سورۂ حٰمٓ السَّجْدَۃ کی آیت نمبر 34 میں ہے:

وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّیِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾

(پ ۲۴، حمٓ السجدۃ، آیت: ۳۴)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور نیکی اور بدی برابر نہ ہو جائیں گی اے سُننے والے بُرائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اُس میں دُشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

صَدرُالاَفاضِل حضرت علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بُرائی کو بھلائی

سے ٹالنے کا طریقہ بتاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: **مَثَلًا غُصّے کو صَبْر سے، جَہل** (لاعلمی) کو **حِلْم** (بُردباری) سے، **بدسُلوکی کو عَفو** (ودرگزر) سے کہ اگر کوئی تیرے ساتھ بُرائی کرے **تُو مُعاف کر۔اِس خَصلت** (عادت) **کا نتیجہ یہ ہو گا کہ دُشمن دوستوں کی طرح مَحبّت کرنے لگیں گے۔** (خزائنُ العرفان، ص۸۸۴)

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی ہماری تربیت کرتے ہوئے، نصیحت کے مدنی پھول عنایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا　　رہے گا سدا خُوشنُما مَدَنی ماحول
تُو غُصّے جھڑکنے سے بچنا وگرنہ　　یہ بدنام ہو گا تِرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان ہوں یا غیر مسلم سبھی اِس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ اِسلام اچھے اَخلاق اور نَرمی کی بدولت پھیلا ہے، آج پوری دنیا میں جو ہمیں اسلام کا حَسِین گلشن لہلہاتا نظر آرہا ہے اس میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **اَخلاقِ کریمہ** اورآپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت سے صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن اور اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن کے اَخلاق اور نرمی کا بہت بڑا عمل دخل ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج بھی اچھے اَخلاق کی بَرَکتوں سے بے شمار غیر مسلم اسلام کی دَولت سے سَرفراز ہورہے ہیں جبکہ شرابیوں، سُود خوروں، والِدَین کے نافرمانوں، بدکاروں، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے کے شیدائیوں، فیشن پرستوں، ایک دوسرے کے خُون کے پیاسوں، مُعاشَرے کے ناسُور سمجھے جانے والوں، بدعقیدہ لوگوں اور طرح طرح کے گُناہوں میں مبتلا رہنے والوں کی زندگیوں میں حقیقی معنٰی میں مَدَنی اِنقلاب بَرپا ہونے کا سِلْسِلہ جاری ہے۔ آیئے! اچھے اَخلاق

کی بَرَکتوں پر مُشْتَمِل ایک اِیمان اَفروز حکایت سُنتے ہیں چنانچہ

شَرابی کی توبہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا اِمام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **"اِحیاءُ الْعُلُوم"** میں نَقْل کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا محمد بن زَکَرِیّا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار میں اِبنِ عائِشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضِر ہوا، آپ نَمازِ مغرِب کے بعد مسجِد سے گھر کی جانِب روانہ ہوئے، راستے میں ایک قُریشی نوجوان نشے میں دُھت نظر آیا، اُس نے ایک عورَت کے ساتھ نازیبا حَرَکت کی، عورَت چِلّائی، لوگ اُس نوجوان پر ٹُوٹ پڑے، حضرت سَیِّدُنا اِبنِ عائِشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے پہچانا اور لوگوں سے چُھڑا کر شَفْقَت کے ساتھ سینے سے لگالیا، اپنے گھر لائے اور اُسے سُلا دیا۔ جب وہ جاگا تو اُس کا نَشہ اُتر چکا تھا۔ اُسے نشے کے دَوران ہونے والے قِصّے اور پِٹائی کا معلوم ہوا تو مارے شَرم کے رو پڑا اور جانے لگا۔

حضرت سَیِّدُنا اِبنِ عائِشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے نہایت نَرمی کے ساتھ نیکی کی دعوت دی اور اِحساس دِلایا کہ بیٹا! آپ تو قُریشی ہیں، آپ کی خاندانی شَرافت مرحبا! یہ تو غور فرمایئے کہ آپ کس عظیم ہستی کی اَولاد ہیں! بیٹا! اللہ پاک سے ڈریئے اور ہمیشہ کے لئے شراب نوشی اور دیگر گناہوں سے تَوبہ کر لیجئے۔ وہ نَوجوان اِس پیار بھری نیکی کی دعوت سے پانی پانی ہو گیا (یعنی بہت شرمندہ ہوا) اور اُس نے رو رو کر تَوبہ کی۔ شراب (Wine) اور دیگر گناہوں کے قریب نہ جانے کا عہد کیا۔ آپ نے شَفْقَت سے اُس کا ماتھا چُوما اور خوب حَوصَلہ اَفزائی فرمائی۔ وہ بے حد مُتَاَثِّر ہوا، آپ کی صُحبت میں رہنے لگا اور اَحادیثِ مبارَکہ لکھنے پر مامُور ہو گیا۔ (اِحیاءُ العلوم، ۲/۲۱۱ ملتقطاً)

آیئے! بارگاہِ رِسالت میں فریاد کرتے ہیں:

نعمتِ اَخلاق کر دیجے عطا یہ کرم یا مُصطفٰے فرمایئے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نیکی کی دعوت دینے کا اَنداز کس قدر شاندار تھا اور آپ راہِ حق سے بُھولے بھٹکے مسلمانوں کی اِصلاح کے مقدّس جذبے سے سَرشار تھے چنانچہ جب آپ نے ایک شَرابی کو لوگوں سے پِٹتا ہوا مُلاحَظہ فرمایا تو اُسے چُھڑوا کر اپنے گھر لائے اور جب اُس کا نَشہ اُترا تو اِنتہائی نَرمی سے نصیحتوں کے مَدنی پُھول ارشاد فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے میٹھے بول، شفقت بھرے اَنداز اور اچھے اَخلاق نے اُس شرابی کے دل پر اِس قدَر گہرا اَثر کیا کہ وہ شراب نوشی اور دیگر گناہوں سے تائب ہو کر حضرت سَیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبت میں رہ کر حدیثِ پاک کی خدمت میں مشغول ہو گیا۔ اگر حضرت سَیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اُس پر ٹُوٹ پڑتے اور اُس کی پٹائی میں شریک ہو جاتے، اُس پر سختی فرماتے یا بد اَخلاقی سے پیش آتے تو ذرا سوچئے! کیا اِس کے بعد اُس شخص پر آپ کی اِنفِرادی کوشِش اور نصیحتوں کا کوئی اَثر ہوتا؟ کیا وہ اپنے گناہوں سے باز آجاتا؟ کیا اُس کی اِصلاح کا سامان ہو پاتا؟ کیا گناہوں سے سچی تَوبہ کا ذہن بنتا؟ کیا اُس کی زِندگی (Life) میں حقیقی معنٰی میں مَدنی اِنقلاب برپا ہوتا؟۔ یقیناً ہرگز نہیں! تو اگر ہم چاہتے ہیں کہ معاشَرے میں سُنّتوں کی مدنی بہاریں آجائیں، بُرائی کے اڈّے وِیران اور مسجدیں آباد ہو جائیں، مَدنی قافلوں کی دُھومیں مچ جائیں، مسلمان اللہ کریم اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی حقیقی فرمانبرداری اِختیار کر کے اِس مَدنی مقصد کو اپنانے والے بن جائیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ"** تو ہمیں چاہئے کہ جو مسلمان نمازوں

اور سُنّتوں سے دُور ہیں یا مختلف گناہوں میں مشغول ہیں اُنہیں پیار و مَحبَّت، نَرمی و شَفْقَت کے جام پلائیں اور اچھے اَخلاق کے ذَرِیعے اُنہیں مدنی ماحول سے قریب کرنے کی کوشش کریں۔

اچھے بُرے اخلاق کا نتیجہ

ایک بُزرگ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اچھے اَخلاق اَجْنَبِی کو اپنا بنادیتے ہیں اور بُرے اَخلاق اپنوں کو اَجْنَبِی بنادیتے ہیں۔ (دِین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص۲۶۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کُتُبِ اَحادیث اچھے اَخلاق کے فضائل سے مالا مال ہیں۔ آیئے! بطورِ تَرغیب 4 اَحادیثِ مبارَکہ سُنئے اور جُھومئے:

(1) **فرمایا:** تم لوگوں کو اپنے اَموال سے خُوش نہیں کرسکتے، لیکن تمہاری خَنْدہ پیشانی اور خُوش اَخْلاقی اُنہیں خُوش کرسکتی ہے۔ (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۲۵۳، حدیث: ۸۰۵۴)

(2) **فرمایا:** قِیامت کے دن بندۂ مومن کے میزانِ عمل میں اچھے اَخْلاق سے زِیادہ وزنی کوئی عمل نہیں ہوگا۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجآء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۳، حدیث: ۲۰۰۹)

(3) **فرمایا:** ایمان میں زِیادہ کامِل وہ مومنین ہیں، جن کے اَخْلاق زِیادہ اچھے ہوں۔ (ابوداود، کتاب السنة، باب الدلیل... الخ، ۴/۲۹۰، حدیث: ۴۶۸۲)

(4) **فرمایا:** میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور قِیامت کے دن مجھ سے قریب تَر وہ لوگ ہوں گے، جن کے اَخْلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، ماجاء فی معالی الاخلاق، ۳/۴۰۹، حدیث: ۲۰۲۵)

اَخْلاق ہوں اچّھے مِرا کِردار ہو سُتھرا   محبوب کا صَدْقہ تُو مجھے نیک بنا دے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اچھے اَخلاق کی کیسی بَرَکتیں ہیں کہ اچھے اَخلاق سے لوگ خوش ہوتے ہیں، اچھے اَخلاق بروزِ قِیامت میزانِ عمل میں سب سے زیادہ وزنی ہوں گے، اچھے اَخلاق والے کامِل مومِن ہیں، اچھے اَخلاق والوں کو بروزِ قِیامت قُربِ مُصْطَفٰے نصیب ہوگا۔ اچھے اَخلاق کے اِس قَدَر فضائل وبَرَکات سُن کر اُمّید ہے کہ ہمارا بھی اچھے اَخلاق اپنانے کا ذِہن بنا ہو گا مگر سُوال یہ ہے کہ اچھے اَخلاق سے کیا مُراد ہے؟ تو آیئے سُنتے ہیں کہ اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟ چُنانچہ

اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟

ایک شخص نے نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سے اچھے اَخلاق کے مُتَعَلِّق سُوال کیا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کے سامنے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوت فرمائی:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۹۹) ترجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہِلوں سے مُنہ پھیر لو۔

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا مولیٰ مُشْکِل کُشا، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں اگلوں اور پچھلوں کے بہترین اَخلاق کے مُتَعَلِّق تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی، ضرور اِرشاد فرمایئے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو تمہیں مَحْرُوم کرے تم اُسے عَطا کرو، جو تم پر ظُلم کرے تم اسے مُعاف کر دو اور جو تم سے تَعَلُّق

توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو۔[1]

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: خُوش مزاجی سے مُلاقات کرنا، خُوب بھلائی کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینا، اچھے اَخلاق میں سے ہے۔[2]

ہو اَخلاق اچّھا ہو کِردار سُتھرا مُجھے مُتَّقِی تُو بنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھے اَخلاق کی بَرَکتوں میں سے ایک بَرَکت یہ بھی ہے کہ جس کی شَخصِیَّت اچھے اَخلاق کی خُوبی سے آراستہ ہوگی وہ اُسی قَدَر تَرَقّی کی منزِلیں طے کرتا اور خوب فائدے سمیٹتا ہے۔ اِس بات کو یُوں سمجھئے کہ بعض دکانداروں کی دُکانوں پر گاہکوں کا بے حد رَش رہتا ہے اور کثیر لوگ اُن کی دُکانوں کا رُخ کرتے اور خریداری کرتے ہیں، اُن کی کامیاب دُکانداری کا ایک راز یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنے گاہکوں سے نہایت اچھے اَخلاق سے پیش آتے ہیں، اُنہیں چائے، بسکٹ اور ٹھنڈے مشروبات (Cold Drink) وغیرہ پیش کرتے ہیں، گاہک ایک چیز دِکھانے کا مطالبہ کرے تو وہ 10 چیزیں اُس کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اَلْغَرَض گاہک (Customer) کے ساتھ اُن کا اَخلاق اِس قدر اچھا ہوتا ہے کہ وہ خریداری کئے بغیر نہیں جاتا، بالفرض کوئی گاہک دُکان دار کے ساتھ بد سُلوکی بھی کر جائے تو دُکاندار اُسے خندہ پیشانی سے برداشت کرلیتا ہے اور گاہک نہیں ٹُوٹنے دیتا۔ اب ذرا ہم اپنا اِحتساب کریں کہ کیا نئے اسلامی بھائیوں پر اِنْفِرادی کوشش کے دوران ہمارا اَنداز بھی ایسا میٹھا میٹھا ہوتا ہے؟ کیا اسلامی بھائیوں سے ملاقات کے وَقْت ہمارے چہرے پر بھی مسکراہٹ ہوتی

---

[1] ...شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۲۲۱/۶، حدیث: ۷۹۵۶

[2] ...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۴۰۴/۳، حدیث: ۲۰۱۲

ہے ؟ کیا ہم نیکی کی دعوت دیتے وَقْت کوئی تحفہ مثلاً مکتبۃُ المدینہ کارِسالہ پیش کرتے ہیں؟ کیا ہمارے اَخلاق سے مُتَاَثِّر ہو کر بھی آج تک کوئی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوا یا کسی بگڑے ہوئے شخص کو تَوبہ کی تَوفیق نصیب ہوئی؟ کیا ہم نے کبھی اپنے اُوپر سختی کرنے والوں کی سختی کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا یا مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِینٹ کا جواب پتّھر سے دے کر نادانی بھرا سُلوک کیا؟ ہمارے اَخلاق تو اتنے پیارے ہونے چاہئیں کہ دیکھنے والوں کی زبانوں پر بے ساختہ جاری ہو جائے کہ غلامانِ رَسُول کے اَخلاق کا یہ عالَم ہے تو پھر رَسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کے اَخلاق کا عالَم کیا ہو گا۔ یاد رکھئے! اچھے اَخلاق کی بَرَکتیں صِرف بااَخلاق لوگوں تک ہی مَحدود نہیں رہتیں بلکہ اَولاد کو بھی اِس کے فوائد حاصل ہوتے ہیں، چُنانچہ

والد کے اچھے اَخلاق کی بدولت بیٹی کی رہائی!

رَسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس قَبِیْلَۂ طَیِّء کے قیدی لائے گئے تو ایک قیدی لڑکی نے کھڑے ہو کر عَرْض کی: اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اگر آپ بہتر سمجھیں تو مجھے آزاد فرما دیں اور قبائلِ عَرَب کو مجھ پر نہ ہنسائیں کیونکہ میں اپنی قوم کے سردار حاتِم طائی کی بیٹی ہوں اور بے شک میرا باپ (Father) اپنی قوم کی حمایت کرتا، قیدیوں کو آزاد کرتا، بھوکوں کو سیر کرتا، کھانا کھلاتا، سلام کو عام کرتا اور کسی ضرورت مند کو کبھی واپس نہیں لوٹاتا تھا۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اے لڑکی! یہ (تو) سچّے اِیمان والوں کی صِفَت (خوبی) ہے۔ اگر تیرا باپ مسلمان ہوتا تو ہم ضرور اُس کے لئے رحمت کی دعا کرتے۔ (پھر اِرْشاد فرمایا:) اِس لڑکی کو آزاد کر دو کیونکہ اِس کا باپ اچھے اَخلاق کو پسند کرتا تھا اور اللہ کریم بھی اچھے اَخلاق کو پسند فرماتا ہے۔ اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! جنّت میں صرف اچھے اَخلاق والا ہی داخل ہو گا۔ (نوادر الاصول، الاصل الثانی والتسعون والمائۃ،

۲/۲۷، حدیث: ۱۰۰۱ ملتقطاً)

مِرے اَخلاق اچھے ہوں مِرے سب کام اچھے ہوں بنا دو مجھ کو تم پابندِ سُنّت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃُ المدینہ بالِغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ربِّ کریم اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اچھے اَخلاق کس قدر پسند ہیں کہ حاتِم طائی جو ایک غیر مسلم تھا لیکن اُس کے اچھے اخلاق کی وجہ سے اُس کی بیٹی کو غلامی سے نجات مل گئی۔ ذرا سوچئے کہ اب جو مسلمان اچھے اَخلاق کی دَولت سے مالا مال ہو گا تو اُسے اور اُس کی اَولاد کو اِس کی کیسی کیسی بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں اچھے اخلاق اپنانے اور اُس پر ہمیشگی اِختیار کرنے کا مدنی ذِہن عطا کرتا ہے، لہٰذا بد اَخلاقی سے پیچھا چھڑانے اور اچھے اَخلاق کے زیور سے آراستہ ہونے کے لئے 12 مَدَنی کاموں میں مشغول ہو جائیے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدرسۃُ المدینہ بالِغان"** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔

❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے ❁ مدرسۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے ❁ مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیَسّر آتی ہے۔ ❁ مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے سُننے کی سعادت ملتی ہے ❁ مدرسۃُ المدینہ بالغان کی بَرَکت سے علمِ دین کی دَولت نصیب ہوتی ہے ❁ مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی انعامات پر عمل کا جذبہ ملتا ہے ❁ مدرسۃُ المدینہ

بالغان کی بَرَکت سے **اچھے اَخلاق** اپنانے کا موقع ملتا ہے ❀ مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب میسّر آتا ہے اور مسجد میں بیٹھنا ربِّ کریم کو کس قَدَر پسند ہے اِس کا اَندازہ اِس حدیثِ پاک سے لگایئے چُنانچہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو مسجد سے مَحبَّت کرتا ہے اللہ پاک اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، ۱۳۵/۲، رقم: ۲۰۳۱)

آیئے! مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

بدنگاہی کی عادت سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سُننے اور بدنگاہی کرنے کے عادِی تھے جبکہ نمازوں کی پابندی کا بھی ذِہن نہ تھا۔ اِتّفاق سے ایک مرتبہ اُن کی ملاقات سفید لباس (White dress) زیبِ تَن کیے سبز سبز عمامہ سجائے ایک اسلامی بھائی سے ہوئی، اُنہوں نے اِنْفِرادی کوشِش کرتے ہوئے اُنہیں مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں شِرکت کی دعوت دی، اُنہوں نے دعوت قبول کرتے ہوئے مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا شُروع کردیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) کی بَرَکت سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکت اُن کا معمول بَن گیا، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرِید بھی ہوگئے۔ نمازی اور مسجد میں دَرْس دینے والے بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ چکے اور اپنے گھر والوں پر بھی اِنْفِرادی کوشِش کرتے ہوئے اُنہیں بھی نمازی بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول

سَنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶تا۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن نے اپنے اَخلاق کی بدولت جس طرح بُھولے بھٹکے لوگوں کی اِصلاح کا فَریضہ سَر اَنجام دِیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِصلاحِ اُمّت اور نیکی کی دعوت کا یہ مُبارَک سِلْسِلہ اب بھی جاری و ساری ہے اور آج کے اِس پُرفِتَن دور میں بھی ایسی کئی نیک ہستیاں اِس دُنیا میں جلْوہ گر ہیں کہ جِن کے عُمدہ اَخلاق کی بَرَکت سے بے شُمار لوگوں کی اِصلاح ہوئی اور غیر مسلموں (Non muslims) نے اِسلام قَبول کیا۔ اِنہی ہستیوں میں سے پندرھویں صَدِی کی عظیم عِلْمی و رُوحانی شَخصِیَّت، شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابَرَکات بھی ہے کہ جِن کی شب و روز کوششوں اور عُمدہ اَخلاق کی بدولت کثیر لوگوں کی زِندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو چکا ہے۔ **جی ہاں!** اس کی مثال اگر اپنی آنکھوں سے دیکھنی ہو تو دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول دیکھ لیجئے، دُنیا بھر کے ہر ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات و مدنی مذاکرہ اجتماعات میں جمع ہونے والے ہزاروں عاشقانِ رسول کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر اِس بات کی دلیل ہے کہ یہ کسی عظیم ہستی کا فیضان ہے۔ جی ہاں! میں قربان جاؤں، **امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی کے اَخلاقِ کریمہ** پر، یہ یقیناً **فیضانِ اَخلاقِ مصطفےٰ** ہے کہ امیرِ اہلسنت **بانی دعوتِ اسلامی** کے ہاتھوں ایسے نہ جانے کتنے لوگوں نے **گناہوں سے توبہ** کی ہے کہ جو کل تک تو معاشرے کے دُھتکارے ہوئے کہلاتے تھے، لیکن آج ان کو امیرِ اہلسنت کے **دامنِ شفقت** نے چھپایا ہوا ہے، آپ کے **اعلیٰ حُسنِ اخلاق کی مبارک کِرنیں**

جب کسی بے نمازی پر پڑیں تو اُسے نہ صرف نمازی بنا دیا بلکہ **اِمامت** کے **مُصلّے** پر کھڑا کر دِیا، جس کو خود دُرست قرآنِ کریم پڑھنا نہیں آتا تھا، آپ کے **اعلیٰ حُسنِ اخلاق** کی مہک نے اُسے **قاری** بنا دِیا، جو کل تک علمِ دِین سیکھنے سے محروم تھا، آپ کے **اعلیٰ حُسنِ اخلاق** کی خوشبوؤں نے اُس کے ذہن کو بھی معطر و معنبر کیا اور کسی کو **مُفتی** تو کسی کو **شیخ الحدیث** بنا دِیا۔جی ہاں! **امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی** کے **اَخلاقِ کریمہ** کو سلام پیش کرتے ہوئے ایک عالمِ دِین نے کیا خوب کہا!!!

مسلک کا تُو اِمام ہے اِلیاس قادری — تدبیر تیری تام ہے الیاس قادری
امریکہ، یُورپ،ایشیاء ، افریقہ ہر زمیں — کرتی تجھے سلام ہے الیاس قادری
فکرِ رضا کو کر دیا عالَم پہ آشکار — یہ تیرا اُونچا کام ہے الیاس قادری
سنّت کی خوشبوؤں سے زمانہ مہک اُٹھا — فیضان تیرا عام ہے الیاس قادری
تنہا چلا تُو ساتھ تِرے ہو گیا جہاں — میٹھا تیرا کلام ہے الیاس قادری

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے **اعلیٰ اَخلاقِ کریمہ** کا صدقہ ہمیں بھی نصیب فرمائے، **اے کاش!** ہماری جھاڑنے کی عادت چھُوٹ جائے، **نرمی نرمی اور نرمی** نصیب ہو اور ہمارا کلام بھی نرم اور میٹھا ہو جائے۔

آیئے! اِس وَلیِ کامِل کے اَخلاق سے مُتاثِّر ہو کر دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے والے ایک اسلامی بھائی کی مَدَنی بہار سُنئے اور اِس سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پھُولوں کو اپنے دِل کے مَدَنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے چُنانچہ

کمالِ ضَبط کا مظاہرہ!

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع دعوتِ اسلامی کے اَوَّلین مَدَنی مرکز **"گلزارِ حبیب مسجد"** گلستانِ شفیع اوکاڑوی (سولجر بازار) بابُ المدینہ کراچی میں ہوتا تھا۔ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِجتماع میں شِرکت کے لئے اسلامی بھائیوں کے ساتھ جب سِنیما (سِنے۔ما) گھر کے قریب سے گزرے تو ایک نوجوان جو فِلْم کا ٹکٹ لینے کی غَرَض سے قِطار میں کھڑا تھا اُس نے (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) بُلند آواز سے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو مخاطب کر کے کہا: "مولانا بڑی اچھی فلم لگی ہے آکر دیکھ لو۔" اِس سے پہلے کہ آپ کے ہمراہ اسلامی بھائی جذبات میں آکر کچھ کرتے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بُلند آواز سے اُسے سلام کیا اور قریب پہنچ کر بڑی ہی نَرمی کے ساتھ اِنْفِرادی کوشِش کرتے ہوئے اِرْشاد فرمایا: بیٹا! میں فلمیں نہیں دیکھتا البتّہ آپ نے مجھے دعوت پیش کی تو میں نے سوچا کہ آپ کو بھی دعوت پیش کروں! ابھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گلزارِ حبیب مسجد میں سُنّتوں بھرا اِجتماع ہو گا، آپ سے شرکت کی درخواست ہے، اگر آپ ابھی نہیں آسکتے تو پھر کبھی ضرور تشریف لائیے گا۔ پھر آپ نے اُسے ایک عطر (Perfume) کی شیشی تحفے میں پیش کی۔ چند سالوں بعد اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں سُنّتوں کے عامِل ایک اسلامی بھائی سَبز عمامہ سجائے حاضِر ہوئے اور کچھ اِس طرح سے عَرض کی، حُضور! چند سال قَبْل ایک نَوجوان نے آپ کو (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) فلم دیکھنے کی دعوت دی تھی اور آپ نے کمالِ ضَبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے ناراض ہونے کے بجائے اِجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی تھی وہ نوجوان میں ہی ہوں۔ میں آپ کے عظیم حُسنِ اَخلاق سے بے حد مُتَأَثِّر ہوا اور ایک دن اِجتماع میں آگیا، پھر آپ کی نَظرِ کرم ہو گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں گناہوں سے تَوبہ کر کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ (تعارفِ امیر اہلسنت، ص ۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا اِنْفِرادی کوشش کرنے کا طریقہ بھی کتنا پیارا تھا! اگر آپ اُس نادان کی نامناسِب حَرَکت پر غُصّے میں آجاتے اور کوئی سخت بات کہہ دیتے تو کبھی بھی ایسے مَدَنی نتائج بر آمد نہ ہوتے، لہٰذا اگر ہم بھی اِصلاحِ اُمّت کا درد اپنے سینے میں رکھتے ہیں تو **اچھے اَخلاق، عاجِزی، صَبْر اور نَرمی** کو اپنی طبیعت میں شامل کرلیں کیونکہ بُرے اَخلاق عمل کو بھی خراب کردیتے ہیں جیسا کہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اچھے اخلاق گناہ کو اِس طرح پگھلا دیتے ہیں جس طرح پانی برف کو پگھلا دیتا ہے اور بُرے اخلاق عمل کو ایسے خراب کرتے ہیں جیسے سِرکہ شہد (Honey) کو خراب کردیتا ہے۔ (معجم کبیر، ۱۰/ ۳۱۹، حدیث: ۱۰۷۷۷)

آیئے! بُرے اَخلاق کے چند **دِینی اور دُنیوی نُقصانات** کے بارے میں سُنتے ہیں چُنانچہ

بداَخلاقی کے دِینی و دنیوی نُقصانات

❀ بداَخلاقی نَحوست ہے، ❀ بداَخلاقی خُود بھی بدعَمَلی ہے اور بہت سی بدعَمَلیوں کا ذَرِیعہ ہے۔ مرآۃ المناجیح، ۶/ ۴۳۶) ❀ جُھوٹ، خِیانت، وعدہ خِلافی سب بداَخلاقی کی شاخیں ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۴۳۶) ❀ بداَخلاقی آپس کے اِختلاف کا باعث ہے۔ (احیاء العلوم، ۲/ ۵۶۹ بتغیر قلیل) ❀ بداَخلاقی آپس میں بُغض و حَسَد اور جُدائی پیدا کرتی ہے۔ (احیاء العلوم، ۲/ ۵۶۹) ❀ بداَخلاقی سے رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پناہ طَلَب فرمائی۔ (ابو داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذة، ۲/ ۱۳۰، حدیث: ۱۵۴۶ ماخوذاً و مفهوماً) ❀ بداَخلاقی و بدزبانی سے اللہ پاک ناراض ہوتا ہے، ❀ بداَخلاقی کے سبب گاہک دُکاندار کے پاس آتے ہوئے ہچکچاتے ہیں، ❀ بداَخلاقی بُرا شگون ہے۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الباب الثانی ... الخ، الجزء ۳، ۲/ ۱۷۸،

حدیث:۷۳۴۳) ❁ بد اَخْلاقی اگر اِنسانی شکل میں ہوتی تو وہ (بہت) بُرا آدمی ہوتا۔(کنز العمال،کتاب الاخلاق، الفصل الاول،الجزء الثالث ۳، ۱۷۸/۲، حدیث: ۷۳۵۱) ❁ اللہ پاک کے نزدیک سب سے بڑی بُرائی بُرے اَخْلاق ہیں۔(جامع الاحادیث، ۱۹/ ۴۰۶،حدیث: ۱۴۹۲۲ ملخصاً) ❁ بے شک بے حیائی اور بد اَخْلاقی کا اسلام کی کسی چیز سے کوئی تَعَلُّق نہیں۔(مسند احمد،مسند البصریین،حدیث ابی عبد الرحمن،۷/ ۴۳۱،حدیث: ۲۰۹۹۷)

❁ بد اَخْلاقی نیکی کی دعوت میں بہت بڑی رُکاوٹ ہے، ❁ بد اَخْلاقی سے بسا اَوقات میاں بیوی میں طَلَاق کی نَوبَت آجاتی ہے، ❁ بد اَخْلاقی کی نَحوست سے گھر کا سُکون بَرباد ہوجاتا ہے ❁ بد اَخْلاقی کی نحوست سے کوئی عاشقِ رسول بلکہ پورا خاندان دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے دُور ہوسکتا ہے۔ ❁ بد اَخْلاقی کی نحوست دو خاندانوں میں جُدائی ڈال دیتی ہے۔ ❁ بد اَخْلاقی کی نحوست قریب ہونے والوں کو دُور کر دیتی ہے ❁ بد اَخْلاق ایک گُناہ سے تَوبہ کرتا ہے تو اُس سے بد تَر گُناہ میں گِرِفتار ہوجاتا ہے۔(جامع الاحادیث للسیوطی، قسم الاقوال، ۳۷۵/۲، حدیث: ۶۰۶۴) ❁ بد اَخْلاق شخص کو بارہا ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اَلْغَرَض بد اَخْلاقی کثیر بُرائیوں کا مجموعہ اور دُنیا و آخِرت میں ہلاکت و بَربادی کا سبب ہے۔اللہ کریم سب مسلمانوں کو بُرے اَخْلاق کی نَحوست سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مُسکرا کر سب سے مِلنا دل سے کرنا عاجِزی　　بھاگتے ہیں سُن لے بد اَخْلاق اِنساں سے سبھی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بد اَخْلاقی کے **دِینی و دُنیوی نُقصانات** کے بارے میں سُنا، اے کاش! اِنہیں سُن کر ہمارے دل میں بھی اِس سے نفرت پیدا ہوجائے اور ہمارا توبہ کا ذِہن بھی بن جائے۔ آیئے! اب ہم اچھے اَخْلاق کا پیکر بننے کے لئے 14 **طریقے** سُن کر اُن پر عمل کی نِیَّت بھی کرتے ہیں:

اَچھے اَخلاق کی عادت بنانے کے طریقے

(1) اچھے اَخلاق کا پیکر بننے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں گِڑگڑائیے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے اَشکبار آنکھوں سے بُرے اَخلاق سے نجات کی دُعا مانگئے، (2) اچھے اَخلاق کے فضائل اور بُرے اَخلاق کے نُقصانات پر مُشْتَمِل اَحادیث و رِوایات، واقعات اور اَقوالِ بُزرگانِ دِین کو باربار پڑھئے اور سنئے، (3) دِن کا اکثر حِصَّہ خاموشی اِختیار کیجئے اور حتَّی الاِمکان لکھ کر یا اِشارے سے گفتگو کی عادت بنائیے، (4) پابندی کے ساتھ تلاوتِ قرآن مع ترجمۂ قرآن کنزُالایمان اور اِس کے ساتھ تفسیر خزائنُ العرفان یا نورُالعرفان یا صراطُ الجنان کا مُطالعہ کرنے کا معمول بنالیجئے، (5) بُرے لوگوں کی صحبت سے بچتے رہئے، (6) دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے اور 12 مَدَنی کاموں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیجئے، (7) دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماعات اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عِلْم و حکمت سے بھرپور مَدَنی مذاکروں میں پابندی کے ساتھ اوّل تا آخر شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، (8) دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول کے ہمراہ یکمشت 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں 1 ماہ اور عُمر بھر ہر ماہ 3 دن کے مَدَنی قافِلوں میں سفر اور روزانہ فِکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کیجئے، (9) دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے فَیضانِ فرض عُلوم کورس، کِردار ساز کورس یعنی **"اِصلاح اعمال کورس، 12 مدنی کام کورس، فیضانِ نماز کورس، مَدَنی تربیتی کورس"** کرلیجئے، (10) مَدَنی چینل پر نشر ہونے والے علمِ دِین کی خوشبوؤں سے مالامال مُختلف سلسلے دیکھتے رہئے (11) کسی پیرِ کامِل کا دامَن مضبوطی سے تھام لیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ میں پیرِ کامِل کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں لٰہذا ہمیں بھی امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذَرِیعے مُرید ہو کر غوثِ پاک رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غُلاموں میں شامِل ہو جانا چاہئے (12) دعوتِ اسلامی کے تحت قائم شُعبہ جات میں سے کسی شعبے میں اپنی خدمات پیش کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِن طریقوں پر عمل کی بَرَکت سے بُرے اَخلاق کا خاتِمہ ہو گا اور اچھے اَخلاق اپنانے کا ذِہن بنے گا۔(13) رسائل **"حُسنِ اَخلاق، اِحترامِ مُسلم اور میٹھے بول"** کا مطالعہ کیجیے۔(14) اِحیاء العلوم سے **"حُسنِ اخلاق کا بیان"** کا مطالعہ کیجئے۔

آیئے! ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ کی بار گاہ میں دُعا کرتے ہیں:

تُو عطا حِلْم کی بھیک کر دے میرے اَخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۳۸)

مجلس مَدَنی مُذاکرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں خدمتِ دین کے کم و بیش 104 شُعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچا رہی ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس مَدَنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"علم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذَرِیعہ سُوال ہے۔"** کے قَول کو عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے سُوال و جواب کا ایک سِلسِلہ شُروع کیا گیا ہے، جسے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں **"مَدَنی مُذاکرہ"** کہا جاتا ہے۔ عاشِقانِ رسول مَدَنی مُذاکروں میں عقائد و اَعمال، فضائل و مَنَاقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی مَعْلُومات، معاشی و مُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات

(Topics) کے مُتَعَلِّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُنہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نَوازتے ہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ”مجلس مَدَنی مذاکرہ“ کے تحت شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلم و حکمت سے بھرپور مَدَنی پُھولوں کی خُوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کیلئے اِن مَدَنی مُذاکروں کو تحریری رِسالوں، وی سی ڈیز(VCDs)اور میموری کارڈز(Memory Cards) کی صُورت میں پیش کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُسنِ اخلاق کے فضائل اور بداَخلاقی کی نحوستیں سُن کر یقیناً ہمارا ذہن بنا ہوگا کہ آیندہ ہمیں بھی **بااَخلاق** بننا ہے، بداخلاقی سے ہمیشہ کے لیے جان چُھڑانے کی کوشش کرنی ہے۔ بداَخلاقی سے بچنے کے **چند طریقے** بھی ہم نے سُنے، آیئے! ہاتھوں ہاتھ **بداَخلاقی سے نجات کی دُعا** بھی سُن لیتے ہیں بلکہ ہوسکے تو اِس دُعا کو یاد کرلینا چاہیے تاکہ ہم بار بار یہ دُعا مانگتے رہیں اور اِس دُعا کی برکت سے ہمیں حُسنِ اخلاق کی دولت نصیب ہوجائے۔ **وہ دُعا یہ ہے:**

بداَخلاقی سے نجات کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ، وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ۔ (ترمذی، احادیث شتی، باب دعاء ام سلمہ، ۵/۳۴۰، حدیث: ۳۶۰۲)

ترجمہ: اے اللہ! میں بُرے اَخلاق، بُرے اَعمال اور بُری خواہشات سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے اچھے اَخلاق کی بَرَکتوں کے مُتَعَلِّق سُنا کہ

❀ اچھے اَخلاق قُربِ مُصْطَفٰے کا ذَرِیعہ ہیں، ❀ اچھے اَخلاق والے کامِل مومِن ہیں، ❀ اچھے اَخلاق

دل جیتنے کا زبردست نُسخہ ہے، ❁ اچھے اَخلاق کی بَرَکت سے گناہوں میں مُبتَلا لوگوں کی اِصلاح کا سامان ہو جاتا ہے، ❁ اچھے اخلاق کی بَرَکت سے غیر مسلموں کو دَولتِ ایمان نصیب ہوتی ہے، ❁ اچھے اخلاق کی بَرَکت سے دِین کا کام خُوب تَرَقّی کرتا ہے، ❁ اچھے اَخلاق کی بَرَکت سے دُشمن بھی دوست بن جاتے ہیں، ❁ اچھے اَخلاق کی بَرَکت سے اِنْفِرادی کوشش میں مشکلات پیش نہیں آتیں، ❁ اچھے اَخلاق کی بَرَکتیں اَولاد کو بھی نصیب ہوتی ہیں۔ اللہ پاک ہمیں بھی اچھے اَخلاق کی لازوال دَولت سے مالامال فرمائے اور بد اَخلاقی سے ہماری حفاظت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

سُنَّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں
نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زُلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے زلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: ❁ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زُلفیں کبھی نصف (یعنی آدھے) کان مبارک تک تو ❁ کبھی کان مبارک کی لَو تک اور ❁ بعض اوقات بڑھ جاتیں

[1] ... مشکاة المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

تو مبارَک شانوں یعنی کندھوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتیں۔(الشمائل المحمدیۃ، ص۳۵،۳۴،۱۸)۔ ❁ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے، بعض صوفی بننے والے لمبی لمبی لٹیں بڑھالیتے ہیں جو اُن کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گُوندھتے ہیں یا جُوڑے (یعنی عورتوں کی طرح بال اکٹّھے کر کے گُدّی کی طرف گانٹھ) بنالیتے ہیں یہ سب ناجائز کام اور خِلافِ شَرع ہیں۔(بہارِ شریعت،۳/۵۸۷) ❁ چھوٹی بچیوں کے بال بھی مردانہ طرز پر نہ کٹوایئے، بچپن ہی سے ان کو لمبے بال رکھنے کا ذہن دیجئے۔ ❁ سُنّت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے(ایضاً) ❁ آج کل قینچی یا مشین کے ذَرِیعے بالوں کو مخصوص طرز پر کاٹ کر کہیں بڑے تو کہیں چھوٹے کر دیئے جاتے ہیں، ایسے بال رکھنا سنّت نہیں۔ ❁ وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں اس کے آس پاس کے بال مُونڈنا یا اُکھیڑنا بدعت ہے۔(فتاویٰ ھندیہ،۵/۳۵۸) ❁ داڑھی یا سر میں مہندی لگا کر سونا نہیں چاہئے۔ایک حکیم کے بقول اس طرح مہندی لگا کر سوجانے سے سر وغیرہ کی گرمی آنکھوں میں اُتر آتی ہے جو بینائی کے لئے مُضر یعنی نقصان دِہ ہے۔ ❁ مہندی لگانے والے کی مونچھ، نچلے ہونٹ اور داڑھی کے خط کے کَنارے کے بالوں کی سفیدی چند ہی دنوں میں ظاہر ہونے لگتی ہے جو کہ دیکھنے میں بھلی معلوم نہیں ہوتی لہٰذا اگر بار بار ساری داڑھی نہیں بھی رنگ سکتے تو کوشِش کر کے ہر چار دن کے بعد کم از کم ان جگہوں پر جہاں جہاں سفیدی نظر آتی ہو تھوڑی تھوڑی مہندی لگا لینی چاہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312 صفحات)،120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی**

پھول" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعَہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب خُود داریاں، اور خوش اخلاقیاں آیئے سیکھ لیں، قافلے میں چلو

(وسائل بخشش مرمم، ص٦٧٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، 3 شخص اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے عرض کی گئی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔

(اَلْبُدورُ السّافرة لِلسُّیُوطی، ص ۱۲۹ حدیث ۳۶۶)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش،۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا ❀ گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کے سبب کمر ٹُوٹ گئی

1 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مفتی اسلام ،بہت بڑے عالم، کثرت سے عبادت کرنے والے اور تقویٰ وخوفِ خدا سے مالامال تھے ، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 99 ہجری میں عراق کے شہر کُوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپ علمِ حدیث میں کمال رکھتے تھے، بڑے بڑے علما آپ کے شاگرد تھے۔ آپ نے ساری زندگی دینِ متین کی خدمت فرمائی اور 161 ہجری میں عراق کے شہر بصرہ میں وفات پائی۔ آپ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ کی کمر جوانی ہی میں جھک گئی تھی لوگوں نے کئی مرتبہ اس کی وجہ جاننے کی کوشش کی لیکن آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، آپ کا ایک شاگرد (Student) کافی عرصہ تک کسی موقع کی تلاش میں رہا کہ وہ آپ سے اس کا سبب دریافت کرسکے ، آخر ایک دن اس نے موقع پاکر آپ سے اس بارے میں پوچھ ہی لیا، آپ نے پہلے تو کوئی جواب نہ دیا لیکن پھر اس کے مسلسل اصرار پر فرمایا، میرے ایک استاد جن کا شمار بڑے علماء میں ہوتا تھا اور میں نے ان سے کئی علوم وفنون سیکھے تھے، جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھ سے فرمانے لگے ، اے سفیان! کیا تُو جانتا ہے کہ میرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ میں 50 سال تک مخلوقِ خدا کو ربِ کریم کی اطاعت کرنے اور گناہوں سے بچنے کی تلقین کرتا رہا، لیکن افسوس! آج جب میری زندگی کا چراغ گل ہونے کو ہے اگر اللہ کریم نے مجھے اپنی بارگاہ سے یہ فرماکر نکال دیا کہ تُو میری بارگاہ میں آنے کی اہلیت نہیں رکھتا اپنے اُستاد کی یہ بات سُن کر خوف سے میری کمر ٹُوٹ گئی، جس کے ٹُوٹنے کی آواز وہاں موجود لوگوں نے بھی سُنی اور میں اپنے رَبِّ کریم کے خوف سے آنسو بہاتا رہا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ میرے پیشاب میں بھی خون آنے لگا اور میں بیمار ہوگیا جب بیماری شدت اختیار کرگئی تو میں ایک غیر مسلم حکیم کے پاس گیا، پہلے تو اسے میری بیماری کا پتہ نہ چل سکا پھر اس نے غور سے میرے چہرے کا جائزہ لیا اور میری نبض دیکھی اور کچھ دیر سوچنے کے بعد کہنے لگا، میرا خیال ہے کہ اس وقت مسلمانوں میں اس جیسا نوجوان کہیں نہ ہوگا

کہ اس کا جگر خوفِ الٰہی کی وجہ سے پھٹ چکا ہے۔(حکایات الصالحین، ص ۴۵)

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی مِرا حشر میں ہو گا کیا یا اِلٰہی
تیرے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یا اِلٰہی
گناہوں کے امراض سے نیم جاں ہوں پئے مُرشِدی دے شِفا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم،105)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندوں کے دل ہر وقت خوفِ خدا سے معمور ہوتے ہیں، ان کا اُٹھنا، بیٹھنا چلنا پھرنا الغرض زندگی کے شب و روز فکرِ آخرت میں گزرتے ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ان کے دل مَحَبّتِ الٰہی سے ایسے معمور ہوتے ہیں کہ وہ صرف رَبِّ کریم کی رِضا چاہتے ہیں اور ان کے دلوں میں اللہ پاک کا ایسا خوف ہوتا ہے کہ قِیامت کا ہوشرُبا وہولناک منظر ہر وقت پیشِ نظر رہتا ہے، لیکن افسوس ! آج گناہوں کی نحوست کی وجہ سے شاید خوفِ خدا ہمارے دِلوں سے رُخصت ہو چکا، گویا کہ ہم نے یہ طے کرلیا ہے کہ ہم نہ سدھرے ہیں نہ سدھریں گے قسم کھائی ہے۔ ہمیں ڈرانے کیلئے عذاب پر مشتمل کتنی ہی آیات سنادی جائیں، گناہوں کی وعیدوں پر کتنی ہی حدیثیں بیان کردی جائیں، گناہگاروں کے عبرت ناک انجام کی حکایات سنادی جائیں لیکن ہم عِبرت حاصل نہیں کرتے،اِدھر اُدھر دیکھ کر لاپرواہی سے سنتے ہیں شاید اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ گناہوں کے سبب ہمارے دل اس قدر زَنگ آلود ہوچکے ہیں کہ ہم پر نصیحت(Advice) کی کوئی بات اثر انداز نہیں ہوتی۔یادرکھئے! اگر ہم بے خوف ہو کر اپنی زندگی یُونہی گناہوں میں بسر کرتے رہے تو ایسا نہ ہو کہ

بروزِ قیامت ہمارا حشر بھی ایسے مجرموں کے ساتھ ہو جنہوں نے اپنی زندگی ربِّ کریم اور اس کے پیارے رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی اور نیک اعمال سے دُور رہ کر گزاری ہوگی، ایسے لوگ بروزِ قیامت اللہ پاک کی رحمت سے محروم ہوں گے، گناہوں کی وجہ سے ان کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے، یہ لوگ قیامت کے دن اِدھر اُدھر بھاگتے پھریں گے مگر کوئی ان کا حامی و مددگار نہ ہوگا، چنانچہ اس کیفیت کو پارہ 30 سُوْرَۂ عبس آیت نمبر 33 تا 37 میں یوں بیان کیا گیا ہے:

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَىٕذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ﴿۳۷﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور جورو (بیوی) اور بیٹوں سے ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے۔

یہاں تک کہ ان مجرموں کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا، پارہ 16 سورۂ مریم آیت نمبر 86 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور مجرموں کو جہنّم کی طرف ہانکیں گے پیاسے

ایسے گنہگاروں کو جہنم (Hell) میں دردناک عذاب دیا جائے گا چنانچہ پارہ 11 سورہ یونس آیت نمبر 27 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ كَسَبُوا السَّیِّاٰتِ جَزَآءُ سَیِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَاۙ وَ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌؕ مَا لَهُمْ مِّنَ

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور جنہوں نے برائیاں کمائیں تو برائی کا بدلہ اسی جیسا اور ان پر ذلت چڑھے گی انہیں

مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِیَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾

اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے ٹکڑے چڑھا دیے ہیں وہی دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان آیاتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو دُنیا میں گناہوں میں مُبتلا ہو گا بروزِ قیامت ایسے لوگوں سے ان کے ماں باپ، اولاد، بھائی اور گہرے دوستوں میں سے کوئی بھی ان کا مدد گار نہ ہو گا۔ ایسے بد نصیبوں کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ ایسے مجرموں (Criminals) کا اگر ایمان سلامت نہ رہا تو ان کا ٹھکانا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ بنا دیا جائے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب تو خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے اور مرنے کے بعد گناہگاروں کا حال سُن کر ڈر جانا چاہئے اور پکی سچی توبہ کر کے نیکیوں میں مشغول ہو جانا چاہئے۔ **افسوس صد افسوس!** ہمارے مُعاشرے میں لوگ دن رات دوسروں کے خوف سے تو چُھپ چُھپ کر گناہ کرتے ہیں کہ کہیں میرے دوستوں اور گھر والوں کو نہ معلوم ہو جائے لیکن اُس رَبِّ کریم سے نہیں ڈرتے جو رات کی تاریکی میں بھی ہمارے حال سے ہر وقت باخبر ہے اور گناہ کرتے وقت ہمیں اس بات کا بھی خوف نہیں رہتا کہ بروزِ قیامت تمام اہلِ محشر کے سامنے گناہوں سے بھرپور نامۂ اعمال پڑھ کر ہمیں سنانا پڑے گا جہاں وہ لوگ بھی ہوں گے کہ دنیا میں جن کے دلوں میں ہماری عزت و اہمیت تھی۔ اے کاش! اس وقت کی بدنامی اور شرمندگی سے بچنے کیلئے ابھی سے ہمیں خوفِ خدا کی دولت نصیب ہو جائے۔ اے کاش! ہم گناہوں سے دور رہنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اے کاش! ہم ہر لمحہ نیکیوں میں بسر کرنے والے بن جائیں۔ اے کاش! قیامت کے ہولناک دن کو ہمیشہ یاد رکھنے والے بن جائیں۔ اگر ہمیں خوفِ خدا کی دولت نصیب ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذہن بن جائے گا۔ ہمارے بُزرگانِ دین تو

ایسے تھے کہ دن رات نیکیوں میں بسر کرتے، ان کے جسم(Body) کا ہر ہر حصہ ربِّ کریم کے خوف اور اس کی مَحَبَّت سے سرشار رہتا پھر بھی وہ اپنے اعمال کو کافی نہ سمجھتے اور خوفِ خدا سے خوب آنسو بہایا کرتے تھے، چنانچہ

معلوم نہیں میرا ٹھکانا جنّت ہوگا یا جہنم!

حضرت سَیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مقامِ جبانہ پر حضرت سعدون رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا تو ان سے حال پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: اے مالک! اس شخص کا حال کیا ہوگا جس کی صبح وشام ایسے طویل سفر میں بسر ہو جس میں کوئی سامانِ سفر اور زادِ راہ موجود نہ ہو اور اُسے بندوں کے درمیان عدل وانصاف فرمانے والے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا۔ یہ کہہ کر وہ زور زور سے رونے لگے، حضرت مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، میں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی؟ تو فرمایا: میں دنیا کی حرص پر نہیں رو رہا اور نہ ہی موت کے خوف اور مصیبت نے مجھے رُلایا ہے بلکہ میں تو اپنی زندگی کے اس دن پر رو رہا ہوں جس میں کوئی اچھا عمل نہیں کرسکا، خُدا کی قسم! مجھے تو زادِ راہ کی کمی، کامیابی سے دُوری اور دُشوار گزار گھاٹی(Valley) نے رُلایا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ میں جنّت میں جاؤں گا یا جہنَّم میں۔ حضرت مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، میں نے یہ حکمت بھرا کلام سُن کر کہا: لوگ تو آپ کو مجنوں سمجھتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم بھی دنیا والوں کی طرح دھوکے میں مُبتلا ہوگئے؟ اگرچہ میرے اندر جنّتیوں والی کوئی اور خوبی نہیں لیکن میرے دل، رَگوں، گوشت، خون اور ہڈیوں میں اللہ پاک کی مَحَبَّت سَرایت کرچکی ہے۔ میں اللہ کریم کی مَحَبَّت میں گرفتار ہو کر دیوانہ بن گیا ہوں۔ (حدائق الاولیاء، ۲/۲۲۲)

رہوں مَست و بے خود میں تیری وِلا میں
پِلا جام ایسا پِلا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَبِّ کریم کے خوف سے کس قدرِ گریہ وزاری فرماتے تھے اور دن رات نیکیوں میں مشغول رہنے کے باوجود بھی اپنے اعمال کو کافی نہ سمجھتے تھے، ان نیک لوگوں کی عاجزی وانکساری کی شان بیان کرتے ہوئے کسی نے پنجابی زبان میں کیا خوب کہا ہے:

راتیں زاری کر کر روندے، نیند اَکھیں دی دھوندے
فجریں اَو گنہار کہاندے، سب تھیں نِیویں ہوندے

(یعنی وہ ایسے نیک بندے ہیں جن کی راتیں گریہ وزاری کرتے گزرتی ہیں، جس کے سبب ان کی نیندیں اُڑ جاتی ہیں اس کے باوُجود جب صبح ہوتی ہے تو لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو سب سے بڑھ کر گناہ گار تصوُّر کرتے ہیں۔)

لیکن افسوس! ہماری حالت یہ ہے کہ ایک تو ہم نیک عمل کرتے نہیں اگر کوئی عمل کر بھی لیں تو کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح لوگ مجھے دیکھ لیں تاکہ میری نیک نامی ہو۔ یاد رکھئے! رِیاکاری کے ساتھ کیا جانے والا عمل ہرگز قابلِ قبول نہیں، لہٰذا ہر نیک عمل سے پہلے اپنی نِیَّت پر اچھی طرح غور کرلینا چاہیے کہ اُس سے مقصود رَبِّ کریم کی رِضا ہے یا مال وزَر کا حُصُول یا کوئی اور دُنیاوی فائدہ؟ بدقِسمتی سے آج کل ہماری عِبادات سے اِخْلَاص رُخصت ہوتا جارہا ہے، نماز پڑھتے ہیں تو اس لئے کہ لوگ ہمیں نمازی کہیں۔ صدقہ وخیرات کرتے ہیں تو اس لئے کہ لوگوں میں ہماری سخاوت کے چرچے ہوں۔ حج وعمرہ

کرنے کے بعد یہ خواہش ہوتی ہے کہ لوگ مجھے حاجی صاحب کہہ کر بلائیں۔ گھر میں بات بات پر جھگڑا کریں لیکن باہر والوں سے حُسنِ اخلاق (Politely) سے اس لئے پیش آتے ہیں کہ لوگوں میں بااخلاق مشہور ہو جائیں۔ یادرکھئے! جن نیک کاموں کو زِندگی بھر ہم اپنے لیے توشۂ آخرت اور نَجات کا ذَرِیعہ سمجھتے رہے ایسا نہ ہو رِیاکاری کی وجہ سے یہ سب برباد ہو جائیں اور قیامت کے دن حسرت وندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے۔ آیئے! رِیاکاری کی مذمت پر 2 فرامینِ مصطفٰے سنئے اور اس باطنی مرض سے بچنے کی کوشش بھی کیجئے، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جنّت کی خُوشبو پانچ سو(500) برس کی مُسافت (یعنی دُوری) سے سُونگھی جاسکتی ہے مگر آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرنے والا اُسے نہ پاسکے گا۔(کنزالعمال،کتاب الاخلاق،قسم الاقوال، حرف الراءالریاء، ۲/۱۹۰،جز۳،حدیث: ۷۴۸۹)
2. ارشاد فرمایا: جو شہرت کیلئے عمل کرے گا،اللہ پاک اُسے رُسوا کرے گا،جو دِکھاوے کیلئے عمل کرے گا،اللہ پاک اسے عذاب دے گا۔ (جامع الاحادیث للسیوطی،قسم الاقوال،۷/۴۴،حدیث:۲۰۷۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ ریاکاری کرنے والے بدنصیب کو جنّت کی خوشبو بھی نہیں پہنچے گی۔ ایسے بدعمل کو بروزِ قیامت ذلیل ورُسوا کیا جائے گا اور اسے سخت عذابِ اِلٰہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ یادرہے! ریاکاری سے دنیا میں نیک نامی اور فوائد تو مل سکتے ہیں مگر آخرت میں ایسے عمل کی کوئی جزا نہیں ہوگی۔ لہٰذا اپنے دل سے لوگوں کی تعریفیں سننے کی خواہش نکال دیجئے۔ ہر وقت قبر وحشر کی ہولناکیوں اور جہنّم کی کڑی سزاؤں کو ذہن نشین رکھئے۔ صرف رِضائے الٰہی کیلئے عمل کیجئے اور بُزرگانِ دِین کی سیرت کو زندگی کے ہر گوشے میں اپنے لئے مشعلِ راہ بنایئے،اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس

کی برکت سے خوفِ خدا کی دولت نصیب ہو گی۔ اللہ پاک کے مقرب بندوں کی عملی حالت بیان کرتے ہوئے ایک بزرگ فرماتے ہیں: وہ لوگ (کثرت سے نیکیاں کرنے کے باوجود اس کی خفیہ تدبیر سے) خوف زدہ رہتے اور تم تفریط (یعنی گناہوں میں ڈوبنے کے باوجود) بے خوف رہتے ہو۔ وہ مبارک ہستیاں نیکیوں کے باوجود رویا کرتی تھیں اور تم بے کار رہ کر بھی ہنستے ہو۔ وہ لوگ بیمار رہنے کے باوجود رات بھر (عبادت کے لئے) شب بیداری کرتے اور تم تندرست ہو کر بھی پڑے سوتے رہتے ہو۔ وہ درست راہ چلا کرتے اور تم غضب کی شاہراہوں پر دوڑتے چلے جا رہے ہو۔ (حدائق الاولیاء، ۲/۲۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی آج ہماری عملی حالت بہت خراب ہو چکی ہے، خوفِ خدا ہمارے دلوں سے ختم ہو چکا ہے اور ہم اپنے بزرگوں کے طریقے سے بالکل دُور ہوتے جا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج عورتوں کی آزادی اور عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کے نعرے نے ہماری نوجوان نسل کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ فیشن پرستی اور بے حیائی اس قدر بڑھ چکی ہے، ہر گلی محلے بلکہ گھر گھر میں بے حیائی کے دل سوز نظارے ہیں، مخلوط تعلیمی (Co-Education) اداروں، ہسپتالوں، دفتروں اور تفریح گاہوں میں مردوں اور عورتوں کا اِختلاط (میل جول) عام ہو چکا ہے، اسی میل جول کے سبب **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج ہماری نوجوان نَسل گرل فرینڈ (Girlfriend) اور بوائے فرینڈ (Boyfriend) کے مَنْحُوس چکّر میں پھنس کر کس طرح اپنی شرم وحیا سے ہاتھ دھو بیٹھی ہے یہ کسی پر مخفی نہیں، آج ایک باپ اپنی جوان بیٹی کو خود بازاروں کی رونق بناتا ہے، شوہر اپنی بیوی کو بنا سنوار کر لوگوں کی بد نگاہیوں کا ذریعہ بناتا ہے، بھائی ہے تو وہ اپنی بہن کو بے پردگی سے روکنے کیلئے کوشش تک نہیں کرتا۔

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے

شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۱۱)

شعر کی مختصر وضاحت: اے غافل مسلمان تیرے دن کھیل کُود میں بسر ہوتے ہیں اور راتیں تُو یادِ الٰہی سے غفلت میں گنوا دیتا ہے، نہ تو تجھے خوفِ خدا ہے کہ مرنے کے بعد اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اور نہ ہی اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شرم وحیا آتی ہے کہ بروزِ محشر انہیں بھی مُنہ دکھانا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پہلے جب یہ نَعرہ بُلَند ہوا کہ مرد وعورت شانہ بشانہ چلیں تو اس کی نحوست نے گھر کی چار دیواری میں محفوظ عورت کو باہر لا کھڑا کیا اور اب مَغرِب سے چلنے والا یہ جملہ لیڈیز فرسٹ (Ladies First) یعنی **"پہلے خواتین"** ہاں بھی آپہنچا۔ پہلے کندھے سے کَنْدھا مِلا کر کھڑا کیا تھا اب ایک قدم آگے پہنچا کر مزید بے باکی وبے حیائی میں اضافہ کر دیا، عورت سمجھی اس جُملے کے ذریعے مجھے عِزت دی جا رہی ہے حالانکہ اس جُملے کا مَقْصَد عورتوں کو کسی قِسْم کی عِزت دینا نہیں بلکہ صِنْفِ نازُک کو بے وُقُوف بنا کر اس کے حُسْن وجَمال کو اپنے مالی فَوائد کے حُصُول کا ذَرِیعہ بنانا ہے۔ جس کا مُظاہَرہ فیشن شَوز، بل بورڈز (Billboards) اور اِشْتِہارات کے ذریعے سرِ عام ہوتا ہے۔

آج اسلام کے دُشمن عورت کی عزت وعصمت کو خراب کرنے کیلئے جھوٹی ہمدردی ظاہر کر کے بے حیائی کو فیشن، بے پردگی کو مساوات، عورت کی عزّت کے تحفظ کے بارے میں جو احکامِ شریعت بیان ہوئے اس کو "قید" سمجھ کر، پردے سے مُتَعَلّق اسلامی احکامات کی خلاف ورزی کو آزادی اور عورت کو ہَوَس بھری نگاہوں کی زَد پر لانے کو ترقی قرار دے کر عورتوں کے حقوق کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔

یادرکھئے! ہَوَس کے ان پُجاریوں کی مثال اُن بھوکے بھیڑیوں جیسی ہے جنہوں نے بکریوں کے حق میں جلوس نکالا کہ بکریوں کو آزادی دو، بکریوں کے حقوق مارے جارہے ہیں، اُنہیں گھروں میں قید کرکے رکھا گیا ہے۔ یہ سُن کر بہت سی جوان اور جذباتی بکریاں بھیڑیوں کو اپنا ہمدرد سمجھ بیٹھیں اور ان کی بولی بولنے لگیں، ایک عقلمند بوڑھی بکری نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ بھیڑیئے ہمارے دُشمن ہیں، ان کی باتوں میں مت آؤ! چار دِیواری میں تمہیں جو تحفظ حاصل ہے آزادی ملتے ہی اسے شدید خطرات لاحق ہوجائیں گے مگر نوجوان بکریوں نے اس کی ایک نہ سُنی اور اپنے خیر خواہ کو بدخواہ اور بدخواہوں کو خیر خواہ سمجھ کر آزادی آزادی کے نعرے لگانے شروع کردیئے، مجبوراً مالک نے اُنہیں آزاد کردیا۔ بکریاں بہت خوش ہوئیں اور اُچھلتی کُودتی چار دِیواری سے باہر بھاگیں مگر یہ کیا! ابھی تو آزادی کی فضا میں کھل کر سانس بھی نہیں لیا تھا کہ بھیڑیوں نے ہَلّہ بول کر اُنہیں چیر پھاڑ کر رکھ دیا۔

سیکھنے کا مدنی پھول: مسلمان خواتین کو چاہئے کہ حقیقت کی عکّاسی کرتی ہوئی اس فرضی حکایت کو نظر انداز نہ کریں اور اسلام نے اُنہیں عزّت و آبرو کی حفاظت کیلئے چادر کی صورت میں جو خیمہ اور چار دیواری کی صورت میں جو قلعہ عطا فرمایا ہے خُدارا! اُسے غنیمت جانیں اور اس قلعہ وخیمہ سے باہر نکلنے اور اپنے ساتھ شانہ بہ شانہ چلنے کی دعوت دینے والے بھیڑیوں کو بکری بن کر اپنا خیر خواہ ہرگز نہ سمجھیں، آج عورتوں کے حقوق کی بات کرنے والے در حقیقت عورتوں تک پہنچنے کی آزادی چاہ رہے ہیں، انہیں عورتوں کے حقوق کی نہیں بلکہ اپنی غلیظ پیاس بُجھانے کی فکر ہے اے کاش! کوئی سمجھے!!!

چادر وچار دیواری کی ضرورت و اہمیت جاننے کے لئے امیر اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی **پردے کے موضوع** پر لکھی جانے والی انمول اور مایہ ناز کتاب "**پردے کے بارے میں سُوال جواب**" اور مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**فیضانِ سورۂ نور**" خود بھی پڑھئے اور بالخصوص ہمارے گھر کی اسلامی بہنوں

کو ان کا مطالعہ کرنے کا ذہن دیجئے۔

افسوس صد افسوس! آج ہمارے دفتروں، بینکوں اور ہسپتالوں غرض جہاں جائیں بِالْخُصُوص اِسْتِقْبَالِیَہ (Receptions) پر ماڈرن لڑکیوں کو ہی رکھا جاتا ہے تاکہ لوگوں کی توجہ حاصل کر کے اپنے کاروبار کو تَرَقّی دی جائے، اب تو بے حیائی اس قدر بڑھ چکی ہے کہ نوجوان عورتوں سے ہاتھ مِلانے تک کو بُرا مَحسُوس نہیں کیا جاتا اور بڑی ڈھٹائی اور بے باکی سے یہ کہا جاتا ہے کہ ماڈرن دور ہے سب چلتا ہے۔ایسے ماڈرن لوگوں کو جھنجھوڑنے، اِنہیں خوابِ غفلت سے جگانے، فیشن کے نام پر بے ہودگی اور بے حیائی کے سیلاب سے نکالنے اور دل میں خوف پیدا کرنے کیلئے آیئے! فیشن پرستی کی مذمت پر ایک روایت سُنئے، چنانچہ

ناجائز فیشن کرنے والوں کا انجام

سرکارِ مدینہ ،راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (مِعراج کی رات) میں نے کچھ مَردوں کو دیکھا جن کی کھالیں آگ کی قَینچیوں سے کاٹی جارہی تھی، میں نے کہا: یہ کون ہیں ؟جبرئیلِ امین (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے بتایا: یہ لوگ ناجائز اَشیاء سے زِینت حاصل کرتے تھے۔ اور میں نے ایک بدبودار گڑھا دیکھا جس میں شوروغَوغا برپا تھا، میں نے کہا: یہ کون ہیں ؟تو بتایا: یہ وہ عورَتیں ہیں جو ناجائز اَشیاء سے زِینت حاصل کرتی تھیں۔(تاریخِ بغداد،۱/۴۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز اٹھیئے !اور ربِ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ فیشن کرتے کرتے ہماری زندگی بھی ختم ہو جائے اور ہمارے ساتھ بھی اللہ نہ کرے ایسا ہو۔افسوس صد افسوس! فی زمانہ بعض نادان والدین خود اپنے بچوں کو فیشن ایبل بنانے کے لئے ایسے اسکولوں،

کالجوں میں تعلیم (Education) دلواتے ہیں جہاں دنیا کی رنگینیوں اور بے حیائیوں کی تعلیم معاذاللہ اِہتمام کے ساتھ دی جاتی ہو، جہاں باقاعدہ میوزک اور ڈانس کی کلاس ہوتی ہو، ایسی گئی گزری سوچ کے مالک بعض نادان اپنی اولاد کو سنّتوں بھرے اجتماعات میں جانے، داڑھی رکھنے، نمازیں پڑھنے سے روکتے ہیں کہ ہمارا بچہ مولوی بن جائے گا، سر پر عمامہ باندھ لے گا، رات کو اُٹھ کر تہجد پڑھنے لگے گا، دوسرے مسلمانوں کو نیکی کی دعوت دینے والا بن جائے گا اور ہم پر بھی گناہوں کی ساری پابندیاں لگادے گا، اس معاشرے میں جہاں ایسے نادان ہیں کہ دِین کے معاملے میں اپنے بچوں کو ظلم وستم کا نشانہ بناتے ہیں، وہیں اس فتنوں سے بھرپور دور میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسے والدین بھی موجود ہیں جو شریعت کے حکم پر اپنا سر جھکا کر ہمت وحوصلے کے ساتھ معاشرے کے طعنوں کو برداشت کرتے ہیں اور اپنی اولاد کی اصلاح اور ان کی اسلامی طریقے سے مدنی تربیت کرکے اپنی اور ان کی آخرت بہتر بنانے کیلئے کوشاں ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان مدنی ذہن رکھنے والوں کی اولاد میں کوئی حافظِ قرآن بنتا ہے، کوئی قارِیِ قرآن بننے کی سعادت پاتا ہے، کوئی نیکی کی دعوت عام کرنے والا مبلغِ دعوتِ اسلامی بنتا ہے، تو کوئی عِلمِ دِین کی روشنی پھیلانے والا عالمِ دین اور مفتی بن کر اُمّتِ محبوب کی شرعی رہنمائی کرتا ہے۔ جن ماں باپ کے بچے اس انداز سے دِین کی خدمت کر رہے ہوں وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر و انجینئر وغیرہ بنانے کے فوائد (Benefits) محض دنیا تک ہی محدود ہوتے ہیں جبکہ نیک اولاد والدین کی وفات کے بعد بھی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا بُرَیدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی طرح ہوگی اور اس کے والدین

کو دو حُلّے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت یہ دُنیا ادا نہیں کرسکتی تو وہ پوچھیں گے، ہمیں یہ لباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچوں کے قرآن کو تھامنے کے سبب۔(مستدرک،کتاب فضائل القرآن، باب من قرا القرآن وتعلمه الخ، رقم: ۲۱۳۲، ۲/۲۷۸) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ پاک ایک نیک بندے کا درجہ جنّت میں بلند فرمائے گا تو وہ کہے گا کہ اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے یہ مرتبہ کیسے ملا؟ تو اللہ پاک فرمائے گا کہ تیرے بیٹے نے تیرے لیے مغفرت کی دعا مانگی ہے۔

(مشکاۃ المصابیح،کتاب الدعوات،باب الاستغفار والتوبۃ،حدیث:۲۳۵۴، ۱/۴۴۰)

مری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے!

(وسائلِ بخشش، ص۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ جن کی اَولاد نیک اور قرآن وسُنّت پر عمل کرنے والی اور حافظِ قرآن ہوگی اِنہیں بروزِ قیامت ایسا قیمتی تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی طرح ہوگی، ایسے خوش نصیبوں کو بیش قیمت (یعنی قیمتی) لباس پہنایا جائے گا۔ جنّت میں ان کے درجات بلند کیے جائیں گے۔ لہٰذا ہمیں خود بھی نیک اعمال کرنے چاہئیں، تلاوتِ قرآنِ کریم کا معمول بنانا چاہیے، اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہوگی اور اپنی اولاد کی مدنی تَرْبِیَت کرتے ہوئے انہیں بھی اِبتدا سے خوفِ خدا کا ذہن دینا ہوگا کہ اگر بچپن ہی سے خوفِ خدا کی دولت نصیب ہوگئی تو زندگی بھر گناہوں کی دَلْدَل میں پھنسنے سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں گے۔ آیئے! بچوں میں خوفِ خدا پیدا کرنے کیلئے اس بارے میں ایک ایمان افروز حکایت سنئے، چنانچہ،

حقیقی مَدَنی مُنّے کا خوفِ خدا

ایک 4 سالہ حقیقی مَدَنی مُنّا سیّد زادہ سرِ بازار زارو قطار رو رہا تھا، کسی صاحِب نے اٰلِ رسول کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر عرض کی: شہزادے! کیا بات ہے؟ اگر کسی چیز کی ضَرورت ہو تو حکم فرما دیجئے ابھی حاضِر کرتا ہوں۔ یہ سُن کر مَدَنی مُنّے کے رونے کی آواز اور بُلند ہو گئی اور کہا: چچا جان! اللہ پاک کے غضب اور عذابِ جہنَّم کے خوف سے دل بیٹھا جا رہا ہے! اُن صاحِب نے شَفقت سے عرض کی: شہزادے! آپ بہُت ہی کمسِن ہیں، ابھی سے اِتنا خوف کیسا؟ اطمینان رکھئے! بچّوں کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔ یہ سُن کر مَدَنی مُنّے کا خوف مزید نُمایاں ہو گیا اور روتے ہوئے بولا: چچا جان! میں نے دیکھا ہے کہ بڑی لکڑیاں سُلگانے کیلئے ان کے گرد چھوٹی چھوٹی لکڑیاں (Sticks) چُن دی جاتی ہیں، چھوٹی لکڑیاں جلدی سے آگ پکڑ لیتی ہیں اور ان کی بدولت پھر بڑی لکڑیاں بھی جل اُٹھتی ہیں! میں ڈرتا ہوں کہ ابوجَہل اور ابولَہَب جیسے بڑے بڑے غیر مسلموں کو جہنَّم میں جلانے کیلئے چھوٹی لکڑیوں کی جگہ کہیں مجھے آگ میں نہ ڈال دیا جائے! (انیس الواعظین ص ۷۵، بِتغیُّر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس نصیحت آموز واقعے کو سُن کر خوفِ خدا سے لرز جایئے کہ وہ ایک چھوٹا سا بچہ ہو کر بھی جہنم کے خوف سے آنسو بہا رہا ہے اور ہم بچپن تو کیا جوانی بلکہ بعض تو بُڑھاپے کی اُس منزل پر پہنچ کر بھی گناہوں سے باز نہیں آتے کہ جس کے بعد آخری منزل یعنی **قبر کا خوفناک گڑھا** ہے ، عذابِ الٰہی کی وعیدیں سُن کر بھی نہیں گھبراتے، اگر کوئی سُنَّتوں کا پیکر اسلامی بھائی ہمیں سمجھائے تو اس کی بات کو بالکل اہمیت نہیں دیتے، بعض تو ایسے منہ پھٹ ہوتے ہیں کہ بڑی دلیری کے ساتھ اسے یہ کہہ کر

چُپ کرا دیتے ہیں کہ مولانا صاحب ہمیں مت سمجھاؤ ہمیں اپنی قبر میں جانا ہے تمہیں اپنی قبر میں، ہمارے ساتھ **جو ہو گا دیکھا جائے گا**۔ الامان والحفیظ!۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی ہم کس طرح خود کو جھوٹی تسلّی دے رہے ہیں کہ **جو ہو گا دیکھا جائے گا**، اگر ہماری بُرائیوں کے سبب قبر (Grave) میں سانپ اور بچھو آگئے تو کیا دیکھا جائے گا؟ ہماری بداعمالیوں کی وجہ سے قبر میں آگ بھڑکا دی گئی تو کیا دیکھا جائے گا؟ مرتے وقت ایمان کی دولت چھین لی گئی تو کیا دیکھا جائے گا؟ گانے باجوں کی نحوست سے کانوں میں اگر پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا گیا تو اس وقت کیا دیکھا جائے گا؟ بدنگاہی کرنے والوں کی آنکھوں میں آگ کی سلائیاں پھیری گئیں تو کیا دیکھا جائے گا؟ آج اگر ہمارے پاؤں میں کانٹا چُبھ جائے، ہاتھ پر چُھری لگ جائے یا پاؤں میں ٹھوکر لگ جائے تو مارے درد کے چیخ اُٹھتے ہیں تو پھر جہنّم کے عذاب کے بارے میں آخر یہ کیوں کہتے ہیں کہ **"جو ہو گا دیکھا جائے گا"**۔ لہٰذا **"جو ہو گا دیکھا جائے گا"** والی غلط سوچ کو اپنے دل و دماغ سے نکال کر خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، اپنے دل میں رَبِّ کریم کا خوف پیدا کرنا ہو گا، کیونکہ **خوفِ خدا رکھنے والے** اللہ و رسول کے محبوب ہوتے ہیں، **خوفِ خدا رکھنے والے** گناہوں سے محفوظ رہتے ہیں، **خوفِ خدا رکھنے والے** خوشحال زندگی بسر کرتے ہیں، **خوفِ خدا رکھنے والوں** سے مخلوقِ خدا مَحبّت کرنے لگتی ہے۔ آیئے! خوفِ خدا کے فضائل پر مشتمل (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے، چنانچہ

- ارشاد فرمایا: اللہ کریم اپنے اس بندے سے مَحبّت رکھتا ہے جو مُتّقی یعنی پرہیزگار اور اللہ پاک سے ڈرنے والا ہو، لوگوں سے بے پروا ہو اور اپنے گرد لوگوں کی ریل پیل کی خواہش رکھنے والا نہ ہو بلکہ گوشہ نشین ہو۔ (صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، الحدیث: ۷۴۳۲، ص ۱۲۱۲)
- ارشاد فرمایا: اللہ کریم فرمائے گا کہ اُسے آگ سے نکالو، جس نے مجھے کبھی یاد کیا ہو یا کسی مقام میں

میرا خوف کیا ہو۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللّٰہ تعالیٰ، ۱/۴۶۹، حدیث:۷۴۰)

- ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کریم سے ڈرتا ہے، ہر چیز اُس سے ڈرتی ہے اور جو اللہ کریم کے سِوا کسی اور سے ڈرتا ہے تو اللہ کریم اسے ہر شے سے خوف زَدہ کرتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف۔۔۔الخ، ۱/۵۴۱، حدیث:۹۷۴)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "بعدِ فجر مَدَنی حلقہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گرِفت (پکڑ) اور اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذاب سے ڈرتے ہوئے گناہوں سے توبہ کیجئے اور نیک اعمال کی طرف راغب ہو جایئے اور توبہ پر اِسْتِقامت پانے اور نیکیوں کا ذِہن بنانے کیلئے نیک لوگوں کی صحبت حاصل کرنا بے حد ضروری ہے کیونکہ نیک لوگوں کی صُحبت اِختیار کرنا بڑی برکتوں کا باعث ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اچھی صحبت پانے کا بہترین ذریعہ ہے، ہم بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہوں۔ بعدِ فجر مدنی حلقے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرجَمۂ کنز الایمان و تفسیر خزائنُ العرفان/ تفسیر نورُالعرفان/ تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور آخر میں شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ بھی پڑھا اور سُنا جاتا ہے، اس کے بعد شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد و وظائف اور اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھنے کی بھی ترکیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ شریف پڑھنے کی بہت برکتیں ہیں کیونکہ اس میں کئی بُزرگانِ دین کا ذکرِ خیر موجود ہے، جن کا تذکرہ باعثِ رحمت ہے۔

حضرت سیِّدُنا سُفیان بن عُیینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء، ۷/۳۳۵، رقم ۱۰۷۵۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بُزرگانِ دِین کے ذکرِ خیر پر مشتمل اس مبارک شجرے کی برکت سے مُشکلیں حل ہوتیں اور بگڑے کام سنورتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک مدنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

گھریلو جھگڑے ختم ہو گئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے گھر میں ناچاقیوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ آئے دن لڑائی جھگڑوں کا سلسلہ رہتا جس کی وجہ سے گھر کا سُکون برباد ہو جاتا تھا، وہ اس صورتِ حال سے سخت پریشان تھی، گھر میں امن قائم ہونے کی کوئی راہ دکھائی نہ دیتی تھی۔ اسی دوران پیر و مُرشد امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی توجُّہ سے انہیں شجرۂ عالیہ پڑھنے کا خیال آیا۔ بس پھر کیا تھا! اُنہوں نے شجرہ عالیہ کو گھریلو ناچاقیاں دور کرنے کی نیّت سے پڑھنا شروع کر دیا۔ شجرۂ عالیہ پڑھنے کی برکت سے ان کے گھریلو جھگڑے ختم ہو گئے اور گھر امن کا گہوارہ بن گیا۔

مشکلیں حل کر شہِ مُشکل کُشا کے واسطے　　کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کا دروازہ کھلتا ہے یا دوزخ کا؟

حضرت سَیِّدُنا سَرُوْقُ الْاَجْوع تابعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنی لمبی نماز ادا فرماتے کہ ان کے پاؤں سُوج جایا کرتے تھے اور یہ دیکھ کر ان کے گھر والوں کو ان پر ترس آتا اور وہ رونے لگتے۔ ایک دن ان کی والدہ نے کہا: میرے بیٹے! تُو اپنے کمزور جسم کا خیال کیوں نہیں کرتا؟ اس پر اتنی مشقت کیوں لادتا ہے؟ تجھے اس پر ذرا رحم نہیں آتا؟ کچھ دیر کے لئے آرام کر لیا کرو، کیا اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ صرف تیرے لئے پیدا کی ہے کہ تیرے علاوہ کوئی اور اس میں نہیں جائے گا؟ انہوں نے جواباً عرض کی، امی جان! انسان

کو ہر حال میں مجاہدہ کرنا چاہیے کیونکہ قیامت کے دن دو ہی باتیں ہوں گی، یا تو مجھے بخش دیا جائے گا یا پھر میری پکڑ ہو جائے گی، اگر میری مغفرت ہو گئی تو یہ محض اللہ پاک کا فضل اور اس کی رحمت ہو گی اور اگر میں پکڑا گیا تو یہ اس کا عدل ہو گا، لہٰذا اب میں آرام نہیں کروں گا اور اپنے نفس کو مارنے کی پوری کوشش کرتا رہوں گا۔ جب ان کی وفات (Death) کا وَقْت قریب آیا تو اُنہوں نے گِریہ وزاری شروع کر دی۔ لوگوں نے پوچھا: آپ نے تو ساری عمر مُجاہدوں اور ریاضتوں میں گُزاری ہے، اب کیوں رو رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: مجھ سے زیادہ کس کو رونا چاہیے کہ میں ستّر (70) سال تک جس دروازے کو کھٹکھٹاتا رہا، آج اسے کھول دیا جائے گا لیکن یہ نہیں معلوم کہ جنّت کا دروازہ کھلتا ہے یا دوزخ کا؟ کاش! میری ماں نے مجھے جَنم نہ دیا ہوتا اور مجھے یہ مشقت نہ دیکھنا پڑتی۔ (حکایات الصالحین، ص ۳۶ بتغیر)

کاشکے نہ دُنیا میں پیدا مَیں ہوا ہوتا　　　قَبْر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا

آہ! سَلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے　　　کاشکے مِری ماں نے ہی نہیں جَنا ہوتا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین کا طرزِ زندگی کس قدر شاندار ہوتا کہ یہ حضرات لمبی لمبی نمازیں پڑھنے کے باوجود خوفِ خدا اور خوفِ جہنم کے سبب کس قدر لَرزاں وتَرساں رہتے جبکہ ہم اپنے کردار کا جائزہ لیں تو شرم سے پانی پانی ہو جائیں تو کم ہے۔ کیونکہ ہمارا حال تو کچھ ایسا ہے کہ نیکیاں پلّے نہیں، نمازوں، تلاوتِ قرآن اور مَساجد وغیرہ میں دل نہیں لگتا، سُنَّتوں پر عمل ہوتا نہیں، دوسروں کی اصلاح کے لئے تو کُڑھتے ہیں لیکن اپنی اصلاح کی فکر نہیں، گناہوں اور فُضول گوئی کی عادت اور بُرے دوستوں کی بیٹھکوں سے جان چُھوٹتی نہیں، توبہ کی جانب دل مائل ہوتا نہیں،

موت کی سختیوں، قبر و حشر اور جہنَّم کے عذابوں سے ڈر لگتا نہیں۔ الغرض ہماری حالت دن بدن بدترین ہوتی جارہی ہے اور ہم گُناہوں کی دلدل میں تیزی سے دھنستے چلے جارہے ہیں۔ اے کاش! ہمیں گناہوں کی بیماری سے چھٹکارا مل جائے۔۔۔ اے کاش! ہم ہر ہر لمحہ نیکیوں میں بسر کرنے والے بن جائیں۔۔۔ اے کاش! ہماری آنکھیں ہر وقت خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ میں رونے والی بن جائیں۔۔۔ اے کاش! ہمیں بھی اپنے بزرگوں کی طرح جہنم کا خوف نصیب ہو جائے۔

یا ربّ بچالے تُو مجھے نارِ جَحیم سے اَوْلاد پر بھی بلکہ جہنَّم حرام ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی رَحْمتیں بے حَد و بے حِساب ہیں، اگر کوئی بندہ رَبِّ کریم کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کرکے اس کی بارگاہ میں جُھک جائے تو اللہ کریم اس کے گناہوں کو مُعاف فرما کر اپنا محبوب بندہ بنالیتا ہے کیونکہ اللہ پاک **توبہ کرنے والوں** کی ساری خَطاؤں کو مُعاف فرمادیتا ہے، **توبہ کرنے والوں** کو اپنا قُرب نصیب کرتا ہے، **توبہ کرنے والوں** کو جنّت عطا فرماتا ہے، **توبہ کرنے والوں** کو جہنَّم سے آزادی عطا فرمادیتا ہے۔ آیئے! توبہ کے فضائل پر مشتمل دو(2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں، چنانچہ

- ارشاد فرمایا: اگر تم اتنے گُناہ کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر تم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو تو اللہ پاک تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔ (ابن ماجہ کتاب الزھد ۴/۴۹۰ حدیث: ۴۲۴۸)
- ارشاد فرمایا: اللہ کریم اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کسی کا اُونٹ جنگل میں گم ہونے کے بعد دوبارہ اسے مل جائے۔ (بخاری کتاب الدعوات ۴/۱۹۱ حدیث ۶۳۰۹)

واقعی توبہ ایسی چیز ہے کہ اگر کوئی انسان سچے دل سے توبہ کرے تو وہ محبوبِ الٰہی بن جاتا ہے اور اللہ کریم اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے اور اپنے گنہگار بندے کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔ چنانچہ

بنی اسرائیل کے نوجوان کی توبہ

بنی اسرائیل میں ایک نوجوان تھا جس نے 20 سال تک اللہ کی عبادت کی، پھر 20 سال تک نافرمانی کی پھر آئینہ دیکھا تو داڑھی میں بال سفید تھے وہ غم زدہ ہو گیا اور کہنے لگا اے میرے مالک! میں نے 20 سال تک تیری عبادت کی اور 20 سال تک تیری نافرمانی کی، اگر میں تیری طرف آؤں تو کیا میری توبہ قبول ہو گی، اس نے آواز سُنی تم نے ہم سے مَحبَّت کی ہم نے تم سے مَحبَّت کی، پھر تُو نے ہمیں چھوڑ دیا اور ہم نے بھی تجھے چھوڑ دیا تُو نے ہماری نافرمانی کی اور ہم نے تجھے مہلت دی اور اگر تُو توبہ کر کے ہماری طرف آئے گا تو ہم تیری توبہ قبول کریں گے۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الامانۃ والتوبۃ، ص ۶۲)

کر لے توبہ رَبّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

مجلس مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے اور نیکیوں کی راہ پر لانے کیلئے مصروفِ عمل ہے، اسی مدنی کام کو مزید بڑھانے کیلئے کم و بیش 104 شعبہ جات (Departments) میں نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے کوشاں ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک **"مجلس مدنی انعامات"** بھی ہے، اس مجلس کا بنیادی مقصد اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، جامعاتُ المدینہ و مدارس المدینہ کے طلبہ و طالبات کو با عمل بنانا اور انہیں مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب دلانا ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کاش! دیگر فرائض و سنن کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مدنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دَسْتُوْرُ الْعَمَل بنالیں اور تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اپنے حلقوں، علاقوں شہروں، گاؤں، گوٹھوں میں ان مدنی انعامات کو عام کریں تاکہ ہر مسلمان اپنی قبر و آخرت کی بہتری کیلئے ان مدنی انعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ کریم کے فضل و کرم سے جنّت اَلْفِردَوْس میں مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔ آیئے! ہم سب نِیّت کرتے ہیں کہ نہ صرف خود مدنی انعامات پر عمل کی کوشش کریں گے بلکہ دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سچی توبہ کرتے وقت کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِی، وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِی مِنْ عَمَلِی

ترجمہ: اے اللہ تیرا عفو و درگزر میرے گناہوں سے بڑھ کر ہے اور مجھے اپنے عمل سے زیادہ تیری رحمت کی امید ہے۔ (مستدرک، ۲/۲۳۸، حدیث:۲۰۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

- اللہ پاک کے نیک بندے خوفِ خدا سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔
- خوفِ خدا رکھنے والے ربِّ کریم کے محبوب ہیں۔
- خوفِ خدا جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے۔

❁ خوفِ خدا رکھنے والے سے ہر چیز ڈرتی ہے۔

❁ اس کے علاوہ ہم نے سنا کہ ❁ اللہ پاک توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہے ❁ ربِّ کریم بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے۔

اللہ کریم ہمیں بھی خوفِ خدا کی نعمت اور سچی توبہ کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان جنّت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ج ۱ صفحہ ۵۵ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے لباس پہننے کے متعلق مَدَنی پھول سنتے ہیں۔

تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: ❁ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، ۲/۵۹ حدیث ۲۵۰۴)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۶۸) ❁ جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۵ ص ۱۸۱ حدیث ۶۲۸۵) ❁ جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداؤد ۴/ ۳۲۶ حدیث: ۴۷۷۸) ❁ خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارَک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس لِلشَّیْخ عبدالْحَقّ الدّہلَوی ص ۳۶) ❁ لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی (اَیضاً ص ۴۱) ❁ مَنْقُول ہے: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا، یا کھڑے ہو کر سَراوِیل (یعنی پاجامہ یا شلوار) پہنی تو اللہ اُسے ایسے مَرَض میں مبتلا فرمائے گا جس کی دوا نہیں۔ (اَیضاً ص ۳۹) ❁ پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مثلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں (اَیضاً ۴۳) ❁ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" جلد 3 صَفْحَہ 409 پر ہے: سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پَوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹) ❁ سنت یہ ہے کہ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے۔ (مراٰۃ ج ۶ ص ۹۴) مرد مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں

میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔ ❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 481 پر ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک '' عورَت '' ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخِل نہیں اور گھٹنے داخِل ہیں۔

(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۹۳)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **''بہارِ شریعت''** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **''سنّتیں اور آداب''** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **''101 مدنی پھول''** اور **''163 مدنی پھول''** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کا کرتا رہوں پروردگار سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاوٰی شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی کہ میں (سارے وِرد، وظیفے چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت دُرُود خوانی میں صرف کروں گا، تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ تمہاری فکریں دور کرنے کے لئے کافی ہو گا اور تمہارے گُناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (تِرمذی، ۴/۲۰۷ حدیث: ۲۴۶۵)

کیوں کہوں بے کس ہوں میں، کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پہ فِدا تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا،گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے عیادت فرمائی

حضرتِ سَیِّدُنا حُصین بن وَحوَح انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن براء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیمار ہوئے تو اُمَّت کے غمخوار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ان کی عیادت کیلئے تشریف لائے، حالانکہ سردی کا موسم تھا اور آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے، واپسی پر حضرت طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر والوں سے فرمایا کہ اب ان کا آخری وقت معلوم ہوتا ہے، مجھے خبر کر دینا کہ میں ان کی نمازِ جنازہ پڑھوں اور ان کی تجہیز (دفن کیلئے تیار کرنے) میں جلدی کرنا۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

1۔۔۔معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۱۸۵/۶، حدیث:۵۹۴۲

محلہ بنی سالم تک پہنچے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

حضرت طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رات شروع ہونے پر اپنے گھر والوں کو وصیّت (Will) کر دی تھی کہ جب میں مروں تو مجھے دفن کر دینا اور حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نہ بُلانا، مجھے غیر مسلموں سے اندیشہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو میرے سبب سے کوئی تکلیف نہ پہنچا دیں، ان کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا۔ صبح نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خبر ہوئی تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قبرِ مبارک پر تشریف لائے، صحابۂ کرام نے صف بنائی پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی: اے اللہ پاک !طلحہ سے تیری ملاقات اس حال میں ہو کہ وہ مسکراتے ہوں۔ (المعجم الکبیر، ۴/۲۸، حدیث: ۳۵۵۴، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے غمخوار آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سخت سردی کے باوجود اپنے پیارے صحابی حضرت طلحہ بن براء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی قبر پر جا کر ان کیلئے دعائے مغفرت بھی فرمائی۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہم اس پیاری سُنَّت کی ادائیگی میں بھی سُستی کا شکار نظر آتے ہیں، دُنیاوی مال و دولت کے حُصُول میں مگن ہو کر ہم یہ بُھول گئے کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، ہم یہ بھول گئے ہیں کہ ایک حقیقی مسلمان آپس کے دُکھ درد میں شریک ہوتے ہیں، ہم یہ بھول گئے ہیں کہ ایک حقیقی مسلمان اپنے بیمار، تنگدست و پریشان حال بھائی کی مدد کرنے والا ہوتا ہے۔ آج ہماری حالت کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ سگے بہن بھائیوں میں مَحَبَّت ختم ہوتی جارہی ہے، بھائی بسترِ مرگ پر آخری سانسیں لے رہا ہوتا ہے اور دوسرا بھائی پُرانے لڑائی جھگڑوں کو بنیاد بنا کر آخری بار اس سے ملنے تک نہیں جاتا، پہلے ہوتا تھا کہ کسی وجہ سے دو میں لڑائی ہو گئی تو تیسرا نرمی سے سمجھا دیتا تھا، چھڑا دیتا تھا مگر بد قسمتی سے **سوشل میڈیا** کے اِس دور میں اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ دو لڑ رہے ہوں تو تیسرا **ویڈیو** بنا رہا ہوتا ہے، کسی کا ایکسیڈینٹ (Accident) ہو جائے تو اس کو ہسپتال لے جانے والا کوئی نہیں ہوتا بلکہ بد قسمتی سے گھٹیا ذہنیت کے مالک نادان اُس مریض کا سامان مثلاً **موبائل، رقم، زیورات** لُوٹنے کے چکر میں ہوتے ہیں، کاروباری مصروفیات کے باعث

ہمارے پاس کسی کی عیادت کیلئے وقت نہیں، حالانکہ مریض کے گھر جاکر عیادت کرنا، اس کی دلجوئی کیلئے اس کے پاس بیٹھنا، اس کو نیکی کی دعوت دیتے ہوئے توبہ واستغفار کی ترغیب دلانا اور اس کی صحت کیلئے دعا کرنا باعثِ اجروثواب ہے۔

تُو سارے مریضوں کو اللہ شفا دیدے　　اچھا ہے فقط وہ جو بیمارِ مدینہ ہے
افسوس مرض بڑھتا جاتا ہے گناہوں کا　　دے دیجے شفا عرض اے سرکار مدینہ ہے

(وسائل بخشش مرمم، ۴۹۴، ۴۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام نے ہمیں حُسنِ اخلاق کا درس دیتے ہوئے مریض کی دِلجوئی اور اس کی غمخواری کیلئے اس کی عیادت کا حکم دیا ہے اور اس کے آداب بھی سکھائے ہیں۔ مریض کی تیمارداری (یعنی عیادت) سے اس کی تکلیف کم تو نہیں ہوتی مگر اس کا دل ضرور خوش ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ ساتھ اسپتالوں میں، گھروں میں موجود مریضوں کی عیادت کیلئے بھی جانا چاہئے کہ بعض اوقات اسپتالوں میں ایسے دُکھیارے مریض بھی ہوتے ہیں جن کی خبر لینے والا کوئی نہیں ہوتا اور وہ بے چارے حسرت بھری نگاہوں سے دوسروں کو دیکھتے ہیں اور زبانِ حال سے گویا یہ کہہ رہے ہوتے ہیں ،اے کاش! کوئی ہماری عیادت کیلئے بھی آتا اور ہمارا حال دریافت کرتا۔ کاش! کوئی ہمارے ساتھ بھی ہمدردی سے پیش آتا۔ کاش کوئی ہماری صحتیابی کیلئے بھی دعائیں کرتا۔ ایسے موقع پر یا جب بھی وقت ملے تو اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ایک دن مقرر (Fixed) کرکے ان مریضوں کی عیادت بھی کرنی چاہئے کہ اس سے **مدنی انعام نمبر** 53 پر بھی عمل ہوجائے گا کہ **"کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سنّت کے مطابق غمخواری کی؟ اور اس کو تحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا**

شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) **پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تعویذاتِ عطاریہ کے استعمال کا مشورہ دیا؟** آیئے! مریض کی عیادت پر مشتمل (2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور اخلاص کے ساتھ عمل کی نِیَّت بھی کیجئے۔ چنانچہ

❖ ارشاد فرمایا: جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ پاک کی رِضا کیلئے اپنے کسی اسلامی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ایک پُکارنے والا اسے مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تُو نے جنّت میں اپنا ٹھکانا بنالیا ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی زیارۃ۔۔۔الخ، ۳/۴۰۵، حدیث: ۲۰۱۵)

❖ ارشاد فرمایا: جس نے مریض کی عیادت کی اللہ کریم اس پر پچھتر ہزار (75,000) ملائکہ کے ذریعے سایہ فرمائے گا اور اس کے ہر قدم اُٹھانے پر اس کیلئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک درجہ بُلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رکھے گی۔ (الترغیب و الترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادۃ۔۔۔الخ، ۴/رقم ۱۳، ص ۱۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ مُسلمان کی عیادت کرنا کس قدر باعثِ فضیلت ہے کہ فرشتہ **مریض کی عیادت** کرنے والے خوش نصیب کو جنت میں ٹھکانے کی خوشخبری دیتا ہے۔ **مریض کی عیادت** کرنے والے پر **75 ہزار ملائکہ** (یعنی فرشتے) سایۂ رحمت کرتے ہیں۔ **مریض کی عیادت** کرنے والے کے ہر قدم پر اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ **مریض کی عیادت** کرنے والے پر رحمتِ الٰہی کی بارش ہوتی ہے۔ لہٰذا جب کسی بیمار کی عیادت کیلئے جانا ہو تو خیریت پوچھنے کیلئے خندہ پیشانی کیساتھ انتہائی شفقت بھرا لہجہ اختیار کریں اور اس کی صحت یابی کیلئے دعا بھی کریں کہ حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اُمّت کے غمخوار، بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی مریض کی عیادت

کیلئے تشریف لے جاتے تو فرماتے: **لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی**- یعنی کوئی حرج کی بات نہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔ (بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ۔ الخ، ۲/۵۰۵، حدیث: ۳۶۱۶)

یہ تِرا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر   یہ مرض تیرے گناہوں کو مٹا جاتا ہے
اصل آفت تو ہے ناراضیِ ربِّ اکبر   اس کو کیوں بھول کے بر باد ہوا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مریض کی عیادت کرتے وقت فی زمانہ ایسا ماحول بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ عیادت کیلئے آنے والے مریض کی دِلجوئی کرنے کے بجائے اس کی پریشانی اور دِل آزاری کا باعث بنتے ہیں۔ بعض اوقات مریض کی عیادت کیلئے ایک ساتھ کئی افراد پہنچ جاتے ہیں اور اس کے سر پر کھڑے ہو کر طرح طرح کے سوالات کرتے ہیں، بِلاوجہ بیماری کی تفصیل پوچھتے ہیں، بسا اوقات تو مریض سے اِس طرح کے سوالات پوچھے جاتے ہیں کہ جواب میں مریض بیچارہ شاید **جھوٹ** بھی بول دیتا ہوگا۔ جی ہاں! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کی پیشِ نظر اپنے رِسالے "**بیمار عابد**" میں اِس کو بیان فرمایا ہے: آیئے! ہم بھی توجہ کے ساتھ سُنتے ہیں تاکہ ہم بھی اگر کسی **مریض کی عیادت** کرنے والی سُنّتِ عظیمہ پر عمل کرنے کی سعادت حاصل کریں تو **مریض کو جھوٹ بولنے** کی آفت میں مبتلا کرنے کا سبب نہ بنیں اور خود مریض کو بھی چاہیے کہ جھوٹ سے کام لینے کے بجائے سچ کا دامن تھامے رہے۔ بسا اوقات جب مریض سے پوچھا جاتا ہے: آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ تو طبیعت ناساز ہونے کے باوجود اس طرح کے جوابات ملتے ہیں: {۱} ٹھیک ہوں {۲} بہت ٹھیک ہوں {۳} بالکل ٹھیک ہوں {۴} طبیعت فرسٹ کلاس ہے {۵}

اے ون طبیعت ہے {۶} کسی قسم کی تکلیف نہیں {۷} مزے میں ہوں {۸} ذرّہ برابر بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے {۹} ایک دَم فِٹ ہوں۔ اس موقع پر اس طرح کے جوابات جھوٹ میں شمار ہوتے ہیں۔

بسا اوقات عیادت کرنے والے **طِبّی معاملات** سے لاعِلم ہوتے ہوئے مختلف علاج اور ٹوٹکے اپنانے کا مشورہ (Suggestions) دیتے اور فضول سوالات اور بچوں کے شور شرابے سے مریض کو بیزار کر دیتے ہیں حالانکہ عیادت کرتے وقت مریض کی کیفیت کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے، اگر یہ محسوس ہو جائے کہ ہماری موجودگی مریض کیلئے تکلیف کا سبب بن رہی ہے تو جلد ہی اُٹھ جانا چاہئے کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **اَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَام** یعنی بہترین عیادت جلد اُٹھ جانا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی عیادۃ المریض، فصل فی آداب العیادۃ، ۶/۵۴۲، حدیث: ۹۲۲۱)

لہٰذا جب بھی مریض کے پاس جائیں تو اس کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں، ایسی باتیں کریں کہ اس کا حوصلہ بلند ہو اور رحمتِ الٰہی پر اس کی اُمید مضبوط ہو اور بیماری میں صبر و شکر کرنے کے فضائل بتائیں تاکہ مریض اپنے رَبِّ کریم کی طرف سے آنے والی اس آزمائش پر صبر کرتے ہوئے اجر و ثواب کمانے میں کامیاب ہو سکے۔ موقع کی مناسبت سے ہو سکے تو مریض سے اچھی اچھی نیّتیں کروائیں، مثلاً صحتیاب ہونے کی صُورت میں **نمازِ پنجگانہ** کی پابندیِ جماعت کے ساتھ ادائیگی کروں گا، دورانِ بیماری بھی نماز قضا نہیں ہونے دُوں گا، خوب خوب **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچاؤں گا، **12 مدنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لوں گا، **مدنی قافلوں کا مسافر** بنوں گا، **مدنی انعامات کا عامل** بنوں گا وغیرہ۔

کسی مصیبت یا بیماری پر صبر کرنے کے بڑے فضائل ہیں، آیئے! اس سے مُتَعَلِّق 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے۔ چنانچہ

❖ ارشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا

تو اللہ کریم پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔(المعجم الکبیر، ۱۱/۱۴۸، حدیث:۱۱۴۳۸)

❖ ارشاد فرمایا: مسلمان کو مرض، پریشانی، رنج، اذیّت اور غم میں سے جو مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چُبھتا ہے تو اللہ رحمٰن اس (مصیبت) کو اُس انسان کے گناہوں کا کفّارہ بنا دیتا ہے۔(بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، ۴/۳، حدیث: ۵۶۴۱)

چشم کرم ہو ایسی کہ مِٹ جائے ہر خطا　　کوئی گناہ مجھ سے نہ شیطاں کرا سکے
ہے صبر تو خزانۂ فردوس بھائیو!　　عاشق کے لَب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے

(وسائل بخشش مرمم، ۴۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مہلک امراض سے تحفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بیماری میں صبر کرنا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے اور بیمار شخص کیلئے کتنی بشارتیں ہیں کہ بیماری کے سبب گناہ معاف ہوتے ہیں، حتّٰی کہ پاؤں میں کانٹا چُبھے تو وہ بھی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ یاد رکھئے! دُنیا کے دیگر مذاہب میں بیماری کو صرف آفت و مصیبت ہی سمجھا جاتا ہے جبکہ دینِ اسلام ایسا پیارا مذہب ہے کہ جہاں صحت و تندرستی کو نعمت قرار دیتا ہے، وہیں بیماریوں اور تکلیفوں کو بھی رحمت سے تعبیر کرتا ہے کیونکہ بیماریاں جہاں گناہوں کے بخشوانے کا ذریعہ ہیں، وہیں بعض معمولی بیماریاں مہلک اَمراض سے تحفظ کا ذریعہ بھی ہوتی ہیں۔ جیسا کہ حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

☆ زُکام بیماری نہیں ہے بلکہ دماغی بیماریوں کا علاج ہے۔ اس سے بہت (سے) مرض دفع ہو جاتے

ہیں۔ زُکام والے کو دِیوانگی و جنون نہیں ہوتا☆ جسے کبھی خارش ہوا ُسے جُذّام و کوڑھ نہیں ہوتا، زکام و خارِش میں ربّ تعالیٰ کی بہت حکمتیں ہیں۔ (مراۃ المناجیح،۶/ ۳۹۵)

فقیہِ ملّت حضرت مفتی جلالُ الدِّین امجدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیماریوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''بیماری سے بظاہر تکلیف پہنچتی ہے لیکن حقیقت میں وہ بہت بڑی نعمت ہے جس سے مومن کو اَبدی راحت و آرام کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ اس لئے کہ یہ ظاہری بیماری حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے بشرطیکہ آدمی مومن ہو اور سخت سے سخت بیماری میں صبر و شکر سے کام لے، اگر صبر نہ کرے بلکہ جزع فزع (رونا پیٹنا) کرے تو بیماری سے کوئی معنوی (حقیقی) فائدہ نہ پہنچے گا یعنی ثواب سے محروم رہے گا۔ (انوار الحدیث، ص۱۹۷)

صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جب کوئی بیماری یا تکلیف آئے تو بے صبری اور شکوہ شکایت کرنے ، چیخنے چلّانے اور ہر ایک کو بتانے سے مرض تو نہیں جاتا بلکہ بذریعہ صبر ملنے والا اجرِ عظیم ضائع ہوجاتا ہے، لہٰذا بیماری میں صبر کا دامن ہرگز نہیں چھوڑنا چاہئے اور یوں اپنا ذہن بنایئے کہ انسان کی ہمیشہ ایک جیسی حالت نہیں رہتی۔ اگر کوئی بیمار ہوتا ہے تو جلد صحت یاب بھی ہوجاتا ہے، کبھی کوئی غم پہنچتا ہے تو اس کے بعد کئی خُوشیاں بھی نصیب ہوتی ہیں، تنگدستی کے بعد خوشحالی بھی اس کا مقدر بنتی ہے لیکن مسلمان کو ہر حال میں صبر و شکر کے ساتھ رِضائے الٰہی پر راضی رہتے ہوئے زندگی بسر کرنی چاہیے۔ آیئے! اپنے پاک پروردگار جَلَّ جَلَالُہٗ کی بارگاہ میں دُعا کرتے ہیں

وہ بچارے کہ بیمار ہیں جو ۔۔۔ جنّ و جادو سے بیزار ہیں جو
اپنی رحمت سے ان کو شفا کی ۔۔۔ میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

وہ کہ آفات میں مبتلا ہیں جو گرفتارِ رَنج و بلا ہیں
فضل سے ان کو صبر و رِضا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نزع کے وقت کیا کرنا چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بسا اوقات عیادت کیلئے کسی ایسے مریض کے پاس بھی جانا ہوتا ہے جس میں **موت کی علامات** پائی جاتی ہیں اور اس پر نزع کا عالَم طاری ہوتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ بس کچھ ہی دیر میں اس کی رُوح نکل جائے گی۔ ایسے میں رونے پیٹنے کے بجائے صبر سے کام لیتے ہوئے یہ ذہن بنانا چاہئے کہ جو اس دنیا میں آیا ہے، اُسے ایک دن یہاں سے جانا بھی ہے بلکہ اس کی طرح ہمیں بھی ایک دن مرنا ہوگا اور اس کے بعد والے مَراحل سے گزرنا پڑے گا۔

یاد رکھئے! جس پر نزع کا عالَم طاری ہو، اس کا ایک ایک لمحہ ہمیں بھی موت کی یاد دِلاتا ہے، لیکن ہم اپنی موت کو بھلائے، نہ جانے کونسی "کل" کے انتظار میں مطمئن بیٹھے ہیں کہ جس میں گُناہوں سے توبہ کریں گے، اپنی بداعمالیوں کو چھوڑ کر نیکیاں شروع کریں گے، ہر روز اُٹھتے ہوئے جنازے نہ جانے کیوں ہمیں غفلت سے جھنجھوڑ کر نہیں جگاتے۔

حضرت سَیِّدُنا منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک نوجوان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے نوجوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈالے کتنے ہی نوجوان ایسے تھے، جنہوں نے توبہ میں تاخیر کی اور لمبی لمبی اُمیدیں باندھ لیں، موت کو بُھلا کر یہ کہتے رہے کہ کل توبہ کرلیں گے، پرسوں توبہ کرلیں گے

یہاں تک کہ اسی غفلت کی حالت میں ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام آگئے اور وہ قبر میں جا پڑے۔(مکاشفۃ القلوب، باب فی العشق، ص ۳۴)

یاد رکھئے! نزع کا وقت بڑا ہی کٹھن ہوتا ہے، جو اس کیفیت سے گزرتا ہے وہی اس کی سختیوں کو محسوس (Feel) کر سکتا ہے، اگر مُردہ قَبْر سے نکل کر دُنیا والوں کو موت کی تکلیف کی کیفیَّت بتادے تو ان کی زِنْدگی کا چین و سُکون برباد ہو جائے۔ نزع کی سختیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا شَدّاد بن اَوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مومن پر دُنیا و آخرت میں موت سے بڑھ کر کوئی ہولناک چیز نہیں ہے کہ اس کی تکلیف آروں کے چِیرنے، قینچیوں کے کاٹنے اور ہانڈیوں میں اُبالے جانے سے بھی بڑھ کر ہے، اگر کوئی مُردہ قَبْر سے نکل کر دُنیا والوں کو موت کے بارے میں بتائے تو وہ لوگ زِنْدگی سے کوئی نَفْع اُٹھا سکیں نہ نیند میں کوئی سُکون پائیں۔ (احیاء العلوم، ج ۵ ص ۲۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ موت کا جام کیسا کڑوا ہے کہ جو نہ چاہتے ہوئے بھی ہر ایک کو پینا پڑتا ہے۔ نزع کا وقت ایسا نازُک ہوتا ہے کہ اس میں ایک طرف تو موت کی یہ مصیبتیں اور دوسری طرف شیطان لَعِین کے حملے (Attacks)۔ کیونکہ شیطان موت کے وَقْت اِیمان چھیننے کیلئے طرح طرح کے ہتھ کنڈے اِسْتعمال کرتا ہے، حتّٰی کہ ماں باپ کا رُوپ دھار کر بھی بعضوں کے اِیمان پر ڈاکہ ڈالتا ہے اور غیر مسلموں کو دُرُست ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ایسے موقع پر اللہُ رَحْمٰن کا جس پر خاص کرم و اِحسان ہوتا ہے، وہ شیطان کے ہاتھوں اپنا ایمان بچانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں دینِ اسلام نے ہمیں ایک مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا کیا حکم دیا ہے اور رُوح نکلنے سے پہلے اور بعد میں کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے، آیئے! اس بارے میں چند اہم (Important) مدنی پھول سنتے ہیں، جن پر عمل کرنا نہ صرف ہمارے لئے بلکہ اس مرنے والے

کیلئے بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت مفید ثابت ہو گا۔ ہو سکے تو سُننے کے ساتھ ساتھ اِس کا تصور یوں باندھیے کہ عنقریب یہ سارا کچھ میرے ساتھ بھی ہونے والا ہے، آج جو کچھ میں کسی مرنے والے کے ساتھ معاملات کر رہا ہوں، بہت جلد مجھے بھی سفر آخرت کی طرف کُوچ کرنی ہے، اللہ کرے اس سے پہلے پہلے میری بھی آنکھوں سے **غفلت کا پردہ** ہٹ جائے اور میں بھی جیتے جی **پکا نمازی** بن جاؤں، دیگر **فرائض و واجبات** کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ **سُنّتوں کا عامل** بن جاؤں، **پکی اور سچی توبہ** کی توفیق نصیب ہو جائے، **اے کاش! میں سُدھرنے میں کامیاب** ہو جاؤں۔ چنانچہ

☆جب مریض پر موت کی علامتیں ظاہر ہوں تو سُنَّت یہ ہے کہ دائیں پہلو پر لٹا کر قبلہ کی طرف مُنہ کر دیں۔ (اس طرح کرنے میں مریض کو تکلیف ہو تو ایسا نہ کریں۔) ☆قریبُ المرگ (یعنی مرنے کے قریب) ہو تو اسے تلقین کریں، یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں: **اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ**" مگر اُسے پڑھنے کا حکم نہ کریں۔ ☆جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں۔ اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخری کلام "**لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ**" ہو ☆تلقین کرنے والا نیک شخص ہو، کیونکہ اس وقت نیک اور پرہیز گار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے اور اس وقت مریض کے پاس سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت کی جائے اور وہاں خوشبو ہونا مستحب ہے۔ ☆کوشش کی جائے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کُتّا نہ ہو، اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں کیونکہ جہاں یہ چیزیں ہوتی ہیں، وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ ☆جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ لگا دیں کہ منہ کُھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیں، اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔ (بہارِ شریعت، ۸۰۸،۸۰۷/۱، ملخصًا)

مرتے وقت کلمہ پڑھنے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کبھی ایسا موقع آئے کہ ہم اپنے عزیز و رشتہ دار، دوست احباب یا کسی بھی مسلمان کو اس کیفیت میں پائیں تو ان مدنی پھولوں پر عمل کرنے میں ہر گز سُستی (Laziness) سے کام نہ لیں کہ ہماری تھوڑی سی توجہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مرنے والے کیلئے نجات و مغفرت کا سبب بن سکتی ہے۔ بالخصوص مرنے والے کو کلمہ طیبہ کی تلقین تو ضرور کرنی چاہئے کہ حدیثِ پاک میں مرتے وقت کلمہ پڑھنے والے کیلئے جنت کی بشارت ہے۔

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ** یعنی جس کا آخری کلام **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ** ہو وہ جنّت میں جائے گا۔(ابوداود، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، ۳/۲۵۵، حدیث:۳۱۱۶)

حکیمُ الامت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اگرچہ عمر بھر کلمہ پڑھتا رہا لیکن مرتے وقت کلمہ ضرور پڑھنا چاہئے کہ اس کی برکت سے بخشش ہوگی۔(مراۃ المناجیح، ۲/۴۴۶) معلوم ہوا کہ جب بھی کسی مسلمان کا آخری وقت آئے تو اس کے پاس موجود لوگ کلمہ طیبہ پڑھیں، اللہ کا ذکر کریں اور قرآنِ کریم کی تلاوت کریں تاکہ اس کو بھی کلمہ پڑھنا یاد آجائے۔ جن لوگوں کو موت کی سختیوں کے باوجود بھی کلمہ طیبہ پڑھنا نصیب ہوتا ہے اور اسی حالت میں ان کی رُوح نکل جاتی ہے تو ایسے اَفراد بڑے ہی خوش نصیب ہوتے ہیں۔

یاد رہے: کسی کے اِنتقال کے وقت تلقین کرنے کے باوجود بھی اُس نے کلمہ نہ پڑا تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ **"اس کا خاتمہ اِیمان پر نہیں ہوا"**۔

عطار کے پیارے کا قابلِ رشک وِصال

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مرحوم نگران حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کچھ عرصہ بیمار رہے اور اسی بیماری میں آپ نے انتقال فرمایا۔ آخری وقت میں جو اسلامی بھائی ان کے پاس موجود تھے ان کا کہنا ہے کہ رات کے وقت حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طبیعت بگڑنے اور حالت غیر ہونے لگی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرا رُخ قبلے کی سمت کردو، چُنانچہ آپ کے حکم کے مطابق آپ کا رُخ قبلہ کی جانب کردیا گیا۔ آپ آنکھیں بند کئے درود و سلام اور کلمۂ طیبہ کا وِرد کرنے لگے۔ کافی دیر تک آپ اسی طرح ذِکر و دُرود میں مصروف رہے۔ پھر بلند آواز سے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھتے پڑھتے آپ پر نزع کا عالَم طاری ہوا اور کچھ دیر بعد آپ کی رُوح اس فانی دنیا سے عالَمِ بالا کی طرف پرواز کر گئی۔

خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا
پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں سے بچنے، پابندِ سُنَّت بننے اور مسلمان کی دلجوئی کرنے جیسی صفات کو اپنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے اور **12 مدنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، **12 مدنی کاموں** میں سے ایک مدنی کام **"ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع"** بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی کام کے بے شمار دُنیوی واُخروی فوائد ہیں مثلاً ☆ **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع** کی برکت

سے مسجد کی حاضری کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔☆ **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع** کی برکت سے **مسلمانوں سے ملاقات** وسلام کی سُنَّت عام ہوتی ہے۔☆ **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع** کی برکت سے علمِ دِین سے مالامال **قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ** تک پہنچائے جاتے ہیں۔☆ **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرا اجتماع بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت معاون ہوتا ہے۔☆ **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع** کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی **تشہیر و نیک نامی** ہوتی ہے۔☆ **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع** میں مانگی جانے والی دُعائیں قبول ہوتی ہیں،اس کے علاوہ صحابۂ کرام اور اولیائے کرام کی سیرتِ مبارکہ پر سُنّتوں بھرے بیانات ہوتے ہیں۔اور جو خوش نصیب عاشقانِ رسول **ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرتے ہیں **امیر اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **ان کو یوں دُعائے مدینہ** سے نوازتے ہیں۔

جو پابند ہے اجتماعات کا بھی　　میں دیتا ہوں اس کو دعائے مدینہ

آیئے!بَطورِ تَرغیب ہَفتہ وار اِجتماع میں حاضِری کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور اِجتماع میں پابندی کے ساتھ حاضِر ہونے کی نِیَّت کیجئے۔چنانچہ

اجتماع کی برکت سے نیک بن گیا

مَرکَزُ الاَولِیا (لاہور) کے ایک اِسلامی بھائی گُناہوں کی وادِیوں میں گُم تھے،ان کے اسکول کے زمانے میں ایک اِسلامی بھائی اَکْثَر ان کے بڑے بھائی سے مِلنے آیا کرتے تھے،ایک دن اُنہوں نے دعوتِ اِسلامی کے **ہَفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع** کی دَعوت پیش کی۔یہ اُن کی دَعوت پر سُنّتوں بھرے اِجتماع میں جاپہنچے، انہیں بہُت اچّھالگا،لہٰذا انہوں نے پابندی سے جانا شُروع کردیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے انہوں نے نمازوں کی پابندی شُروع کردی۔عِمامہ شریف بھی سَجالیا،جس پر گھر کے بعض اَفراد نے

سَختی کے ساتھ مُخالفت کی مگر مَدَنی ماحول کی کشِش اور عاشِقانِ رَسُول کا حُسنِ سُلُوک انہیں دعوتِ اِسلامی سے مزید قریب تر کرتا چلا گیا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنَّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارس بندھی اور حَوصَلَہ مِلتا چلا گیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آہِستَہ آہِستَہ ان کے گھر کے اندر بھی مَدَنی ماحول بن گیا۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میت پر نوحہ کرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کسی کا انتقال ہوجائے توبسا اوقات اس موقع پر کئی خلافِ شریعت کاموں کا اِرتِکاب کیا جاتا ہے، جن میں سے ایک **نوحہ کرنا** یعنی مِیّت کے اَوصاف (خوبیاں) مُبالَغہ کے ساتھ (خوب بڑھا چڑھا کر) بیان کرکے آواز سے رونا جس کو بَین (بھی) کہتے ہیں، یہ بالِاِجماع حرام ہے۔یوہیں واوَیلا، ہائے مصیبت کہہ کر چلّانا گریبان پھاڑنا، مُونھ (مُنہ) نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کُوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہِلیّت کے کام ہیں اور حرام۔ آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں ۔ (بہارِ شریعت، ۱/۸۵۵،۸۵۴، بتغیر قلیل)

میت پر رونے میں بسا اوقات تو بے صبری کی انتہا ہوجاتی ہے اور اللہ پاک کی ذات سے شکوے شکایات کرتے ہوئے کفریات تک بھی بک دیئے جاتے ہیں، جس سے بندے کا ایمان ضائع ہوجاتا ہے۔

3 دن سے زیادہ سوگ منانا

میت کے موقع پر خلافِ شریعت کاموں میں سے ایک کام 3 دن سے زیادہ عرصے تک سوگ منانا بھی ہے جو کہ حرام ہے۔اِسلام سے پہلے عرب میں بیوہ عورت شوہر کے اِنتقال کے بعد ایک سال تک بُرے مکان بُرے لباس میں رہتی اور تمام گھر والوں سے علیحدگی اختیار کرتی تھی۔(مرآۃ المناجیح،۵/۱۵۱) اور یُوں ایک سال تک سوگ کیا کرتی تھی۔ لیکن اسلام کے بعد تاجدارِ انبیا، محمدِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شوہر کے علاوہ دیگر رِشتہ داروں کے (اِنتقال پر) سوگ کیلئے تین(3) دن مُقرّر فرمائے۔(صحابہ کرام کا عشقِ رسول، ص۲۳۰) جبکہ بیوی اپنے شوہر کی وَفات پر عِدّت کی مُدّت چار مہینے 10 دن تک سوگ میں رہے گی۔اَلبتّہ کسی قریبی(رِشتہ دار) کے مرجانے پر عورت کو تین دن (3) تک سوگ کرنے کی اِجازت ہے اس سے زائد کی(اِجازت) نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج۵، ص۲۲۳)

جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَورِ جاہلیت کے اس طریقے کو ختم فرمایا تو صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان پر عمل کرنا شروع کر دیا اور یہ غلط رسم دَم توڑ گئی۔ چُنانچہ جب حضرت سَیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھائی کا اِنتقال ہو گیا، تو اُنہوں نے خوشبو منگوا کر لگائی اور کہا کہ مجھے خُوشبو کی ضرورت نہ تھی، لیکن میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مِنْبَر پر یہ فرماتے سُنا کہ کسی مُسلمان عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زِیادہ کسی کا سوگ کرے مگر شوہر کے انتقال پر4ماہ10 دن۔(سنن ابی داود،کتاب الطلاق،باب احداد المتوفی عنہازوجھا،ج۲،ص۴۲۲،حدیث:۲۲۹۹)

اسی طرح جب اُمّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والد(حضرت ابُوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا انتقال ہوا تو اُنہوں نے اپنے رُخساروں پر خُوشبو لگائی اور کہا مجھے اس کی ضرورت نہ تھی، صرف حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی تعمیل مَقْصُود تھی۔ (ابو داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہازوجھا، ج۲،ص۴۲۲، الحدیث:۲۲۹۹)

سرد خانے میں رکھوانا

کسی کے فوت ہونے پر خلافِ شریعت کاموں میں سے ایک رواج یہ بھی عام ہوتا جارہا ہے کہ میت کے بیٹے وغیرہ شہر یا ملک سے باہر ہوں تو یہ سوچ کر ان کا انتظار(Wait) کیا جاتا ہے کہ اگر بیٹا جنازے میں شریک نہیں ہو گا تو جنازہ کیسے ہو گا؟لوگ کیا کہیں گے،اولاد اتنی بے وفا نکلی ہے کہ باپ کے جنازے میں بھی شامل نہیں ہوا، لہٰذا اس کو پہنچنے دو،حالانکہ اس وقت دیگر بیٹے، بیٹیاں، بہن بھائی سب گھر میں موجود ہوتے ہیں اور اس آنے والے کو چھٹیاں نہ ملنے، یا گاڑی / فلائٹ وغیرہ لیٹ ہو جانے کی وجہ سے کافی تاخیر ہو جاتی ہے ۔ایسی صورت میں بیچارے مُردے پر جو ظلم کیا جاتا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔اس بے بس میت کے جسم کو خراب ہونے سے بچانے کیلئے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ اسے کولڈ اسٹوریج (سرد خانے) میں رکھوا دیا جاتا ہے، جس سے وہ لاش(Dead body) برف بن جاتی ہے اور مُردے کو اس سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔

ذرا غور کیجئے کہ جب وہ زندہ تھا اور اسے کوئی تکلیف پہنچتی تو سب گھر والے بے چین ہو جاتے تھے، اس کی بیماری میں ساری ساری رات جاگ کر اس کے سرہانے بیٹھ کر گزار دیا کرتے تھے۔اسے کوئی کانٹا چُبھتا تو اس کی تکلیف خود محسوس کرتے تھے، لیکن مرنے کے بعد اس کی ساری محبتوں کو فراموش کر کے نہ جانے بیچارے کو کس طرح سَرد خانے میں رکھوانے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔

غسل کے وقت مُردے کو تکلیف دینا

ایسے ہی جب غسل دینے کا مرحلہ آتا ہے تو علمِ دِین سے محرومی یا مُردے سے بے جا خوف کی بنا پر میت کے گھر والوں میں سے کوئی غسل دینے کیلئے تیار نہیں ہوتا تو پھر کوئی ایسا شخص غسل دینے کیلئے آگے

بڑھ جاتا ہے جو سُنَّتوں اور آداب سے ناواقف ہوتا ہے اور بڑی بے دردی کے ساتھ میت کو غسل دے کر چلتا بنتا ہے حالانکہ مُردے کو غسل دیتے وقت بہت احتیاط اور نرمی کرنی چاہیے۔

حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے روایت ہے کہ مرنے والا ہر چیز کو جانتا ہے حتیٰ کہ غسّال (یعنی غُسل دینے والے) سے کہتا ہے کہ تجھے خُدائے رحمن کی قسم ہے تُو غسل میں میرے ساتھ نرمی کر۔ (شرح الصدور، ص۹۵)

غُسل دینے کے لیے غسّال بھی اب آ چکا
غُسلِ میّت ہو رہا ہے اور کفن تیار ہے
یا نبی پانی سے سارا جسم میرا دُھل گیا
نامۂ اعمال کو بھی غُسل اب درکار ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص479)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اپنے گھر کی میت کو ہم خود ہی سُنَّت کے مطابق غسل وکفن دیتے مگر افسوس! ہم نے تو اپنا مستقبل بہتر بنانے اور اعلیٰ دُنیاوی تعلیم حاصل کرنے پر ہی توجہ دی اور علمِ دین سے محروم رہے، **سوشل میڈیا** (Social Media) کے غلط اِستعمال (Missuse) میں ہی اپنا قیمتی وقت برباد کیا، مختلف **ایپلی کیشنز** (Applications) چلانا تو سیکھ لیا مگر علمِ دِین نہ سیکھا، **گاہک کو خراب مال کیسے تھمانا** ہے، یہ تو سیکھ لیا مگر **نماز پڑھنا نہ** سیکھا، دُنیوی جاہ و منصب پانے کے لیے بڑے بڑے تعلیمی اِداروں میں لاکھوں روپے تو خرچ کر دیے مگر **قرآنِ کریم پڑھنا نہ** سیکھا، اِسی طرح غور کرتے جائیں، کیا کیا سیکھا اور کیا نہ سیکھا!!! آج اپنے ماں باپ، بہن بھائی یا قریبی رشتہ داروں کا

جنازہ نہیں پڑھا سکتے، سنت کے مطابق ان کے کفن دفن کی ترکیب نہیں کر سکتے، قرآنِ پاک پڑھ کرانہیں ایصالِ ثواب نہیں کرپاتے، کیوں کہ یہ ساراکچھ آتا ہوتو ہم کر سکتے، ہمیں تو بس یہ پتا تھا کہ کسی کے اِنتقال پر پیسے دے کر مُردے کو غُسل کروالیا جاتا ہے، مسجد کے اِمام صاحب جنازہ پڑھادیتے ہیں، میّت کے دوست احباب تدفین بھی کر دیتے ہیں، اِس لیے ہمیں اس سے کیا!!!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوش کیجئے آج وقت ہے ہم خود بھی علم دِین سیکھیں اوراپنی اولاد کو بھی دِینی مسائل سکھائیں، نیک اعمال کی ترغیب کے ساتھ ساتھ گناہوں سے نفرت دلائیں۔ اس کی برکت سے علمِ دین کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا اوراگر ہماری اولاد نیک بن گئی تو مرنے کے بعد ہمارے لیے **ثوابِ جاریہ کا ذخیرہ** ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کتاب کا تعارف!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تجہیز و تکفین کے مسائل کی معلومات حاصل کرنے کیلئے آج ہی مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"تجہیز و تکفین کا طریقہ"** حاصل کیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں مریض کی عیادت اور وقتِ نزع سے لیکر تجہیز و تکفین اور تدفین کے بارے میں ڈھیروں ڈھیر معلومات موجود ہیں۔ آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً طلب کیجئے، خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کے مطالعہ کی ترغیب دلائیے ، اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

مجلس تجہیز و تکفین کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے 104 شعبہ جات (Departments) میں سے ایک شعبہ " **مجلس**

تجہیز و تکفین" بھی ہے جس کا مقصد مسلمانوں کو غسل و کفن سے متعلق اہم شرعی مسائل سے آگاہ کرنا، مجلس کے اسلامی بھائیوں کی وقتاً فوقتاً مدنی تربیت کرنا، تربیت یافتہ اسلامی بھائیوں کا مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے مُردے کے غسل و کفن کا اہتمام کرنا اور لواحقین کو صبر کی تلقین کرنا ہے۔ کسی کے اِنتقال پر اپنے علاقے میں **مجلس تجہیز و تکفین** سے متعلقہ اسلامی بھائیوں سے رابطہ کرکے میت کے غسل و کفن کی ترکیب بنائی جاسکتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر کیسی ہونی چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دِین سے دُوری کے باعث آج کل میت کو دَفناتے وقت بھی خلافِ سُنَّت طریقے پر قبر کھودی جاتی ہے قبرستانوں میں ایک ڈیڑھ فٹ کھدائی کرنے کے بعد اس میں بلاک کی دیوار اٹھا کر قبر بنادی جاتی ہے اور قبر کا اکثر حصہ زمین کے اُوپر ہوتا ہے یہ طریقہ غلط ہے ☆ سُنَّت یہ ہے کہ قبر گہری کھودی جائے، قبر کی لمبائی میّت کے قد کے برابر ہو اور چوڑائی آدھے قد کے اور گہرائی نصف قد کے اور بہتر یہ کہ گہرائی بھی قد برابر ہو اور متوسط درجہ یہ کہ سینہ تک ہو۔ (ردالمحتار،کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب في دفن المیت، ج۳،ص ۱۶۴) ☆ قبر دو قسم کی ہوتی ہیں، (1) لحد کہ قبر کھود کر اس میں قبلہ کی طرف میّت کے رکھنے کی جگہ کھودیں اور (2) صندوق جو عموماً رائج ہے، لحد سنت ہے اگر زمین اس قابل ہو تو یہی کریں اور نرم زمین ہو تو صندوق میں حرج نہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ،کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج ۱، ص ۱۶۵) ☆ قبر کے اندر چٹائی وغیرہ بچھانا ناجائز ہے کہ بے سبب مال ضائع کرنا ہے۔ (ردالمختار،کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج۳، ص ۱۶۴) ☆ میّت کو کسی لکڑی کے صندوق میں رکھ کر دفن کرنا مکروہ ہے، مگر جب ضرورت ہو مثلاً زمین بہت تر ہے تو حرج نہیں۔

(الفتاوی الھندیۃ،کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج ۱،ص ۱۶۶ . و الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج ۳،ص ۱۶۵ ،وغیرھما) ☆اگر تابوت میں رکھ کر دفن کریں تو سُنَّت یہ ہے کہ اس میں مٹی بچھادیں اور دائیں بائیں کچی اینٹیں لگادیں اور اوپر مٹی کی لپائی کردیں تاکہ اندر کا حصّہ لحد کی طرح ہو جائے اور لوہے کا تابوت مکروہ ہے اور قبر کی زمین نم ہو تو مٹی بچھا دینا سنّت ہے۔(ردالمحتار،کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب في دفن المیت، ج ۳،ص ۱۶۵) ☆قبر کے اس حصہ جو میّت کے قریب ہے، پکی اینٹ لگانا مکروہ ہے کہ اینٹ آگ سے پکتی ہے۔(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل السادس، ج ۱،ص ۱۶۶ ،وغیرہ) ☆ممکن ہو تو اندرونی تختوں پر یٰسین شریف، سورۂ مُلک اور دُرُودِ تاج پڑھ کر دم کر دیا جائے۔(مدنی وصیت نامہ، ص ۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صالحین کے قرب کی برکتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ممکن ہو تو اپنے مرحومین کی تدفین نیک لوگوں کے قرب میں کرنی چاہئے کہ ان کی برکت سے مُردوں پر بھی کرم ہوتا ہے ،وہ عذابِ الٰہی سے امن میں رہتے ہیں اور ان پر رحمتِ اِلٰہی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے اور حدیثِ پاک میں اس کی ترغیب بھی موجود ہے، چنانچہ

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **اَدْفِنُوْا مَوْتَاکُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صَالِحِیْنَ**، اپنے مُردوں کو نیکوں کے درمیان دَفن کرو۔ (کنزالعمال، ۲۵۴/۸، الجزءالخامس عشر، الحدیث: ۴۲۳۶۴)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (مُردے کو) صالحین کے قریب دفن کرنا چاہئے کہ ان کے قُرب کی برکت اسے شامل ہوتی ہے، اگر مَعَاذَ اللہ مستحقِ عذاب بھی ہوتا ہے

تو وہ شفاعت کرتے ہیں، وہ رحمت کہ اُن پر نازل ہوتی ہے اِسے بھی گھیر لیتی ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۹/۳۸۵)

لہٰذا اگر اللہ پاک کے کسی نیک بندے کے قُرب میں آسانی سے جگہ مل جائے تو اپنے مُردوں کو وہیں دفن کرنا چاہیے۔ جب اولیائے کرام کی اتنی عظمت و فضیلت ہے کہ ان کے قُرب میں دفن ہونے والا عذابِ الٰہی سے محفوظ ہو جاتا ہے تو پھر تمام اولیا و انبیا کے سردار، حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قُرب یعنی جنت البقیع میں مدفون مسلمانوں کی شان و عظمت کیا ہوگی۔

اللہ کریم ہمیں مدینۂ طیبہ میں ایمان و عافیت کے ساتھ شہادت اور جنَّتُ البقیع میں مَدفن اور جنتُ الفردوس میں اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں مدفن مِرا محبوب کے قدموں میں بنادے

اللہ کرم اتنا گنہ گار پہ فرما جنّت میں پڑوسی مرے آقا کا بنادے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُردوں کو ایصالِ ثواب سے فائدہ پہنچایئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُردے کی تدفین کے بعد اس کیلئے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کا مرحلہ آتا ہے جو تاقیامت جاری رہتا ہے اور مُردہ ہمیشہ اپنے گھر والوں کے **ایصالِ ثواب** کا منتظر رہتا ہے **کیونکہ** جب تک وہ زندہ تھا تو اس کے وَالِدین، بہن بھائی اور دوست واحباب وغیرہ موجود اس کے ہر دُکھ درد اور آزمائشوں میں اس کے ساتھ ساتھ رہتے اور اس کا غم ہلکا کرنے کی کوشش کرتے تھے مگر جب یہ سب کو چھوڑ کر تنگ و تاریک قبر میں آیا تو نہ والدین اس کے ساتھ ہیں، نہ بہن بھائی، نہ اہل و عیال حتّٰی کہ اس کے دوست احباب بھی اس سے چُھوٹ گئے اور یہ قبر میں اکیلا رہ گیا۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ اپنے فوت شدہ مسلمان بھائی کے ساتھ خیر خواہی کریں قبر کی تنہائی میں اسے خُوشی مُہیا کریں، اس کی راحت کا سامان کریں تو اس کیلئے خُوب خُوب دُعائے مغفرت اور **ایصالِ ثواب** کے تحفے پیش کریں کہ **ایصالِ ثواب** سے مُردے کو خُوشی ہوتی ہے اور اس پر رحمتِ الٰہی کی برسات ہوتی ہے اور مُردوں کو اپنے زندہ رشتہ داروں کی طرف سے **ایصالِ ثواب** کا شدت سے انتظار رہتا ہے، چنانچہ رسولِ خدا، حبیب کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **قبر میں مُردے کا حال ڈُوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے جو شدّت سے انتظار کرتا ہے کہ والدین یا بیٹا یا کسی دوست کی دُعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دُعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ پاک قبر والوں کو ان کے زندہ مُتَعَلِّقِین کی طرف سے ہَدِیَّہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانِند عطا فرماتا ہے، زندوں کا تحفہ مُردوں کے لئے "دعائے مغفرت کرنا" اور ان کی طرف سے "صدقہ کرنا" ہے۔**

(فردوس الاخبار، ۲/۳۳۶، حدیث: ۶۶۶۴)

بھیجو اے بھائیو مجھے تحفہ ثواب کا دیکھوں نہ کاش قبر میں، میں منہ عذاب کا

ایصالِ ثواب سے متعلق مزید معلومات کیلئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"** مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کرکے خود بھی مطالعہ (Study) کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے **مرض سے قبر تک** چند اہم مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کی، ہم نے سُنا کہ

- مریض کی عیادت کرنے کے لئے جانا پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتِ مبارکہ ہے۔
- مریض کی عیادت کرنے والے کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔
- مریض کو عِیادت کرنے والے کی باتوں سے تکلیف ہو تو جلدی اُٹھ جانا چاہیے۔
- نزع کے وقت مریض کے پاس قرآنِ کریم کی تلاوت کرنی چاہئے۔

❖ مریض کے پاس بیٹھ کر ذِکرُاللہ کاوِرد اور کلمہ طیبہ کی تلقین کرنی چاہیے۔
❖ غسل دیتے وقت نرمی نہ کرنا اور میت کو سرد خانے میں رکھوانا مردے کیلئے باعثِ تکلیف عمل ہیں۔
❖ مرنے کے بعد اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرتے ہوئے **ایصالِ ثواب** کرنے سے نہ صرف ہماری نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ مرنے والے کو بھی اس کے فوائد(Benefits)حاصل ہوتے ہیں۔

اللہ کریم ہمیں ان مدنی پھولوں کو یاد رکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فوت شدہ مسلمانوں کی بخشش کی دعا:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۠ ﴿۱۰﴾

ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے رَبّ! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کیلئے کوئی کینہ نہ رکھ، اے ہمارے رَبّ! بیشک تُو نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

---

[1] ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

سُنَّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عیادت کرنے کے مدنی پھول

"عیادت کرنا رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتِ مُبارَکہ ہے آیئے! اس بارے میں چند مَدَنی پھول سنئے۔ ☆2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: {۱} عُوْدُوا الْمَرِیْضَ یعنی مریض کی عِیادت کرو(الادب المفرد، ص۱۳۷، حدیث ۵۱۸) {۲} جس نے اچّھے طریقے سے وُضو کیا پھر اپنے مسلمان بھائی کی ثواب کی نیّت سے عِیادت کی تو اسے جہنّم سے 70 سال کے فاصلے تک دور کر دیا جائیگا(ابوداوٗد ج۳ص۲۴۸ حدیث ۳۰۹۷) ☆مریض کی عِیادت کرنا سنّت ہے اگر معلوم ہے کہ عِیادت کیلئے جانے سے اُس بیمار پر گراں (یعنی ناگوار) گزرے گا، ایسی حالت میں عِیادت کیلئے مت جایئے(بہار شریعت ج۳ص۵۰۵) ☆ اگر مریض سے آپ کے دل میں رَنجش یا طبیعت کو اس سے مُناسَبت نہیں پھر بھی عِیادت کیجئے ☆ اتّباعِ سنّت کی نیّت سے عِیادت کیجئے اگر مَحض اس لیے بیمار پُرسی کی کہ جب میں بیمار پڑوں تو وہ بھی میری تیمارداری کیلئے آئے تو ثواب نہیں ملے گا☆ کسی کی عِیادت کیلئے جائیں اور مَرَض کی سختی دیکھیں تو اُس کو ڈرانے والی باتیں نہ کریں مثلاً تمہاری حالت خراب ہے اور نہ ہی اِس انداز پر سَر ہلائیں جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے☆عیادت کے موقع پر مریض یا دُکھی شخص کے سامنے اپنے چہرے پر رنج و غم کی کیفیت نُمایاں کیجئے ☆ بات چیت کا انداز ہر گز ایسا نہ ہو کہ مریض یا اُس کے عزیز کو وَسوَسہ آئے کہ یہ ہماری پریشانی پر خوش ہو رہا ہے! ☆ مریض کے گھر والوں سے بھی اظہارِ ہمدردی کیجئے اور جو خدمت یا تعاوُن کر سکتے ہوں کیجئے ☆ مریض کے پاس جا کر اُس کی طبیعت پوچھئے اور اُس کیلئے صحّت وعافیت کی دُعا کیجئے۔☆ مریض سے اپنے لیے دُعا کروایئے کہ مریض کی دُعا رَد نہیں ہوتی ☆عیادت کرتے ہوئے موقع کی مناسَبت سے مریض کو نیکی کی دعوت بھی پیش کیجئے، خُصوصاً نَماز کی پابندی کا ذِہن دیجئے کہ بیماریوں میں کئی نَمازی بھی نَمازوں سے غافِل ہو جاتے ہیں ☆ مریض کے

پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھیے اور نہ شور وغل کیجئے ہاں اگر بیمار خود ہی دیر تک بٹھائے رکھنے کا خواہش مند ہو تو ممکنہ صورت میں آپ اُس کے جذبات کا احتِرام کیجئے ☆ مریض کی عیادت کے موقع پر تحفے لانا عُمدہ کام ہے مگر نہ لانے کی صورت میں عِیادت ہی نہ کرنا اور دل میں یہ خَیال کرنا کہ اگر کچھ نہ لے کر جائے گا تو وہ کیا سوچیں گے کہ خالی ہاتھ عیادت کے لیے آ گئے۔ خالی ہاتھ بھی عِیادت کر ہی لینی چاہیئے نہ کرنا ثواب سے محرومی کا باعث ہے ☆ آپ عِیادت کے لئے جاتے ہوئے اگر پھل اور بِسکٹ وغیرہ وتحائف لے جانے لگیں تو مشورہ ہے کہ مکتبۃ المدینہ کے کچھ مَدَنی رسائل بھی لے جا کر مریض کو پیش کیجئے تا کہ وہ ملاقاتیوں، (اور اگر اسپتال میں ہو تو) پڑوسی مریضوں اور ان کے عزیزوں کو تحفۃً دے سکیں بلکہ زہے نصیب! مریض خود بھی کچھ مَدَنی رسائل ہَدِیَّۃً منگوا کر اِس غَرَض سے اپنے پاس رکھ کر ثواب کمائے ☆ فاسِق کی عِیادت بھی جائز ہے، کیونکہ عِیادت حُقُوقِ اسلام سے ہے اور فاسِق بھی مسلم ہے (بہارِ شریعت ج۳ص۵۰۵)

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کا کرتا رہوں پروردگار   سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (مجمع الزوائد، ۱۰/۲۵۵، حدیث:۱۷۳۰۷)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود ان پہ سدا میں اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماں کی شان!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "**ماں**" قُدرت کا اَنمول تحفہ ہے، **ماں** کا مقام قرآن و حدیث میں بَیان ہوا ہے، **ماں** کا فرمانبردار اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، **ماں** اَولاد کے آرام کی خاطر اپنے آرام کو قربان کر دیتی ہے، **ماں** کے خونِ جگر سے

اَولاد کا وجود بنتا ہے، **ماں** کئی سال تک اپنی اَولاد کو تھپکیاں دے کر سُلاتی ہے، **ماں** بیمار اَولاد کو دیکھ کر تڑپتی اور آنسو بہاتی ہے، **ماں** بیمار اَولاد کی خاطر سخت سردیوں میں بھی ساری ساری رات جاگ کر گزارتی ہے، **ماں** بیمار اولاد کی خاطر مہنگے اسپتالوں اور دواخانوں کے چکر لگانا گوارا کرلیتی ہے، **ماں** اَولاد کے مستقبل کو سَنوارنے کے لئے اپنی تمام تر زندگی کو اَولاد کے لئے وَقْف کردیتی ہے، **ماں** اَولاد کے لئے سایہ دار درخت کی طرح ہوتی ہے، **ماں** خود گرمی برداشت کرکے اَولاد کو پنکھا جھلتی رہتی ہے، **ماں** اَولاد کو چھاؤں میں بٹھا کر خود دُھوپ میں بیٹھ جاتی ہے، **ماں** اَولاد کے ناز نخرے اُٹھاتی ہے، **ماں** قَرض لے کر بھی اَولاد کی فرمائشوں کو پُورا کرتی ہے، **ماں** اپنے شوہر کی وَفات (Death) کے بعد اَولاد کو دَرْبَدَر بھٹکنے نہیں دیتی، **ماں** اَولاد کی پیدائش سے پہلے، پیدائش کے دَوران اور بعد کی تکالیف کو برداشت کرتی ہے، **ماں** اَولاد کو اچّھا انسان بناتی ہے، **ماں** اپنے حصّے کا نوالہ بھی اَولاد کے منہ میں ڈال کر خوش ہوتی اور خود بھوکی سو جاتی ہے، **ماں** اولاد کو گرم بستر میں لِٹاتی اور خود ٹھنڈے فرش پر لیٹ جاتی ہے، **ماں** اولاد کے حق میں بُرا نہیں سوچتی، **ماں** اولاد کو خوش دیکھ کر خوش ہوتی ہے، **ماں** اولاد کو دُکھ تکلیف میں مبتلا دیکھ کر بے قرار ہوجاتی ہے، **ماں** مشکلات میں اَولاد کی ڈھارس بندھاتی ہے، ماں معذور اَولاد کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتی، **ماں** نافرمان اَولاد پر بھی شفقت و مہربانی ہی کرتی ہے، **ماں** نہ ہو تو گھر ویران لگتا ہے، **ماں** کا خدمت گار چین و سکون کی زندگی گزارتا ہے، **ماں** کی خدمت اَولاد کو جنّت میں داخل کروائے گی، **ماں** کو راضی رکھنا اولاد پر لازم ہے، **ماں** کے حُقوق سے آزاد ہونا ناممکن ہے جیسا کہ

ماں کو کندھوں پر اُٹھائے گرم پتّھروں پر چھ میل.......

ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ نَبَوِی میں عَرض کی: ایک راہ میں ایسے گرم پتّھر تھے کہ اگر

گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کرکے چھ (6) مِیل (تقریباً9.656کلو میٹر) تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقُوق سے فارِغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں دَرد کے جس قَدَر جھٹکے اُس نے اُٹھائے ہیں شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (معجم صغیر، ۱/۹۲، حدیث:۲۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں ہی وہ مہربان ہستی ہے جو اَولاد کے لئے رو رو کر دُعائیں کرتی ہے، **ماں** کی دُعا جنّت میں لے جاتی ہے، **ماں کی دُعا** ربِّ کریم کا فرمانبردار بناتی ہے، **ماں کی دُعا** بُرائیوں سے بچاتی ہے، ماں کی دُعا اَولاد کو **مقامِ وِلایت** تک پہنچا دیتی ہے، **ماں کی دُعا** اَولاد کی قسمت سَنوار دیتی ہے، **ماں** کی دُعا اَولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے، **ماں** کی دُعا کامیابیاں دِلاتی ہے، **ماں کی دُعا** نُزولِ رَحمت کا سبب ہے ، **ماں کی دُعا** گناہوں کی مُعافی کا ذَرِیعہ ہے ، **ماں** کی دُعا کی بَرَکت سے ربِّ کریم اَولاد سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو ٹال دیتا ہے۔ آیئے! آج ہم **ماں کی دُعاؤں کی بَرَکتوں** پر مُشْتَمِل چند اِیمان اَفروز واقعات سُنّنے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ چنانچہ

ماں کی دعا کا اثر

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن اَحمد رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والِد کو کہتے ہوئے سُنا کہ ایک مرتبہ ایک بُوڑھی عورت حضرت سَیِّدُنا اِبنِ مَخْلَد رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئی اور عَرض کی: میرے جوان بیٹے کو رُومیوں نے قَید کر لیا ہے۔ میرا ایک چھوٹا سا گھر ہے، اِس کے عِلاوہ میرے پاس کچھ بھی مال نہیں اور اُس گھر کو میں بیچ بھی نہیں سکتی، لہٰذا آپ کسی صاحبِ حَیثِیَّت سے کہہ دیجئے کہ وہ فِدْیَہ دے کر میرے بیٹے کو آزاد کرا لے کیونکہ اب نہ تو مجھے دن کو قرار آتا

ہے اور نہ رات کو نیند آتی ہے۔ آپ نے اُسے تسلّی دیتے ہوئے فرمایا: مُحتَرَمہ! آپ جایئے! میں آپ کے معامَلے کو حل کرنے کوشِش کرتا ہوں۔ راوِی کہتے ہیں: جب وہ بڑھیا چلی گئی تو آپ سَر جُھکا کر بیٹھ گئے اور آپ کے مبارَک ہونٹ جُنْبِش کر رہے تھے (جیسے کچھ پڑھ رہے ہوں)۔ کچھ عرصے بعد وہی بوڑھی عورَت اپنے جوان بیٹے کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو دُعائیں دیتے ہوئے کہنے لگی: (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ) میرا بیٹا سلامَتی کے ساتھ لوٹ آیا ہے اور وہ آپ کی بارگاہ میں اپنا سفر نامہ بھی بیان کرے گا، چنانچہ

بیٹا (آیا اور) بولا: میں قَیدیوں کی ایک جماعت کے ساتھ رُومی بادشاہ کی قَید میں تھا، اُس کے قبضے میں بہت سارے باغات تھے، وہ ہر روز ہمیں اپنے باغات (Gardens) میں کام کرنے کے لئے بھیجتا اور (شام کو) واپَس قَید خانے میں ڈلوا دیتا۔ ایک دن جب ہم مغرِب کے بعد (باغات میں) کام کرکے واپَس قَید خانے کی طرف آرہے تھے تو اچانک میرے پاؤں میں بندھی مضبوط بیڑیاں خود بخود ٹُوٹ کر زمین پر گِر پڑیں۔ (راوِی کا بیان ہے کہ) نَوجوان نے جس دن اور جس وَقْت میں بیڑیاں ٹُوٹنے کے بارے میں بتایا تھا، وہ وہی (دن اور) وَقْت تھا جس میں بُڑھیا حضرت سَیِّدُنا اِبنِ مَخْلَد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں دُعا کے لئے حاضِر ہوئی تھی۔ سپاہیوں نے مجھ (یعنی بوڑھی عورت کے بیٹے) سے پوچھا: کیا تُو نے بیڑیاں توڑی ہیں؟ میں نے کہا: نہیں! وہ تو خود بخود میرے پاؤں سے ٹُوٹ کر گِر پڑی ہیں۔ نَوجوان کی یہ بات سُن کر سپاہی بہت حَیران ہوئے اور اُنہوں نے جاکر اپنے اَفسر کو بتادیا، وہ بھی حَیران ہوا اور اُس نے فوراً ایک لوہار کو بُلوا کر کہا: اِس نوجوان کو بیڑیوں میں جکڑ دو! لوہار نے مجھے بیڑیاں پہنادیں، ابھی میں چند قدم ہی چلا تھا کہ وہ بیڑیاں پھر میرے پاؤں سے ٹُوٹ گئیں۔

میرے اِس معاملے پر سب لوگ بہت حَیران ہوئے اور اُنہوں نے اپنے راہِبوں (مذہبی پیشواؤں)

کو بُلا کر ساری صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ راہبوں نے ساری گفتگو سُن کر مجھ سے پوچھا: کیا تمہاری والِدہ زِندہ ہے؟ میں نے کہا: ہاں، راہِب میری بات سُن کر اُن لوگوں کی طرف مُتَوَجِّہ ہوا اور کہنے لگا: اللہ کریم نے اِس کی **ماں کی دُعا** قبول فرمالی ہے۔ سِپاہی بولے: جب اللہ پاک نے تجھے آزاد فرمادیا ہے تو ہم کیونکر تجھے بیڑیوں میں جکڑ سکتے ہیں؟ یہ کہہ کر رُومیوں نے مجھے رِہا کر دیا اور مجھے مسلمانوں سے ملا دیا۔ (تو یُوں ماں کی دُعا اور سَیِّدُنا اِبنِ مَخْلَد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بَرَکت سے اُس نوجوان کو رِہائی کا پروانہ نصیب ہو گیا۔) (عیون الحکایات، الحکایة الثامنة والاربعون بعد المائة: دعوة بقی بن مخلد، ص ۱٦٦)

دُعائے ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
ماں کی دُعا میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اللہ کریم نے ماں کی دُعاؤں میں کیسی تاثیر رکھی ہے کہ ماں جب اپنی اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو ربِّ کریم اُس کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھتا اور اَولاد کے حق میں اُس کی دُعا قبول فرماتا ہے، حتّٰی کہ ماں کے دِل سے نِکلی ہوئی دُعاؤں کی بَرَکت سے اللہ پاک اَولاد سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو دُور فرمادیتا ہے۔ تو کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ کہ جن کے والِدَین زِندہ اور اُن سے راضِی ہیں اور کس قَدر سَعادت مَنْد ہے وہ اَولاد جو اپنے ماں باپ کا سَہارا بنتی، اُن کی خدمت کرکے اُن کی دُعائیں لیتی اور رِضائے اِلٰہی کی حق دار قرار پاتی ہے، لہٰذا اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ربِّ کریم ہم سے راضِی رہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہم سے خوش

ہو جائیں، ہمارے والِدَین ہمارے لئے بھی دُعائیں کیا کریں تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے والِدَین کی قَدَر کریں، اُن کے اِحسانات کو یاد رکھیں، اُن کی خِلافِ مزاج باتوں سے دَرگُزر کریں، اُن کا ہر طرح سے خیال رکھیں، اُن سے اچّھا سُلوک کریں، اُن کی جائز ضَرورِیّات پُوری کریں، اُن کا ہر جائز حکم بجالائیں، بالخُصوص جب والِدَین بُڑھاپے کی دہلیز پر قدم رَکھ چُکے ہوں کیونکہ ایسے وَقْت میں اُنہیں اَولاد کی ہَمدَرْدِی کی بہت زِیادہ ضَرورت ہوتی ہے کہ بُڑھاپے میں اُن کے اَعضاء جواب دے جاتے ہیں، بدن بیماریوں میں جکڑ جاتا ہے اور اپنے بھی پَرائے ہو جاتے ہیں۔ ماں باپ کا بُڑھاپا اِنسان کو اِمتحان میں ڈال دیتا ہے، بسااَوقات والدین بُڑھاپے میں پیشاب و پاخانے کے مختلف امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے عُموماً اَولاد بَیزار ہو جاتی ہے مگر یاد رکھئے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازِمی ہے۔ بچپن میں ماں بھی بچّے کی گندگی برداشت کرتی ہے۔ لہٰذا بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چڑ چڑاپن آجائے، بِلاوَجہ لَڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں اور پریشان کریں، صَبْر، صَبْر اور صَبْر ہی کرنا اور اُن کی تعظیم بجالانا ضَروری ہے۔ جی ہاں! یہی مقامِ اِمتحان ہے، ماں باپ سے بدتمیزی کرنا اور اُن کو جھاڑنا وغیرہ تو دُور کی بات ہے اُن کے آگے "اُف" تک نہیں کرنا چاہئے، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہاں کی تَباہی مُقدَّر بن سکتی ہے کہ والِدَین کا دِل دُکھانے والا اِس دُنیا میں بھی ذَلیل و خوار ہوتا ہے اور آخِرت کے عذاب کا بھی حق دار ہوتا ہے۔

والِدَین کو بُرا بھلا کہنے کا انجام

حضرت سَیِّدُنا اِمام اَحمد بن حَجَر مَکِّی شَافِعِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: نبیِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: مِعراج کی رات میں نے کچھ لوگ (People) دیکھے جو

آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے تو میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عَرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو دُنیا میں اپنے باپوں اور ماؤں کو بُرا بھلا کہتے تھے۔ (الزواجر، ۲/۱۳۹)

قبر پسلیاں توڑ دیتی ہے

منقول ہے: جب ماں باپ کے نافرمان کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اُسے دباتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں (ٹوٹ پھوٹ کر) ایک دوسرے میں پیوَست ہو جاتی ہیں۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/۲۶۵)

دِل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اِس میں خَسارہ آپ کا
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں باپ کا مقام اور اُن کی شان و عظمت کس قدر بُلند ہے اِس کا اَندازہ اِس بات سے لگایئے کہ اللہ کریم نے قُرآنِ پاک میں جہاں اپنی عِبادت کا حکم اِرشاد فرمایا ہے وہیں والِدَین کے ساتھ بَھلائی اور اِحسان کرنے کا حکم بھی اِرشاد فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 15 سُورۂ بَنی اِسرائیل کی آیت نمبر 23 اور 24 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ

ترجمۂ کنزُالایمان: اور تمہارے ربّ نے حکم فرمایا کہ اُس کے سِوا کسی کو نہ پُوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے اُن میں ایک یا دونوں بُڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور اُنھیں نہ جِھڑکنا اور اُن سے تعظیم کی بات کہنا اور اُن کے لئے عاجزی کا بازو

وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ بچھا نَرم دِلی سے اور عَرض کر کہ اے میرے ربّ تُو اُن دونوں پر رَحم کر جیسا کہ اُن دونوں نے مجھے چُھٹپن (چھوٹی عُمر) میں پالا۔ (پ ۱۵، اسراء: ۲۳-۲۴)

بَیان کردہ آیاتِ مُبارَکہ کے تحت حضرت علّامہ مَولانا سَیّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب والِدَین پر ضُعف (کمزوری) کا غَلَبہ ہو، اَعضاء میں قُوّت نہ رہے اور جیسا تو بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخرِ عُمر میں تیرے پاس ناتُواں (کمزور) رہ جائیں۔ تو کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گِرانی (بوجھ) ہے۔ نہ اُنہیں جِھڑکنا نہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسْنِ اَدب (نہایت اچھے ادب) کے ساتھ ماں باپ سے اِس طرح کلام کر جیسے غُلام و خادِم (اپنے) آقا سے کرتا ہے۔ اُن سے نَرمی وتواضُع سے پیش آ ، اور اُن کے ساتھ تھکے وَقْت میں شَفقت و مَحبّت کا برتاؤ کر کہ اُنہوں نے تیری مجبوری کے وَقْت تجھے مَحبّت سے پَروَرِش کیا تھا اور جو چیز اُنہیں دَرکار ہو وہ اُن پر خَرچ کرنے میں دَرَیغ (بُخل) نہ کر۔ مُدَّعا (مطلب) یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سُلُوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالَغہ کیا جائے لیکن والِدَین کے اِحسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ اِلٰہی میں اُن پر فَضْل و رَحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عَرض کرے کہ یاربّ! میری خدمتیں اُن کے اِحسان کی جَزا (بدلہ) نہیں ہو سکتیں تُو اُن پر کرم کر کہ اُن کے اِحسان کا بدلہ ہو۔

پارہ 1 سُوْرَۃُ بَقَرَہ کی آیت نمبر 83 کے تحت فرماتے ہیں: والِدَین کے ساتھ اِحسان کے طریقے جو مَرْوِی ہیں وہ یہ ہیں کہ (1) تَہِ دل (یعنی سچّے دل) سے اُن کے ساتھ مَحبّت رکھے (2) رَفتار و گُفتار میں نِشَسْت و بَرخاسْت (اُٹھنے بیٹھنے) میں اَدب لازِم جانے (3) اُن کی شان میں تعظیم کے لفظ کہے، (4) اُن کو

راضی کرنے کی سَعی (کوشِش) کرتا رہے، (5) اپنے نَفیس (عمدہ) مال کو اُن سے نہ بچائے، (6) اُن کے مَرنے کے بعد اُن کی وَصِیَّتیں جاری کرے (یعنی اُن کی وصیتوں پر عمل کرے)، (7) اُن کے لئے فاتحہ، صَدَقات، تلاوتِ قرآن سے اِیصالِ ثَواب کرے، (8) اللہ کریم سے اُن کی مَغفِرت کی دُعا کرے، (9) ہفتہ وار اُن کی قَبْر کی زِیارت کرے، (10) والِدَین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخِل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادِی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو اُن کو بڑی نرمی کے ساتھ اِصلاح و تقویٰ اور عقیدۂ حَقَّہ (دُرُست عقائد) کی طرف لانے کی کوشِش کرے۔ اَلْغَرَض اگر ساری زِندگی والِدَین کی خدمت کی جائے تب بھی اُن کے اِحسانات کا بدلہ نہیں اُتر سکتا۔ (خزائن العرفان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۸۳)

کروں ماں باپ کی دِن رات خدمت یارسولَ اللہ
بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہردم

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۳۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح قرآنِ پاک میں والِدَین کی تعظیم و توقیر کرنے کی تَرغیب دِلائی گئی ہے اِسی طرح احادیثِ مُبارَکہ میں بھی کئی مقامات پر والِدَین کی اِطاعت و فرمانبرداری کا حکم اور اُن کی شان و عظمت کو بَیان فرمایا گیا ہے۔ آیئے! بطورِ تَرغیب 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے:

(1) فرمایا: جب اَولاد اپنے ماں باپ کی طرف رَحمت کی نظر کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ہر نَظر کے بدلے حجِّ مَبرُور (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: اگرچہ دن میں 100 مرتبہ نظر کرے! فرمایا: نَعَمْ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ یعنی ہاں، اللہ پاک سب سے بڑا ہے اور

اَطْیَب (یعنی سب سے زیادہ پاک) ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۶/۱۸۶، حدیث: ۷۸۵۶) یعنی اُسے سب کچھ قُدرت ہے، اِس سے پاک ہے کہ اُس کو اِس (ثواب) کے دینے سے عاجِز کہا جائے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۵۵۴، حصہ ۱۶)

(2) فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کی حالت میں صُبح کی تو اُس کے لئے جنّت کے دو (2) دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اگر والِدَین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ (Door) کُھلتا ہے اور جس نے اِس حال میں صُبح کی کہ وہ اپنے والِدَین کا نافرمان ہو تو اُس کے لئے جہنّم کے دو (2) دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر والِدَین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کُھلتا ہے۔ ایک شخص نے عَرض کی: **وَاِنْ ظَلَمَاهُ**؟ اگرچہ وہ ظُلم کریں؟ اِرْشاد فرمایا: اگرچہ ظُلم کریں، اگرچہ ظُلم کریں، اگرچہ ظُلم کریں۔ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی حفظ اللسان...الخ، ۶/۲۰۶، حدیث: ۷۹۱۶)

(3) ایک شخص نے عَرض کی، یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! والِدَین کا اپنی اَولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: **هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ** یعنی وہی تیری جنّت اور تیری دوزخ ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب برالوالدین، رقم: ۳۶۶۲، ۴/۱۸۶)

(4) ایک شخص نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں آکر عرض کی: میری اچّھی خدمت کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ اِرْشاد فرمایا: **تمہاری ماں**۔ اُس نے عَرض کی: پھر کون ہے؟ اِرْشاد فرمایا: **تمہاری ماں**، اُس نے دوبارہ عَرض کی: پھر کون ہے؟ اِرْشاد فرمایا: **تمہاری ماں**۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ اِرْشاد فرمایا: تمہارا باپ۔ (بخاری، کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبة، ۴/۹۳، حدیث: ۵۹۷۱)

آیئے دُعا کرتے ہیں:

مُطِیع اپنے ماں باپ کا کر میں اُنکا ہر ایک حکم لاؤں بجا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ اَحادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کا مقام و مَرتَبہ نہایت بُلند و بالا ہے کہ اگر انسان اِنہیں راضی رکھے تو اُس کی دُنیا و آخِرت سَنور جاتی ہے جبکہ اِنہیں ناراض کرنا جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ والِدَین اگرچہ ظُلم کرتے ہوں مگر پھر بھی اَولاد پر اُن کی فرمانبرداری کرنا ضروری ہے بالفرض والِدَین کسی سے ناراض ہوں، ڈانٹ ڈپٹ کریں، ماریں یا بیزار ہو کر گھر سے نکال دیں تو اُسے چاہئے کہ وہ ماں باپ کو قُصوروار ٹھہرانے کے بجائے اپنے ضمیر کو یُوں مَلامت کرے کہ اِس میں میری اپنی ہی غَلَطی ہوگی۔ اگر میں اُنہیں راضی رکھتا اور اُن کا غلام بن جاتا تو آج مجھے یہ دن دیکھنا نہ پڑتا کیونکہ والِدَین تو اَولاد پر بہت زیادہ مہربان ہوتے ہیں، بَھلا وہ کیوں میرے ساتھ اِس طرح کا سُلوک کریں گے۔ لہٰذا وہ لوگ جن کے والِدَین زندہ ہیں وہ سوچیں کہ کیا ہم اپنے والِدَین کے حُقوق پُورے کرتے ہیں؟ کیا ہمارے والِدَین ہم سے راضی ہیں، کیا ہم اُن سے نرم انداز میں گفتگو کرتے ہیں؟ کیا ہم اُن کا ہر جائز حکم مانتے ہیں، کیا ہم اُن سے لڑتے جھگڑتے تو نہیں؟ کیا ہم اُن کے آگے زبان درازی تو نہیں کرتے؟ کیا ہم اُن کی خدمت کو بوجھ تو نہیں سمجھتے؟ کیا اُن کے کام کرتے وقت ہماری پیشانی پر بَل تو نہیں آتے؟ کیا اُن کی ڈانٹ پڑنے پر اُنہیں آنکھیں تو نہیں دِکھاتے؟، کیا اُن کے خرچہ مانگنے پر ہم حِیلے بہانے تو نہیں کرتے؟ کیا ہمیں دیکھ کر ہماری والِدہ کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے؟ کیا ہم اپنی ماں کا ادب واِحترام بجالاتے ہیں؟ کیا ہم اپنی ماں سے دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں؟۔

یاد رکھئے! ماں کی دعا بہت جلد قبُولِیَّت کی مِعْراج کو پہنچ جاتی ہے جیسا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

والہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ماں کی دُعا (اولاد کے لئے) جلد قبول ہوتی ہے۔ عَرض کی گئی، اِس کی کیا وجہ ہے؟ اِرْشاد فرمایا: ماں، باپ کے مقابَلے میں زِیادہ مہربان (Kind) ہوتی ہے اور رَحم کی دُعا رَد نہیں ہوتی۔ (طبقات الشافیۃ الکبری للسبکی، ۶/۳۱۷)۔

آیئے! ہم بھی ماں کی دعاؤں کی بَرکتوں پر مُشْتَمِل چند مزید واقعات سُنتے ہیں اور ماں کی دعائیں لینے والے کام کرنے کی نِیَّت کرتے ہیں، چنانچہ

جنّت کا ساتھی

شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"سَمُنْدَرِی گنبد"** صَفْحہ نمبر 7 پر بَیان فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ایک بار اللہ پاک کے دربار میں عَرض گزار ہوئے۔ اے ربِّ غفّار! مجھے میرا جنّت کا ساتھی دکھا دے۔ اللہ کریم نے فرمایا: فُلاں شہر میں جاؤ، وہاں فُلاں قصّاب (گوشت فروش) تمہارا جنّت کا ساتھی ہے، چنانچِہ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام وہاں اُس قصّاب (گوشت فروش) کے پاس تشریف لے گئے، (جان پہچان نہ ہونے کے باوُجود مسافِر و مہمان ہونے کے ناطے) اُس نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعوت کی۔ جب کھانا کھانے بیٹھے تو اُس نے ایک بڑا سا ٹوکرا اپنے پاس رکھ لیا، اندر دو نوالے ڈالتا اور ایک نِوالہ خود کھاتا۔ اِتنے میں کسی نے دروازے پر دستک دی، قصّاب (گوشت فروش) اُٹھ کر باہَر گیا۔ حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس ٹوکرے میں دیکھا تو اُس کے اندر بہت بُوڑھے مَرد و عورت تھے۔

حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نظر پڑتے ہی اُن کے ہونٹوں پر مُسکُراہٹ (Smile) پھیل گئی، اُنہوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی رِسالت کی گواہی دی اور اُسی وَقت اِنْتِقال کر گئے۔ قصّاب واپس آیا تو

زَنْبِیل (کھجور کے پتّوں سے بنے ٹوکرے) میں اپنے والِدَین کو فوت شُدہ دیکھ کر مُعامَلہ سمجھ گیا اور آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی دَسْت بوسی کرکے عَرض کی: آپ اللہ پاک کے نبی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام معلوم ہوتے ہیں! فرمایا: تمہیں کیسے اندازہ ہوا؟ عرض کی: میرے ماں باپ روزانہ گِڑ گِڑا کر دُعا کیا کرتے تھے کہ **"ہمیں حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے جلووں میں مَوت نصیب کرنا"**۔ اِن دونوں کے اِس طرح اچانک اِنْتِقال فرمانے سے میں نے اندازہ لگایا کہ آپ ہی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہوں گے۔ قصّاب (گوشت فروش) نے مزید عرض کی: میری ماں جب کھانا کھالیتی، تو خوش ہو کر میرے لئے یوں دُعا کیا کرتی تھی: **"میرے بیٹے کو جنّت میں حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ساتھی بنانا۔"** حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مبارَک ہو کہ اللہ کریم نے تم کو میرا جنَّت کا ساتھی بنایا ہے۔

(سمندری گنبد، ص ۷ ملخصًا)

پڑوسی بنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خدائے محمد برائے مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۳۶۹)

ماں کی دعا کے سبب عتیق

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کو **"عَتِیْق"** کہنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ آپ کی والِدہ کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا، جب آپ کی وِلادت ہوئی تو آپ کی والدہ آپ کو لے کر بیتُ اللہ شریف گئیں اور گِڑ گِڑا کر یوں دُعا مانگی: اے میرے پَرْوَرْدگار! اگر میرا یہ بیٹا مَوت سے آزاد ہے تو یہ مجھے عطا فرما دے۔ اس کے بعد آپ کو عَتِیْق کہا جانے لگا۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۲۲)

ماں کا ادب

سلطانُ العارفین، حضرت سَیِّدُنا بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، عارفین کے امام اور زمانے کے غوث تھے، 160ہجری میں بسطام(صوبہ سمنان)ایران میں پیدا ہوئے، آپ تقویٰ و پرہیزگاری، حُسنِ سلوک، ہمدردی عبادت و رِیاضت کے پیکر تھے، آپ کے بارے میں منقول ہے کہ جب آپ نماز پڑھتے تو اللہ کریم کے خوف کے سبب آپ کے سینے کی ہڈّیوں سے چرچراہٹ کی آواز نکلتی یہاں تک کہ لوگ اس آواز کو سنتے تھے۔ 15 شعبان المعظم 261ہجری میں آپ نے وصال فرمایا اور آج بھی آپ کا مزارِ پُر انوار بسطام میں ہے۔ (طبقاتِ صوفیہ، ۶۷۔ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ص ۷۰، ۷۶، ۶۵ ملتقطا) آیئے! آپ کی والدہ کے ادب سے متعلق ایک واقعہ سنئے۔

حضرت سَیِّدُنا بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سردیوں کی ایک سخت رات میں میری والِدہ نے مجھ سے پانی مانگا، میں آبخورہ(یعنی گلاس) بھر کر آیا تو اُنہیں نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا، پانی کا آبخورہ(یعنی گلاس) لئے اِس اِنتظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہوچکی تھی اور آبخورے سے کچھ پانی گِر کر میری اُنگلی(Finger) پر جم کر برف بن گیا تھا۔ بہرحال جب والِدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے آبخورہ پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی اُنگلی جُوں ہی آبخورے(یعنی پانی کے گلاس) سے جُدا ہوئی اُس کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا۔ ماں نے دیکھ کر پوچھا یہ کیا؟ میں نے سارا ماجرا(واقعہ) عَرض کیا تو اُنہوں نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی: **اے اللہ! میں اِس سے راضی ہوں تُو بھی اِس سے راضی رہنا۔** (سمندری گنبد، ص ۴)

عظیم ماں

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا سردار اَحمد قادِری چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مشرقی پنجاب (ہند) میں 1321 ہجری مطابق 1903ء میں پیدا ہوئے اور یکم شعبان 1382ھ مطابق 29 دسمبر 1962ء

میں وصال فرمایا۔ آپ کا بچپن عام بچوں سے مختلف تھا، بچپن ہی سے دِینی باتوں میں دلچسپی رکھتے تھے۔ جب چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو والدِ ماجد کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے جاتے۔ ذِکر و اَذکار اور نعت خوانی کا ایسا ذوق تھا کہ عُموماً چلتے پھرتے نعتیں پڑھتے اور ذِکرُ اللہ کرتے تھے۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص۳۰) آپ کی عظمت و بُزرگی میں آپ کی والدہ کی دُعاؤں کا بھی عمل دخل تھا۔ آپ کی والِدہ مُحترَمہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡھَا اکثر فرمایا کرتی تھیں: اِنْ شَآءَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شَخصِیَّت کا مالِک ہو گا اور ساتھ ہی یہ دُعا بھی کرتیں: آپ کا نام سردار ہے، اللہ پاک آپ کو دِین و دُنیا کا سردار بنائے اور دُنیا نے دیکھا کہ واقعی عظیم بیٹے کے حق میں ماں کی دُعا قبول ہوئی اور اللہ پاک نے آپ (رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ) کو سردار بنا دیا۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص۳۰ ملخصاً)

پیر و مُرشِد پر مِرے ماں باپ پر ہو سدا رَحمت اے نانائے حُسَین

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۵۸)

سُبۡحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! ماں جب اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو اِس کے کیسے کیسے مبارَک اَثرات ظاہر ہوتے ہیں کہ ماں کی دُعا کی بَرَکت سے ایک گوشت فروش نہ صرف جنّتی ہو گیا بلکہ اُسے جنّت میں اللہ پاک کے نبی **حضرت سَیِّدُنا موسیٰ** عَلَیۡہِ السَّلَام کا پڑوس عطا ہونے کی خوش خَبَری (Good News) سے بھی نوازا گیا جبکہ ماں کی دُعا کی بَرَکت سے ہی مُحدِّثِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو **دِین و دُنیا کی سرداری** عطا ہو گئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِم اَجۡمَعِیۡن اپنی ماں کی خدمت گزاری کر کے اُسے راضی رکھ کر اُن کی دعاؤں میں سے حِصّہ پاتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اِن اللہ والوں کے نَقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی ماں کی خدمت پر کمر بَستہ ہو جائیں تاکہ ہم بھی اُن کی آنکھوں کا تارا بن جائیں اور وہ خوش ہو کر خود ہمارے حق میں

دُعائیں کریں کہ ”ربِّ کریم! میری اَولاد کو حافظِ قرآن، قاریِ قرآن، مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی، عالِمِ باعمل اور مفتیِ دعوتِ اسلامی بنادے، ان کو دونوں جہاں میں کامیابیاں عطا کردے، اِنہیں بِلاحساب وکتاب جنّت میں داخِل فرمادے، اِن سے ہمیشہ کے لئے راضی ہوجا“ وغیرہ ۔تو آیئے! آج ہم سب نِیَّت کرتے ہیں کہ ہم بھی اپنے ماں باپ کی خدمت کرتے رہیں گے، اُن کی نافرمانی سے بچیں گے، اُن سے زبان درازی نہیں کریں گے، اُن کے سامنے آواز دِھیمی اور نگاہیں نیچی رکھیں گے، اُن کی خلافِ مزاج باتوں اور سخت جُملوں پر صَبْر کریں گے، اُن کی ضرورتوں کو پُورا کریں گے، اپنی حَیْثِیَّت کے مطابِق ان کی بہتر سے بہتر کفالت کریں گے، ماں باپ کی پسند وناپسند کا خیال رکھیں گے، ماں باپ کے دُکھ تکلیف میں اُن کا سہارا بنیں گے، ماں باپ کے آرام میں خلل نہیں ڈالیں گے، رُوٹھے ہوئے والِدَین کو منانے کی کوشش کریں گے، اُن کے کھانے پینے رہن سہن، دوا اور دیگر چیزوں میں اُن کی خیر خواہی کریں گے، اُن کا ہر جائز حکم مانیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد قسمتی کے ساتھ، **علمِ دِین سے دُوری** کے سبب ایسے نادانوں کی بھی ایک تعداد ہے جو **ماں باپ کی خوشی** پر اپنی خوشی قربان کرنے کے بجائے اپنی **نفسانی خواہشات** کے پیچھے لگ کر ماں باپ کو داؤ پر لگادیتے ہیں، جہاں اپنی مرضی ہو وہاں جائز وناجائز طریقے سے ماں باپ کو **زبردستی منوانے** کی کوشش کرتے ہیں، مثلاً **اولاد** جوان ہوجائے اور کسی وجہ سے **شادی** میں تاخیر ہورہی ہو تو بسا اوقات نادان اولاد دُوسروں سے ماں باپ کی شکایت کرتی ہے کہ دیکھیں میری اب **شادی کی عمر** ہوگئی ہے، یہی عمر تو **جوانی کی بہاریں** دیکھنے کی ہے، اب بھی اگر میری شادی نہ ہوئی تو کیا بُڑھاپے میں شادی کروں گا؟ میرے ماں باپ کو میری فِکر ہی نہیں، **آخر ان کو کون سمجھائے!!!**

کوئی کہتا ہے! میں نے فُلاں جگہ سے ہی شادی کرنی ہے، میرے ماں باپ کو کیا پتہ، بس میری ہی مرضی چلے گی، جو میں جانتا ہوں، میرے ماں باپ نہیں جانتے۔

کوئی کہتا ہے! میرے دوست کے پاس تو **قیمتی موبائل** ہے جبکہ میرے پاس **سادہ موبائل** بھی نہیں، کیا میرا زمانے میں جینے کا کوئی حق نہیں؟

کوئی کہتا ہے! میرے **اسکول/کالج کے طلبہ**(Students) **سیر و تفریح** کے لیے مختلف تفریحی مقامات پر جاتے ہیں، **آزادانہ** گُھومتے پھرتے ہیں، مگر میرے باپ کو میرا کوئی اِحساس نہیں، آخر میرے بھی کوئی جذبات ہیں، کیا میں صِرف **گھر کی چاردِیواری** ہی میں قید رہوں؟۔

کوئی کہتا ہے! میرے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والوں کا **لباس** بہت **شاندار اور قیمتی** ہوتا ہے، میرے سادہ لباس کی وجہ سے ایسے لوگوں میں بیٹھتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔

اے کاش! اے کاش! کہ ہم اپنے ماں باپ کے **جذبات** کو سمجھنے میں کامیاب ہو جائیں، ذرا غور کریں، وہ کون سے ایسے ماں باپ ہوں گے جو اولاد کی خوشیاں نہ دیکھنا چاہتے ہوں، ماں باپ ہمیشہ اولاد کے حق میں اچھا ہی سوچتے ہیں، اپنی لاڈلی اولاد کے لیے بہت کچھ کرنا چاہتے ہیں مگر بعض اوقات حالات اِجازت نہیں دیتے، کسی کا بوڑھا باپ آرام کرنے کے بجائے اب بھی **مزدوری** کر کے اپنے گھر کا گزر بسر چلا رہا ہوتا ہے، **ماں** بیچاری کئی بیماریوں میں مبتلا ہونے کے باوجود، اپنی ادویات بھی پوری نہیں کر سکتی بلکہ **آرام کو قربان** کر کے رات گئے تک کپڑے سِلائی کر کے میرے باپ کا ہاتھ بٹاتی ہے کہ کسی طرح گھر کی دال روٹی پوری ہو جائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ ہم کس طرف چل پڑے ہیں، سوشل میڈیا کے غلط اِستعمال(Missuse) نے ہمیں اِس قدر **مفلوج** کر کے رکھ دیا ہے کہ ہماری سوچ ہی بدل گئی، ہمارے دِل

سے **ماں باپ کی قدر و منزلت** ہی جاتی رہی، ارے ایسی دوستی، ایسی بیٹھک پر تُف ہے جو ہمیں ماں باپ کے قدموں سے دُور کر کے مُعاشرے کی گندگیوں کے ڈھیر میں پھینک دے، **خدارا ہوش کیجئے!**

اے اللہ! ہمیں حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے جنّت کے ساتھی اُس گوشت فروش کا صدقہ نصیب کر دے، **اے اللہ!** ہمیں حضرت سیدنا **صدیقِ اکبر** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا صدقہ ماں باپ کا فرمانبردار بنادے، اے اللہ حضرت سیدنا **بایزید بسطامی** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں ماں باپ کا **حقیقی خدمت گزار** بنادے، اے اللہ! **مُحَدِّثِ اعظم پاکستان** حضرت علّامہ مولانا سردار اَحمد قادِری چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیشہ **ماں باپ سے دُعائیں** لینے والا بنادے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنے ماں باپ کو راضی رکھنا چاہتے ہیں اور اُمید ہے کہ سبھی چاہتے ہوں گے تو آیئے! ہم ایسی **اچھی صُحبت** اِختیار کریں جہاں ماں باپ کا ادب واِحترام سکھایا جاتا ہو، جہاں ماں باپ کی تعظیم و توقیر کرنا سکھایا جاتا ہو، اِس پُر فتن دور میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، قربان جاؤں اللہ کے ولی، بانیِ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلسنّت پر کہ جن کی مدنی تربیت سے ایسے لاکھوں نوجوانوں کی زندگیوں میں مدنی اِنقلاب برپا ہوا ہے کہ جو اپنے والدین کے لیے تکلیف کا باعث بنے ہوئے تھے، وہ خوش نصیب آج ماں باپ کے لیے راحت کا سامان بن گئے ہیں، ایک تعداد ایسی ہو گی جن کی شرارتوں یا بُری حرکتوں کی وجہ سے ماں باپ کی **نیندیں** اُچاٹ ہو گئی ہوں گی مگر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے اب چین کی نیند نصیب ہوئی ہو گی۔

آیئے! ہم **مدنی انعامات** کو اپنالیں، **مدنی قافلوں کے مُسافر** بن جائیں، ہمیں پتہ چلے گا کہ ماں باپ کی دُعائیں کس طرح لی جاتی ہیں، **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے** میں نہ صرف خود

شرکت کی سعادت حاصل کریں بلکہ اپنے دوست احباب کو بھی شرکت کروائیں، پھر پتہ چلے گا کہ ماں باپ کو کس طرح خوش کر کے ان کے **دِل کی دُعائیں** لی جاسکتی ہیں۔"**مدنی دورے**" کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں، ہر وقت اپنے آپ کو **نیکی کے کاموں** کے لیے تیار رکھیں۔

یقیناً ماں باپ کی اِطاعت و فرمانبرداری کرنا اَولاد پر لازِم ہے البتّہ ماں باپ اگر کسی خلافِ شرع بات کا حکم دیں مثلاً داڑھی منڈوادو وغیرہ تو اِس صورت میں شریعت نے اُن کا حکم ماننے سے منع فرمایا ہے کیونکہ **ربِّ کریم کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری کرنا جائز نہیں**، چنانچہ

اگر ماں باپ آپس میں لڑیں تو اولاد کیا کرے؟

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: اگر ماں باپ میں باہَم تَنازُع (یعنی لڑائی) ہو تو نہ ماں کا ساتھ دے نہ باپ کا، ہرگز ایسا نہ ہو کہ ماں کی مَحبَّت میں باپ پر سختی کرے۔ باپ کی دل آزاری یا اُس کو سامنے جواب دینا یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرنا یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ کریم کی نافرمانی ہے۔ اَولاد کو ماں باپ میں سے کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں، وہ دونوں اُس کی جنّت اور دوزخ ہیں، جسے اِیذا (تکلیف) دے گا جہنّم کا حقدار ٹھہرے گا۔ وَالْعِیاذُ بِالله۔ (اللہ پاک کی پناہ) **مَعْصِیَّتِ خالِق** (یعنی اللہ پاک کی نافرمانی) میں کسی کی اِطاعت (یعنی فرماں برداری جائز) نہیں، مَثَلاً ماں چاہتی ہے کہ بیٹا اپنے باپ کو کسی طرح آزار (یعنی تکلیف) پہنچائے اور اگر بیٹا نہیں مانتا یعنی باپ پر سختی کرنے کیلئے تیّار نہیں ہوتا تو وہ ناراض ہوتی ہے، تو ماں کو ناراض ہونے دے اور ہرگز اِس مُعاملے میں ماں کی بات نہ مانے، اِسی طرح ماں کے مُعاملے میں باپ کی نہ مانے۔ عُلَمائے کرام نے یوں تقسیم فرمائی ہے کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی

حاکم و آقا ہے۔(سمندری گنبد، ص۲۱)

والِدَین داڑھی مُنڈوانے کا حکم دیں تو نہ مانے

(شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) **معلوم ہوا ماں باپ اگر کسی ناجائز بات کا حکم دیں تو اُن کی بات نہ مانیں اگر ناجائز باتوں میں اُن کی پَیرْوِی کریں گے تو گنہگار ہوں گے مَثَلاً ماں باپ جُھوٹ بولنے کا حکم دیں یا داڑھی مُنڈوانے یا ایک مُٹّھی سے گھٹانے کا کہیں تو اُن کی یہ باتیں ہرگز نہ مانیں، چاہے وہ کتنے ہی ناراض ہوں، آپ نافرمان نہیں ٹھہریں گے، ہاں اگر مان لیں گے تو خدائے حنّان ومنّان عَزَّوَجَلَّ کے ضَرور نافرمان قرار پائیں گے۔اِسی طرح ماں باپ میں باہَم طَلاق ہوگئی تو اب ماں لاکھ رورو کر کہے کہ دودھ نہیں بخشوں گی اور حکم دے کہ اپنے والِد سے مت ملنا تو یہ حکم نہ مانے، والِد سے ملنا بھی ہوگا اور اُس کی خدمت بھی کرنی ہوگی کہ ان کی آپَس میں اگرچِہ جدائی ہوچکی مگر اَولاد کا رِشتہ جُوں کا تُوں باقی ہے، اَولاد پر دونوں کے حُقُوق بر قرار ہیں۔**(سمندری گنبد، ص۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک دَرْس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں باپ کی اَہَمِّیَّت سے آگاہی حاصِل کرنے،اُن کی خدمت گزاری کا جذبہ بڑھانے،اُن کی دُعاؤں کا حقدار بننے اور اُنہیں راضی رکھنے کے طریقے جاننے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اور **12 مَدَنی کاموں میں** بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"چوک دَرْس"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے کا ذَرِیعہ ہے ☆چوک دَرْس بے

نمازیوں کو نمازی بناتا ہے ☆چوک دَرْس مسجدوں سے دُور رہنے والوں کو مسجدوں سے قریب کرتا ہے ☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے نیکیوں میں رَغْبَت پیدا ہوتی ہے ☆چوک دَرْس کی بَرَکت سے عَلاقے (Area) میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچ جاتی ہیں ☆چوک دَرْس نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیْعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا، اَجْر و ثَواب کا کام ہے، چنانچہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔[1] آئیے! بطورِ تَرْغِیب چوک دَرْس کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

چوک دَرْس کی بَرَکت سے سُدھر گیا

لائنز ایریا (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی گلی (Street) میں کھڑے دعوتِ اسلامی کے ایک باعمامہ اسلامی بھائی اکیلے ہی چوک دَرْس دے رہے تھے، یہ اگرچہ دِین سے عَمَلی طور پر اِس قدر دُور تھے کہ سبز عِمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جاتے تھے مگر نہ جانے کیوں اُن اسلامی بھائی کو تنہا دَرْس دیتا دیکھ کر اُنہیں تَرس آگیا، چُنانچِہ وہ چوک دَرْس میں شریک ہوگئے، چوک دَرْس میں شریک ہونا ہی اُن کی اِصلاح کا سبب بن گیا اور وہ بھی مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگئے، یہ بَیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ اپنے یہاں علاقائی سَطح پر مَدَنی اِنعامات کے ذِمّے دار ہیں، ایک وہ دن تھا جب وہ سبز عِمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جایا کرتے تھے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج وہ دن ہے کہ خود اُن کے سر پر

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، ۱۰/۴۵، حدیث: ۱۴۴۶۶

سبز سبز عِمامے شریف کا تاج جگمگا رہا ہے۔

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
نبی کی مَحَبَّت میں رونے کا انداز چلے آؤ سکھلائے گا مَدَنی ماحول
اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ماں کی دُعا اَولاد کے حق میں مقبول ہے اِسی طرح اُس کی بد دُعا بھی مقبول ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ہرگز ہرگز کوئی ایسا کام نہ کریں جس کے سبب ہماری والِدہ کو کسی قسم کی تکلیف پہنچے یا وہ ہمارے لئے بد دُعائیں کرے، کتنے نادان ہیں وہ لوگ کہ جو ماں کی بد دُعائیں لینے والے کام کرتے ہیں۔ خُدا کی قسم! اگر یہ ناراض ہو کر اپنی اَولاد کے لئے بد دُعا کر دے تو ذِلّت و رُسوائی اُس کا مُقَدَّر بن جاتی ہے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک سبق آموز حکایت مُلاحَظہ کیجئے اور عبرت حاصِل کیجئے، چنانچہ

ماں کی بد دعا سے ٹانگ کٹ گئی

شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"نیکی کی دعوت"** صفحہ نمبر 441 پر تحریر فرماتے ہیں: حضرت علّامہ کمالُ الدِّین دَمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: "زَمَخْشَری" (جو مُعْتَزِلی فِرقے کا ایک عالِم گزرا ہے اُس) کی

ایک ٹانگ کٹی ہوئی تھی، لوگوں کے پوچھنے پر اُس نے اِنکشاف کیا کہ یہ میری **ماں کی بد دُعا** کا نتیجہ ہے، قِصّہ یُوں ہوا کہ میں نے بچپن میں ایک چِڑیا پکڑی اور اُس کی ٹانگ میں ڈوری باندھ دی، اِتِّفاق سے وہ میرے ہاتھ سے چُھوٹ کر اُڑتے اُڑتے ایک دیوار کی دَراڑ میں گُھس گئی، مگر ڈَوری باہَر ہی لٹک رہی تھی، میں نے ڈَوری پکڑ کر بے دَرْدِی سے کھینچی تو چِڑیا پھڑ کتی ہوئی باہَر نکل پڑی، مگر بے چاری کی ٹانگ ڈوری سے کٹ چکی تھی، میری ماں نے یہ دَردناک منظر دیکھا تو صدمے سے تڑپ اُٹھی اور اُس کے منہ سے میرے لئے یہ بد دُعا نکل گئی: **جس طرح تُو نے اِس بے زَبان کی ٹانگ کاٹ ڈالی، اللہ پاک تیری ٹانگ کاٹے۔** بات آئی گئی ہو گئی، کچھ عرصے کے بعد تَحصیلِ عِلْم کے لئے میں نے **"بُخارا"** کا سَفَر اِختیار کیا، اِثنائے راہ (یعنی راستے میں) سُواری سے گِر پڑا، ٹانگ پر شدید چوٹ لگی، **"بُخارا"** پَہُنچ کر کافی علاج کیا مگر تکلیف نہ گئی بِالآخِر ٹانگ کٹوانی پڑی۔ (اور یُوں ماں کی بد دُعا رنگ لائی) (حیاۃُ الحیوان الکبرٰی، ۲/ ۱۶۳)

دل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اِس میں خسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ حکایت میں جہاں جانوروں اور ماں باپ کو تکلیف دینے والوں کے لئے عبرت کے مَدَنی پھول ہیں، وہیں ماں باپ کے لئے بھی مقامِ غور ہے، خُصُوصاً وہ مائیں جو بات بات پر اپنی اَولاد کو اِس طرح کہہ کر کہ تیرا سَتیاناس (سَتْ۔تیا۔ناس) جائے، تُو پھٹ پڑے، تجھے کوڑھ نکلے وغیرہ بد دُعائیں دیتی ہیں، اُنہیں اپنی زَبان قابُو میں رکھنی چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ قَبولیَّت کی گھڑی ہو، دُعا قَبول ہو جائے اور اَولاد کو سچ مُچ **"کچھ"** ہو جائے اور یُوں ماں خُود بھی ٹینشن (Tension) میں آجائے! لِہٰذا اَولاد کو صِرف دُعائے خَیر سے نوازتے رہنا زیادہ مُناسِب ہے۔

اللہ کریم ہمیں اپنے ماں باپ کو خوش رکھنے اور اُن کی دعائیں لینے کی تَوفِیق عطا فرمائے۔ اٰمِین

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جامعۃ المدینہ (للبنات)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی نے جہاں اسلامی بھائیوں کو ماں باپ کی فرمانبرداری کا ذِہن دینے کے لئے مختلف شعبہ جات قائم کئے ہیں، وہیں اسلامی بہنوں کو بھی اپنے والِدَین کی آنکھوں کا تارا بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی نے کئی شعبہ جات قائم کیے ہیں۔ اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس جامعۃ المدینہ (للبنات)"** بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس جامعۃ المدینہ (للبنات) کے تحت مُلک و بیرونِ ملک **266** (دوسوچھیاسٹھ) جامعاتُ المدینہ (للبنات) قائم ہیں۔ جن میں کم و بیش 1623 (سولہ ہزار دوسو تائیس) طالبات دَرْسِ نِظامی (عالِمہ کورس) اورفیضان شریعت کورس کرنے کی مفت تعلیم حاصل کررہی ہیں۔ کم و بیش **3600** (تین ہزارچھ سو) اسلامی بہنیں دَرْسِ نِظامی (عالِمہ کورس) جبکہ تقریباً **414** (چارسو چودہ) اسلامی بہنیں **25 ماہ** کا **"فَیضانِ شریعت کورس"** کرنے کی سعادت حاصِل کرچکی ہیں۔ سینکڑوں اسلامی بہنیں جامعۃ المدینہ للبنات میں **نظامت و تدریس** کے منصب پر **دِینی خدمات** سرانجام دے رہی ہیں، ہزارہا اسلامی بہنیں ملک و بیرونِ ملک، اپنے **علاقوں / شہروں** میں ہونے والے **اسلامی بہنوں کے 8 مدنی کاموں** میں مختلف ذمہ داریوں پر **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے میں مصروف ہیں۔ آیئے! ہم بھی اپنے گھر کی اسلامی بہنوں کو جامعۃ المدینہ (للبنات) میں داخل کروائیں اور اپنے لئے ثوابِ جارِیہ کا سامان کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "جنّتی محل کا سودا" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ماں باپ کی خدمت کا ذہن بنانے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "سمندری گنبد" کا مطالعہ مفید رہے گا اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً مکتبۃ المدینہ کی دیگر کتب و رسائل خود بھی پڑھئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی پیش کیجئے۔ مکتبۃ المدینہ کا ایک بہت ہی پیارا رسالہ **"جنّتی محل کا سودا"** بھی ہے۔ اس رسالے میں ☆ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے والوں پر انعامات کا تذکرہ ☆ نیک لوگوں کا ادب و احترام کرنے کا حکم ☆ اللہ والوں کی گستاخی کرنے والوں کا انجام ☆ دنیا کی محبت دل میں بٹھانے کا نقصان ☆ دنیاوی مال و دولت جمع کرنے کا وبال ☆ عبادات سے غافل کرنے والے اسباب کا تذکرہ اور اس کے علاوہ بہت کچھ موجود ہے۔ آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً حاصل کرکے خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس رسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ ☆ ماں باپ کی طرف نظرِ رَحمت ڈالنے سے حجِ مقبول کا ثواب ملتا ہے۔ ☆ ماں کی دُعا مصیبتوں اور آزمائشوں سے چھٹکارا دِلواتی ہے۔ ☆ ماں کی دُعا جنّت کا حقدار بنا دیتی ہے۔ ☆ ماں اَولاد کی خاطِر اپنی خواہشات کو قُربان کر دیتی ہے۔ ☆ ماں کا فرمانبردار جنّت میں نیک لوگوں کے ساتھ ہو گا۔ ☆ ماں باپ کا نافرمان دُنیا و آخِرت میں ذَلیل و رُسوا

ہوجاتا ہے۔☆ماں باپ کی نافرمانی کی حالت میں صُبح کرنے والے کے لئے جہنّم کے 2 دروازے کُھل جاتے ہیں۔☆ماں کی بد دُعا انسان کو دُنیا و آخِرت میں ذلیل و رُسوا کر دیتی ہے۔

ربِّ کریم سب مسلمانوں کو اپنے والِدَین کی فرمانبرداری کرنے، اُنہیں راضی رکھنے، اُن کے لئے دعائیں کرنے، اُن کا ہر جائز حکم ماننے اور اُن کی دُعاؤں میں سے حِصّہ پانے کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلام کرنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: ☆مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔☆ مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 459 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نِیَّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔ (بہار شریعت

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

۴۵۹/۳، حصہ ۱۶ ملخصا)☆دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔☆سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔☆سلام میں پہل کرنے والا اللہ کریم کا مُقرَّب ہے۔☆سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے، جیسا کہ نبیّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔(شعب الایمان ،کتاب، ۴۳۳/۶، حدیث: ۸۷۸۶)☆سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔(کیمیائے سعادت، ۳۹۴/۱)☆اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں ۔ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ، شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے بلکہ مَن چلے تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہاں تک بک جاتے ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غلام۔☆سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مَدَنی پھول**" اور "**101 مَدَنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب ہو گا ثواب اور ٹلے گا عذاب ۔۔۔ پاؤ گے بخششیں ، قافلے میں چلو
دل پہ گر زنگ ہو ، سارا گھر تنگ ہو ۔۔۔ داغ سارے دُھلیں ، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، رَبّ کریم کی حمد کی، نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ شریف پڑھا اور اپنے رَبِّ کریم سے مغفرت طَلَب کی تو اُس نے بھلائی کو اُس کی جگہ سے تلاش کرلیا۔ (1)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بَخْش دو جُرم و خَطا تم پہ کروڑوں دُرود

1 ...شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی استحباب التکبیر... الخ، ۲/۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ''** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گناہوں سے حفاظت کی انوکھی دُعا

حضرت سَیِّدُنا یونُس بن یوسُف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے کے مشہور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین میں سے تھے۔ زیادہ تر وَقْت مسجد میں گُزارتے اور اپنے رَبّ کریم کی عبادت میں مشغول رہتے۔ اُنہوں نے اپنی جوانی اللہ کریم کی عبادت کے لئے وَقْف کی ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ آپ

مسجد سے باہر آرہے تھے کہ اچانک راستے میں ایک نوجوان عورت پر نَظر پڑی اور دل کچھ دیر کے لئے اس کی طرف مائل ہوگیا لیکن پھر فوراً اپنے اس فعل پر نادِم ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور ان الفاظ میں دُعا مانگنے لگے: **اے میرے پاک پَروردگار! بے شک تُو نے مجھے آنکھیں عطا فرمائیں جو کہ بہت بڑی نعمت ہے، لیکن مجھے خطرہ لگ رہا ہے کہ کہیں ان آنکھوں کی وجہ سے میں عذاب میں مُبتلا نہ ہو جاؤں اور یہ آنکھیں میرے لئے ہلاکت کا باعث نہ بن جائیں، اے میرے پاک پروردگار! تُو میری آنکھوں کی بینائی سَلْب کرلے۔** جیسے ہی آپ دُعا سے فارغ ہوئے آپ کی بینائی ختم ہوچکی تھی اور آپ نابینا ہوگئے۔ چنانچہ آپ اپنے بھتیجے کو اپنے ساتھ رکھتے جو نَمازوں کے اَوقات میں آپ کو مسجد تک لے جاتا اور دیگر حاجات میں بھی آپ اس سے مَدَد لیتے۔ آپ کا بھتیجا آپ کو مسجد میں چھوڑ جاتا اور خود بچوں کے ساتھ کھیلنے لگتا۔ جب آپ کو کوئی حاجت درپیش ہوتی تو اسے بُلا لیتے اسی طرح وقت گزرتا رہا۔

ایک مرتبہ آپ مسجد میں تھے کہ آپ کو اپنے جسم پر کوئی چیز رینگتی ہوئی محسوس ہوئی، آپ نے بھتیجے کو آواز دی لیکن وہ بچوں کے ساتھ کھیل میں مگن رہا اور آپ کے پاس نہ آسکا۔ آپ کو خطرہ تھا کہ کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔ چنانچہ آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دوبارہ فریاد کی، **اے میرے مولیٰ! اب مجھے یہ خوف ہے کہ اگر میری بینائی واپس لوٹ کر نہ آئی تو کہیں یہ میرے لئے آزمائش اور رُسوائی کا باعث نہ بن جائے کیونکہ مَیں اب دیکھ تو نہیں سکتا، کوئی مُوذی جانور مجھے نقصان پہنچا سکتا ہے اور بار بار اپنی حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے دوسروں کی مدد درکار ہوتی ہے، جس سے مجھے بڑی آزمائش ہوتی ہے، اے میرے مالک کریم! مجھے میری بینائی لوٹا دے تاکہ میں رُسوائی اور لوگوں کی محتاجی سے بچ جاؤں۔**

حضرت سیدنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ابھی وہ اپنی دعا سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ ان کی **بینائی واپس لوٹ آئی** اور اب وہ خود دوسروں کی مدد کے بغیر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگئے۔میں نے آپ کو دونوں حالتوں میں دیکھا یعنی اس حال میں بھی دیکھا کہ آپ کی بینائی ختم ہو چکی تھی اور اس حالت میں بھی دیکھا کہ دعا کی برکت سے آپ کو دوبارہ آنکھوں کی نعمت عطا کر دی گئی اور آپ پہلے کی طرح اب بھی خود مسجد کی طرف جاتے اور اپنے ربِّ کریم کی عبادت کرتے ۔(عیون الحکایت،الحکایت السابعۃ الاربعون بعد المائۃ ص ۱۶۵)

میں نیچی نگاہیں رکھوں کاش اکثر عطا کر دے شرم و حیا یاالٰہی
ہمیشہ کروں کاش پردے میں پردہ تُو پیکر حیا کا بنا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم،ص۱۰۳۔۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے ہمارے اسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کیسے عظیم لوگ تھے،ان مُبارک ہستیوں کو اگر کسی کام میں آخرت کا فائدہ نظر آتا تو اس کی خاطر دُنیاوی نُقصان کی پروا نہ کرتے مگر دُنیاوی نَفْع کی خاطر آخرت کا نقصان ہر گز ہر گز برداشت نہ کرتے۔

جیسا کہ بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ کریم کے مُقَرَّب ولی حضرت سَیِّدُنا یُونس بن یوسُف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ بات تو منظور تھی کہ ان کی آنکھوں کی روشنی جاتی ہے تو جائے، مگر اس آنکھ سے اللہ کریم کی نافرمانی ہر گز ہر گز نہ ہونے پائے۔اللہ کریم ان بزرگوں کے صدقے ہمیں بھی بدنگاہی سے بچنے،اپنے ہر ہر عضو کو گناہوں سے محفوظ رکھنے بالخصوص **آنکھوں کا قفلِ مدینہ** لگانے کی

توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آقا کی حیا سے جھکی رہتی نظر اکثر　　آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ
آنکھوں میں سرِحَشر نہ بھر جائے کہیں آگ　　آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ
بولوں نہ فُضول اور رہیں نیچی نگاہیں　　آنکھوں کا زباں کا دے خدا قفلِ مدینہ

(وسائل بخشش مرمم، ص۹۵،۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نِگاہ کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد قسمتی سے جس طرح آدمی بولنے میں بے باک ہے، اسی طرح دیکھنے میں بھی بے باک ہے، اسے احساس تک نہیں کہ دیکھنا بھی ایک ایسا عمل ہے جو اس کے لیے ثواب یا عذاب کا باعث بن سکتا ہے۔ مثلاً اگر اپنی ماں کو محبت بھری نظر سے دیکھتا ہے تو ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے اور اگر غیر محرم کو شَہْوَت کے ساتھ دیکھتا ہے تو عذابِ نار کا حق دار بنتا ہے کیونکہ غیر محرم عورت کو دیکھنا انسان کا نہیں شیطان کا کام ہے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مَسْعُود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذی وَقار ہے: اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ عورت عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الرضاع، باب: ۲، ۱۸/۳۹۲، حدیث: ۱۱۷۶)

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی فرماتے ہیں: جو آدمی اپنی آنکھوں کو بند کرنے پر قادر نہیں ہوتا وہ اپنی شرمگاہ کی بھی حفاظت نہیں کرسکتا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب

کسر الشہوتین، ۱۲۵/۳)

دیدے "قفلِ مدینہ" آنکھوں کا واسطہ چار یار کا یاربّ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۸۱)

نظر کی حفاظت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قرآنِ پاک میں اس کے بارے میں بڑا واضح حکم ارشاد ہوا ہے، چنانچہ

پارہ 18 سورۂ نور کی آیت نمبر 30 میں ارشادِ ربانی ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔

(پ۱۸، النور: ۳۰)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"مختصر منہاج العابدین"** کے صفحہ نمبر 62 پر ہے کہ یہاں نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور بندے پر لازم ہے کہ اپنے مالک کے حکم پر عمل کرے ورنہ وہ بے ادب قرار پائے گا اور اُسے روک کر مالک کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت نہیں دی جائے گی اور آیتِ طیبہ میں یہ جو فرمایا گیا: "ذٰلِكَ اَزْكٰى" یہ ان کے لئے ستھرا ہے یعنی ان کے دلوں کو ستھرا کرنے اور ان کی بھلائی کو بڑھانے والا ہے۔ اس فرمان سے آگاہ فرمایا گیا کہ نگاہوں کو نیچا رکھنے میں دل کی پاکیزگی اور عبادت و بھلائی کی کثرت ہے۔ کیونکہ اگر تم اپنی نگاہ کو نہیں روکو گے اور اس کی لگام ڈِھیلی چھوڑ دو گے تو وہ لایعنی چیزوں کو دیکھے گی اور اگر اللہ پاک کی رحمت شاملِ حال نہ ہوئی تو تم ہلاک ہو جاؤ

گے۔اس لئے کہ یا تو تم حرام کو دیکھو گے تو گناہ میں پڑ جاؤ گے یا پھر مباح کی طرف نظر کرو گے تو تمہارا دل اس میں مشغول ہو جائے گا اور تمہیں اس کے سبب وسوسے اور خیالات آئیں گے، بالآخر تمہارا دل بھلائی سے غافل ہو کر اِنہی میں لگا رہے گا۔(مختصر منہاج العابدین، ص ۶۲)

یاد رکھئے! جس طرح قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے بد نگاہی سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، اسی طرح کثیر احادیثِ مبارکہ میں بھی مسلمان مردوں کو نظریں نیچی رکھنے اور اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آیئے! اس بارے میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے:

نگاہیں نیچی رکھنے کے متعلق 3 احادیثِ طیّبہ

فرمایا: "تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔" صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِین نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! راستوں میں بیٹھے بغیر ہمارا گزارہ نہیں، ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اگر راستوں میں بیٹھے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں تو راستے کا حق ادا کرو۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِین نے عرض کی: راستے کا حق کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو دُور کرنا۔ سلام کا جواب دینا، نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا۔(بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب افنیۃ الدور والجلوس فیھا والجلوس علی الصعدات، ۱۳۲/۲، الحدیث: ۲۴۶۵)

فرمایا: تم ضرور اپنی نگاہیں نیچی رکھو گے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو گے اور اپنے چہرے سیدھے رکھو گے یا پھر اللہ پاک تمہاری شکلیں بگاڑ دے گا۔(معجم کبیر، ۲۰۸/۸، حدیث: ۷۸۴۰)

فرمایا: ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بِلا ارادہ کسی عورت پر نظر پڑی تو فوراً نظر

ہٹالے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز اور دوسری ناجائز ہے۔(ابو داود،کتاب النکاح، باب مایؤمر بہ من غض البصر، ۲/۳۵۸، حدیث:۲۱۴۹ ملتقطاً)

ہر گھڑی شرم و حیا سے بس رہے نیچی نظر   پیکر شرم و حیا بن کر رہوں آقا مُدام

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۶)

پہلی نظر سے کیا مراد ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ تیسری حدیث پاک کو بعض نادان غلط پیرائے میں بیان کرتے ہوئے **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ کچھ اس طرح کہتے سنائی دیتے ہیں کہ "پہلی نظر مُعاف ہے"، لہٰذا وہ اپنی نظر ہٹاتے ہی نہیں اور مسلسل بدنِگاہی کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ مُعاف تو وہ پہلی نظر ہے جو عَورت پر بے اختیار پڑ گئی اور فوراً ہٹالی، جان بوجھ کر ڈالی جانے والی پہلی نظر بھی حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ جیسا کہ حکیم الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: پہلی نِگاہ سے مُراد وہ نِگاہ ہے جو بغیر قَصْد (یعنی ارادے کے بغیر) اَجنبی عَورت پر پڑ جائے اور دوسری نِگاہ سے مراد دوبارہ اسے قَصْداً (جان بوجھ کر) دیکھنا ہے۔ اگر پہلی نظر بھی جمائے رکھی تو بھی دوسری نِگاہ کے حکم میں ہوگی اور اس پر بھی گناہ ہوگا۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۱۷)

عورت کی طرف نظر کرنے کا حکم

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** صَفْحَہ نمبر30 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه مرد کے غیر عورت کے چہرے کو دیکھنے یا نہ دیکھنے کے

متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں:(مرد اجنبی عورت کا چہرہ)نہ دیکھے۔ البتّہ ضَرورتاً بعض قُیُودات کے ساتھ دیکھ سکتا ہے۔اِس کی بعض صورتیں بیان کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ،بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے کا حکم یہ ہے کہ (ضَرورت کے وقت)اُس کے چہرے اور ہتھیلی کی طرف نظر کرنا جائز ہے کیونکہ اس کی ضَرورت پڑتی ہے کہ کبھی اس کے مُوافِق یا مخالِف شہادت(گواہی)دینی ہوتی ہے یافیصلہ کرناہوتاہے اگر اسے نہ دیکھا ہو تو کیونکر گواہی دے سکتا ہے کہ اس نے ایسا کیا ہے۔ اس کی طرف دیکھنے میں بھی وُہی شرط ہے کہ شَہوت کا اندیشہ نہ ہو اور یوں بھی ضَرورت ہے کہ (آج کل گلیوں بازاروں میں) بہُت سی عورتیں گھر سے باہَر آتی جاتی ہیں لہٰذا اس سے بچنا بھی دشوار ہے۔ بعض عُلَمانے قدم کی طرف بھی نظر کو جائز کہا ہے۔ مزید فرماتے ہیں:اَجْنَبِیَّہ عورت کے چہرہ کی طرف اگرچِہ نظر جائز ہے جب کہ شَہوت کا اندیشہ نہ ہو مگر یہ زمانہ فتنے کا ہے اِس زمانے میں ایسے لوگ کہاں جیسے اگلے زمانے میں تھے لہٰذا اِس زمانے میں اس کو (یعنی چہرے کو) دیکھنے کی مُمانَعت کی جائے گی مگر گواہ و قاضی کے لیے کہ بوجہِ ضَرورت ان کے لیے نظر کرنا جائز ہے۔(پردے کے بارے میں سوال جواب،ص ۳۰)

یادرہے!ایک مسلمان کے لئے اس بات کا علم حاصل کرنا ضروری ہے کہ اسلام نے اس کو کن عورتوں سے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے اور کن عورتوں سے پردہ نہ کرنے کی اجازت دی ہے۔آیئے! سنتے ہیں کہ **مرد کا کن کن عورتوں سے پردہ ہے** چنانچہ

مرد کا کس کس سے پردہ ہے؟

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:مرد کا اپنی مُمانی،چچی،تائی،بھابھی اور اپنی زوجہ کی بہن وغیرہ رشتے داروں سے پردہ ہے۔مُنہ بولے بھائی بہن،منہ بولے ماں بیٹے اور منہ بولے باپ بیٹی

میں بھی پردہ ہے حتّٰی کہ لے پالک بچہ (جب مرد و عورت کے مُعامَلات سمجھنے لگے تو) اس سے بھی پردہ ہے البتّہ دودھ کے رشتوں میں پردہ نہیں مثلاً رَضاعی ماں بیٹے اور رَضاعی بھائی بہن میں پردہ نہیں۔ (کربلا کا خونی منظر، ص ۳۳)

زَبان اور آنکھوں کا قفلِ مدینہ عطا ہو ہے مصطفٰے یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہوں کی حفاظت کے معاملے میں اگر ہم اللہ والوں کی سیرت کا مطالعہ کریں تو ہمیں نصیحت کے بہت سے مدنی پھول ملیں گے، مثلاً یہ حضرات شرعی احکام کے پابند ہوتے ہیں، سرتاپا شرم و حیا کے پیکر ہوتے ہیں، دیگر اعضاء کے ساتھ ساتھ آنکھوں کی حفاظت کے معاملے میں ان کا زبردست مدنی ذہن بنا ہوتا ہے، جو غیر محرم سے بات کرنا تو کجا اُس کی طرف دیکھنے سے بھی اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب 3 ایمان افروز واقعات سُنتے ہیں اور نصیحت کے مدنی پھول چن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے ہم بھی نیّت کرتے ہیں کہ حکمِ شریعت پر عمل کرتے ہوئے، اِن اللہ والوں کی ادا کو ادا کرتے ہوئے اپنی **نظر کی حفاظت** کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ہمیشہ سَر اور آنکھیں جُھکائے رکھتے!

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"اِحیاءُ العلوم"** جلد: 1 صفحہ نمبر 529 پر ہے: منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا رَبیع بن خُثَیْم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ سر اور آنکھیں جھکائے رکھتے تھے حتّٰی کہ بعض لوگ آپ کو نابینا سمجھتے۔ آپ 20 سال حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہ کے گھر حاضر ہوتے رہے، جب حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیز اُنہیں (آتے) دیکھتی تو کہتی: "آپ کے نابینا دوست تشریف لائے ہیں۔" حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کی بات سن کر مسکرا دیتے۔ آپ جب دروازہ بجاتے، کنیز باہر نکلتی تو انہیں سر اور آنکھیں جھکائے دیکھتی۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُیَیْثَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھتے تو یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کرتے:

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ﴿۳۴﴾ (پ۱۷، الحج: ۳۴) تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور اے محبوب خوشی سُنادو ان تواضع والوں کو۔

اور (آیتِ مقدسہ تلاوت کرنے کے بعد) فرماتے: خدا کی قسم! اگر حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہیں دیکھتے تو تم سے خوش ہوتے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کو پسند فرماتے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کو دیکھ کر مسکرا دیتے۔ (احیاء العلوم، کتاب اسرار الصلاۃ، الباب الثالث، حکایات واخبار فی صلاۃ الخاشعین، ۱/۲۳۲)

آنکھوں کا قُفلِ مدینہ

حضرت سیِّدُنا حسّان بن اَبی سِنان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نمازِ عید کے لئے گئے۔ جب واپَس گھر تشریف لائے تو آپ کی زَوجہ کہنے لگی: آج آپ نے کتنی عورَتیں دیکھیں؟ آپ خاموش رہے، جب اُنہوں نے زیادہ اِصرار کیا تو فرمایا: گھر سے نکلنے سے لے کر، تمہارے پاس واپَس آنے تک میں اپنے (پاؤں کے) اَنگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔ (کتابُ الْوَرَع، موسوعہ اِبْنِ اَبِی الدُّنیا، ۱/۲۰۵)

نَرسوں کی وجہ سے آنکھیں بند کر لیتے

مختلف اسلامی بھائیوں کا بیان ہے کہ ہم جب حاجی زم زم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اَسپتال لے کر جاتے تو وہ اکثر اپنی آنکھیں بند کر لیا کرتے تھے اور اِس کی وَضاحت کچھ یوں فرماتے کہ اَسپتال میں نرسیں وغیرہ ہوتی ہیں میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ ان پر نگاہ پڑے اور اسی حالت میں میری رُوح پرواز کر جائے۔ رکنِ شوریٰ حاجی ابو رضا محمد علی عطاری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اَسپتال میں ان کی عِیادت کے لئے موجود تھا، اِس دَوران میں نے دیکھا کہ یہ بار بار آنکھیں بند کر رہے ہیں۔ میں سمجھا شاید ان کو نیند آرہی ہے، چنانچہ میں نے اجازت چاہی کہ آپ سوجائیے میں چلتا ہوں، تو فرمایا: آپ تشریف رکھئے، مجھے نیند نہیں آرہی بلکہ نرسوں کے سامنے آنے کے اندیشے پر آنکھیں بند کر لیتا ہوں تاکہ ان پر نگاہ نہ پڑے۔ (محبوب عطار کی 122 حکایات، ص ۵۲)

بولوں نہ فضول اور رہیں نیچی نگاہیں　　آنکھوں کا زباں کا دے خدا قُفلِ مدینہ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۹۵)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے اللہ والے نگاہوں کی حفاظت کے معاملے میں کس قدر حساس طبیعت والے ہوتے ہیں، جو طاقت ہونے کے باوجود بھی غیر عورتوں کو دیکھنے سے اپنے آپ کو بچانے کی ہر ممکن کوشش فرماتے ہیں، انہیں اس بات کا کامل یقین ہوتا ہے کہ کوئی دیکھے نہ دیکھے اللہ پاک تو دیکھ رہا ہے۔ اے کاش! نگاہوں کی حفاظت کا یہ مدنی جذبہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے اور ہم بھی آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگانے والے بن جائیں۔

آنکھوں کی حفاظت پر استقامت پانے کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم وقتاً فوقتاً اپنا محاسبہ کرتے رہیں، مثلاً اپنے آپ سے یوں مخاطب ہو کر فکرِ مدینہ کریں کہ اے بندے! تجھے اللہ پاک نے آنکھوں جیسی نعمت عطا فرمائی جن کی مدد سے تُو جو چاہے دیکھ سکتا ہے، لیکن ذرا سوچ کہ تُو نے انہیں

کس طرح استعمال کیا؟ مثلاً راستہ طے کرنے، علمِ دین سیکھنے سکھانے، تلاوتِ قرآن کرنے، بیتُ اللہ شریف، گنبدِ خضریٰ، مقاماتِ مقدسہ، والدین اور نیک لوگوں کی زیارت کرنے میں ان سے مدد لی یامَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اجنبی عورتوں کو دیکھنے، امردوں یعنی بے رِیش لڑکوں کو لذّت کے ساتھ دیکھنے، کسی کا کھلا ہوا سِتر دیکھنے، فلمیں ڈرامے دیکھنے، اخبارات میں چھپنے والی نامحرم عورتوں وغیرہ کی تصاویر دیکھنے، خواتین کی تصاویر پر مشتمل بڑے بڑے اشتہاری بورڈز دیکھنے، کسی کا خط یا تحریر بِلا اجازت پڑھنے، کمپیوٹر یا موبائل پر فحش تصاویر یا ویڈیوز دیکھنے، کسی کے گھر جھانکنے کے لئے، یا اِدھر اُدھر فضول دیکھنے میں ان سے مدد لی؟ تجھے تو ان آنکھوں کو پاکیزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا، تجھے تو اپنے ربِّ کریم، اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، صحابہ کرام واہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن، اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین اور جنت کی زیارت کا مشتاق ہونا چاہیے تھا، اس کے لئے ضروری تھا کہ تیری نگاہیں دنیا میں کسی حرام و فضول شے پر نہ ٹھہرتیں، لیکن افسوس! یہ پاکیزہ نہ رہ سکیں، آج تجھے حرام چیزیں دیکھنے میں بہت لذّت محسوس ہوتی ہے لیکن یاد رکھ! نگاہِ حرام سے پُر ہونے والی ان آنکھوں میں ایک دن آگ بھری جائے گی، تیری آنکھیں تو اتنی نازک ہیں کہ چھوٹا سا مچھر یا ریت کا کوئی ذرّہ اِن میں جا پڑے تو تکلیف کی شدت تیرے پورے وجود کو تڑپا کر رکھ دیتی ہے، دھوپ سے اچانک کسی بند کمرے میں چلے جانے پر تیرے دیکھنے کی صلاحیت اتنی کمزور ہو جاتی ہے کہ قریب پڑی چیز بھی دکھائی نہیں دیتی، پھر اپنے آپ کو یوں ڈرائیے کہ آہ صد آہ! اگر ان آنکھوں کو بدنگاہی کرنے اور اللہ پاک کی حرام کردہ چیزیں دیکھنے کے سبب بروزِ قیامت عذاب دیا گیا تو میرا کیا بنے گا؟

آیئے! اب **بدنِگاہی کی سزاؤں** کے بارے میں 3 روایات سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

(1) بدنگاہی کی سزا

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا فرماتے ہیں: ایک شخص نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، اس کا خون بہہ رہا تھا، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ اس نے عرض کی: میرے پاس سے ایک عورت گزری تو میں نے اس کی طرف دیکھا اور میری نگاہیں مسلسل اس کا پیچھا کرتی رہیں کہ اچانک میرے سامنے ایک دیوار آگئی جس نے مجھے زخمی کردیا اور میرا یہ حال کردیا جسے آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں۔ تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کریم جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے دنیا ہی میں اس کی سزا دے دیتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب التوبۃ، باب فیمن عوقب بذنبہ فی الدنیا، ۱۰/ ۳۱۳، رقم: ۱۷۴۷۱)

(2) آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نقل کرتے ہیں: جو کوئی اپنی آنکھوں کو حَرام نظر سے پُر کرے گا اللہ پاک قِیامَت کے روز اُس کی آنکھوں کو آگ سے بھر دے گا ۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۱۰)

(3) آگ کی سلائی

حضرت سَیِّدُنا علامہ عبد الرَّحمن بن جوزی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نقل کرتے ہیں: عورت کے محاسن (یعنی حُسن وجمال) کو دیکھنا اِبلیس کے تِیروں میں سے زہر میں بجھا ہوا ایک تِیر ہے، جس نے نامَحْرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قیامت آگ کی سَلائی پھیری جائے گی۔ (بحر الدموع، ص ۱۷۱)

غور کیجئے! سُرمہ لگاتے ہوئے ہمارے ہاتھ کانپتے ہیں، اگر سُرمہ کی سَلائی آنکھ سے ہلکی سی بھی ٹکرا

جائے یا سُرمہ ذرا تیز ہو تو ہماری چیخ نکل جاتی ہے، جب ہمیں سُرمے کی معمولی سی سَلائی تڑپا کر رکھ دیتی ہے تو بدنِگاہی کے سبب اگر اللہ پاک ناراض ہو گیا اور ہماری آنکھ میں آگ کی سَلائی پھیر دی گئی تو ہمارا کیا بنے گا؟ بدقسمتی سے آج کل بعض نادان بدنِگاہی کے اس قدر عادی ہو چکے ہیں کہ مَعَاذَ اللہ ثُمَّ مَعَاذَ اللہ جب تک غیر مَحْرم عورتوں کو تکتے نہیں انہیں چین نہیں آتا، وہ اپنے اس بُرے مقْصَد کے حُصول کی خاطِر بازاروں، شاپنگ سینٹروں، تفریح گاہوں، الغرض جہاں جہاں بے پردہ عورتوں کا مجمع ہوتا ہے وہاں مارے مارے پھرتے، خوب بدنِگاہیاں کرتے اور اپنی دنیا و آخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔ ہم غور کریں کیا ہم اپنی موت کو بھول گئے؟ کیا ہمیں مغفرت کا پروانہ مل گیا؟ کیا ہم پچھلی امتوں پر آنے والے عذابات کو بھول گئے؟ کیا ہمیں روزانہ اٹھتے جنازوں سے عبرت حاصل نہیں ہوتی، کیا ہم بستر علالت پر سسکتے مریضوں سے سبق حاصل نہیں کرتے؟ کیا ہم تنگ و تاریک قبر کو بھول گئے؟ یا ہم منکر نکیر کے سوالات کے جوابات دے پائیں گے؟ کیا قیامت کے دن ہم سے حساب کتاب نہیں ہو گا؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس سے پہلے کہ مَوت کا فِرِشتہ ہمارا رِشتۂ حَیات اِس دُنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کاٹ کر رکھ دے، لہٰذا جاگ اُٹھئے! اور دُوسرے اِسلامی بھائیوں کو بھی بیدار کیجئے!! ورنہ یاد رکھئے، کہیں ایسا نہ ہو!!

نہ سمجھو گے تو مِٹ جاؤ گے اے مُسلمانو!

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”صَدائے مدینہ“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے پردَگی کی آفت سے نجات پانے، آنکھوں اور دیگر اعضاء کے

قُفلِ مدینہ لگانے کی مَدَنی سوچ پانے، شَرم و حیا کا پیکر بننے اور اپنے گھر والوں کو بھی پردے کا ذِہن دینے کا طریقہ سیکھنے کے لئے عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"صدائے مدینہ"** لگانا بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **"صَدائے مدینہ"** لگانا کہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کی طرف سے اِس مدنی کام کا رِسالہ بنام **"صدائے مدینہ"** بھی منظرِ عام پر آچکا ہے۔

"صدائے مدینہ" کی برکت سے **نمازِ تہجد** کی سعادت مل سکتی ہے۔

"صدائے مدینہ" کی برکت سے **نماز کی حفاظت** ہوتی ہے۔

"صدائے مدینہ" کی برکت سے مسجد کی **پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ** کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہوسکتی ہے۔

"صدائے مدینہ" کی برکت سے **"نیکی کی دعوت"** دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔

"صدائے مدینہ" کی برکت سے **دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر** ہوگی۔

"صدائے مدینہ" لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو **حج اور میٹھا مدینہ** دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں، اس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔

"صدائے مدینہ" میں پیدل چلنے کی برکت سے **صحت** بھی اچھی ہوگی۔

صدائے مدینہ لگانا (یعنی مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا) سُنّتِ صحابہ ہے چنانچہ

اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳ مفہوماً) آیئے! بطورِ ترغیب

صدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سنئے اور جھومئے چنانچہ

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے بُلاوا آگیا

ڈھینگ موڑ (قُصور، پنجاب) کے علاقے اِلٰہ آباد کے مُقِیم اسلامی بھائی جو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تو تھے لیکن مَدَنی کاموں کے سِلسِلے میں سُستی کا شِکار تھے۔ اِتّفاق سے مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۳۱ھ بمطابق جنوری 2010ء کو دعوتِ اسلامی کے ڈویژن مُشاوَرت کے ذِمّہ دار اسلامی بھائی سے اُن کی ملاقات ہوئی، جب اُنہیں اُن کی مَدَنی کاموں میں دلچسپی نہ ہونے کا عِلْم ہوا تو اُنہوں نے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے نہ صِرف اُنہیں مَدَنی کام کرنے کا ذِہن دیا بلکہ صدائے مدینہ کی پابندی کرنے کی ترغیب بھی دلائی اور اِس بارے میں اُنہوں نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فرمان **"صدائے مدینہ دکھائے مدینہ"** بھی سُنایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا ذِہن بن گیا اور حاضریِ مدینہ کی اُمید پر اگلے ہی دن اِس پر عمل شروع کر دیا۔ صدائے مدینہ کیا لگانی شروع کی اُن پر تو اللہ کریم اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کرم ہو گیا، قسمت کا ستارا یُوں چمکا کہ اُسی سال اُنہیں بارگاہِ مُصْطفٰے کی حاضِری کا شرف حاصل ہو گیا۔ کرم بالائے کرم یہ کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے اُن کے بڑے بھائی کو بھی حج کی سعادت نصیب ہو گئی، دورانِ حج شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بَیْعت ہونے کا شَرَف بھی حاصِل ہو گیا۔

پڑوسی بَنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خدائے محمد برائے مدینہ
لگا فجر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذرا دل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کامِل مومن کی پہچان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! بدنگاہی انسان کو دنیا و آخرت میں کہیں کا نہیں چھوڑتی، اس کی وجہ سے بندہ اللہ پاک کی نافرمانیوں میں بڑھتا جاتا ہے، ہر وقت اس کے دل و دماغ میں شیطان سمایا رہتا ہے، عجیب بے سکونی کا عالَم اس پر طاری رہتا ہے، نَفْسانی خَواہشات و خیالات اس پر غالب رہتے ہیں، نَفْس کی تسکین کے لیے وہ مزید ہلاکت خیز گُناہوں میں مُبتلا ہو جاتا ہے مثلاً بدکاری وغیرہ کے علاوہ اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی برباد کرنے سے بھی گُریز نہیں کرتا۔ بدنِگاہی کرنے والے کو اگر پتا چل جائے کہ کوئی غیر مرد اس کی ماں، بہن، بیوی یا بیٹی کو بُری نظر سے دیکھ رہا ہے تو اس کی غیرت کو جوش آجاتا ہے، وہ آگ بگولا ہو کر دیکھنے والے کو کھری کھری سُناتا ہے، بعض اوقات مار پیٹ پر بھی اُتر آتا ہے، اِسی پر اِکتفا نہیں بلکہ بسا اوقات تو نوبت **قتل وغارت گری** تک پہنچ جاتی ہے اور سالہا سال دونوں خاندانوں کی دُشمنی چلتی رہتی ہے اور کتنی ہی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں، کتنے بچے یتیم ہو جاتے ہیں، کتنی عورتیں بیوہ ہو جاتی ہیں، قید و بند کی سلاخیں کئی کئی سال اپنوں سے دُور کر کے ذِلّت و رُسوائی کے ویرانے میں دھکیل دیتی ہیں۔ لیکن جب وہ خود بدنگاہی کرتا ہے یا بدکاری کا ارادہ کرتا ہے تو اس وقت یہ کیوں بھول جاتا ہے کہ جسے وہ دیکھ رہا ہے یا جس سے بُرائی کا ارادہ رکھتا ہے وہ بھی تو کسی کی ماں، بہن، بیوی یا بیٹی ہوگی۔ آیئے! اس بارے میں ایک نصیحت آموز حکایت سنئے اور عبرت کے مدنی پھول چنئے چنانچہ

بے باک نوجوان کی توبہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"ہمیں کیا ہو گیا ہے"** کے صفحہ نمبر 5 پر ہے: صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان دربارِ مصطفےٰ میں میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

دِیدار کی دولت سے فیض یاب ہو رہے تھے کہ ایک خوبصورت نوجوان بارگاہِ ناز میں حاضر ہوا جس نے ابھی حال ہی میں جوانی کی حدود میں قدم رکھا تھا اور کچھ یوں عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے بدکاری (Adultery) کی اجازت دیجئے۔“ اُس کی اِس بے باکی و جرأت پر تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حیران رہ گئے۔ چنانچہ وہ اس نوجوان کو بارگاہِ نبوت کے آداب کا لحاظ نہ رکھنے کی وجہ سے ڈانٹنے لگے تو محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں اس نوجوان کو کچھ کہنے سے منع فرمادیا اور ارشاد فرمایا: اسے میرے قریب آنے دو۔ وہ نوجوان معاملے کے حَسَّاس ہونے کی پروا کئے بغیر آگے بڑھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس نوجوان کو اپنے پاس بٹھا کر بڑی نرمی اور محبت و شفقت سے کچھ یوں نیکی کی دعوت اِرشاد فرمائی: اے نوجوان! ذرا یہ تو بتا کہ اگر کوئی شخص تیری ماں کے ساتھ ایسا کرے تو کیا تجھے اچھا لگے گا؟ نوجوان (جوشِ غیرت سے) کچھ یوں عرض گزار ہوا: نہیں نہیں! اللہ کی قسم! یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میری جان آپ پر قربان میں ہرگز یہ پسند نہیں کروں گا۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اگر تجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی تیری ماں کے ساتھ ایسا کرے تو دوسرے بھی یہ پسند نہیں کرتے کہ کوئی ان کی ماں سے ایسا کرے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دریافت کیا: کیا تم اپنی بیٹی کے لیے اسے پسند کرتے ہو؟ بولا: میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان جاؤں میرے آقا! ہرگز نہیں۔ ارشاد فرمایا: دوسرے لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔ پھر پوچھا: کیا اپنی بہن کے لیے اسے پسند کرتے ہو؟ عرض کی: میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان! خدا کی قسم! ہرگز نہیں۔ ارشاد فرمایا: اسی طرح دوسرے لوگ بھی اپنی بہنوں کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پھوپھی اور خالہ کے متعلق یہی سوال اس نوجوان سے پوچھا تو ہر بار اس نے نفی میں ہی جواب دیا اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی

اسے ایک ہی بات سمجھائی کہ جب تُو یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی ان کے ساتھ ایسی نازیبا حرکت کرے تو یادرکھو جس عورت کے ساتھ تم یہ حرکت کروگے وہ بھی تو کسی کی ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی یا خالہ ہو گی۔ اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں بات اس نوجوان کی سمجھ میں آ تو گئی مگر سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس پر مزید کرم فرماتے ہوئے اس کے سینے پر اپنا دستِ اقدس رکھ کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے ربِ کریم! اس کا گناہ بخش دے، اس کے دل کو پاک کر دے اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما۔ چنانچہ اس دُعا کی برکت سے وہ نوجوان تمام عمر اس بُرے کام سے بیزار رہا۔

(مسند احمد،۸/۲۸۵، حدیث: ۲۲۲۷۴ ملتقطاً وملخصاً)

اللہ ہم کو فضل سے عقلِ سلیم دے شرم و حیا تُو بہرِ رسولِ کریم دے

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۳۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کس پیارے اور دلنشین انداز میں اس نوجوان کو یہ بات سمجھائی کہ جس طرح تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ کوئی شخص تمہاری اِن مَحْرم عورتوں (یعنی جن سے نِکاح حَرام ہے) کے ساتھ اِس طرح کا کام کرے، اسی طرح کوئی دوسرا شخص بھی اپنی ان محرم عورتوں کے ساتھ اس طرح کی بُری حرکت ہرگز پسند نہ کرے گا۔ جب تم اپنے لئے اس بات کو پسند نہیں کرتے تو دوسروں کے لئے اسے کیسے پسند کرسکتے ہو؟ کیونکہ تم جس کے ساتھ یہ کام کروگے وہ بھی تو کسی کی ماں، کسی کی بہن، کسی کی بیٹی، کسی کی بیوی، کسی کی خالہ، کسی کی پھوپھی ہو گی۔

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ اندازِ مُبارَک تاثیر کا تِیر بن کر اس کے دِل میں اس طرح پیوست ہو گیا کہ وہ نہ صرف اپنی بے باکی پر نادم ہوا بلکہ ہمیشہ بدکاری سے بھی باز رہا اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا کی برکت سے جب تک زندہ رہا کبھی اس فعل کا تصور تک نہ کیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی تربیت گاہ برائے اسلامی بہنیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی شَرم و حیا کو فَروغ دینے، بے پردَگی کے منہ زور سیلاب کو روکنے اور بے حیائی جیسی بُرائی کو جڑ سے ختم کرنے کے لئے مسلسل کوشاں ہے اور اِس مقصد کے لئے دعوتِ اسلامی نے مختلف شعبہ جات قائم کئے ہیں، اِنہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدنی تربیت گاہ برائے اسلامی بہنیں"** بھی ہے۔ یہ مجلس اسلامی بہنوں کو 12 دن کے مختلف مدنی کورسز مثلاً خصوصی اسلامی بہن کورس، فیضانِ قرآن کورس، فیضانِ نماز کورس اور مَدَنی کورسز کرواتی ہے۔ اِن کورسز میں فِقْہ، تجوید، عقائد، سُنّتیں اور آداب، خُصوصی (یعنی گونگی بہری) اسلامی بہنوں میں مدنی کام کرنے کا طریقہ، فیضانِ سورۂ نُور (تفسیر)، نماز کے مسائل اور مخصوص سُورتیں یاد کروانے کا سلسلہ ہوتا ہے۔ اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے گھر سے بھی **بے پردگی** کی نحوست جان چھوڑ دے، **شرعی پردے** کی مدنی بہاریں آجائیں، گھر کی خواتین بھی **مدنی ماحول** میں آجائیں، یہ بھی دعوتِ اسلامی کے **مدنی کاموں** میں مشغول ہو جائیں تو **براہِ کرم!** اپنے شہر / علاقے کے ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سے رابطہ کر کے ان کو اسلامی بہنوں کی **مدنی تربیت گاہوں** میں ہونے والے مختلف **مدنی کورسز** کروائیے، جتنا وقت دیں گی، اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ اُسی قدر **علمِ دین** سیکھنے کا موقع ملے گا۔

اللہ کریم **"مجلس مدنی تربیت گاہ برائے اسلامی بہنیں"** کو مزید لگن کے ساتھ دین کی خدمت کرتے

رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تم جانتے ہو کیا ہے یہ دعوتِ اسلامی فیضانِ مدینہ ہے فیضانِ مدینہ ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۴۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”ویلنٹائن ڈے“ کی خُرافات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ مسلمانوں کی عملی حالت کافی خراب ہوتی جارہی ہے، بعض نادان مُسلمان دینی تعلیمات کو چھوڑ کر اَغیار کی عادات واَطوار اپنانے میں بہت فخر محسوس کرتے ہیں بالخصوص ان کے خاص اَیّام کو مَنانے کیلئے خُوب روپیہ، پیسہ برباد کرتے، وقت ضائع کرتے، بدنگاہی، شراب نوشی اور بدکاری جیسے گناہوں میں بالکل بھی شرم محسوس نہیں کرتے۔ ایسے بے ہودہ کاموں کا اِرتکاب **”ویلنٹائن ڈے“** کے موقع پر بھی سَرِعام کیا جاتا ہے۔ اس دن لوگ تمام شرعی حُدود کو پامال کرتے ہوئے خوب گناہوں کا بازار گرم کرتے ہیں۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے بے پردگی وبے حیائی کیساتھ میل ملاپ، تحفے تحائف کے لین دَین سے لے کر فحاشی و عُریانی کی ہر قسم کا مُظاہرہ کھلے عام یا چوری چُھپے جس کا جتنا بس چلتا ہے عام دیکھا سُنا جاتا ہے، گفٹ شاپس(Gift shops)اور پھولوں کی دُکان پر رش میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان اشیاء کو خریدنے والے بھی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہوتی ہیں۔ ویلنٹائن ڈے پر ہوٹلز کی بکنگ عام دنوں کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے۔ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شراب کا بہت زیادہ کاروبار ہوتا ہے جبکہ ساحلِ سمندر پر بے پردگی اور بے حیائی کا ایک نیا سُمندر دکھائی دیتا ہے۔

وہ ممالک جہاں غیر مسلم مذہبی اور اخلاقی پابندیوں سے آزاد رہتے ہیں اور بے حیائی کے کاموں کو

وہاں ہر طرح کی قانونی چُھوٹ حاصل ہے۔اِس دن کے ہنگامے سے بعض اوقات وہ بھی پریشان ہو جاتے ہیں اور اس کے خلاف بعض اوقات کہیں کہیں سے دَبی دَبی صدائے احتجاج بھی بلند ہوتی رہتی ہے لیکن اِنتہائی دُکھ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اِس دن کو غیر مسلموں کی طرح بے حیائی کے ساتھ منانے والے بہت سے مسلمان بھی اللہ پاک اور اُس کے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے عطا کردہ پاکیزہ احکامات کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے کھلم کھلا گناہوں کا اِرْتِکاب کرکے نہ صرف اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ مسلم مُعاشرے کی پاکیزگی کو بھی ناپاک وآلُودہ کرتے ہیں۔بد نگاہی، بے پردگی، فحاشی وعُریانی، اَجنبی لڑکے اور لڑکیوں کا میل ملاپ، ہنسی مذاق، اِس ناجائز تعلُّق کو مضبوط رکھنے کے لئے تحائف کا تبادلہ اور آگے بدکاری تک کی نوبتیں یہ سب وہ باتیں ہیں جو اِس دن زور وشور سے جاری رہتی ہیں، اِن شیطانی کاموں کے ناجائز وحرام ہونے میں کسی مسلمان کو بالکل بھی شبہ نہیں ہوسکتا کیونکہ قرآنِ کریم کی روشن آیات اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے واضح اِرشادات سے اِن کاموں کا حَرام ہونا ثابت ہے۔اِس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اِس طرح کی تمام خُرافات سے خود بھی بچیں اور خیر خواہیِ اُمّت کی نیّت سے دُوسروں کو بھی اس سے بچائیں اور ہم سب اللہ کریم کو راضی کرنے والے کاموں میں لگ جائیں۔ ربِّ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم۔

رسالہ "استنجا کرنے کا طریقہ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شرعی احکامات کا علم نہ ہونے اور کچھ بے احتیاطی کرنے کی وجہ سے بعض لوگ استنجا کرتے وقت اپنے کپڑے اور اپنا جسم ناپاک کرلیتے ہیں اور بعد میں انہیں پاک

کرنے کا خیال بھی نہیں آتا۔ لہٰذا **پاکی وناپاکی** کا علم حاصل کرنا ایک مسلمان کیلئے بے حد ضروری ہے ۔اس کا ایک بہترین ذریعہ مکتبۃُ المدینہ کی دیگر کتب و رسائل کے ساتھ ساتھ اس رسالے **"اِستنجا کرنے کا طریقہ"** کا مطالعہ کرنا بھی بے حد مفید ہے۔ اس رسالے میں ☆استنجا کرنے کا طریقہ ☆رفعِ حاجت کیلئے بیٹھنے کا طریقہ ☆ٹائلٹ پیپر استعمال کرنے کے نقصانات ☆کس پانی سے استنجا کرنا منع ہے ☆کرسی نُما کموڈ پر بیٹھنے کے خطرات کا اِنکشاف ☆بیتُ الخلا میں جانے کی نیتیں ☆اور اس کے علاوہ بہت کچھ بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً حاصل کر کے خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس رسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ

☆بد نگاہی بدکاری کو پھیلانے کا ذریعہ ہے، ☆قرآنِ کریم مسلمانوں کو نگاہوں کی حفاظت کا درس دیتا ہے ☆کثیر احادیثِ مبارکہ میں بدنگاہی سے بچنے کی ترغیب و تاکید ارشاد ہوئی ہے ☆نگاہوں کی حفاظت کرنے میں دل کی پاکیزگی ہے ☆بدنگاہی کرنا اللہ پاک اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا سبب ہے ☆اللہ والے نگاہوں کی حفاظت کے معاملے میں بہت حسّاس ہوتے ہیں، ☆ بدنگاہی کی سزا بسا اوقات دنیا کے اندر ہی مل جاتی ہے، ☆بدنگاہی انسان کو دنیا و آخرت میں ذلیل و رُسوا کروانے کا سبب ہے، ☆بدنگاہی کرنے والے عجیب بے سکونی میں مبتلا رہتے ہیں۔

اللہ کریم تمام مسلمانوں کو **بدنگاہی و بے پردگی کی تباہ کاریوں** سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ

النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنَّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زینت کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** صَفْحہ نمبر 78 سے زِیْنَت کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: ☆انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورَت اپنے بالوں میں گوندھے، یہ حرام ہے۔ حدیثِ مبارَک میں اُس پر لَعنت آئی بلکہ اُس پر بھی لَعنت آئی ہے جس نے کسی دوسری عورَت کے سر میں انسانی بالوں کی چوٹی گوندھی۔ (درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی النظرِ والمس، ۹/۶۱۴ تا ۶۱۵) ☆اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اُس عورَت کے اپنے بال ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز ہے۔ (درمختار، کتاب الحظروالاباحۃ، ج ۹، ص ۶۱۴ تا ۶۱۵) ☆بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور بالی وغیرہ پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے یعنی کان چھدوانا بھی ناجائز اور اُسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/۵۹۸ ملخصاً) ☆عورَتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

ہے۔ چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ناجائز ہے، بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/۵۹۹ ملتقطاً) حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوِی ہے کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک ہیجڑا حاضر کیا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ اِرْشاد فرمایا: اِس کا کیا حال ہے؟ (یعنی اِس نے کیوں مہندی لگائی ہے؟) لوگوں نے عَرْض کی، یہ عورتوں کی نقل کرتا ہے۔ مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم فرمایا: اِسے شہر بدر کر دو۔ لہٰذا اُس کو شہر بدر کر دیا گیا، مدینۂ مُنوَّرہ سے نکال کر "نَقِیْع" (مدینۂ مُنوَّرہ کے قریب ایک جگہ) بھیج دیا گیا۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب فی الحکم فی المخنثین، حدیث: ۴۹۲۸، ۴/۳۶۸) جس طرح مردوں کو عورتوں کی نقل جائز نہیں اِسی طرح عورتیں بھی مَردوں کی نقل نہیں کر سکتیں جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے لَعنت فرمائی زنانہ مَردوں پر جو عورتوں کی صورت بنائیں اور مَردانی عورتوں پر جو مَردوں کی صورت بنائیں۔ (مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، حدیث: ۲۲۶۳، ۱/۵۴۰) ☆ خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اشیاکے ذریعے، مگر گھر کی چار دیواری میں زِینت کریں لیکن میک اپ کر کے اور بَن سَنْوَر کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عورَت پوری کی پوری عورَت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب کوئی عورَت باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الرضاع، باب (۱۸)، حدیث: ۱۱۷۶، ۲/۳۹۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101**

مَدَنی پھول" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب خُود داریاں، اور خوش اخلاقیاں آیئے سیکھ لیں، قافلے میں چلو

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب جمعرات کا دن آتا ہے، اللہ پاک فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (فِردَوس الاخبار بمأثور الْخِطاب، ۱/۱۱۱ حدیث: ۶۸۵)

شافِعِ روزِ جَزا تم پہ کروروں دُرُود دافعِ جُملہ بَلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! "**معاشرے کی اصلاح**" آج ہمارا موضوع ہے، اس میں کچھ شک نہیں کہ معاشرہ فرد سے بنتا ہے، جب ہر فرد اپنے آپ کو ٹھیک کرنے کی سچے دل سے کوشش کرے گا تو معاشرے کی بگڑتی ہوئی تصویر خود بخود ٹھیک ہوتی چلی جائے گی۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری

رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں جو مدنی مقصد عطا فرمایا ہے وہ کیا ہے، آیئے! مل کر دُہرا لیتے ہیں: **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** "اس مدنی مقصد کا پہلا اور ضروری جز بھی یہی ہے کہ پہلے مجھے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جب ہر مسلمان اپنا یہ ذہن بنالے گا کہ مجھے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی ہے تو مُعاشرے کی ڈُوبتی ہوئی کشتی کو خود بخود سہارا ملنا شروع ہو جائے گا۔ اپنی اپنی تصویر ٹھیک کرنے سے مُعاشرے کا نقشہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے، آیئے! سنتے ہیں:

اپنی تصویر ٹھیک کیجیے!

ایک شخص مُطالعہ میں مصروف تھا، پاس ہی اس کا بچہ کھیل رہا تھا، جو بار بار اسے تنگ کرتا تھا اور یوں اس کے مطالعے میں خلل پیدا ہوتا، باپ نے بیٹے کو کئی بار سمجھایا مگر بچہ تھوڑی دیر تو سکون میں رہتا مگر جیسے ہی وقت گزرتا وہ پھر سے کسی شرارت میں مشغول ہو جاتا۔ باپ بچے کی شرارتوں سے بہت پریشان ہوا، یہاں تک کہ اس کے سر میں درد ہونا شروع ہو گیا۔ آخر اس کے دماغ میں ایک ترکیب آئی اور اس نے قریب ہی موجود کسی ملک کے نقشے (Map) کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اپنے بیٹے کو دیتے ہوئے کہا: بیٹا! دوسرے کمرے میں جا کر یہ نقشہ درست کر لاؤ۔ بچہ چلا گیا تو اس نے اطمینان کا سانس لیا اور دل ہی دل میں یہ خیال کیا کہ بچہ جتنی دیر تک نقشہ بناتا رہے گا میں مطالعہ کر لوں گا۔ کیونکہ نقشے کے ٹکڑوں کو ترتیب دینا کافی مشکل کام تھا اور اس میں بچے کو کافی وقت لگ سکتا تھا۔ بچہ چلا گیا اور باپ نے اطمینان سے مطالعہ کرنا شروع کر دیا، ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ بچے نے آکر کہا: ابو! نقشہ صحیح ہو گیا۔ باپ کو حیرت ہوئی کہ اتنے گھنٹوں کا کام منٹوں میں کیسے ہو گیا؟ اس نے دیکھا تو واقعی نقشہ ٹھیک بنا ہوا تھا۔ باپ نے پوچھا: بیٹا! یہ نقشہ اتنی جلدی کیسے صحیح کر دیا؟ تو

بیٹے نے بتایا: ابو جان! جب آپ نے نقشہ پھاڑا تھا تو میں نے دیکھا اس کے پیچھے ایک آدمی کی تصویر ہے، لہٰذا میں نے نقشہ صحیح کرنے کے بجائے آدمی کی تصویر (Picture) کو ٹھیک کرنا شروع کر دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نقشہ خود بہ خود ٹھیک ہو گیا۔ (مقصدِ حیات، ص۲۹)

تالاب کی گندی مچھلی کون

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی آج بھی اگر ہر ایک اپنی ظاہری اور باطنی تصویر کو سنوارنے کی کوشش میں لگ جائے تو مُعاشرے کا بگڑا ہوا نقشہ خود بخود ٹھیک ہوتا چلا جائے گا۔ آج ہمیں مُعاشرے کے بگڑے ہوئے نقشے کی اصلاح کی بڑی فکر ہے، مگر افسوس اس خواہش میں ہم نے اپنی اپنی تصویروں کو فراموش کر دیا ہے۔ آج کل یہ مثال تو دی جاتی ہے کہ ایک گندی مچھلی پورے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے، لیکن کوئی یہ نہیں سوچتا کہ وہ تالاب کی گندی مچھلی کہیں میں تو نہیں کہ جس کی وجہ سے مُعاشرے کا یہ تالاب گندہ ہو رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن و حدیث اور اللہ والوں کے واقعات اور اللہ والوں کے فرامین سے معمور بیانات دلوں کی کایا پلٹ دیتے ہیں مگر موجودہ حالات میں دُنیا بھر میں تبصروں کی محافل، ٹاک شَوز، کانفرنسز (Conferences) کا اِنعقاد اور ان میں دانشورانِ قوم و مِلّت کی لمبی لمبی تقریریں، جن میں مُعاشرے کے نقشے کو دُرُست کرنے کے لیے گھنٹوں گفتگو اور بحث و مباحثہ ہوتا ہے لیکن نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ **"حالات بدلتے ہوئے نظر نہیں آتے"**۔ آج ہمارا حال بھی عجیب ہو چکا ہے، ہم چند بُرائیوں کو تو بُرائی سمجھتے ہیں مگر کثیر بُرائیاں ایسی بھی ہیں جنہیں بُرا کہنا تو بڑی دُور کی بات بُرا سمجھتے بھی نہیں۔ مثلاً شراب پینے، جُوا کھیلنے اور بدکاری کرنے والے کو تو بُرا کہا جاتا ہے اور واقعی ایسا کرنے والے بُرے ہیں مگر سوچئے! کیا نماز نہ پڑھنے والا بُرا نہیں؟ کیا بِلا عُذرِ شرعی ماہِ

رمضان کا فرض روزہ جان بوجھ کر چھوڑ دینا کوئی گناہ نہیں؟ کیا جھوٹ بولنا کوئی بُرائی نہیں؟ کیا ملاوٹ کرنا گناہ نہیں؟ کیا وعدہ خلافی بُری شے نہیں؟ کیا فلمیں ڈرامے دیکھنا ناجائز نہیں؟ کیا گانے باجے سننا دیکھنا ممنوع نہیں؟ کیا بے پردگی گناہ نہیں؟ جی ہاں! یہ سب بھی بُرائیاں ہی ہیں، یہ سب بھی مُعاشرے کو تباہ کرنے والے کام ہیں لیکن انہیں ایک تعداد بُرا کہنے اور بُرا سمجھنے کو تیار نہیں ہے۔ اگر بُرا کہہ بھی لیں، مگر اس سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اسی طرح بعض بُرائیاں ایسی مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والی) ہوتی ہیں کہ مُعاشرہ (Sociaty) ان کی وجہ سے تباہی کے سمندر کی گہرائی میں گِرتا چلا جاتا ہے، مگر شاید ہمیں ان بُرائیوں کی پہچان تک نہیں ہوتی۔ ان برائیوں میں دوسروں کے حقوق ادا نہ کرنا بھی ہے۔ غور کیجئے! کیا ہمیں لوگوں کے حقوق سے متعلق علم ہے؟ کیا ہم ماں باپ کے حقوق کی معلومات رکھتے ہیں؟ اولاد کے وہ حقوق جو ماں باپ پر لازم ہوتے ہیں، کیا ہمیں معلوم ہیں؟ ساس بہو کے مسائل تو گھر گھر میں ہم سُنتے ہیں، مگر کیا ہم نے غور کیا کہ ہمیں غیبت، چُغلی، شُماتت، بدگمانی و بدگوئی کا مطلب بھی معلوم ہے؟ جب ہم خود پر لازم ضروری علوم سے ہی دُور ہوں گے تو ان بُرائیوں سے کیسے بچیں گے؟ آیئے اللہ پاک کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں:

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں   ملے گناہوں کے اَمراض سے شِفا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص٧٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بُرائی انفرادی ہو یا اجتماعی، ہر سطح پر کی جانے والی بُرائی مُعاشرے میں بِگاڑ پیدا کرتی ہے۔ مُعاشرے کی اصلاح کے لیے ضروری ہے کہ ہر فرد یہ عہد

کرے کہ ہر حالت میں گناہوں سے بچے گا، تنہائی میں بھی اور سب کے سامنے بھی خود کو گناہوں سے آلودہ نہیں ہونے دے گا۔ بعض گناہ اور بُرائیاں وہ ہیں، جو ہمارے مُعاشرے میں بہت عام ہو چکی ہیں اور مُعاشرے کی تباہی اور بربادی میں ان کا بڑا کردار ہے۔ مگر افسوس! ان بُرائیوں کا نشہ ایسا ہے کہ ایک شخص یہ بُرائیاں کرتے وقت یہ سوچ رہا ہوتا ہے کہ اس سے کچھ نہیں ہو گا، اس سے کسی کا کیا بگڑے گا، اس سے کسی کو کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ لیکن حقیقتاً وہ بُرائیاں نہ صرف کسی ایک شخص کے لیے بلکہ پورے مُعاشرے کی تباہی کا باعث بن رہی ہوتی ہیں۔ اگر ایسی چند بُرائیوں پر قابو پا لیا جائے اور مُعاشرے کا ہر فرد ان سے بچنے کا ذہن بنالے تو یہ بیمار معاشرہ ایک صحت مند مُعاشرے میں تبدیل ہو سکتا ہے۔

(1) جھوٹ کی تباہ کاریاں

ہمارے مُعاشرے کو تباہی کے کنارے کھڑا کرنے میں جو بُرائیاں سرِ فہرست ہیں، ان میں سے ایک بُرائی جھوٹ (Lie) ہے، جھوٹ ہمارے مُعاشرے میں اپنی جڑیں اتنی مضبوط کر چکا ہے کہ اب ایک قد آور درخت بن چکا ہے اور مُعاشرے کا تقریباً ہر طبقہ اس کی لپیٹ میں ہے۔ جُھوٹ تمام گُناہوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ تمام بُری عادتوں میں سب سے بُری عادت ہے۔ جھوٹ تمام مذاہب کے نزدیک بُرا سمجھا جانے والا عمل ہے۔ جھوٹ ایمان کو کمزور کرنے والا عمل ہے۔ جھوٹ مُعاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے کا سبب ہے۔ جھوٹ باہمی اعتماد کو ختم کرنے والا بدترین عمل ہے۔ جھوٹ شیطان کا پسندیدہ کام ہے۔ جھوٹ انسانی تعلقات کو خراب کرنے والا کام ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ جھوٹ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی کا سبب ہے۔

بار بار جھوٹ بولنا ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے، جبکہ ہمارے ہاں بات بات پر جھوٹ بولنا بہت

عام ہو گیا ہے، جھوٹا شَخْص یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ جھوٹ بول کر مجھے کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ فائدہ ہوا ہے، حالانکہ جھوٹ، جھوٹے شَخْص کے باطِنی بگاڑ کا سبب بنتا ہے، جھوٹ جھوٹے شَخْص کو دوسرے گناہوں پر بھی دلیر کر دیتا ہے، جھوٹ جھوٹے شخص کو خود بخود کئی اور گناہوں کی طرف لے جاتا ہے۔ جھوٹ کے مرض کا انداز بھی نرالا اور غیر مَحْسُوس ہوتا ہے، اِنْسان یہ سمجھتا ہے کہ ایک آدھ بار جھوٹ بولنے میں کون سا بڑا نقصان ہو جائے گا۔ حالانکہ **یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ** بڑے فساد کا سبب بن سکتا ہے۔ **یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ** بندے کی آخرت کو تباہ کر سکتا ہے، **یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ** بندے کی شخصیت (Personality) کو داغدار کر سکتا ہے، **یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ** مُعاشرے میں اعتماد کی فضا کو خراب کر دیتا ہے اور **یہی ایک آدھ بار کا جھوٹ** پورے مُعاشرے کے بگاڑ اور تباہی کا سبب بنتا ہے۔ آیئے! اب یہ بھی سنتے ہیں کہ جھوٹ کِسے کہتے ہیں، چنانچہ

علّامہ عبد الغنی نَابُلُسِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: **حقیقت کے برعکس** (یعنی اُلٹ) **کوئی بات کی جائے تو وہ جھوٹ ہے۔** (حدیقہ ندیہ، ۲/۴۰۰)

افسوس صَد کروڑ افسوس! اب تو جھوٹ بولنے والوں نے **مَعَاذَ اللہ** جھوٹ کو بُرائی سمجھنا ہی چھوڑ دیا۔ دُنیا میں جُھوٹ بول کر کچھ روپوں کا فائدہ اُٹھانا، جُھوٹے چٹکلوں کے ذریعے دوسروں کو ہنسانا، جُھوٹے خواب سُنا کر دوسروں کا دِل بہلانا، بلکہ جُھوٹے خواب سُنا کر دوسروں سے **پیسے بٹورنا**، اپنے نام کے ساتھ جھوٹے اَلْقابات لگا کر عزّت وشُہرت کی مَحبَّت کا سامان کرنا، جھوٹے بہانے تراش کر ذمہ داریوں سے منہ موڑنا، جھوٹی سفارشیں کر کے حق داروں کا حق روکنا، جھوٹی قسمیں کھا کر گھٹیا مال کو اعلیٰ بتا کر فروخت کرنا، لین دَین کے تعلق سے جھوٹے وعدے کر کے دوسروں کی مجبوریوں سے کھیلنا، جھوٹے اَعذار بتا کر اپنے لیے دوسروں کی ہمدردیاں سمیٹنا وغیرہ جیسی جھوٹ کی صورتیں ہی ہیں، جو ہمارے

مُعاشرے میں گویا رچ بس چکی ہیں۔ ذرا سوچئے! جب ترقّی کرنے کا راز کثرت سے جھوٹ کو سمجھا جائے گا، جب **مال میں برکت** کثرت سے جھوٹ کو سمجھا جائے گا تو معاشرہ کیسی ترقّی کرے گا؟ جھوٹ بولنے کی سزا بہت بھیانک (Frightful) ہے۔

جھوٹ کی سزا

چنانچہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: خواب میں ایک شَخْص میرے پاس آیا اور بولا: چلئے! میں اُس کے ساتھ چَل دِیا، میں نے دو(2) آدمی دیکھے، ان میں ایک کھڑا اور دُوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شَخْص کے ہاتھ میں لَوہے کا زَنبُور تھا، جسے وہ بیٹھے شَخْص کے ایک جَبڑے میں ڈال کر اُسے گُدّی تک چِیر دیتا، پھر زَنبُور نکال کر دُوسرے جَبڑے میں ڈال کر چِیرتا، اِتنے میں پہلے والا جَبڑا اپنی اَصلی حالت پر لَوٹ آتا، میں نے لانے والے شَخْص سے پُوچھا: یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: یہ جُھوٹا شَخْص ہے، اِسے قِیامت تک قَبْر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (مساوئ الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی الکذب وقبح ما اتی به اهله، ص:۷۶، حدیث:۱۳۱، جھوٹا چور، ص:۱۴)

مشہور بُزرگ حضرتِ سَیِّدُنا حاتِم اَصَمّ بلخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ”جھوٹا“ دوزخ میں کُتّے کی شَکْل میں بدل جائے گا۔ (تنبیه المغترین، ص:۱۹۴، از جھوٹا چور:۱۰)

خطاؤں کو میری مِٹا یاالٰہی ... مجھے نیک خَصلت بنا یاالٰہی
مجھے غیبت و چُغلی و بدگمانی ... کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی
زبان اور آنکھوں کا قُفلِ مدینہ ... عطا ہو پئے مُصْطَفٰے یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص:۱۰۰، ۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! دُنیا میں داڑھ کا دَرْد نہ سہہ سکنے والا، آخِرت میں جبڑے چِیرے جانے پر ہونے والی تکلیف کس طرح برداشت کرسکے گا؟ دُنیا میں ایک مچھر کے کاٹ لینے پر بے قَرار ہو جانے والا، جھوٹ بولنے کی وجہ سے قبر میں ہونے والے عذاب کو کس طرح سہہ سکے گا؟ لہٰذا اس بُری عادت سے ہاتھوں ہاتھ پیچھا چھڑالینا چاہئے۔ یقیناً اگر مُعاشرے کا ہر فرد جھوٹ بولنے سے توبہ کرلے تو بہت حد تک مُعاشرے کی اصلاح ہو جائے گی۔ لہٰذا اپنا یہ پکا ذہن بنائیے کہ آج کے بعد میں کبھی بھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔اِنْ شَآءَ اللہ۔

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہر طرح کے گُناہوں خُصُوصاً جھوٹ سے بچنے اور سچ کی عادت بنانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ یاد رکھئے! بُرے کی صحبت بُرا بنادیتی ہے، کوئی بھی چور، ڈاکو، نشہ کرنے والا پیدائشی ایسا نہیں ہوتا، بلکہ بُری صحبت اُسے ایسا بنادیتی ہے، **اچھی صُحبت** مُعاشرے کے گِرے ہوئے فرد کو اُٹھا کر ترقی کی منازل پر پہنچادیتی ہے، اِس کی ہزاروں مثالیں آپ کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اپنی آنکھوں سے نظر آئیں گی، جی ہاں! کل کے **بے نمازی** آج نہ صرف خود نماز پڑھتے ہیں بلکہ دُوسروں کو **مسجد بھرو تحریک** کا حصہ بنانے کے لیے **نماز کی دعوت** دیتے ہیں، بلکہ ایسے کئی اِمامت کے مُصلّے پر نظر آئیں گے جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی مبارک صحبت ملنے سے قبل ایسے نہیں تھے، بلکہ اِس مدنی ماحول نے ان کی قِسمت کا ستارہ چمکا دِیا۔ اس طرح آپ غور کرتے جائیں کیسی کیسی مدنی بہاریں نظر آئیں گی!!!

اللہ پاک ہمیں حقیقی معنوں میں پکا سچا باعمل مسلمان بنائے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا، اللہ پاک اور اُس

کے نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہربانی سے بے وُقعت پتھر بھی "اَنمول ہیرا" بن کر خُوب جگمگاتا ہے۔(پردے کے بارے میں سُوال جواب، ص۱۰۹) اگر ہم بھی جُھوٹ، غیبت، چُغلی، فلمیں ڈِرامے دیکھنے دکھانے، گانے باجے سُننے، سُنانے جیسی بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑانا چاہتے ہیں تو ہاتھوں ہاتھ اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے رہیں، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تَرْبِیَت کیلئے راہِ خدا میں سفر اِخْتیار کریں، کامیاب زِندگی گُزارنے اوراپنی آخِرت سنوارنے کیلئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کے رِسالے میں دِیے گئے خانے پُر کرکے اپنے ذِمہ دار کو ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو ہی جَمْع کروانے کا معمول بنا لیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتِماع ،ہفتہ واراجتماعی طور پر دیکھے جانے والے **"مدنی مذاکرے"** میں خود بھی شرکت اور دُوسروں تک بھی اس کی دعوت پہنچاتے رہیں۔ اگراِن مدنی کاموں میں مُستقل مزاجی کے ساتھ شرکت اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہو گئی تو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت مزید پیدا ہو گی، پیارے صحابہ و اولیاء کا مُبارک فیضان جاری و ساری ہو جائے گا، گناہوں سے دِل بیزار ہو گا اور فِکرِ آخِرت کے ساتھ سُنّتوں کے مُطابِق زِندگی بَسَر کرنے کا بھی ذِہن بنے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ

ہمیں عالِموں اور بُزرگوں کے آداب — سِکھاتا ہے ہر دم سدا مَدَنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو مِلیں گی — دِلائے گا خوفِ خُدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص:۶۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) جھگڑے کی تباہ کاریاں

اے عاشقانِ رسول! آج کے مُعاشرے میں گناہوں اور بُرائیوں کا رُجحان بڑھتا چلا جارہا ہے۔ چند بُرائیاں جو ہمارے مُعاشرے میں سرِ فہرست ہیں اُن میں سے ایک **لڑائی جھگڑا** بھی ہے۔ **لڑائی جھگڑا شیطانی کام** ہے۔ چنانچہ پارہ 7 سُوْرَۂ مَائِدَہ کی آیت نمبر 91 میں ارشادِ رحمٰن ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ (پ۷، المائدۃ: ۹۱) ترجَمۂ کنزُ الایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر (عداوت) اور دشمنی ڈلوا دے۔

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ دشمنی بغض اور لڑائی جھگڑے کو فروغ دینا شیطان کی خواہشات میں سے ہے۔ آج ہم اگر اپنے مُعاشرے میں نظر دوڑائیں تو ہمارا ضمیر اِس بات کی گواہی دے گا کہ آج شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہوتا دِکھائی دیتا ہے، مثلاً☆ کہیں ذات پات پر جھگڑا ہو رہا ہے تو کہیں تَعَصُّب کی بنا پر گولیاں چل رہی ہیں اور لاشیں اُٹھ رہی ہیں☆ کہیں اِدارے والوں سے گالم گلوچ کا سلسلہ ہے تو کہیں اَساتِذہ وطَلَبہ میں ٹھنی ہوئی ہے، ☆کہیں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا زور پکڑتا جارہا ہے تو کہیں ساس بہو میں تَلْخ کلامی جاری ہے، ☆کہیں دکاندار و کاروباری پارٹنر ایک دُوسرے کا گلا گھونٹ رہے ہیں تو کہیں مالک مکان و کرائے داروں میں ہاتھاپائی ہو رہی ہے، ☆کہیں کنڈیکٹر اور سُواریوں میں لڑائی جھگڑا ہو رہا ہے تو کہیں ٹھیہ لگانے والوں میں تَلْخ کلامی ہو رہی ہے، ☆کہیں ڈاکٹر (Doctor) و مریض ایک دُوسرے سے بے صبری کا مظاہرہ کررہے ہیں تو کہیں ٹھیکیدار و ملازمین آپس میں گتھم گتھا ہیں، ☆کہیں پڑوسی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں تو کہیں رشتے داروں میں ناراضی ہے، ☆کہیں امام و مقتدیوں میں دُوریاں بڑھتی جارہی ہیں تو کہیں مسجد کمیٹی اور نمازی حضرات آپس میں ناراض ہیں☆ کہیں برسوں کے دوستوں (Friends) میں اَن بَن چل رہی ہے تو کہیں پورا گھر ہی میدانِ جنگ بنا ہوا ہے۔

☆ کہیں خُونی رشتے اور ان کا احترام داؤ پر لگا ہے تو کہیں سگے بھائیوں میں پُھوٹ پڑ چکی ہے۔ اَلْغَرَض! ☆**وہ جو کل تک** ایک دوسرے کے محافظ تھے ☆**وہ جو کل تک** ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے کے دعوے کیا کرتے تھے، ☆**وہ جو کل تک** ایک دوسرے کی عزّت کے مُحافِظ تھے، ☆**وہ کہ کل تک** جن کی دوستی کی مثالیں دی جاتی تھیں، ☆**وہ کہ کل تک** جن کے اِتّفاق واِتّحاد کا شہرہ تھا۔ ☆**وہ جو کل تک** ایک دوسرے کے خلاف ایک لفظ تک سُننا بھی گوارانہ کرتے تھے، ☆**وہ جو کل تک** ایک دوسرے کے بغیر کھانا تک نہیں کھاتے تھے، ☆**وہ جو کل تک** بُرے وَقْت میں ایک دوسرے کے مدد گار تھے، ☆**وہ جو کل تک** ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیبیں دِلایا کرتے تھے، ☆**وہ جو کل تک** سُنّتوں بھرے اجتماعات میں اکٹھے آیا اور جایا کرتے تھے، ☆**وہ جو کل تک** دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرتے تھے، **لڑائی جھگڑے** جیسے مَنحوس **شیطانی کام** کی نَحوست کے سبب اُن کے درمیان نفرتوں کی ایسی مضبوط دیواریں قائم ہو جاتی ہیں کہ پھر وہ ایک دوسرے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ یوں سمجھئے کہ جس طرح آگ (Fire) گھروں، فیکٹریوں، کمپنیوں، گوداموں، جنگلات، گاؤں دیہات اور مختلف چیزوں کو گھنٹوں بلکہ مِنٹوں میں جلا کر تباہ وبرباد کر ڈالتی ہے، اِسی طرح ہنستے بستے ملکوں، شہروں، نسلوں، قوموں، گھروں، خاندانوں، اداروں اور تنظیموں کا اَمن تہس نہس کرنے اور دلوں میں نفرتوں کا بیج بونے میں اکثر **لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریاں** ہی کار فرما ہوتی ہیں۔ یقیناً اگر ہم نے قُرآنی اَحکام کو نظر انداز نہ کیا ہوتا، اگر ہم رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَرامین پر عمل پیرا ہوتے، اگر ہم نے اپنے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے اِرشادات سے نصیحت کے مَدَنی پھول چُنے ہوتے، اگر ہم عُلَمائے حق کے دامنِ کرم سے وابستہ رہتے، اگر ہم نے لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریوں کو پیشِ نظر رکھا ہوتا تو آج ہمارا معاشرہ بھی اَمن وسکون کا گہوارہ بنا ہوتا۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل! وَقتِ دُعا ہے
اُمَّت پہ تیری آ کے عَجَب وَقت پڑا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے
نِسبَت بہت اچھی ہے اگر حال بُرا ہے
فَریاد ہے اے کشتیِ اُمَّت کے نگہباں!
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! **لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریوں** پر مُشْتَمِل دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور عبرت کے مَدَنی پھول چنئے:

لڑائی جھگڑوں کی مذمت پر 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(1) فرمایا: اللہ پاک کے ہاں سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے، جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔ (بخاری، کتاب المظالم، باب قول اللہ تعالی: وھو الد الخصامِ، ۲/۱۳۰، حدیث:۲۴۵۷)

(2) فرمایا: جو شخص بے جا جھگڑتا ہے، وہ ہمیشہ اللہ پاک کی ناراضی میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ اُسے چھوڑ دے۔ (موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الصَّمت وآداب اللِّسان، باب ذم الخصومات، ۷/۱۱۱، حدیث:۱۵۳)

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی کتنے پیارے انداز میں اُمّتِ مسلمہ کی خیر خواہی کرتے ہوئے، لڑائی جھگڑوں سے بچنے کی مدنی سوچ عطا فرمارہے ہیں کہ!

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صَبر کر مَت جھگڑ، مت بڑبڑا، پا اَجر ربّ سے صَبر کر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُزرگانِ دِین اور اصلاحِ معاشرہ

اے عاشقانِ رسول! کوشش کیجئے اور حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا ترک کر دیجئے، اسی میں بھلائی ہے۔ یقیناً حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دینا بہت اچھا اور ہمت کا کام ہے۔ لیکن یہی وہ طریقہ ہے جو مُعاشرے میں لڑائی جھگڑے کے بڑھتے ہوئے رجحان کو ختم کر سکتا ہے۔ ہمارے بزرگوں کا یہ معمول تھا کہ ان کے ساتھ کیسا بھی بُرا سلوک کیا جاتا، وہ معاف کر دیا کرتے تھے اور کوئی بدلہ نہیں لیتے تھے۔ لوگ اِن کے حُقوق دَبا لیتے لیکن یہ حضرات لوگوں کے حُقوق (Rights) کی ادائیگی سے کبھی غافِل نہ ہوتے، نادان لوگ اِنہیں طرح طرح کی تکلیفیں دیتے، لیکن یہ حضرات اُنہیں اینٹ کا جواب پتّھر سے دینے اور نَفْس کی خاطِر غُصّہ کرنے کے بجائے اُنہیں دعائیں دیتے اور مُعافی سے نواز کر ثواب کا خزانہ لُوٹتے۔ اس طرح جہاں انہیں معاف کر دینے کا ثواب پانے کا موقع ملتا، وہیں مُعاشرے میں بھی امن و سکون کی فضا پھلتی پھولتی۔ آیئے اسی طرح کے دو ایمان افروز واقعات ہم بھی سنتے ہیں:

(1) ظلم کرنے والے کو بھی دعا دی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"اِحیاءُ العلوم"** جلد 3، صفحہ نمبر 216 پر ہے: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کسی صَحرا کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں آپ کو ایک سِپاہی ملا، اُس نے کہا تم غلام ہو؟ فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: بستی کس طرف ہے؟ آپ نے قَبْرِستان کی طرف اِشارہ فرمایا۔ سِپاہی نے کہا: میں بستی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ فرمایا: وہ تو

قبرستان ہی ہے۔ یہ سُن کر اُسے غُصّہ آگیا اور اُس نے کوڑا آپ کے سَر پر دے مارا اور زخمی کر کے آپ کو شہر کی طرف لے گیا۔ آپ کے ساتھیوں نے دیکھا تو سِپاہی سے پوچھا: یہ کیا ہوا؟ سِپاہی نے ماجرا بیان کر دیا۔ اُنہوں نے سپاہی کو بتایا یہ تو (زمانے کے وَلی) حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ یہ سُن کر وہ گھوڑے سے اُترا اور آپ کے ہاتھ چُومتے ہوئے مَعْذِرَت کرنے لگا۔ آپ سے پوچھا گیا: آپ نے یہ کیوں کہا کہ میں غلام ہوں۔ فرمایا: اُس (سپاہی) نے مجھ سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ تم کس کے غلام ہو؟ بلکہ صِرف یہ پوچھا کہ تم غلام ہو؟ تو میں نے کہا: ہاں! کیونکہ **میں ربِّ کریم کا غلام** (یعنی بندہ) **ہوں**۔ جب اُس نے میرے سَر پر مارا تو میں نے اللہ پاک سے اُس کے لئے جنّت کا سُوال کیا۔ عَرْض کی گئی: اُس نے آپ پر ظُلْم کیا تو آپ نے اُس کے لئے دعا کیوں مانگی؟ فرمایا: **مجھے یہ معلوم تھا کہ تکلیف برداشت کرنے پر مجھے ثواب ملے گا، لہٰذا میں نے یہ مناسب نہ جانا کہ مجھے تو ثواب ملے اور وہ عذاب میں گرفتار ہو جائے۔** (احیاء العلوم، ۳/۲۱۶ ملخصاً)

(2) معاف کرنا قدرت کے بعد ہی ہوتا ہے!

حضرت سَیِّدُنا مَعْمَر بن راشِد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے کو زوردار تھپڑ مارا۔ آپ نے بیٹے سے فرمایا: ”تم بھی اُسی طرح اِسے تھپڑ مارو جس طرح اِس نے تمہیں مارا اور فرمایا: بیٹا! آستینیں اُوپر کر لو اور ہاتھ بلند کر کے زوردار تھپڑا مارو۔“ چنانچہ بیٹے نے آستینیں اُوپر کیں اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو آپ نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: **”ہم نے رِضائے اِلٰہی کے لئے اُسے مُعاف کیا کیونکہ کہا جاتا ہے کہ مُعاف کرنا قُدرت کے بعد ہی ہوتا ہے۔“** (اللہ والوں کی باتیں، ۲/۵۱۹)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹّھیں
بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ

(وسائل بخشش مرمم، ص۷٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنت اور مُعاشرے کی اصلاح

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دِین کا مُعافی اور مُعاشرے کی اصلاح کا جذبہ مرحبا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! بُزرگانِ دِین کی صحبت سے تربیت یافتہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادِری** رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی مُعاشرے کی اصلاح کرنے کے معاملے میں بے حد ایکٹو (Active) ہیں۔ آپ اِصلاحِ مُعاشرہ کے لئے کئی اہم کاموں میں مصروف ہیں، آپ لوگوں کو نرمی و محبت سے نیکی کی دعوت دے کر گناہوں سے روکنے کے لئے ہر دم کوشاں ہیں۔ اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جہاں انفرادی کوشش کے ذریعے مُعاشرے کی اصلاح کررہے ہیں، وہیں آپ اپنے بیانات اور مدنی مذاکروں کے ذریعے بھی مُعاشرے کی اصلاح میں اہم کردار ادا کررہے ہیں، آپ کے بیانات اور مدنی مذاکرے تاثیر کا تیر بن کر اثرانداز ہورہے ہیں۔ آپ کے سنّتوں بھرے اِصلاحی بیانات اور مدنی مذاکروں کو سننے والوں کی توجہ کا عَالَم دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماعات ہوں یا ہر ہفتے کو ہونے والا مدنی مذاکرہ کثیر عاشقانِ رسول آپ کے بیان اور رنگ برنگے مدنی پھولوں سے فائدہ حاصل کرتے ہیں، بذریعہ مدنی چینل، اِنٹرنیٹ دیکھنے اور سننے والوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ صرف یہی نہیں، بلکہ آپ کے بیانات و مدنی مذاکرے بذریعہ مدنی چینل گھروں، دکانوں (Shops)، مساجد، جامعات وغیرہ میں بھی نہایت

شوق سے سُنے جاتے ہیں۔ ان بیانات کو مکتبۃ المدینہ شائع کرتا ہے۔ آپ کا اندازِ بیان بے حد سادہ اور عام فہم اور سمجھانے کا طریقہ ایسا ہمدردانہ ہوتا ہے کہ سننے والے کے دل میں اُترتا چلا جاتا ہے۔ لاکھوں مسلمان آپ کے بیانات کی برکت سے تائب ہو کر راہِ راست پر آچکے ہیں۔ آیئے! آپ کے بیان کا ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

نمازی ڈاکو

باب المدینہ (کراچی) کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کا بیان ہے میرا ایک دوست بہت زیادہ ماڈرن، جُوئے اور شراب کا عادی اور گناہوں میں بڑا دلیر تھا۔ کسی طرح باز نہ آتا تھا، ایک بار باب المدینہ سے کولمبو روانگی کے وقت، میں نے اس کے سامان میں امیر اہلسنت کے سُنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ **"نمازی ڈاکو"** ڈال دی۔ کولمبو پہنچ کر اس نے بیان سُنا، امیر اہلسنت کے الفاظ تاثیر کا تِیر بن کر اُس کے جگر میں پیوست ہونے لگے۔ اس بیان کی برکت سے اس میں حیرت انگیز طور پر مدنی انقلاب آگیا۔ یہاں تک کہ اس نے داڑھی شریف اور عمامہ شریف کا مدنی تاج مستقل طور پر سجالیا۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں مشغولیت اختیار کرلی اور امیر اہلسنت سے بیعت ہو کر عطاری ہونے کی سعادت بھی پالی۔

(تعارفِ امیر اہلسنت، ۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کا فیضان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ اَہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے جب نیکی کی دعوت عام کرنے اور مُعاشرے کی اصلاح

کے مقدس جذبے کے تحت لوگوں کو بُرائی سے روکنے کی کُڑھن دل میں پیدا ہوئی تو آپ نے اُمّتِ مسلمہ کو نمازو روزے کا پابند بنانے، سُنّتیں سیکھنے سکھانے، نیکیوں کا جَذبہ دِلانے، گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنانے کیلئے اِنفرادی واِجتماعی کوشش اور بیانات شُروع کئے۔ آپ نہ صِرف خُود اِستقامت کے ساتھ نیکی کی دعوت عام کرتے رہے بلکہ وقتاً فوقتاً اسلامی بھائیوں کو بھی اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنے کا ذِہن دیتے رہے۔ اس مدنی مقصد (Aim) کو دُنیا کے کونے کونے میں عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی بنیاد رکھی اور اس میں زندگی کے تقریباً ہر شعبے سے وابستہ لوگوں کی اصلاح کے لئے کئی شعبہ جات کو ترتیب دیا تاکہ اس شعبے سے وابستہ اسلامی بھائی لوگوں کو نمازوں کی پابندی، تقویٰ وپرہیز گاری، مُعاشرے میں رہنے سہنے کا انداز سکھا کر مُعاشرے کی اصلاح میں اہم کردار ادا کریں، آپ نے اپنے سُنّتوں بھرے بیانات اور کتب ورسائل کے ذَریعے نیکی کی دعوت کی خُوب خُوب دُھومیں مچائیں۔ آپ کی عام فہم، تاثیر کُن تحریر اور سُنّتوں بھرے بیانات کی بَرکت سے لاکھوں مُسلمان بالخصوص نوجوانوں کی زِندگیوں میں مدنی اِنقلاب برپا ہو گیا اور وہ جُرم وگناہ کی دُنیا کو چھوڑ کر صلوٰۃ وسُنَّت کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ اگر ہم بھی نیکی کی دعوت دینے اور دوسروں کو بُرائی سے روکنے کا ذِہن رکھتے ہیں اور اپنے مُعاشرے کو امن وسکون کا گہوارہ بنانا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، دوسروں کو بھی اس سے وابستہ کیجئے، خود بھی مدنی انعامات کے عامل بنئے ، دوسروں کو بھی بنائیے، خود بھی ہر ماہ تین (3) دن کے مدنی قافلے میں سفر کیجئے دوسروں کو بھی سفر کروائیے۔

مُعاشرے کی اصلاح سے سرشار امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے اپنے مُریدین ومُحِبّین وتمام عاشقانِ رسول کو سُنّتوں کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے جو مدنی انعامات عطا فرمائے ہیں، ان میں

مدنی انعام نمبر 61 میں ہے: کیا اِس ماہ آپ کی انفرادی کوشش سے کم از کم ایک اسلامی بھائی نے مدنی قافلے میں سفر کیا؟ اور کم از کم ایک نے مدنی انعامات کا رسالہ جمع کروایا؟

دے جذبہ "مَدنی اِنعامات" کا تُو کرم بہرِ شَہِ کَرب و بلا ہو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) مُعاشرے کے مختلف گناہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کے شروع میں جیسے ہم نے سُنا کہ معاشرہ فرد سے بنتا ہے، اگر ہر ایک فرد اپنی اصلاح کی کوشش میں لگ جائے تو معاشرہ خود بخود اچھا ہوتا چلا جائے گا۔ مُعاشرے میں پائے جانے والے گناہوں میں سے ایک **غیبت** بھی ہے جو مُعاشرے کی تباہی کا سبب بن رہی ہے۔

غیبت کی تعریف: انسان کے کسی ایسے عیب کا ذِکر کرنا، جو اس میں موجود ہو **غیبت** کہلاتا ہے۔ غیبت کی نحوست میں سے ہے کہ یہ بُرے خاتمے کا سبب ہے، بکثرت غیبت کرنے والے کی دُعا قَبول نہیں ہوتی، غیبت سے نَماز روزے کی نُورانیَّت چلی جاتی ہے، غیبت کی نحوست کا اَندازہ اس فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بھی لگایا جا سکتا ہے ارشاد فرمایا: اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت بدکاری سے بڑا گناہ ہے۔ (الترغیب والترھیب، ۳/ ۳۳۱، حدیث: ۲۴) اسی طرح **چغلی** کا بھی مُعاشرے کی تباہی میں بڑا کردار ہے۔ اس کے سبب بھی گھروں کی بربادی، آپس میں رنجشیں اور بغض و کِینہ پرورش پاتا ہے نیز ایسے شخص کو اللہ پاک بھی پسند نہیں فرماتا۔

چغلی کی تعریف: لوگوں میں فساد کروانے کے لئے اُن کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا **چغلی**

کہلاتا ہے۔(شرح مسلم للنووی، ۱۱۲/۲) حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ **اللہ** پاک کے نیک بندے وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو **اللہ** پاک یاد آجائے اور **اللہ** پاک کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری کرتے، دوستوں میں جدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب (Defect) تلاش کرتے ہیں۔(مسند احمد، ۲۹۱/۶، حدیث ۱۸۰۲۰) چغلی کی طرح **گالی گلوچ** بھی ہمارے مُعاشرے میں بڑھتے ہوئے بُرے کاموں میں سے ایک ہے، اس سے بھی فتنہ وفساد جنم لیتے مثلاً آپس میں نفرتیں جنم لیتی ہیں، خون ریزیاں، لڑائیاں اور بہت سی تباہ کاریاں رونما ہوتی ہیں۔ نبیِّ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **"مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔"**(الترغیب والترھیب،کتاب الادب ،، ۳۱۱/۳، الحدیث:۴۲۶۳)اسی طرح **حسد** بھی نہایت بُری خصلت اور گناہِ عظیم کے ساتھ ساتھ مُعاشرے کو خراب کردینے والا کام ہے۔

حسد کی تعریف: کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر تمنّا کرنا کہ کاش! اِس سے یہ نعمت چِھن کر مجھے حاصِل ہو جائے **حسد** کہلاتا ہے۔(بُرے خاتمے کے اسباب، ص۱۳ ملخصاً) حسد کرنے والے کی ساری زِندگی جلن اور گُھٹن کی آگ میں جلتی رہتی ہے اور اسے چین وسکون نصیب نہیں ہوتا، حسد نیکیوں کو اس طرح کھاجاتا ہے، جیسے آگ لکڑی کو۔ یونہی تکبُّر (Arrogance) کو دیکھا جائے تو اس کے سبب اللہ پاک اور رسولِ اکرم، نبیِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی، مخلوق کی بیزاری، میدانِ محشر میں ذِلّت ورُسوائی، رَبّ کی رحمت اور اِنعاماتِ جنّت سے محرومی اور جہنّم کا حقدار بننے جیسے بڑے بڑے نُقصانات کا سامنا ہوسکتا ہے۔

تکبُّر کی تعریف: خود کو افضل دوسروں کو حقیر جاننے کا نام **تکبر** ہے۔(تکبر، ص۱۶)

نبیِ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی

تَکَبُّر ہو گا وہ جنّت میں داخل نہ ہو گا۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، الحدیث: ۲۶۶، ص ۶۱)

کس کی نافرمانی کرتے ہو

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے یہ گُناہ مُعاشرے میں کیسی کیسی بُرائیوں کو جَنم دیتے ہیں۔ لہٰذا گُناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس سے بچنے ہی میں عافیت ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا بلال بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: گُناہ کے چھوٹا ہونے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کر رہے ہو۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمۃ فی التحذیر۔۔الخ، ۱/ ۲۷) لہٰذا پہلی بات تو یہ ہے کہ اتنا علم ہو کہ بندہ **ظاہری و باطنی گناہوں** کو جان سکے۔ ظاہری و باطنی گناہوں کی ضروری **معلومات** ہونا بھی فرائض و لازم علوم میں سے ہے ۔ دیگر لازم علوم کی طرح ان کی بھی **معلومات** ہونا لازم ہے۔ مزید اگر گُناہ کا اِرادہ کرتے وَقْت ہماری یہ مدنی سوچ بن جائے کہ میں جس رَبِّ کریم کی نافرمانی کررہاہوں وہ تو مجھے ہر وَقْت ہر حال میں دیکھ رہاہے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اس طرح کافی حد تک گُناہوں سے چھٹکارا نصیب ہو جائے گا۔ گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور چُھٹکارا پانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ کسی اچھے ماحول سے وابستہ ہونا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج کے اس پُرفِتَن دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول، اللہ پاک کی عظیم نعمت ہے۔ آپ بھی اس مہکے مہکے مُشکبار مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ! دُنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوں گی۔

دعوتِ اسلامی اور مُعاشرے کی اصلاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تَحریک دَعْوتِ اِسلامی اِصْلاحِ اُمَّت و اصلاحِ معاشرہ کے لئے ہر دَم کوشاں ہے۔ اِس تَحریک سے وابَستہ بعض مُبَلِّغِیْن اَشْکبار آنکھوں اور عاجِزی و اِنکِسَاری کے

ساتھ نیکی کی دَعْوَت دے کر بگڑے ہوئے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشِش کا سبب بنتے ہیں۔ یقیناً اِن جیسے مُخْلِص مُبَلِّغِیْن کی اِنْفِرادی واِجتماعی کوششوں کا ہی تو صَدَقَہ ہے کہ آج مُعاشرے میں سُنَّتوں کی مدنی بہاریں عام ہیں، کَل تک جو کُفْر کی تاریکیوں میں بھَٹک رہے تھے، مُعاشرے کے ناسُور سمجھے جاتے تھے، والِدَین کے نافرمان تھے، فیشن (Fashion) کے شیدائی تھے، بد عقیدہ، گُلوکار وفنکار تھے، حَرام خوری اور عِشْقِ مَجازی کی آفت میں گِرِفتار تھے، اَلْغَرَض طرح طرح کے گُناہوں کی دَلدَل میں دَھنسے ہوئے تھے، مگر جب اِصْلاحِ اُمَّت کا دَرد رکھنے والے مُخْلِص مُبَلِّغِیْنِ دعوتِ اِسلامی نے خَوْفِ خُدا میں ڈُوب کر اُنہیں فِکْرِ آخِرت پر مَبْنی نیکی کی دَعْوَت پیش کی تو اُن کے دل نَرْم پڑ گئے اور وہ بھی دعوتِ اِسلامی سے وابَستہ ہو کر سُنَّتوں کی دُھومیں مَچانے والے بن گئے۔

تم کو کچھ معلوم ہے یارو! مجھے — دعوتِ اسلامی سے کیوں پیار ہے
ہے کرم اس پر خدائے پاک کا — دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
اس پہ ہے نَظرِ کرم سرکار کی — دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
بے عدد کافر مسلماں ہو گئے — دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
بے نمازی بھی نمازی ہو گئے — دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
چور ڈاکو آئے اور تائب ہوئے — دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
اور شرابی آئے تائب ہو گئے — دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے
سُنَّتوں کی ہر طرف آئی بہار — دعوتِ اسلامی سے یوں پیار ہے

(وسائلِ بخشش، ص۷۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔(مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

انگوٹھی پہننے کی سنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مدنی پھول**" سے انگوٹھی پہننے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ سلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ (بُخاری ج۴ ص۶۷ حدیث۵۸۶۳) (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔ اسی طرح بچوں کے ہاتھ پاؤں میں بلاضرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔ عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے، مگر لڑکے کو لگائے گی تو گنہگار ہو گی۔(بہارِ شریعت،۳/۴۲۸، دُرِّ مُختار و رَدُّالمُحتار،۹/۵۹۸) بچیوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانے میں حرج نہیں۔ لوہے کی انگوٹھی جہنّمیوں کا زیور ہے۔(ترمذی ج۳ ص۳۰۵ حدیث۱۷۹۲) مرد کیلئے وہی انگوٹھی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے ناجائز

ہے۔(رَدُّالمُحتار،۹/۵۹۷) بِغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے۔ حروفِ مقطعات (مُ۔ قٓط۔ط۔عات) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے(جب کہ اس میں نگینہ اور دیگر شرائط بھی پائی جاتی ہوں) مگر حروفِ مقطعات والی انگوٹھی بغیر وُضو پہننا اور چھونا یا مصافحے کے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وضو چھو جانا جائز نہیں۔ اِسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ(جائز والی) انگوٹھی پہننا یا(ایک یا زیادہ) چھلّے پہننا بھی ناجائز ہے کہ یہ (چھلّا) انگوٹھی نہیں۔ عورتیں چھلّے پہن سکتی ہیں۔(بہارِ شریعت،۳/۴۲۸) چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وَزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے، ہاں تکبُّر یا زنانہ پن کا سِنگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹِیپ ٹاپ) یا اور کوئی مذموم (یعنی قابلِ مذمّت) نیّت میں ہو تو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اِس نیّت سے (تو) اچّھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں۔(فتاوٰی رضویہ،۲۲/۱۴۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312 صفحات)اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنّتیں اور آداب"** ھدِیّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے سنتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس(10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا، اُس کے دس(10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس(10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس(10) گناہ مٹا دے گا۔[1]

1 ۔۔۔سنن کبریٰ، کتاب عمل الیوم ۔۔۔الخ، باب ثواب الصلاۃ ۔۔۔الخ، ۶/ ۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے　　بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مدنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج کے بیان میں ہم **"خود کُشی کے اسباب"** کے متعلق سُنیں گے۔ خود کشی کے بنیادی طور پر چار (4) اسباب ہیں۔ (۱) دِین سے دُوری، (۲) مُعاشی پریشانیاں، (۳) مایُوسی اور (۴) گھریلو ناچاقیاں۔ آج ہم انہی سے متعلق سنیں گے۔ ان اسباب کے کیا علاج ہیں؟ یہ بھی سنیں گے۔ ضمناً اور مزید کئی مدنی پھول بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ پورا بیان

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سنیئے، اِنْ شَآءَ اللہ ڈھیروں معلومات حاصل ہوں گی۔

آیئے سب سے پہلے ایک عبرت آموز حکایت سنتے ہیں:

بے مثال بہادر

بخاری شریف میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک شخص جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا، رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے بارے میں فرمایا: یہ دوزَخی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب ہم قِتال (یعنی لڑنے) میں مشغول ہوئے تو وہ شخص بہُت شدّت سے لڑا اور اُسے زخم لگ گیا۔ کسی نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس کے بارے میں آپ نے کچھ دیر پہلے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے، وہ آج بڑی بہادری سے لڑا ہے اور مر گیا ہے۔ تو رسولِ خدا، مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: وہ جہنّم میں گیا۔ قریب تھا کہ بعض لوگ شک میں پڑ جاتے کہ اتنے میں کسی نے کہا: وہ مرا نہیں تھا بلکہ اُسے شدید زخم لگا تھا اور جب رات ہوئی تو اُس نے اُس زخم کی تکلیف پر صبر نہ کیا اور خود کُشی کرلی۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس بات کی خبر دی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَرْ! "میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ پاک کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو ایک اعلان کرنے کا حکم فرمایا تو حضرتِ بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے لوگوں میں اِعلان فرمادیا کہ "جنّت میں صِرف مسلمان داخِل ہوگا اور بے شک اللہ پاک اِس دِین کی تائید کسی فاجِر آدمی سے (بھی) کروا دیتا ہے۔ (بُخارِی، کتاب الجهاد السیر، باب ان اللہ یؤید الدین بالرجل الفاجر، ۲/۳۲۸، حدیث: ۳۰۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا وہ شخص جو بڑی بہادری سے لڑا، شدید

زخمی ہوا اور زخموں کی تکلیف نہ سہتے ہوئے اپنی جان لے بیٹھا،اس واقعے میں ہمارے لیے کئی مدنی پھول ہیں۔

ایک مدنی پھول تو یہ ملا کہ ہمارے آقا، مدینے والے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **اللہ پاک کی عطا سے** علمِ غیب جانتے ہیں، جبھی اس شخص کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہ جہنّمی ہے۔ امام نَوَوی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یا تو اسے اس لیے جہنمی فرمایا کہ **خودکشی** گناہ ہے اور وہ شَخص جہنم میں اپنے گناہ کی سزا بُھگت کر جنت میں جائے گا۔ جبکہ ایک قول یہ بھی ہے کہ خودکُشی کرنے والا یہ شخص مُنافِق تھا۔ (شرحِ مُسلم لِلنَّوَوِی ۱/۱۲۳، الجزء الثانی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس روایت سے ایک مدنی پھول یہ بھی ملا کہ بظاہِر کوئی کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو، بھلے اس کے دن روزے میں اور راتیں عبادت میں گزرتی ہوں، کتنی ہی عبادت ورِیاضت کرنے والا ہو، دینِ متین کی خوب تبلیغ و خدمت کرنے والا ہو، لیکن اگر دل میں میٹھے مصطفٰے کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُشمنی ہو تو نیکیوں اور عبادت کی کوئی حقیقت نہیں اور یہ بھی پتا چلا کہ اعمال میں خاتِمے کا مکمَّل عمل دَخل ہے۔ چُنانچِہ ”مُسنَدِ امام احمد بن حنبل“ میں ہے: **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم** یعنی اعمال کا دارومدار خاتِمے پر ہے۔ (مسند احمد، ۸/۴۳۴، حدیث ۲۲۸۹۸)

خودکشی کی تعریف و حکم:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے ہاتھوں سے خود کو موت کے گھاٹ اُتار دینا **خودکشی** کہلاتا ہے۔ خودکُشی گناہِ کبیرہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ یہ جسم اللہ پاک کی نعمت ہے، صحیح سلامت اعضا اللہ پاک کی نعمت ہیں، دھڑکتا ہوا دل اللہ پاک کی نعمت ہے اور چلتا ہوا سانس

بھی اللہ پاک کی نعمت ہے۔ ان نعمتوں کی حِفَاظَت کرنا بہت ضروری ہے، جبکہ خُودکشی کرکے اپنی جان کو ضائع کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ پاک پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسا آیت نمبر 29 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا (پ۵، النساء: ۲۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے

صدر الافاضل سیّد محمد نعیم الدّین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "خَزائنُ العِرفان" میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت سے خودکُشی کی حُرمَت ثابِت ہوتی ہے (یعنی یہ ثابت ہوا کہ خودکشی کرنا حرام ہے)

خودکشی کا بڑھتا ہوا رجحان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خودکشی بُزدلی اور کم ہمتی کی دلیل ہے۔ افسوس! آج کل خودکُشی کا رُجحان (رُج۔حان) بڑھتا چلا جارہا ہے۔ "ایک میڈیکل سینٹر" کے فراہَم کردہ اَعداد و شُمار کے مطابق 1985ء میں 35 افراد نے خودکُشی کی تھی اور اس کی تعداد بڑھتے بڑھتے نوبت یہاں تک پہنچی کہ 2003ء میں 930 افراد نے خودکُشی کی۔ ان وارداتوں کا دردناک پہلو یہ ہے کہ مرنے والوں میں زیادہ تر کی عمر 16 سے 30 سال کے درمیان تھی۔ پاکستان کے انسانی حقوق کمیشن کی رَپورٹ کے مطابِق 6 ماہ میں یعنی جنوری سے جون 2004ء کے عرصے میں 1103 افراد نے خودکُشی کی کامیاب اور ناکام کوشِشیں کیں۔ (خودکشی کا علاج، ص۹) جبکہ ایک معتبر اور بین الاقوامی ادارے کے سروے کے بعد دیئے جانے والے اعداد و شمار کے مطابق دنیا میں ہر سال تقریباً دس (10) لاکھ انسان خودکشی کرتے

ہیں، دنیا کی کُل اموات میں خود کُشی کے باعث ہونے والی اموات کی شرح ایک عشاریہ آٹھ (1.8) فی صد ہے۔ ایک سروے کے مطابق اس شرح میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ (مختلف ویب سائٹ سے ماخوذ)

گناہوں کی کثرت اور اَحوالِ آخِرت کے مُعاملے میں جَہالت کے سبب ہمارے وطنِ عزیز پاکستان میں خود کُشی کا رُجحان بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ ایک اخباری رَپورٹ کے مطابِق اگست 2004ء میں پاکستان میں خود کُشی کی 68 وارِداتیں ہوئیں۔ اُسی اَخبار کے مطابِق دنیا میں ہر 40 سیکنڈ میں خود کُشی کی ایک واردات ہوتی ہے۔ (خود کشی کا علاج، ص ۱۳ بتغیر)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! انسانوں سے بھری اس دنیا میں ہر چالیس (40) سیکنڈ بعد کوئی نہ کوئی بیچارہ اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا چراغ گُل کر لیتا ہے۔

خود کشی کیوں کی جاتی ہے؟ اس کے بنیادی اسباب کیا ہیں اور ان کا علاج کیسے ہو سکتا ہے۔ آیئے! خود کشی کے **4 بنیادی اسباب** اور ان کے علاج سے متعلق سنتے ہیں:

پہلی وجہ دِین سے دُوری

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم سب مسلمان ہیں، ہمارا دِین (دِینِ اسلام) سب سے بہتر دِین ہے۔ ہمارا دِین دنیا اور آخرت کے ہر معاملے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ مسلمانوں میں خُود کُشی کی بڑھتی ہوئی شرح کے اسباب میں سے ایک اہم اور بنیادی وجہ دِین، شریعت اور اسلام سے دُوری ہے۔ بعض وارداتیں بڑا رِقّت انگیز منظر پیش کرتی ہیں، آیئے خود کُشی کی ایسی چند خبریں سنتے ہیں:

کراچی کے ایک اخبار کی خبر کا خلاصہ ہے کہ ماں نے بیٹے کو دُولہا بنایا، بارات رخصت کی، باراتیوں نے بہت کہا ساتھ چلو مگر نہیں گئیں اور بعد میں گھر کا تمام زیور اور رقم وغیرہ کسی کے حوالے کر کے ماں

نے نَہَر میں چھلانگ لگادی اور دو دن بعد لاش ملی۔

ایک اور معروف اخبار کی خبر ہے کہ ایک باپ نے اپنی ایک بیٹی، دو بیٹوں اور ان بچوں کی امّی کو قتل کرنے کے بعد خودکُشی کر کے اپنی زندگی کا خاتِمہ کر دیا۔

پاکستان کے اخبار کی خبر ہے کہ باپ نے غصّے میں طمانچہ مارا تو 14 سالہ لڑکے نے خود کو باتھ روم میں بند کر کے آگ لگادی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خودکشی کی مذمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان واقعات پر جتنا بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے۔ یہ ہمارے معاشرے کے چند واقعات ہیں، اس طرح کے ہزاروں واقعات سے اخبار بھرے پڑے ہیں۔ خودکُشی کرنے والے شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری جان چُھوٹ جائے گی! حالانکہ اس سے جان چُھوٹنے کے بجائے اللہ پاک کی ناراضی کی صورت میں نہایت بُری طرح پھنس جاتی ہے۔ وہ جو نفس کی شرارتوں کا شکار ہو کر ربّ کی عطا کردہ زندگی سے راہِ فرار اختیار کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیتے ہیں، موت ان کے لیے دردناک عذاب کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ خودکشی کے ذریعے دنیا کی تکلیف سے بظاہر منہ موڑنے والے آخرت کی تکلیف میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

یاد رکھئے! زندگی ختم ہونے پر ایمان و عقائد کی سلامتی کے ساتھ آنے والی موت راحت ہی راحت ہے، ایسی موت جنّت کی طرف لے جانے کا راستہ ہے۔ ایسی موت اللہ پاک کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ جبکہ شیطان کے وسوسوں میں مبتلا ہو کر دنیا کے بدلے آخرت کا سودا کر بیٹھنا بہت بڑی نادانی ہے۔ خودکشی پر ملنے والا عذاب ہرگز برداشت نہیں ہو سکے گا۔ آیئے! خودکشی پر ملنے والی

آخرت کی سزاؤں پر مشتمل تین (3) فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

1. فرمایا: جو شخص جس چیز کے ساتھ خود کُشی کرے گا، وہ جہنّم کی آگ میں اُسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ (بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب من حلف بملة سوی ملة الاسلام ۴/ ۲۸۹، حدیث: ۶۶۵۲)
2. فرمایا: جس نے لوہے کے ہتھیار سے خود کُشی کی تو اُسے جہنّم کی آگ میں اُسی ہتھیار سے عذاب دیا جائیگا۔ (بخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قاتل النفس، ۱/ ۴۵۹، حدیث: ۱۳۶۳)
3. فرمایا: جس نے اپنا گلا گھونٹا تو وہ جہنّم کی آگ میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنّم کی آگ میں خود کو نیزہ مارتا رہے گا۔ (بخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قاتل النفس، ۱/ ۴۶۰، حدیث: ۱۳۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا تو قید خانہ ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً خود کشی کرنا گویا خود کو مصیبتوں میں پھنسانا ہے، دنیا کی مصیبتیں قابلِ برداشت ہیں جبکہ آخرت میں ملنے والی تکالیف یقیناً ناقابلِ برداشت ہیں۔ اگر خدانخواستہ کسی کو خود کُشی کرنے کے وَسوَسے آئیں تو اس کو چاہیے کہ بیان کردہ وعیدوں (عذابات) سے خود کو ڈرائے، عبرت حاصل کرے اور شیطان کے وار کو ناکام بنائے۔ اگرچہ کیسی ہی پریشانیاں ہوں صبر و رِضا کا پیکر بن کر مردانہ وار حالات کا مقابلہ کرے۔

یاد رکھئے! حدیثِ پاک میں ہے: "اَلدُّنۡیَا سِجۡنُ الۡمُؤۡمِنِ وَجَنَّۃُ الۡکَافِرِ" دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ اور کافِر کیلئے جنّت ہے۔ مسلم، کتاب الزھد والرقاق، باب الدنیا سجن المؤمن و جنت الکافر، ص ۱۲۱۰،

حدیث:۷۱۴۷) ظاہِر ہے قید خانے میں تکلیفیں ہی تکلیفیں ہوتی ہیں، زندگی کے اس سفر میں انسان ہمیشہ ایک جیسی حالت میں نہیں رہتا۔ کوئی دن اس کے لیے خوشخبری لے کر آتا ہے تو کوئی پیامِ غم، کبھی خوشیوں اور شادمانیوں کی بارش برستی ہے تو کبھی مصیبتوں اور پریشانیوں کی آندھیاں چلتی ہیں۔ ان آندھیوں کی زد میں کبھی انسان کی ذات آتی ہے، کبھی اس کا کاروبار آتا ہے اور کبھی اس کا گھر بار آتا ہے۔ اَلْغَرَض! مصیبتوں اور پریشانیوں سے سامنا ہوتا رہتا ہے۔ اسی لئے اسلام نے مصیبتوں میں صبر اور خوشیوں میں اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی تعلیم دی ہے۔

اللہ پاک مسلمانوں کو امتحانات میں مُبتَلا فرما کر ان کے گناہوں کو مٹاتا اور دَرَجات کو بڑھاتا ہے۔ جو مَصائب و آلام پر صَبْر کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے، وہ اللہ پاک کی رَحمتوں کے سائے میں آجاتا ہے۔ چُنانچہ پارہ 2، سورۃُ الْبَقَرَۃ آیت نمبر 155 تا 157 میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَۙ(۱۵۵) الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَؕ(۱۵۶) اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ- وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ(۱۵۷)

(پ۲، البقرۃ:۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا یہ لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی دُرودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔

آیئے! اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کرتے ہیں:

مُشکِلوں میں دے صَبْر کی تَوفیق اپنے غم میں فقط گُھلا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمّم،۸۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! قرآنِ پاک یہ فرما رہا ہے کہ اللہ پاک مصیبتیں دے کر آزماتا ہے۔ اب جس نے ان میں بے صبری کا مظاہرہ کیا، شور شرابا کیا، ناشکری کے کَلِمات زَبان سے ادا کیے یا بیزار ہو کر مَعَاذَاللہ خودکُشی کی راہ لی، وہ اِس امتحان میں بُری طرح ناکام ہو کر پہلے سے کروڑہا کروڑ گُنا زائِد مصیبتوں کا سزاوار ہوگیا۔ بے صبری کرنے سے مصیبت تو جانے سے رہی، اُلٹا صَبْر کے ذَرِیعے ہاتھ آنے والا عظیمُ الشّان ثواب بھی ضائع ہو جاتا ہے جو کہ بذاتِ خود ایک بہُت بڑی مصیبت ہے۔ اس لیے صَبْر سے کام لینا چاہئے۔

حدیثِ پاک میں مومن کی صفت یہ بیان ہوئی ہے کہ اسے خوشی پہنچتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے۔ (مسلم،کتاب الزهد والرقائق، باب المؤمن امره کله خير،ص ۱۲۲۲، حديث:۷۵۰۰)

صبر کا مفہوم اور اس کی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ☆یقیناً صبر میں خیر ہی خیر ہے۔ ☆صبر دنیا کے غموں سے پناہ دینے والی صفت ہے۔ ☆صبر اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے کا نام ہے۔ ☆صبر گناہوں سے خود کو بچانے کا نام ہے۔ ☆صبر قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ ☆صَبْر دِین کی سرداری ملنے کا سبب ہے۔ ☆صَبْر اللہ پاک کی طرف سے بہترین اور بے حساب اجر پانے کا ذریعہ ہے۔ ☆صَبْر کرنے سے مددِ الٰہی بندے کے شامِل حال ہوتی ہے۔ ☆صَبْر کرنے پر اللہ پاک کی رحمتیں نصیب ہوتی ہیں۔ ☆صَبْر سے دنیا بھی بہتر ہوتی ہے، آخرت بھی سنور جاتی ہے۔ ☆ربِّ کریم نے قرآنِ مجید میں نوّے(90) سے زیادہ مقامات پر صبر کا ذِکر فرمایا ہے اور اکثر درجات اور بھلائیوں کو صبر سے منسوب کیا ہے اور انہیں صبر کا

پھل قرار دیا ہے اور صابروں (یعنی صبر کرنے والوں) کے لئے ایسے انعامات رکھے ہیں جو کسی اور کے لئے نہیں رکھے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۴۹۹) ☆عبادات میں سے صبر ہی ہے جس کی نسبت اللہ پاک نے اپنی طرف فرمائی ہے اور صابرین کے ساتھ ہونے کا بھی وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَاصۡبِرُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿ۚ۴۶﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور صبر کرو بیشک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ (پ۱۰، الانفال: ۴۶)

صبر اور ہمارا معاشرہ

افسوس! آج ہم صبر سے بہت دُور ہو چکے ہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ ایک تعداد ڈِپریشن (Dipration) یعنی ذہنی دباؤ کا شکار ہے۔ صبر کا دامن چھوڑ بیٹھنے کا ہی نتیجہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں بلڈ پریشر جیسا مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والا) مرض بھی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ صبر سے دُوری کی وجہ سے بعض انتہائی غُصِیلے اور جذباتی بد نصیب اَفراد گھریلو جھگڑوں، تنگدستیوں، قرضداریوں، بیماریوں، مصیبتوں، کاروباری پریشانیوں اور شادی میں رُکاوٹوں یا اِمتحان میں ناکامیوں وغیرہ کے سبب پیدا ہونے والے ذِہنی دباؤ (Dipration) کے باعث خود کُشی کر ڈالتے ہیں۔ خود کشی اور دیگر کئی گناہوں سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ صبر کی عادت اپنانا ہے۔ آیئے! صبر کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے خود کو بچانے کے لیے صبر کی فضیلت پر 2 احادیثِ مبارکہ سنتے ہیں:

(1) رَسُولُ الله، مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: جب میں بندۂ مؤمن کی دنیا کی پیاری چیز لے لوں پھر وہ صبر کرے تو اس کی جزا جنّت کے سوا کچھ نہیں۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب العمل الذی یبتغی بہ وجہ اللہ، ۲۲۵/۴، حدیث: ۶۴۲۴)

(2) فرمایا: جس نے مصیبت پر صَبْر کیا یہاں تک کہ اس (مصیبت) کو اچّھے صَبْر کے ساتھ لوٹا دیا، اللہ

پاک اس کے لئے تین سو(300) دَرَجات لکھے گا، ہر ایک دَرَجہ کے درمیان زمین وآسمان کا فاصِلہ ہو گا۔(اَلْجَامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوْطِیّ، ص۳۱۷ حدیث:۵۱۳۷)

چُپ رہسیں تاں موتی مِلسن، صَبر کرِیں تاں ہیرے

پاگلاں وانگوں رَولا پاویں ناں موتی ناں ہیرے

مختصر وضاحت: خاموشی اختیار کرو گے تو موتی نصیب ہوں گے اور اگر صبر سے کام لو گے تو بدلے میں ہیرے ملیں گے۔ نادانوں اور بے وقوفوں کی طرح شور مچا دیا تو نہ موتی ملیں گے اور نہ ہی ہیرے نصیب ہوں گے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صبر کی عادت بنانے کے لیے ضروری ہے کہ غُصّے کی عادت کو ختم کیا جائے۔ غصّہ ہی وہ مرض ہے جو بندے کو صبر اور اس کے اجر سے محروم کر دیتا ہے۔ اس لیے اگر کوئی بات ہمیں بُری لگے یا ہماری طبیعت کے خلاف کوئی کام ہو جائے تو غُصّے میں آنے یا انتقامی کاروائی کا سوچنے کے بجائے مدنی انعام نمبر 28 پر عمل کرتے ہوئے شیطان کے وار کو ناکام بنانے کا ذہن بنانا چاہیئے۔ آیئے! مدنی انعام نمبر 28 سنتے اور اس پر عمل کی نیت کرتے ہیں۔

چنانچہ، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی انعام نمبر 28 میں فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ سادھ کر غصّہ کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟ نیز دَرگُزر سے کام لیا یا اِنتقام (یعنی بدلہ لینے) کا موقع ڈُھونڈتے رہے؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خود کُشی کی دوسری وجہ "معاشی پریشانیاں"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خود کشی کی طرف لے جانے والے کئی اسباب میں

سے دوسرا بنیادی سبب **مُعاشی پریشانیاں** ہیں، بے روز گاری یا قرضداری سے تنگ آکر بھی بعض لوگ خودکُشی کی راہ لیتے ہیں۔ آسائشوں، عُمدہ غذاؤں، شادِیوں وغیرہ کے موقعوں پر فُضول خرچیوں، گھر کی سجاوٹوں، مہنگے مہنگے کپڑوں، گاڑیوں وغیرہ کیلئے زِیادہ سے زِیادہ رقم کی طلب اور بَہُت بڑا سرمایہ دار بن جانے کے سنہرے خواب بھی خودکُشی کے اسباب ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ "**مال**" انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ایک ہے۔ جب تک بقدرِ ضرورت مال میسر رہے، زندگی مسکراتی ہوئی گزرتی ہے، لیکن جب جیب خالی ہونے لگے اور طلوع ہونے والا سورج ایک نیا خرچہ لئے نمودار ہو تو زندگی کی گاڑی کا پہیہ رکنے لگتا ہے۔ ایسے میں کبھی تکمیلِ ضروریات کے لئے قرض جیسے کانٹے دار درخت تلے بھی پناہ لینی پڑتی ہے۔(یعنی ضروریات پوری کرنے کے لیے قرض کا بوجھ اُٹھانا پڑتا ہے) پھر یہ درخت اپنی جڑیں پھیلا کر اس طرح سے مضبوط کرتا ہے کہ بعض کمزور ذہن کے مالک افراد خود سوزی اور خودکشی کی طرف مائل ہونے لگتے ہیں۔ بچوں کے اسکول اور ٹیوشنز کی بھاری بھاری فیسیں، گھر کے بڑھتے ہوئے اخراجات، بجلی اور گیس کے بلز، مالک مکان اور قرض خواہوں کے تقاضے، گھر والوں کے نت نئے مطالبات اور لمبی چوڑی فرمائشیں کبھی بندے کو ایسے بند کمرے میں دھکیل دیتی ہیں کہ جہاں نجات صرف خُودکشی کی صورت میں دکھائی دے رہی ہوتی ہے۔

فکرِ معاش کا علاج قناعت ہے

اگر رَہنے سَہنے، کھانے پینے وغیرہ میں حقیقی سادَگی اپنانے کا مَدَنی ذِہن بن جائے تو قلیل آمَدَنی پر گزارہ کرنا ممکن ہے اور اس سبب سے شاید کوئی بھی مسلمان خودکُشی جیسا حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام نہ کرے۔ یاد رکھئے! انسانی خواہشات سمندر سے زیادہ گہری اور زمین و آسمان سے زیادہ وسعت رکھتی ہیں۔ خوش نصیب ہیں، وہ لوگ جو اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے قناعت کا ذہن بناتے ہیں

اوراپنی خواہشات کو قابو کرکے پُرسُکون زندگی گزارتے ہیں۔ ☆قناعت اعلیٰ ترین انسانی صفات میں سے ایک بہت پیاری صفت ہے، ☆قناعت اطمینان اور تسلی کا سرچشمہ ہے، ☆قناعت ایک ایسا خزانہ ہے جو بندے کو دوسروں کی امداد لینے سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ ☆قناعت ایک ایسی دولت ہے جو کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی بندے کو دوسروں کی محتاجی سے بے پروا کر دیتی ہے۔ ☆قناعت حرص کی آلودگی اور لالچ کے جال سے بچنے کا بہترین ہتھیار ہے۔ ☆قناعت ایک ایسی صفت ہے جو بندے میں خودداری اور خود اعتمادی کو پیدا کرتی ہے۔ ☆قناعت اِنسان کی بلند ہمتی، عالی سوچ، بُزرگی، تقویٰ اور صبر کی علامت بنتی ہے۔ ☆قناعت کی اَہمیّت جاننے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اللہ پاک اپنے نیک اور مُقرَّب بندوں کو ہی یہ پاکیزہ خَصلت (Habit) اور عادت عطا فرماتا ہے۔ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اوراولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی مبارک زِندگیاں، قناعت کے مدنی پھول چُننے کے لیے ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔

مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا، بے کسوں کے آسرا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ساری زندگی **صبر و قناعت** سے بھری ہوئی ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیبہ میں کہیں بھی آرام، عیش اور راحت کا سامان نظر نہیں آتا اور نہ کبھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان چیزوں کے حُصُول کی کوشش کی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالِ غنیمت پر مُشتمل بڑے بڑے خزانے ملتے، مگر آپ وہ سب مسلمانوں میں تقسیم فرما دیتے، صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا ابُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ ہر عیب سے پاک نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر والوں نے تین (3) دن تک کبھی بھی پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا سے تشریف لے گئے۔(بخاری، کتاب

الاطعمه، باب وقول الله تعالى: كلوا۔۔۔الخ، ۳/۵۲۰، حديث: ۵۳۷۴)

دوجہاں کے سردار ہونے کے باوجود سرکارِ مکہ مُکرمہ، سردارِ مدینہ مُنورہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چٹائی پر آرام فرماتے، سرِ انور رکھنے کیلئے کھجور کی چھال بھرا ہوا چمڑے کا تکیہ استعمال فرماتے۔(المواهب اللدنيه مع شرح الزرقانی، تکمیل، ج۵، ص:۹۶، ملخصاً) کبھی لذیذ اور پُر تکلف کھانوں کی خواہش ہی نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ کبھی آپ نے چپاتی نہیں کھائی، جَو کی موٹی موٹی روٹیاں اکثر غذا میں استعمال فرماتے۔
(سیرتِ مُصْطفیٰ، ص:۵۸۵، ۵۸۶ ملخصاً)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **قناعتِ مُصطفیٰ** کو نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اُس شِکم کی قَناعت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش، ص۳۰۴)

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوجہاں کے خزانوں کا مالک ہونے کے باوجود قناعت سے بھرپور زندگی بسر فرمائی، ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنے مکی آقا، مدنی داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلیں، اِنہی کی اتباع کریں اور قناعت کرنے والے بنیں۔ قناعت کے کئی **دُنیوی و اُخروی فوائد** ہیں، آیئے! یہ فوائد سُننے سے پہلے "قناعت" کی تعریف سُنتے ہیں کہ "قناعت" کہتے کسے ہیں؟

قناعت کی تعریف: خدا کی تقسیم پر راضی رہنا یا جو کچھ مل جائے اُسی پر اِکتفا کرنا **قناعت** ہے۔(چڑیا اور اندھا سانپ، ص۸ بتغیر)۔ قناعت کے بہت سے فوائد ہیں، آیئے! چند ایک سنتے ہیں:

قناعت کے فوائد اور اتباعِ خواہشات کے نقصانات:

1) قناعت دل سے دنیا کی مَحَبَّت ختم کر دیتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی کرنے والا، دُنیا کی مَحَبَّت میں گرفتار ہوتا چلا جاتا ہے اور دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھتا ہے، جو کہ دِین کے لیے زہرِ قاتل ہے۔

2) قناعت کرنے والا اَسباب سے زیادہ خالقِ اسباب پر نظر رکھتا ہے، اس طرح وہ غیروں کی مُحتاجی سے بچ جاتا ہے۔ جبکہ قَناعت سے عاری شخص اسباب پر نظریں جما کر اِنہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھتا ہے، اسی طرح وہ لوگوں سے اُمیدیں باندھتا اور ان سے توقعات وابستہ کرلیتا ہے۔

3) قناعت انسان کو خواہشات کا پیروکار بننے سے بچالیتی ہے اور اس کی برکت سے زندگی سُکون اور اطمینان (Satisfaction) سے بسر ہوتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی بے سکونی اور ذہنی دباؤ کو جنم دیتی ہے۔

4) سب سے بڑھ کر قناعت کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اُس شخص کے لیے خوشخبری ہے، جو اسلام کی ہدایت پائے اور اس کی روزی بقدرِ ضرورت ہو اور وہ اس پر قناعت کرے۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیه، ۴/۱۵۶، حدیث: ۲۳۵۵)

رہیں سب شاد گھر والے شَہا تھوڑی سی روزی پر
عَطا ہو دَولتِ صَبْر و قناعَت یَارَسُوْلَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم قناعت سے بہت دُور ہوتے جارہے ہیں، شاید اسی لئے تنگیِ رزق کی شکایت بہت عام ہے، اسی طرح معاشرے میں رِشوت، دھوکہ دہی اور لُوٹ مار کا بڑھتا ہوا رجحان بھی قناعت سے دُوری کی چغلی کھا رہا ہے۔ غربت، افلاس اور بیروزگاری سے تنگ

آکر خودکشی اور خودسوزی کے واقعات کی وجہ سے ہمارا معاشرہ آئے دن اخبارات کی زینت بنتا ہے، معاشرے کی اس بدترین صورت کی بہت بڑی وجہ قناعت کو عملاً نہ اپنانا بھی ہے۔اس لئے قناعت کو اپنا شیوہ بنائیے، ایسا کرنے سے سکون واطمینان کے ساتھ سعادت مندی آپ کا استقبال کرے گی۔ کیونکہ قناعت تنگدستی کی حالت میں خود کو سنبھالے رکھنے کا بہترین سہارا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "صَدائے مدینہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قناعت کی دولت پانے اور دیگر نیک کاموں پر عمل کا جذبہ بڑھانے کے لئے عاشقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "**صدائے مدینہ**" لگانا بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو "**صَدائے مدینہ**" لگانا کہتے ہیں۔اِس مدنی کام کا رِسالہ بنام "**صدائے مدینہ**" بھی منظرِ عام پر آچکا ہے۔اِس کا مطالعہ کیجئے اوراس میں دیئے گئے طریقۂ کار کے مطابق اس مدنی کام کو خوب بڑھانے کی کوشش بھی کیجئے۔

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "**صدائے مدینہ**" کی برکت سے نمازِ تہجد کی سعادت مل سکتی ہے۔☆"**صدائے مدینہ**" کی برکت سے نماز کی حفاظت ہوتی ہے۔☆"**صدائے مدینہ**" کی برکت سے مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔☆"**صدائے مدینہ**" کی برکت سے "**نیکی کی دعوت**" دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔☆"**صدائے مدینہ**" کی برکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر ہو گی۔☆"**صدائے مدینہ**" لگانے والا باربار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا

دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں، اس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔ ☆**"صدائے مدینہ"** میں پیدل چلنے کی برکت سے صحت بھی اچھی ہو گی۔ ☆**"صدائے مدینہ"** لگانا مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا ہے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ مصطفےٰ ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ حیدری و سُنّتِ فاروقی ہے، چنانچہ

اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔(طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳ مفہوماً) آیئے! بطورِ ترغیب صدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

صدائے مدینہ کی بَرَکت سے فَیضانِ مدینہ کیلئے زمین مل گئی

ایک اسلامی بھائی عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد وہ صدائے مدینہ لگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان ان کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نَماز مَسْجِد میں باجَماعَت ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد مَدَنی قافلے والے عاشقانِ رسول سے ملنے آئے۔ یہ صاحِبِ ثَرْوَت تھے۔ انہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے ان کا نافرمان ماڈرن (Modern) بے نَمازی بیٹا پنج وقتہ نَماز پڑھنے لگا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس ماڈرن نوجوان کے والِد نے مُتَاَثِّر ہو کر اُس شہر میں مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ کے لیے زمین عطیہ کر دی۔

لگا فَجْر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذرا دل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۶۹)

تیسری وجہ "مایوسی"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خودکشی کی ایک اور بنیادی وجہ "**مایوسی**" بھی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ عام طور پر انسان کو سب سے زیادہ عزیز اپنی جان ہوتی ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ "جان ہے تو جہان ہے" لیکن اگر گردشِ حالات (یعنی حالات کمزور ہونے) کی وجہ سے زندگی وبالِ جان بن جائے اور اُمید کی کوئی روشن کِرن دکھائی نہ دے تو ایک عام آدمی کی قوتِ برداشت جواب دینے لگتی ہے اور اسے زندگی سے راہِ فرار اختیار کرنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔

یادرکھئے! مایوسی بھی خودکشی کی طرف لے جاتی ہے۔ حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں، مگر امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چُھوٹنا چاہیے۔ ایک آدھا بھرا ہوا گلاس میز پر رکھا ہو تو ایک اچھی امید والے شَخْص کو وہ آدھا بھرا ہوا نظر آئے گا جبکہ ایک مایوس شَخْص کو یہی گلاس آدھا خالی دکھائی دیتا ہے۔ امید اور نا امیدی میں سوچ کا فرق ہوتا ہے، اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے بندہ ہمیشہ مثبت (Positive) سوچے اور منفی (Negative) سوچ کو قریب مت آنے دے۔ ایک مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ پاک کی رحمت سے امید رکھنے والا ہوتا ہے۔ قرآنِ پاک میں بھی یہی حکم ہے، چنانچہ پارہ 13، سورۂ یوسف آیت 87 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَا تَایْــٴَـسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِؕ-اِنَّهٗ لَا یَایْــٴَـسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ(۸۷)

(پ۱۳، یوسف:۸۷)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے نا امید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ پُر امید رہنا مومن کا وصف ہے، لہٰذا ہمیں کبھی بھی نااُمید نہیں ہونا چاہیے۔ مصیبتوں، پریشانیوں، بے جا مخالفتوں، ظلم کی تیز آندھیوں،

گھریلو ناچاقیوں، معاشی پریشانیوں اور شادی کی رکاوٹوں سمیت کیسی ہی بڑی مصیبت پیش آئے، اُمید کا دامن ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیے۔ ان مصائب میں توبہ واِسْتِغْفار کریں اور اللہ پاک سے دعا کریں۔ وہ مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب ایسے اسباب پیدا کر دے گا کہ خوشیوں کی برسات ہونے لگے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

دِل کا اُجڑا چمن ہو پھر آباد کوئی ایسی ہَوا چلا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چوتھی وجہ "گھریلو ناچاقیاں"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خودکُشی کا ایک بَہُت بڑا سبب گھریلو شکر رنجیاں (یعنی گھریلو ناچاقیاں) بھی ہیں۔ چُنانچِہ پاکستان کے ایک اخبار کی خبر ہے: ایک نوجوان نے روہڑی (باب الاسلام سندھ) تھانے کی حُدُود میں گھریلو مسائل سے تنگ آ کر خودکشی کر لی۔

گھریلو ناچاقی بہت تباہ کن مرض ہے! لہٰذا بھلائی اِسی میں ہے کہ انسان لڑائی جھگڑوں کے نُقصانات کو اپنے پیشِ نظر رکھے اور لڑنے جھگڑنے سے بچتا رہے۔ بالفرض اگر کوئی بِلاوَجہ ہم سے جھگڑے بھی تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے غُصّے پر کنٹرول کرتے ہوئے حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑے سے دُور رہیں۔ **یاد رہے!** جو خوش نصیب حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا، اِنْ شَآءَ اللہ اُس کا بیڑا پار ہے، چُنانچِہ

نبیِّ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا، میں اُس کے لئے جنّت کے (اندرُونی) کَنارے میں ایک گھر کا ضامِن ہوں۔ (ابوداود، ۴ باب في حسن الخلق، ۴/۳۳۲ حدیث: ۴۸۰۰)

فرمایا: بندہ ایمان کی حقیقت میں اُس وَقْت تک کَمال کو نہیں پہنچ سکتا، جب تک کہ وہ حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑانہ چھوڑدے۔(موسوعۃ ابن ابی الدنیا،کتاب الصمت،۷/۱۰۱،حدیث:۱۳۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیطان مردود نے ہمیں سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں سے دُور کرکے ہمارے گھروں کا سکون برباد کردیا ہے، ہمارا نظامِ زندگی بگڑ کر رہ گیا ہے، گھریلو زندگی کی اسلامی واَخلاقی قدریں پامال ہوگئیں، علمِ دِین سے دُوری اور سنّت کے مطابِق اَخلاقی تربیت نہ ہونے کی نُحُوست کے باعث گھر کے اکثر افراد ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے ہیں۔ گھریلو جھگڑوں سے تنگ آکر کبھی بیوی خودکُشی کرلیتی ہے تو کبھی شوہر، کبھی بیٹی خودکُشی کرلیتی ہے تو کبھی بیٹا، یوں ہی کبھی ماں تو کبھی باپ۔ گھریلو مسائل کا ایک حل گھروں کے اندر مکتبۃ المدینہ کی طرف سے جاری کردہ مَدَنی مذاکرہ یا سنّتوں بھرا بیان دیکھنا اور فیضانِ سنّت کا گھر میں روزانہ درس جاری کرنا اور اپنے گھر میں دعوتِ اسلامی کا مدَنی ماحول قائم کرنا بھی ہے۔ جس گھر کا ہر فرد نَمازی اور سنّتوں کا عادی ہو گا، ایسے داڑھی، زُلفوں اور عمامہ شریف سجانے والے عاشِقانِ رسول کے پردہ نشین گھرانوں سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ آپ کو کبھی بھی خودکُشی کی منحوس خبر سُننے کو نہیں ملے گی۔ یہ آفت بے نَمازیوں، فیشن پرستوں، فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں، صِرف دُنیوی تعلیم کو سب کچھ سمجھنے والوں اور بے عملی کی زندگی گزارنے والوں کا حصّہ ہے۔ یقین مانیے اگر ہر مسلمان دعوتِ اسلامی والا بن جائے تو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فضل و کرم سے مسلمانوں سے خودکُشی کی نُحُوست کا جڑ سے خاتِمہ ہو جائے۔(خودکشی کا علاج، ص۵۹ تا ۶۲ ملخصًا)

یہ بات ذہن نشین کرلیجئے کہ خودکُشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی جائیگی اور اُس کو ایصالِ ثواب کرنا بھی جائز ہے، چُنانچِہ دُرِّمختار میں ہے: جس نے خودکشی کی، چاہے جان بوجھ کر ہی کیوں نہ کی

ہو، اُسے غسل دیا جائیگا اور اُس پر نمازِ (جنازہ) بھی پڑھی جائیگی اسی پر فتویٰ ہے۔ (درمختار، ۱۲۷/۳) نیز اُس شخص کیلئے دعائے مغفرت کرنا بھی بالکل جائز ہے۔ (خود کشی کا علاج، ص ۶۲)

مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مزید معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رسالے "**خود کشی کا علاج**" کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے رہیے۔ دعوتِ اسلامی کا ایک شعبہ "**مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ**" بھی ہے، جو شب و روز پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمّت کی غمخواری کرنے میں مَصرُوفِ عمل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غمخوارِیٔ اُمّت کے جذبے کے تحت اس مجلس کی طرف سے ہر ماہ تقریباً دو لاکھ چوبیس ہزار (2,24,000) بیماروں اور پریشان حال لوگوں میں کم و بیش 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اَورادِ عطّاریہ رِضائے الٰہی کے لئے بالکل مُفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ تعویذاتِ عطاریہ کی برکتیں فقط کسی مَخْصُوص عَلاقے یا شہر تک ہی مَحْدُود نہیں بلکہ پاکستان کے سارے صُوبوں کے سینکڑوں شہروں میں سینکڑوں بستے لگائے جارہے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے علاوہ دِیگر مُمالک مثلاً ساؤتھ افریقہ، امریکہ، اِنگلینڈ، بنگلہ دیش اور ہند وغیرہ میں بھی تعویذاتِ عطّاریہ کے سینکڑوں بستوں کی ترکیب ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں — اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی

فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　　جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

عمامہ باندھنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پھول" سے عمامہ باندھنے کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔ پہلے دو (2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں: (1) ارشاد فرمایا: عمامے کے ساتھ دو رَکعت نماز بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔ (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخَطّاب، ۲/۲۶۵ حدیث: ۳۲۳۳) (2) عمامے عَرَب کے تاج ہیں تو عِمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے۔ (کَنْزُ الْعُمّال، ۱۵/۱۳۳، رقم: ۴۱۱۳۸) ☆ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب، "بہارِ شریعت" جلد 3 صفحہ 660 پر ہے: عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا الٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مَرَض میں مبتلا ہو گا جس کی دوا نہیں۔ ☆ عمامے کے شِملے کی مقدار کم از کم چار اُنگل اور ☆ زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (فتاوٰی رضویہ، ۲۲/۱۸۲) (بیچ کی انگلی کے سرے سے لیکر کُہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے) ☆ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس، ص۳۸) ☆ عمامے میں سنت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اوراس کی بندِش گنبد نُما ہو (فتاوٰی رضویہ،

---

1 ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

☆طبّی تحقیق کے مطابِق دردِ سر کیلئے عِمامہ شریف پہننا بَہُت مفید ہے۔☆عمامہ شریف سے دماغ کو تقویت ملتی اور حافِظہ مضبوط ہوتا ہے۔☆ عمامہ شریف باندھنے سے دائمی نَزلہ نہیں ہوتا یا ہوتا بھی ہے تو اس کے اثرات کم ہوتے ہیں۔☆عمامہ شریف کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیوں کہ شملہ حرام مغز کو موسمی اثرات مثلاً سردی گرمی وغیرہ سے تحفُّظ فراہم کرتا ہے☆عمامہ کے فضائل اور فوائد کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”163 مدنی پھول“ کا مطالعہ کیجئے۔ (۱۸۶/۲۲)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات)اور 120 صَفَحات کی کتاب **”سُنّتیں اور آداب“** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **”101 مدنی پھول“** اور **”163 مدنی پھول“** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

ہماری شفاعت فرمانے والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ، معراج کے دُولہا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحبَّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور ہاتھ ملائیں اور نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی، ج۳ص ۹۵ حدیث ۲۹۵۱)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اچھے اعمال تو بے شمار ہیں۔ آیئے! ہم یہاں چند اچھے اعمال کے بارے میں سُنتے ہیں: مثلاً ☆عِلْمِ دِین سیکھنا **اچھا عمل ہے**، ☆نماز روزے کی پابندی کرنا **اچھا عمل ہے**، ☆درودِ پاک پڑھنا **اچھا عمل ہے**، ☆روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ) کرنا **اچھا عمل**

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

ہے، ☆مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنا یا پڑھانا **اچھا عمل ہے**، ☆ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنا **اچھا عمل ہے**، ☆مدنی مذاکروں میں شرکت کرنا **اچھا عمل ہے**، ☆چوک درس دینا اور اس میں شرکت کرنا **اچھا عمل ہے**، ☆مدنی درس دینا اور اس میں شرکت کرنا **اچھا عمل ہے**، ☆بعدِ فجر مدنی حلقہ لگانا **اچھا عمل ہے**، ☆مدنی قافلوں میں سفر کرنا اور سفر کروانا **اچھا عمل ہے**، ☆نیکی کی دعوت دینا **اچھا عمل ہے** ، ☆انفرادی کوشش کرنا **اچھا عمل ہے** ، ☆گھر میں مدنی ماحول بنانا **اچھا عمل ہے** ، ☆صدائے مدینہ لگانا **اچھا عمل ہے**، ☆حُسنِ اَخلاق سے پیش آنا **اچھا عمل ہے**، ☆تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنا **اچھا عمل ہے**، ☆صدقہ و خیرات کرنا **اچھا عمل ہے**، ☆ماں باپ کی فرمانبرداری کرنا **اچھا عمل ہے**، ☆رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک کرنا **اچھا عمل ہے**، ☆بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت کرنا **اچھا عمل ہے**، ☆جھوٹ سے بچنا **اچھا عمل ہے**، ☆غیبت سے بچنا **اچھا عمل ہے**، ☆چُغلی سے بچنا **اچھا عمل ہے**، ☆حسد سے بچنا **اچھا عمل ہے**، ☆بدگُمانی سے بچنا **اچھا عمل ہے**، ☆شراب نوشی اور بدکاری سے بچنا **اچھا عمل ہے**، اَلْغَرَض! اچھے اعمال بے شمار ہیں۔ جتنے زیادہ نیک عمل کئے جائیں گے، اللہ پاک کی اتنی زیادہ رحمتیں ہمارا مقدر بنیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

یاد رکھئے! یہ دنیا عمل کرنے کی جگہ ہے، ہم یہاں جو بھی عمل کریں گے، اُس کی سزا یا جزا ہمیں آخرت میں ملے گی ، عمل اچھا ہوگا تو اُس کی جزا بھی اچھی ہوگی اور عمل بُرا ہوا تو اس کا نتیجہ (Result) بھی بُرا ہی ہوگا، آج کے بیان میں ہم اچھے اعمال کی برکتوں کے بارے میں سُنیں گے، عمل کی اہمیت پر بھی کچھ مدنی پھول بیان کئے جائیں گے۔ اس میں شک نہیں کہ اعمال کی جزا کا مدار آخرت پر ہے ، لیکن دنیا میں بھی اچھے اعمال کی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں، اس سے متعلق کچھ واقعات اور مدنی پھول بھی پیش کئے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُجَّۃُ الِاسْلام حضرت

مولانا مفتی حامد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے یومِ عرس کی مناسبت سے آپ کی سیرت کی کچھ جھلکیاں بھی بیان کی جائیں گی۔ کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَدَقہ وخیرات سے بلائیں ٹلتی ہیں

منقول ہے کہ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے ایک اُمّتی کے گھر میں درخت تھا۔ ایک کبوتری نے اس درخت پر گھونسلا (Nest) بنالیا، اس میں انڈے دیئے اور کچھ عرصے کے بعد انڈوں سے بچے نکل آئے تو اس شخص کے بچوں کی امی نے کہا: درخت پر چڑھو اور پرندے کے بچوں کو پکڑو، انہیں پکا کر بچوں کو کھلا دیتے ہیں۔ اس شَخْص نے ایسا ہی کیا۔ پرندے نے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں شکایت کردی کہ آپ کے اُمّتی نے ایسا ایسا کیا ہے۔ حضرت سیدنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے بُلایا اور آئندہ ایسا کرنے سے روکا اور یہ بھی فرمایا کہ آئندہ ایسا کیا تو سزا ملے گی۔ اس نے آئندہ ایسا نہ کرنے کی یقین دہانی کرائی اور چلا گیا۔ کچھ عرصے بعد کبوتری نے دوبارہ انڈے دیئے اور بچے نکالے۔ اس شَخْص کی زوجہ پھر اسے اس پر اُبھارنے لگی۔ اس نے کہا: مجھے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے منع فرمایا ہے۔ عورت نے کہا: تم کیا سمجھتے ہو کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام تمہارے اور اس کبوتری کے لئے فارغ بیٹھے ہوں گے، پوری دنیا پر ان کی حکومت ہے، وہ اپنی مملکت کے معاملات میں مصروف ہوں گے، جلدی کرو اور کبوتری کے بچوں کو پکڑ لاؤ۔ بیوی کا جواب سُن کر وہ درخت پر چڑھا اور کبوتری کے بچوں کو پکڑ لایا اور پکا کر کھا گیا۔ کبوتری نے

دوبارہ حضرتِ سیّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں شکایت کر دی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو بڑا جلال آیا اور مشرق و مغرب کے کناروں سے دو جِنّوں کو بُلا کر فرمایا: تم دونوں فلاں درخت کے پاس ٹھہرے رہو۔ وہ شَخْص آئندہ اگر اسی ارادے سے درخت پر چڑھے تو اس کا ایک پاؤں مشرق کی طرف اور دوسرا مغرب کی طرف کھینچنا، اس طرح اس نافرمان کے دو ٹکڑے کر دینا۔ حکم پاتے ہی دونوں جن مطلوبہ درخت کے پاس پہنچ گئے۔ وہ شَخْص تیسری مرتبہ درخت پر چڑھنے کے لئے تیار ہوا ہی تھا کہ کسی فقیر نے روٹی مانگی، اس نے اپنی بیوی سے کہا: اس فقیر کو کچھ دے دو۔ عورت نے کہا: میرے دینے کے لیے کچھ نہیں۔ وہ شَخْص خود کمرے میں گیا، اسے روٹی کا ایک لقمہ مِلا، وہی لُقْمہ اس نے فقیر کو دیا اور درخت پر چڑھ کر بغیر کسی تکلیف کے بآسانی کبوتری کے بچوں کو پکڑ لایا۔ کبوتری نے پھر شکایت کی، تو حضرت سَیّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے دونوں جنّوں کو بُلا کر ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی ہے؟ انہوں نے عرض کی: یا نَبِیَّ اللہ! ہم نے ہرگز آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کی، ہم تو آپ کا حکم پاتے ہی اس درخت کے پاس پہنچ گئے، مگر جب وہ شخص درخت پر چڑھنے لگا تو کسی سائل نے روٹی مانگی، اس نے اسے روٹی کا ایک لقمہ دیا اور پھر دوبارہ درخت پر چڑھنے لگا، ہم اسے پکڑنے کے لئے بڑھے تو اللہ پاک نے دو فرشتے ہماری طرف بھیجے۔ انہوں نے ہمیں گردن سے پکڑا اور مغرب و مشرق کی طرف پھینک دیا۔ اس طرح ایک لُقْمہ صدقہ کرنے کی برکت سے وہ ہلاکت سے محفوظ رہا۔ (عیون الحکایات، ص ۳۹۵)

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ   بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

(ذوقِ نعت، ص۱۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے دو مدنی پھول حاصل ہوئے۔

ایک مدنی پھول یہ حاصل ہوا کہ بندے کو معلوم ہو یا نہ ہو مگر نیک عمل کی برکتیں ضرور ہوتی ہیں۔ ہاں کبھی وہ برکتیں ظاہر ہو جاتی ہیں اور کبھی ظاہر نہیں ہوتیں۔ اس لیے کوئی بھی نیک عمل چاہے کتنا چھوٹا ہی کیوں نہ ہو، ہمیں اسے ترک نہیں کرنا چاہیے۔ نیک اعمال کا اس دنیا میں بھی فائدہ ہوتا ہے مگر ہمیں ہر بار نظر نہیں آتا۔ آخرت میں اللہ پاک کی رحمت سے ضرور اس کا فائدہ ہو گا اور ہمیں نظر بھی آئے گا۔ ایک کامل مسلمان کی نشانی بھی یہی ہے کہ وہ نیک اعمال لوگوں کو دِکھانے، دُنیا کا فائدہ پانے یا اپنی واہ واہ کروانے کے لیے نہیں کرتا بلکہ فقط اللہ پاک کی رِضا و خوشی اُس کے پیشِ نظر ہوتی ہے۔ اسی اِخلاص کا پھل اسے دنیا میں بھی کبھی نظر آ ہی جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اس حکایت میں سُنا۔

صدقہ کریں اور کتنا کریں

دوسرا مدنی پھول اس حکایت سے یہ معلوم ہوا کہ **صدقہ** دینے کی بڑی برکتیں ہیں، **صدقہ** دینے سے بلائیں ٹلتی ہیں، **صدقہ** دینے سے مصیبتیں دُور ہوتی ہیں اور **صدقہ** دینے سے پریشانیاں ختم ہوتی ہیں، **صدقہ** دینے سے بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ لہٰذا راہِ خُدا میں دل کھول کر خرچ کرنا چاہیے۔ **صدقہ** خیرات کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم جب تک امیر و کبیر نہ ہو جائیں، خوب بینک بیلنس (Bank Balance) نہ بنالیں، اچھا گھر، گاڑی اور نوکر چاکر والے نہ ہو جائیں، اُس وقت تک **صدقہ** ہی نہ کریں بلکہ ہمیں جیسی اِستِطاعَت ہے، اُس کے مطابق چھوٹی سی چیز بھی خالص اللہ پاک کی رِضا کیلئے خرچ کریں گے تو اس کا فائدہ دنیا میں بھی ملے گا اور آخرت میں بھی باعثِ نَجات ہو گا جیسا کہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یعنی آگ سے بچو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے (کو خیرات کرنے) کے

ذریعے۔[1]

اس حدیثِ پاک میں اُن لوگوں کیلئے ڈھارس ہے، جو مَعاشی پریشانیوں میں مُبتلا ہونے کے باوجود صَدَقہ و خَیرات تو کرتے ہیں مگر معمولی چیز صَدَقہ کرنے کی وجہ سے دل چھوٹا کر لیتے ہیں حالانکہ صَدَقہ چاہے کم ہو یا زیادہ، اگر مالِ حلال سے اِخلاص کے ساتھ دِیا جائے تو یقیناً ثواب کے لحاظ سے بہت ہی عُمدہ ہے۔

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دُوں   شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل پر آخرت کا مدار ہے

اے عاشقانِ رسول! اس میں کوئی شک نہیں کہ جب موت آتی ہے تو اہل وعیال، رشتہ دار اور دوست احباب سب یہیں رہ جاتے ہیں۔ صِرف مُردے کو تنگ واندھیری قبر میں اتار دیا جاتا ہے۔ ہاں صرف عمل ہی ایسی شے ہے جو قبر میں کام آتا ہے۔ وہ اہل وعیال جنہیں چین کی نیند سُلانے کے لیے اپنی نیندیں قربان کی جاتی ہیں، جن کا مستقبل بہتر کرنے کے لیے اپنی جان ومال کی قربانی دی جاتی ہے، جن کی سہولتوں کے لیے اپنا چین وقرار کھونا پڑتا ہے۔ جیسے ہی زندگی کا سفر ختم ہونے لگتا ہے انہی گھر والوں کو اپنی فکر ستانے لگتی ہے، مستقبل کی غیر یقینی صورتحال انہیں غمگین کر دیتی ہے۔ عمومی صورتحال یہ ہے کہ ہر عزیز اس فکر میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ میرا کیا بنے گا؟۔ اس بات کی فکر شاید کسی کو نہیں ہوتی کہ مرنے والے کے ساتھ کیا ہوگا؟ بد قسمتی کے ساتھ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ میّت ابھی گھر پر رکھی ہوتی ہے اور میّت

[1] ... بخاری، کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذب، ۲۵۷/۴، حدیث: ۶۵۴۰

کے وُرَثاء اس کی جائیداد اور پیسے کی تقسیم کے لیے لڑ رہے ہوتے ہیں، اے کاش! مرنے والے سے عبرت حاصل کرتے ہوئے ہم اپنی موت کی تیاری کرنے میں لگ جائیں۔ اس لیے آج وقت ہے، اپنے آنے والے کل کی فکر کیجئے کرنی چاہئے۔

نیک عمل کی صورت میں برزخ و آخرت میں کام آنے والی نیکیاں اکٹھی کر لینی چاہئیں۔ اس بات کو ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ مرنے کے بعد صِرْف اور صِرْف نیک عمل کام آئے گا، بُلند و بالا کوٹھیاں، عالی شان محلّات، اُونچے اُونچے مکانات، مال و دولت کی کثرت، بینک بیلنس، وسیع کاروبار، بڑے بڑے پلاٹ، لہلہاتے کھیت اور خوشنما باغات، ان میں سے کچھ بھی قبر میں ساتھ نہیں جائے گا۔ بلکہ یہ سب کا سب اِدھر ہی رہ جائے گا۔

دِلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے — بغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے
تِرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر — یہ ہو گا ایک دن بے جاں اسے کیڑوں نے کھانا ہے
تُو اپنی موت کو مت بھُول! کر سامان چلنے کا — زمیں کی خاک پر سونا ہے اینٹوں کا سِرہانا ہے

نصیحت آموز کلمات

حضرت سیدنا محمد بن حسین رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا ابو معاویہ اسود رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو آدھی رات کے وقت دیکھا کہ آپ مسلسل رو رہے تھے اور آپ کی زبان مبارک پر یہ نصیحت آموز کلمات جاری تھے: ☆ خبردار! جس شخص نے دنیا ہی کو اپنا مقصدِ عظیم بنا لیا اور ہر وقت اُسے حاصل کرنے میں لگا رہا تو کل بروزِ قیامت اسے بہت زیادہ غم و پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ☆ جو شَخْص آخِرت میں پیش آنے والے معاملات کو یاد رکھتا ہے اور بروزِ قیامت پیش آنے والی سختیوں اور گھبراہٹوں کو ہر دم پیشِ نظر

رکھتا ہے تو اس کا دل دنیا سے اُچاٹ ہو جاتا ہے۔☆اگر تُو چاہتا ہے کہ تجھے راحت و سکون اور عظیم نعمتیں ملیں تو رات کو کم سویا کر اور شب بیداری کو اپنا معمول بنالے۔☆جب تجھے کوئی نصیحت کرے، نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے منع کرے تو اس کی دعوت قبول کر۔☆تُو اپنے پیچھے والوں کے رِزق کی فکر میں غمگین مت ہو، کیونکہ تُو ان کے رِزق کا مُکلف نہیں بنایا گیا۔☆تُو اپنے آپ کو اس عظیم دن کے لئے تیار رکھ جب تیرا سامنا اللہ پاک سے ہو گا، تُو اس کی بارگاہ میں حاضر ہو گا، پھر تجھ سے سوال وجواب ہوں گے، اس سخت دن کی تیاری میں ہر وقت خود کو مشغول رکھ۔☆نیک اعمال کی کثرت کر اور اپنے آخرت کے خزانے کو نیک اعمال کی دولت سے جلد از جلد بھرنے کی کوشش کر۔☆فضول مصروفیات کو ترک کر دے اور موت سے پہلے موت کی تیاری کر لے ورنہ بعد میں بہت پچھتاوا ہو گا۔☆جس وقت تیری روح نکل رہی ہو گی اور گلے تک پہنچ جائے گی تو تیری تمام پسندیدہ اَشیا جن کی تُو خواہش کیا کرتا تھا سب کی سب دنیا ہی میں رہ جائیں گی اور اس وقت تیری حسرت اِنتہا کو پہنچ چکی ہو گی، لہٰذا اس وقت سے پہلے آخرت کی تیاری کر لے۔ (عیون الحکایات، ص ۱۵۱)

کچھ نیکیاں کما لے جلد آخرت بنا لے کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھے اعمال کی جزا جنّت ہے

اے عاشقانِ اولیاء! واقعی خوش نصیب ہے وہ انسان جو اس فانی دنیا میں نیک اعمال کی صورت میں ہمیشہ رہنے والی آخرت کی تیاری کر جائے، اگر اللہ پاک کی رحمت شاملِ حال رہے تو نیک

اعمال کی برکت سے قبر بھی بہتر ہو گی، آخرت میں بھی بیڑا پار ہو گا اور اِنْ شَآءَ اللہ ہنستے مسکراتے مکی مدنی آقا، دُکھیا دِلوں کے آسرا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

قُرآن کریم میں مختلف مَقامات پر بیان ہُوا ہے کہ جو اچّھے اَعمال کرے گا اُسے جنّت مِلے گی۔ چُنانچِہ اللہ پاک پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَیِّنَہ کی آیت نمبر 7 اور 8 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ ⑦ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ (پ۳۰، البینہ: ۷،۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچّھے کام کئے وُہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ اُن کا صِلہ اُن کے ربّ کے پاس بسنے کے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہیں، اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔

اسی طرح پارہ 11، سورۂ یُونُس آیت نمبر 9 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ⑨ (پ ۱۱، یونس: ۹)

ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کا ربّ ان کے ایمان کے سبب انہیں راہ دے گا ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت کے باغوں میں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! نیک اعمال کی اس سے بڑھ کر اور کیا برکتیں ہو سکتی ہیں کہ بندہ ان کے سبب جنّت جیسی عالیشان اور ہمیشہ رہنے والی نعمت بھی پا سکتا ہے۔

یقیناً عقلمند شَخْص وہی ہے جو جنّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کو اِس جہان کی فانی نعمتوں پر ترجیح دے

اوراُن نعمتوں کے حُصُول کی کوشش کرے جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔یقیناً دُنیا کی مَحَبَّت اور مال و زَر کی خواہش سے بچ کر جنّت پانے کے لیے عمل کرنا اِنتہائی دُشوار مَرحلہ ہے۔لیکن اگر ہم آخرت میں ملنے والی آسانیوں، شادمانیوں اور آسائشوں پر نظر رکھیں گے تو یقیناً ہمارے لیے عمل کرنا آسان ہو گا۔ اس کو یُوں سمجھئے کہ اگر ہمارے سامنے 100 روپے اور ایک لاکھ روپے رکھے جائیں اور ان میں سے ایک کو لینے کا اِختیار دِیا جائے تو یقیناً ہم میں سے ہر شَخْص ایک لاکھ روپے پر ہی نظر رکھے گا اور ایک لاکھ روپے ہی لینا چاہے گا،100 روپے کی طرف کوئی بھی عقلمند نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔ بالکل اسی طرح دُنْیا وَمَافِیْھا یعنی (دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے) اس کی مثال 100 روپے کے نوٹ جیسی ہے۔ جبکہ آخرت میں ملنے والے فائدے اور جنَّت میں ملنے والی نعمتیں تو ایسی ہیں جن کا کوئی مول ہی نہیں، کیونکہ دُنیا کی عارضی نعمتوں کا جنَّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے کوئی مُقابلہ ہی نہیں۔ آیئے حُصُولِ ترغیب کے لیے **"جنَّت کی چند بہاریں"** سُنتے ہیں: چُنانچہ

جنّت کی بہاریں:

اگر جنَّت کی کوئی ناخُن بھَر چیز دُنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اُس سے آراستہ ہو جائیں۔(ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء في صفة أهل الجنة، ۲۴۱/۴، حديث:۲۵۴۷) جنّت کی دِیواریں سونے اور چاندی کی اِینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں۔ (مجمع الزوائد،كتاب أهل الجنة، باب في بناء الجنة وصفتها، ۳۲/۱۰، حديث:۱۸۶۴۲) جنّت میں چار دَریا ہیں ایک پانی کا، دُوسرا دُودھ کا، تیسرا شہد کا ، چوتھا شَراب کا، پھر اِن سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مَکان میں جاری ہیں۔ نہروں کا ایک کنارہ موتی کا، دُوسرا یاقُوت کا ہے اور اِن نہروں کی زمین خالِص مُشک کی ہے۔ (الترغيب والترهيب، كتاب صفة الجنة

والنار، فصل فی انهار الجنة، ۳۱۵/۴، الحدیث ۵۷۳۴/۳۵) جنّت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے مَوْجُود ہو گا۔(تفسیر ابن کثیر، ۱۶۲/۷) اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو اُسی وَقْت بُھنا ہوا (Roasted)، اُن کے پاس آ جائے گا۔(الترغیب والترھیب، کتاب صفة الجنة والنار، ۲۹۲/۴، حدیث: ۷۳) اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو (گی) تو کُوزے خُود ہاتھ میں آ جائیں گے، ان میں ٹھیک اَندازے کے مطابق پانی، دُودھ، شراب، شہد ہو گا کہ ان کی خواہش سے (نہ تو) ایک قَطرہ کم (ہو گا اور) نہ زِیادہ، بعد پینے کے (وہ کُوزے) خُود بخود جہاں سے آئے تھے، چلے جائیں گے۔(الترغیب والترھیب، کتاب صفة الجنة والنار، ۲۹۰/۴، حدیث: ۶۶)

گدا بھی منتظر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

(حدائق بخشش، ص۳۷)

مختصر وضاحت: جنّت کا حصول صرف اچھے اعمال پر موقُوف نہیں بلکہ فضلِ الٰہی پر موقُوف ہے، اس لئے یہ احمد رضا اس بات کا منتظر ہے کہ جنّت میں اللہ پاک مجھے بھی ان نیکوں کے ساتھ بخیر و عافیت اپنی مہمان نوازی کا حقدار بنائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے جنت کے طلبگار اسلامی بھائیو! جنت اور اس کی یہ بہترین نعمتیں ہمارا بھی مقدر بن سکتی ہیں، جبکہ ہم اچھے اعمال کے لالچی بن جائیں اور خوب خوب نیکیاں کرنے والے بن جائیں۔ بعض نیک اعمال ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر چھوٹے محسوس ہوتے ہیں، لیکن ان کی ایسی ایسی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں کہ عقل حیران ہو جاتی ہے۔ آیئے! اس طرح کی ایک روایت سنتے ہیں:

راستے کا کانٹا ہٹانے نے بخشش کرا دی

اللہ پاک کے ولی حضرت سَیِّدُنا منصور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب مرضُ الموت میں مبتلا ہوئے تو رونے لگے اور اتنا بے قرار ہوئے، جیسے کوئی ماں اپنے بچے کی موت پر بے قرار ہوتی ہے۔ لوگوں نے پوچھا: حضرت ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ جبکہ آپ نے تو بڑی پاکیزہ اور پرہیز گاری کی زندگی بسر کی ہے اور اَسّی سال(80) اپنے ربِّ کریم کی عبادت وبندگی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں اپنے گناہوں کی نُحُوست پر آنسو بہا رہا ہوں، جن کی وجہ سے میں اپنے ربِّ کریم کی رحمت سے دُور ہوں۔ یہ فرما کر آپ دوبارہ رونے لگے۔ پھر کچھ دیر بعد اپنے بیٹے سے مخاطب ہو کر فرمایا: میرے بیٹے! میرا چہرہ قبلہ کی طرف پھیر دو اور جب میری پیشانی سے قطرے نمودار ہونے لگیں اور میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں تو میری مدد کرنا اور کلمہ شریف پڑھنا، شاید مجھے کچھ افاقہ ہو جائے اور میرے مرنے کے بعد جب مجھے دفن کر و اور میری قبر پر مٹی ڈال چکو تو وہاں سے روانہ ہونے میں جلدی نہ کرنا بلکہ میری قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر "لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ" پڑھنا کہ اس سے مجھے مُنْکَر نَکِیْر کے سوالوں کا جواب دینے میں آسانی ہو سکتی ہے، اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرنا: اے مالک! یہ تیرا بندہ ہے، اس نے جو گناہ کئے سو کئے، اگر تُو اسے عذاب دے تو یہ اسی کا حق دار ہے اور اگر تُو اسے معاف کر دے تو یہ تیرے شایانِ شان ہے۔ پھر مجھے الوداع کہتے ہوئے واپس پلٹ آنا۔ آپ کے انتقال کے بعد بیٹے نے آپ کی وصیتوں پر عمل کیا۔ پھر اس نے دوسری رات خواب میں آپ کو دیکھا تو پوچھا: ابّا جان! کیا حال ہے؟ آپ نے جواب دیا: میرے بیٹے! معاملہ تو اتنا مشکل اور سخت تھا کہ تُو تصور بھی نہیں کر سکتا، جب میں اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں حساب کے لئے کھڑا ہوا تو اس نے فرمایا: میرے بندے! بتاؤ! میرے لئے کیا لے کر

آئے ہو؟ میں نے عرض کی: یا اللہ! ساٹھ (60) حج لایا ہوں۔ جواب ملا: مجھے ان میں سے ایک بھی قبول نہیں۔ یہ سُن کر مجھ پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اللہ پاک نے پھر پوچھا: بتاؤ! اور کیا لائے ہو؟ میں نے عرض کی: ایک ہزار دِرہم کا صدقہ و خیرات۔ ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک درہم بھی مجھے قبول نہیں۔ میں نے کہا: یا الٰہی! پھر تو میں ہلاک ہو گیا اور اب میرے لئے تباہی و بربادی ہے۔ تو ربِّ کریم نے فرمایا: کیا تجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ تُو اپنے گھر سے باہر کہیں جارہا تھا کہ راستے میں تُو نے ایک کانٹا دیکھا اور لوگوں کو تکلیف سے محفوظ رکھنے کی نیت سے وہ کانٹا راستے سے ہٹا دیا تھا، میں نے تیرا وہی عمل قبول کیا اور اس کی وجہ سے **تیری بخشش فرمادی**۔ (حکایات الصالحین، ص ۵۱)

گناہگار طلبگارِ عَفْو و رَحمت ہے | عذاب سَہنے کا کس میں ہے حوصلہ یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل رائیگاں نہیں جاتا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ درس ملا کہ بسا اوقات بظاہر معمولی دکھائی دینے والی نیکی بھی بندے کی نجات کا سبب بن سکتی ہے۔ اس لیے کسی بھی نیک عمل کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ پاک کی رضا کی خاطر جو بھی نیک عمل کیا جاتا ہے، وہ کبھی ضائع نہیں جاتا۔

اچھے اعمال کی برکتیں

اِخلاص سے کئے جانے والے نیک اعمال کی برکت سے بندہ بڑی بڑی مصیبتوں سے بچ جاتا ہے۔

☆**اچھے اعمال کی برکت** سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے، ☆**اچھے اعمال کی برکت** سے جنّت کی لازوال نعمتیں نصیب ہوتی ہیں۔ ☆**اچھے اعمال کی برکت** سے عذابِ قبر وحَشر سے نجات ملتی ہے، ☆**اچھے اعمال** گُناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہیں، ☆**اچھے اعمال** رحمتِ الٰہی کے نزول کا سبب ہیں، ☆**اچھے اعمال کے بدلے** دنیاو آخرت میں اچھا بدلہ ملتا ہے، ☆**اچھے اعمال** قبر میں اچھی اچھی اور پیاری شکل اِختیار کرکے آئیں گے اور راحت و سکون کا باعث بنیں گے، ☆**اچھے اعمال** کی وجہ سے انسان لوگوں میں اچھا پہچانا جاتا ہے۔ ☆**اچھے اعمال** کی وجہ سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے، اس لیے **اچھے اعمال** کرنے میں دُنیاو آخرت میں سلامتی وعافیت بھی ہے اور نجات بھی۔ ☆**اچھے اعمال**، مزید اچھے اعمال کی توفیق کا سبب بنتے ہیں۔

گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی! بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۵)

دنیا دارُ العَمَل ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ دنیا عمل کرنے کی جگہ ہے اور آخرت بدلہ ملنے کا مقام۔ ہم دنیا میں جو اچھا یا بُرا بیج بوئیں گے، اس کی فصل آخرت میں کاٹیں گے، اچھا یا بُرا بدلہ ملنے کو اردو میں **"جیسی کرنی ویسی بھرنی"**، **"جیسا کروگے ویسا بھروگے"**، **"جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے"** اور **"مُکافاتِ عمل"** جبکہ عربی زبان میں **"کَمَا تَدِینُ تُدَان"** کہا جاتا ہے۔

جیسا کروگے ویسا بھروگے

یہی بات ہماری شفاعت فرمانے والے آقا، مالکِ دِین ودُنیا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے: "اَلْبِرُّ لَا یَبْلَی وَالاِثْمُ لَا یُنْسَی وَالدَّیَّانُ لَا یَمُوتُ فَکُنْ کَمَا شِئْتَ کَمَا تَدِینُ تُدَانُ" یعنی نیکی

پرانی نہیں ہوتی اور گناہ بُھلایا نہیں جاتا، جزا دینے والا (یعنی اللہ پاک) کبھی فنا نہیں ہو گا، لہٰذا جو چاہو بن جاؤ، تم جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔" (مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب الاغتیاب والشتم، ۱۰/۱۸۹، حدیث: ۲۰۴۳۰)

حضرت علّامہ عبدُالرؤف مَناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی جیسا تم کام کرو گے، ویسا تمہیں اس کا بدلہ ملے گا، جو تم کسی کے ساتھ کرو گے وہی تمہارے ساتھ ہو گا۔ (التیسیر، ۲/۲۲۲)

بونے والے جو بوئیں وہ کاٹیں   یہ ہُوا تو میں مر مِٹا یاربّ!

(ذوقِ نعت، ص۸۶)

مختصر وضاحت: یا اللہ اگر قیامت کے دن اعلان ہو گیا کہ جس کا جیسا عمل ہے، اُسی کے مطابق اُس کا معاملہ کیا جائے گا تو میں کہیں کا نہ رہوں گا کیونکہ میرے گناہ میری نیکیوں سے کہیں زیادہ ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوسروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ☆ کسی کو تکلیف نہ دیں، ☆ کسی کی چیز نہ چُرائیں، ☆ کسی کی چیز پر بِلا اِجازتِ شرعی قبضہ نہ کریں، ☆ کسی کو دھوکہ نہ دیں، ☆ کسی پر جھوٹا اِلزام نہ لگائیں، ☆ کسی کا قرض نہ دبائیں، ☆ کسی کی گھریلو زندگی خراب نہ کریں، ☆ کسی کے بارے میں بدگمانیاں نہ پھیلائیں، ☆ کسی کا دل نہ دکھائیں، ☆ کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائیاں نہ کریں، ☆ کسی کا مذاق اُڑا کر اس کی عزّت کا جنازہ نہ نکالیں، ☆ سازشیں کرکے کسی کی ترقی میں روڑے نہ اَٹکائیں ☆ اور کسی کی بُرائیاں لوگوں میں پھیلا کر اسے بدنام نہ کریں، کیونکہ آج ہم کسی کے ساتھ جیسا کریں گے کل کو وہی ہمارے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ہم ہر ایک کی عزّت کا تحفظ کریں گے، ہر امانت کا تحفظ کریں گے اور وقت پر واپس

لوٹائیں گے، ہر ایک سے سچ بولیں گے، ہر ایک کا احترام کریں گے، ہر ایک کے بارے میں اچھا گُمان رکھیں گے، ہر ایک کی خیر خواہی کریں گے تو کچھ بعید نہیں کہ ہم سے بھی ہر ایک یہی برتاؤ کرنے لگے۔ یاد رکھئے! جس طرح بُرا عمل بندے پر بُرائی کے دروازے کھول دیتا ہے، اسی طرح اچھا عمل اچھائی کی کئی صورتیں بنا دیتا ہے اور آخرِ کار اچھے عمل کی جزا ضرور ملتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روزانہ اچھے اعمال کرنے کا نسخہ!

اے فانی دنیا میں رہنے والے اسلامی بھائیو! زندگی کا کچھ بھروسا نہیں، ان سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیوں کے ذریعے اپنی آخرت بہتر بنانے میں لگ جانا چاہئے، سانسوں کی یہ مالا نہ جانے کب اچانک ٹُوٹ کر بکھر جائے اور خدا نخواستہ ہمیں گُناہوں سے توبہ کا وَقْت بھی نہ مل سکے اور ہماری آخرت برباد ہو جائے۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے روزانہ کچھ نہ کچھ اچھے اعمال کرنے کا ہدف (Target) بنا لینا چاہیے تاکہ نیک اعمال کی عادت بن سکے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ **مدنی انعامات** پر عمل اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی انعامات روزانہ نیکیاں کمانے کا وہ عظیم مدنی نسخہ ہے کہ جس کے ذریعے صبح سے لے کر رات سونے تک اچھے اعمال کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں۔ مثلاً نمازِ تہجد، نمازِ فجر سے پہلے مسلمانوں کو نماز کیلئے جگانا یعنی **صدائے مدینہ** لگانا، بعدِ فجر مدنی حلقے میں 3 آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کرنا یا سُننا، اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھنا، پانچوں نمازیں باجماعت پہلی صف میں ادا کرنا، نمازِ پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۂ اِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ

پڑھنا، نیز رات میں سُورۂ مُلک پڑھنا یا سُننا، مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت وغیرہ) دینے یا سننے کی سعادت پانا، مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا یا پڑھانا۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت، **مدنی دورے** میں شرکت کے علاوہ دیگر مدنی انعامات پر عمل کے ذریعے ثواب کا ڈھیروں خزانہ حاصل کر سکتے ہیں۔

شیطان کبھی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ ہم مدنی انعامات پر عمل کر کے دن بھر میں اتنی زیادہ نیکیاں کرنے میں کامیاب ہوں، وہ اس نیک کام سے روکنے کے لیے لاکھوں جتن کرے گا، طرح طرح کے وسوسوں مثلاً "میں تو بہت مصروف ہوں" "اتنا وقت کہاں" "کل سے کروں گا" میں مبتلا کر کے بہکانے کی کوشش کرے گا۔ اگر ہم ان وسوسوں پر توجہ دیئے بغیر مدنی انعامات پر کچھ دیر کے لیے غور کریں تو شاید حیران رہ جائیں گے کہ جن مدنی انعامات پر عمل کرنا مُشکل (Difficult) لگتا ہے، ان پر عمل کرنا تو بہت ہی آسان ہے، کیونکہ ہمیں روزانہ 72 مدنی انعامات پر عمل نہیں کرنا بلکہ روزانہ جن مدنی انعامات پر عمل کرنا ہے، اس کے تین (3) درجے ہیں۔ پہلا اور دوسرا درجہ 17، 17 اور تیسرا درجہ صرف 16 مدنی انعامات پر مُشتمل ہے۔ اس کے علاوہ 8 مدنی انعامات ایسے ہیں، جن پر ہفتے میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے، 6 مدنی انعامات ایسے ہیں، جن پر مہینے میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے اور 8 مدنی انعامات، ایسے ہیں جن پر 12 ماہ میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ شیطان ہمیں جن مدنی انعامات پر عمل کرنا دُشوار محسُوس کروا رہا تھا، ان پر عمل کرنا تو بہت ہی آسان ہے۔ فی زمانہ ایک مسلمان کے لئے مدنی انعامات پر عمل کس قدر ضروری ہے، اس کا اندازہ اسی وقت ہو سکے گا جب ہم مدنی انعامات

کے رسالے کا بغور مُطالعہ کریں گے۔ ان مدنی انعامات میں فرائض وواجبات اور سُنَن و مُستحبّات پر عمل کی ترغیب کے ساتھ ساتھ کہیں اخلاقیات کے حُصول کے مدنی پھول بھی خوشبو پھیلا رہے ہیں تو کہیں گُناہوں سے بچنے اور آسانی سے نیکیاں کرنے کے طریقے اپنی برکتیں لُٹا رہے ہیں۔ لہٰذا اگر ہم بھی گناہوں کی بیماریوں سے چھٹکارا پا کر نیکیوں کے حریص بننا چاہتے ہیں تو آج ہی سے مدنی انعامات پر عمل شروع کر دینا چاہئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی ڈھیروں برکتیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

آیئے! ہم سب مل کر نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی **فیضانِ مدنی انعامات** سے حصّہ پانے کے لیے ہر ماہ **مدنی انعامات کا رِسالہ** حاصل کیا کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ۔ ایک وقت مقرر کر کے **روزانہ فکرِ مدینہ** کی سعادت حاصل کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ، ہر ماہ پابندی کے ساتھ اپنے ذمہ دار کو مدنی انعامات کا رِسالہ جمع بھی کروائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

مَدنی اِنعامات کے عامِل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خُوب برسا رَحمتوں کی تُو جَھڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاملینِ مدنی انعامات کے لئے دُعائے عطار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **مدنی انعامات** کا سلسلہ کیوں شروع فرمایا، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "مَدنی کام میں ترقی، اَخلاقی تربیت و تقویٰ ملے، اس غَرَض سے میں نے **"مَدنی انعامات"** کا سلسلہ شروع کیا۔ (جنّت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ، ص ۲۵)

جب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ فُلاں اسلامی بھائی یا اسلامی بہن کا **"مَدنی انعامات"** پر عمل ہے، تو **دل باغ**

باغ بلکہ باغِ مدینہ ہو جاتا ہے یا سُنتا ہوں کہ فُلاں نے زبان اور آنکھوں کا یا ان میں سے کسی ایک کا **"قفلِ مدینہ"** لگایا ہے تو عجیب کیف و سُرُور حاصل ہوتا ہے۔ **"مَدَنی انعامات"** کے مُطابق عمل کرنے والوں کو **امیرِ اہلِسُنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی دعاؤں سے کس طرح نوازتے ہیں، آیئے! ہم بھی سُنتے ہیں: "اللہ پاک آپ کو مدینۂ منورہ کے سدا بہار پھولوں کی طرح مسکراتا رکھے، کبھی بھی آپ کی خوشیاں ختم نہ ہوں، حیات و مَمَات (یعنی زندگی و موت)، بَرزَخ و سَکَرات (حالتِ نزع) اور قیامت کے ہولناک لمحات میں ہر جگہ مَسَرَّتیں اور شادمانیاں نصیب ہوں، اللہ پاک آپ کی اور تمام قبیلے کی مغفرت کرے، جنّتُ الفِردَوس میں آپ کو اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جوار (پڑوس) عطا فرمائے۔ (جنّت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ، ص۳۳)

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **مدنی انعامات** پر عمل کرنے والوں کے لیے ولایت کی دُعا فرماتے ہوئے اللہ پاک کی بارگاہِ عالی میں عرض کرتے ہیں۔

تُو ولی اپنا بنالے اس کو ربِّ لم یَزَل
"مدنی انعامات" پر کرتا ہے جو کوئی عمل

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شہزادۂ اعلیٰ حضرت کی سیرت کی چند جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جُمادَی الاُولیٰ کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، اس ماہ کی 17 تاریخ کو آفتابِ شریعت و طریقت، شہزادۂ اعلیٰحضرت، **حُجَّۃُ الْاِسْلَام** حضرت علامہ **مولانا مُفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یوم عرس ہے، آیئے اسی مناسبت سے آپ کا ذِکرِ خیر بھی سنتے ہیں۔

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت علامہ مولانا **محمد حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ ربیع الاول 1292ھ مطابق 1875ء میں اپنے دادا جان مولانا مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے گھر بریلی یو پی (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ **مفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے والد امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے آپ کا نام "محمد" رکھا اور پکارنے کے لئے "حامد رضا" تجویز فرمایا۔ عوام **مفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو "**بڑے مولانا**" کہہ کر پکارتی جبکہ علمائے کرام نے "**حُجَّۃُ الْاِسْلَام**" کا لقب دے کر آپ کے علم و فضل کا اقرار کیا۔ (تذکرہ جمیل ص۱۰۶ ملخصاً) **مفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے تمام کتابیں اپنے والدِ گرامی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے پڑھیں اور اُنّیس (19) سال کی عمر میں عالمِ دِین بن گئے۔ (تذکرہ جمیل ص ۱۱۰،۱۰۹ ملخصاً) **مفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے پچاس (50) سال تک فتویٰ نویسی کی۔ (تذکرہ جمیل ص۱۱۲ ملخصاً) **مفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ خانقاہِ قادریہ رضویہ کے سجادہ نشین اور امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے برحق جانشین تھے، **مفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو اپنے والدِ گرامی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے ساتھ 1905ء میں سفرِ حج کی سعادت ملی۔ حرمین طیبین میں آپ کے عِلمی اور عَملی کارنامے ظاہر ہوئے، عالَمِ اسلام میں آپ جانے پہچانے گئے۔ (تذکرہ جمیل ص۱۸۶ ملخصاً) **مفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نہایت حسین و جمیل شخصیت کے مالک تھے، سرخ و سفید چہرہ اس پر سفید داڑھی جگمگ جگمگ کرتی نظر آتی، آپ کا چہرہ مبارک نورِ مصطفےٰ کے جلووں سے ایسا روشن تھا کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عرس کے موقع پر کئی غیر مسلم آپ کا نورانی چہرہ دیکھ کر ہی اسلام لے آئے اور یہ کہتے تھے کہ یہ روشن چہرہ بتاتا ہے کہ یہ حق و صداقت اور روحانیت کی تصویر ہیں۔ (تذکرہ جمیل ص۱۹۸،۱۹۷ ملخصاً) **مفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ عبادت گزار، شب بیدار اور تہجد گزار بزرگ تھے، اپنے والدِ ماجد امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی موجودگی میں دارُالعُلُوم منظرُ الاسلام کا سارا انتظام آپ کے سپرد تھا،

دارُالعُلُوم منظرُ الاسلام کے آپ نہ صرف مُہْتَمِم تھے بلکہ شیخُ الحدیث اور صدرُ المُدَرِّسین کے منصب پر بھی فائز رہے۔(تذکرہ جمیل ص ۳۷ ملخصاً) ایک بار **مُفتی حامد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پھوڑے کی تکلیف ہوئی، جس کا آپریشن کرنا ضروری ٹھہرا۔ڈاکٹر نے بے ہوشی کا اِنجکشن لگانا چاہا تو منع فرما دیا، آپ دُرُود و سلام کے وِرد میں مشغول ہو گئے، ہوش و حواس کی حالت میں دو تین گھنٹے تک آپریشن ہوتا رہا، دُرود شریف کی بَرَکت سے کسی قسم کی تکلیف کا آپ نے اظہار نہ ہونے دیا۔(تذکرۂ مشائخِ قادِریہ رضویہ، ص ۴۸۵) اللہ پاک آپ کے فیوض و برکات سے ہم سب کو مستفیض فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ رابطہ بالعلماء

اے عاشقانِ علماء و اولیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں خدمتِ دین کے کم و بیش 105 شُعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچا رہی ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ رابطہ بِالْعلماء"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی علمائے اہلِ سنت سے مَحَبَّت کے نتیجے میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی نے ایک شُعبہ بنام **"مجلسِ رابطہ بِالْعلماء"** بھی قائم کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے عاشقانِ رسول عُلمائے کرام و مَشائخِ عِظّام (اور مسجدوں کے اِمام، خطبا، مُدرسین) کو عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کی دِینی خِدمات سے آگاہ کیا جائے، ان سے رابطہ کر کے انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کیا جائے

اوران سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں مُعاوَنت حاصل کی جائے۔ان کی دُعائیں لی جائیں اور عاشقانِ رسول مدارس وجامعات میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی ترکیب بنائی جائے۔ان کے طلبۂ کرام اوراساتذۂ کرام کو دعوتِ اسلامی کے **ہفتہ واراجتماع و مدنی مذاکرے** میں شرکت کروائی جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اورچند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آیئنہ دار ہے　بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں:☆مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔☆ مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 459 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نِیَّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

میری حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔(بہارِ شریعت ۳/۴۵۹، حصہ ۱۶ ملخصا)☆دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔☆سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔☆سلام میں پہل کرنے والا اللہ کریم کا مُقرَّب ہے۔☆سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے، جیسا کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔(شعب الایمان، کتاب، ۶/۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶)☆سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔(کیمیائے سعادت، ۱/۳۹۴)☆اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں ۔ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکاتُہ، شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے بلکہ مَن چلے تو مَعَاذَ اللہ یہاں تک بک جاتے ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غلام۔☆ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

ہر عیب سے پاک نبی، مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (اَلْبُدورُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

قلیل روزی پہ دو قناعت، فُضُول گوئی سے دے دو نفرت

درود پڑھتا رہوں بکثرت، نبیِ رحمت شفیعِ اُمّت

(وسائل بخشش مرمم، ص۲۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً ہر شخص اپنے دشمن سے نفرت کرتا اور اس کے شر سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور دشمن جتنا زیادہ مضبوط ہو، اس سے محفوظ رہنے کی اتنی ہی زیادہ احتیاط کی جاتی ہے، اُسی قدر حفاظتی تدابیر بھی زِیادہ کی جاتی ہیں، یاد رکھئے! انسان کا سب سے بڑا اور سب سے

خطرناک (Dangerous) دُشمن شیطان ہے، اولیائے کرام سے لے کر عام انسان تک ہر ایک سے دُشمنی رکھتا اوران کو بہکانے کے لئے طرح طرح کے حِیلے اور بہانے سے کام لیتا ہے ، اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر شیطان کی عداوت اور دشمنی کی پہچان کروائی ہے، آج کے بیان میں **شیطان کی انسان سے دُشمنی** کے متعلق آیات، احادیثِ مُبارکہ، بزرگانِ دِین کے واقعات اور شیطان کے وار کو ناکام بنانے کے طریقے بھی سنیں گے۔کاش!پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہوجائے۔ آیئے!سب سے پہلے شیطان کی انسان سے دشمنی کا ایک واقعہ سنتے ہیں چنانچہ

شیطان لعین کے شر سے محفوظ رہنا:

ایک مرتبہ ولیوں کے سردار حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سفر فرمارہے تھے ،اس دوران چند دن آپ نے ایک ایسے مقام پر قیام فرمایا جہاں پانی نہیں تھا، جب غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پیاس کی شدّت محسوس ہوئی تو بارش ہونے لگی جس سے آپ سیراب ہوگئے، پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آسمان پر ایک نور دیکھا، جس سے ایک کنارہ روشن ہوگیا اور ایک شکل ظاہر ہوئی اُس سے یہ آواز آئی: ”اے عبدالقادر! میں تیرا ربّ ہوں اور میں نے تم پر حرام چیزیں حلال کردی ہیں“ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم** پڑھ کر فرمایا: ”**اے شیطان لَعِین !دُور ہو جا۔**“ تو روشن کنارہ اندھیرے میں بدلا اور وہ شکل دُھواں بن گئی۔ پھر شیطان نے یوں وار کیا: اے عبدالقادر! تم مجھ سے اپنے علم، اپنے ربّ کے حکم اور اپنے مراتب کے سلسلے میں سمجھ بوجھ کے ذریعے نجات پاگئے اور میں نے ایسے(70) مشائخ کو گمراہ کردیا“ انسان کے دشمن شیطان کے اس وار کو بھی ہمارے غوثِ پاک نے یہ فرماکر

ناکام بنادیا: "یہ صرف میرے ربّ کا فضل و احسان ہے" جب آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے دریافت کیا گیا، آپ نے کس طرح جانا کہ وہ شیطان ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اُس کی اِس بات سے کہ بے شک میں نے تیرے لئے حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔ (صراط الجنان، ۵/ ۱۷۲ بتغیر قلیل)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! بیان کردہ واقعہ سے یہ مَعلُوم ہُوا کہ شیطان لعین عام انسانوں سے تو دشمنی رکھتا ہی ہے مگر اللہ والوں سے اس کی دشمنی اور زِیادہ سخت ہوتی ہے اور ان کو بہکانے کے لئے طرح طرح کے حیلے بہانے کرتا ہے، کئی بار ناکام ہونے کے باوجود بھی مایوس نہیں ہوتا جیسا کہ بیان کردہ واقعہ میں پیرانِ پیر، روشن ضمیر، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ جیسی ہستی کو بہکانے کے لئے یہ حِیلہ اپنایا کہ میں نے تمہارے لئے حرام چیزوں کو حلال کر دیا تو آپ نے اس کے اس وار کو ناکام بنادیا۔

یہ بھی پتہ چلا کہ کوئی کیسے ہی مرتبے والا بزرگ کیوں نہ ہو، خواہ وہ پیر و فقیر ہو یا عالم و ولی ہو، اس پر اللہ پاک کی لازم کردہ عبادات معاف نہیں ہوتیں۔ ذرا سوچئے! کہ مخلوقات میں سب سے بڑا مقام کس کا ہے؟ یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا، آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے نمازی تھے کہ ان کی مثل کوئی نمازی ہو ہی نہیں سکتا، ان کی مثل کوئی عبادت کرنے کا گمان بھی نہیں کر سکتا۔ ان پر تو تہجد بھی فرض تھی، اگرچہ وہ مالکِ شریعت ہیں، مگر ربِّ کریم کے احکام پورے فرمائے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! شیطان انسانوں کا کھلا دُشمن ہے، اس بات کا ذکر اللہ پاک نے پارہ 15 سُوْرَۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 53 میں فرمایا ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا
تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔

مُّبِیۡنًا﴿۵۳﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۵۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! شیطان انسان کا کُھلا دشمن ہے۔ شیطان اس دشمنی کے اظہار کے لئے کئی حربے اور ہتھیار استعمال کرتا ہے۔ ☆شیطان کبھی رِیاکاری کرواکر نیکیاں برباد کروادیتا ہے۔ ☆ شیطان کبھی وسوسے ڈال کر نیکیاں کرنے میں رکاوٹ بنتا ہے۔ ☆ شیطان کبھی مسلمانوں میں دُشمنی اور پُھوٹ ڈلواکر غیبتوں، تہمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ ☆ شیطان کبھی جھوٹ بُلواکر آخرت کو تباہ کروانے کی کوشش کرتا ہے۔ ☆ شیطان کبھی حسد کے کانٹے دِل میں چبھو کر جہنم کی آگ میں پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ ☆ شیطان کبھی تکبُّر میں مبتلا کر کے اپنی ازلی دُشمنی کا نشانہ (Target) بناتا ہے۔ ☆ شیطان کبھی حُبِ جاہ (یعنی واہ واہ کی خواہش) کی ہوس میں گرفتار کرواکر نیکیوں کو ضائع کرواتا ہے۔ ☆ شیطان کبھی مسلمان کے دل میں دوسروں کا بُغض و کِینہ (یعنی دل کی چھپی دُشمنی) پیدا کر کے اپنا کام نکالتا ہے۔ ☆ شیطان کبھی ماں باپ کی نافرمانی پر اُبھار کر دنیا و آخرت میں ذلیل کرواتا ہے۔ ☆شیطان کبھی بیماریوں پر بے صبری و واویلا کرا کر صبر کے بے حساب ثواب سے محروم کرادیتا ہے۔ ☆شیطان کبھی نمازوں سے ☆ کبھی فرائض سے ☆ کبھی فرض ولازم علم دِین سے دُور کرتا ہے ☆ شیطان کبھی تِلاوتِ قرآن سے روکتا ہے تو ☆ کبھی نیک اعمال کرنے میں سُستی ڈالتا ہے۔ اَلغَرَض! شیطان اپنی دشمنی نکالنے کے لیے طرح طرح سے اِنسان کو گھیرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہمیں اس کے ہر وار سے ہوشیار رہنا چاہیے۔

شیطان کے خلاف جنگ جاری رہے گی اِنۡ شَآءَ اللہ

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! سب سے پہلے شیطان کے ایک ہتھیار **"ریاکاری"** کے متعلق سنتے ہیں۔

شیطان کا ایک ہتھیار "ریاکاری"

اس میں کوئی شک نہیں کہ اوّل تو شیطان ہمیں نیکیاں کرنے نہیں دیتا اور اگر ہم خُوب کوشش کرکے نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو شیطان ہماری عِبادت کو، صدقات وخیرات کو مَقْبول ہونے سے روکنے کے لئے اپنا پورا زور لگا دیتا ہے اور ہماری عِبادت میں کوئی ایسی غَلَطی کروانے کی کوشش کرتا ہے جو اِسے ضائع کردے یا پھر عِبادَت کے بعد ہمارے دل میں مشہور ہونے کی خواہش پیدا ہوتی ہے، کوئی ہماری نیکیوں کا چرچا کرے نہ کرے، ہم خُود بِلاضَرورتِ شَرعی اپنی نیکیوں کا اِظْہار کرکے "**اپنے مُنہ میاں مِٹّھو**" بننے سے باز نہیں آتے اور یوں شیطان کے پھیلائے ہوئے رِیاکاری کے جال میں جا پھنستے ہیں۔

ریاکاری کی تعریف:

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضْرتِ علّامہ مَوْلانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "**نیکی کی دعوت**" کے صفحہ 66 پر تحریر فرماتے ہیں: اللہ پاک کی رِضا کے عَلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا (رِیاکاری ہے)۔ گویا عِبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اُس کی عِبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ اُن لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اُس کی تعریف کریں یا اُسے نیک آدمی سمجھیں یا اُسے عزّت وغیرہ دیں۔ (اَلزَّواجِرُعَنِ اقْتِرافِ الْکَبائِر، ۱/۸٦)

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "**نیکی کی دعوت**" حصّہ اوّل، صفحہ 73 سے رِیاکاری سے مُتَعَلِّق چند مثالیں سُنتے ہیں۔ خیال رہے کہ رِیاکاری ایک ایسا عمل ہے، جس کا سارا دارومدار نِیَّت پر ہے، لہٰذا جو مثالیں پیش کی جارہی ہیں وہ اگرچہ رِیاکاری ہی کی ہیں لیکن کئی مقامات پر

نِیَّت کے فرق سے اَحکام میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ آیئے اپنی اصلاح کی نِیَّت سے تَوَجّہ کے ساتھ سنئے:

رِیاکاری کی 10 مثالیں

(1) فَنِّ قِراءت اس لئے سیکھنا کہ لوگ "قاری صاحِب" کہیں۔ (2) اپنے لئے عاجِزی کے اَلفاظ مثلًا فقیر، گُنہگار، ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یا لکھنا کہ لوگ سادہ مزاج سمجھیں اور عاجِزی کی تعریف کریں۔ (3) لوگوں سے اِس لئے پُرتپاک طریقے سے ملنا کہ مِلَنْسار اور بااَخلاق کہلائے۔ (4) دُعا وغیرہ میں سب کے سامنے رونا آجائے تو اِس لئے آنسو پونچھتے رہنا کہ لوگوں پر یہ تَاَثُّر قائم ہو کہ یہ رِیاکاری سے بچنے کیلئے جلدی جلدی آنسو پُونچھ لیتا ہے۔ (5) لوگوں کے دِلوں میں جگہ بنانے کیلئے اِس طرح کے جُملے کہنا: مجھے گُناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتمے کا خوف رہتا ہے، ہائے! اَندھیری قَبْر میں کیا ہو گا! آہ! قِیامت میں حِساب کیسے دُوں گا! وغیرہ (6) لوگوں پر اپنی دُنیا سے لا تَعَلُّقی اور پارسائی کی چھاپ ڈالنے کیلئے کہنا: میں تو مالداروں اور شخصیّات سے ملنے سے بچتا ہوں۔ (7) کسی کی مُصیبت کا سُن کر ہمدردانہ جُملے کہنا کہ لوگ رَحم دل کہیں۔ (8) ہاتھ میں اِس لئے تَسْبِیح رکھنا، اور نُمایاں کرنا، یا لوگوں کے سامنے اِس لئے ہونٹ ہِلا ہِلا کر یا اُنہیں آواز پہنچے، اِس طرح دُرُود و اَذْکار پڑھنا کہ نیک سمجھا جائے۔ (9) جَلْوَت میں (یعنی لوگوں کے سامنے) کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ وغیرہ مَواقِع پر سُنَّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا جبکہ اکیلے میں سُنَّتوں کا اِہتِمام نہ کرنا۔ (10) دعوت میں یا دوسروں کی مَوجُودگی میں اِس لئے کم کھانا کہ دیکھنے والے اسے سُنَّت کی پیروی کرنے والا اور کم کھانے والا تصوُّر کریں۔ (نیکی کی دعوت، ص۷۳) اللہ پاک شیطان کے وار ریاکاری سے ہماری حفاظت فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شیطان کے خلاف جنگ جاری رہے گی اِنْ شَآءَ اللہ

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے مُفْتیِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عاجزی کرتے اور ہمیں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

نَفْسِ بدکار نے دل پہ یہ قِیامَت توڑی عَمَلِ نیک کِیا بھی تو چھپانے نہ دِیا

(سامانِ بخشش، ص ۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ریاکاری سے بچنے کے لئے عِبادَت کے دوران بھی شیطانی وَسْوَسوں سے بچنے کی کوشش کریں، کیونکہ شیطان مُسلسل ہمارے دل میں وَسوَسے ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، لہٰذا جس طرح نیک عمل سے پہلے دل میں اِخْلاص ہونا ضَروری ہے، اِسی طرح ہر نیکی و عِبادَت کے دَوران اسے قائم رکھنا بھی ضَروری ہے۔

اگرچہ اس طرح سوچنا اور غور و فکر کرنا بہت مُشکل کام ہے مگر ناممکن نہیں، آغاز میں یہ کام بے حد مُشکل محسوس ہوتا ہے، لیکن جب کوشش کرکے ایک عرصے تک اس پر صبر کرے تو اللہ پاک کے فَضْل و کرم اور حُسنِ توفیق سے یہ کام آسان ہوجاتا ہے، ہمارا کام کوشِش کرنا ہے، کامیابی دینے والی ذات رَبِّ کائنات کی ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۹۴)

آیئے! اپنے ربّ کریم کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں اور اِخلاص کی بھیک مانگتے ہیں۔

بنادے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یارَبّ!

اَندھیری قَبْر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص ۷۸)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پُورا شہر اُجڑ گیا

ایک شخص نے شیطان کو اِس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی اُنگلی اُٹھائے ہوئے جارہا تھا۔ اُس نے شیطان سے پوچھا: یہ تم اپنی اُنگلی اُٹھائے ہوئے کیوں جارہے ہو؟ شیطان نے کہا: میں اپنی اُنگلی سے بڑے بڑے کام نکال لیتا ہوں، لوگ جو آپس میں لڑتے جھگڑتے اور فِتْنہ وفَساد برپا کرتے ہیں، وہ اِسی اُنگلی کا کھیل ہوتا ہے۔ اُس شخص نے حَیرت سے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ شیطان نے کہا: یہ سامنے جو شہر ہے، اِسے میری یہ اُنگلی تھوڑی دیر میں تباہ و برباد کردے گی اور لوگ لڑنا جھگڑنا خود ہی شروع کردیں گے۔ شیطان اُس شخص کے ساتھ شہر میں داخل ہوا، ایک بازار میں حلوائی چینی گھول کر اُس کا شِیرہ بنانے کے لئے اُسے ایک بڑے برتن میں گرم کررہا تھا۔ شیطان نے شِیرے میں اُنگلی ڈال کر تھوڑا سا شِیرہ نکالا اور اُسے دیوار پر لگاتے ہوئے بولا: اب دیکھنا یہ شہر کیسے تباہ ہوتا ہے، چنانچہ دیوار پر لگے ہوئے شِیرے پر مکھیاں آکر بیٹھیں، مکھیوں کا ہجوم دیکھ کر ایک چھپکلی اُن پر جھپٹنے کے لئے دِیوار پر چڑھی۔ حلوائی کی ایک بِلّی تھی، اُس بِلّی نے چھپکلی کو دیکھا تو وہ اُس پر جھپٹنے کے لئے تیّار ہوگئی، دو(2) سپاہی بازار سے گُزر رہے تھے جن کے ساتھ اُن کا کُتّا بھی تھا، کُتّے نے بِلّی کو دیکھا تو ایک دم اُس پر حملہ کردیا، بِلّی نے بھاگنے کے لئے چھلانگ لگائی تو سیدھی شِیرے کے برتن میں جاگری اور مرگئی۔ حلوائی نے اپنی بِلّی کو مرتے دیکھا تو کُتّے کو مار ڈالا، یہ منظر دیکھ کر سپاہیوں نے حلوائی کو ہلاک کردیا۔ حلوائی کے عزیزوں کو پتہ چلا تو اُنہوں نے سپاہیوں کو مار ڈالا، جب لشکر کو اپنے دو(2) سپاہیوں کی مَوت کا عِلْم ہوا تو لشکر نے (غُصّے میں) آکر پورے شہر کو تہس نہس کرکے رکھ دیا۔ (شیطان کی حکایات، ص۱۵۰ ملخصًا)

نَفس و شیطان ہو گئے غالب ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یارب

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۹)

شیطان کے خلاف جنگ جاری رہے گی اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے میں جو سبق ہمارے لئے موجود ہے، وہ یہی ہے کہ ہم خود بھی جھگڑوں سے بچیں اور دوسروں کو بھی اس شیطانی کام سے روکنے کی کوشش کریں، کیونکہ بسا اوقات صرف غلط فہمی کی بنیاد پر بہت سے جھگڑے وجود میں آتے، کئی گھر بلکہ کئی خاندان اُجڑ جاتے ہیں، اس لئے اگر کوئی ہمیں لڑوانا بھی چاہے تو ہمیں چاہیے کہ ہم اس کو اس کے ناپاک ارادے میں کامیاب نہ ہونے دیں۔ شیطان کا پسندیدہ کام ہی لوگوں کے درمیان فِتنہ وفَساد برپا کروانا، اُن میں نفرتوں کی دیواریں کھڑی کرنا اور اُنہیں آپس میں لڑوانا ہے، یہ مَرْدُود کسی طرح جھگڑے کا ماحول پیدا کرکے خود پیچھے ہٹ کر تماشائی بن جاتا ہے، پھر لڑائی جھگڑے کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ کل تک جو ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے کے دعوے کیا کرتے تھے، جو ایک دوسرے کی عزّت کے مُحافِظ تھے، جن کی دوستی اور اُن کے اِتّفاق واِتّحاد کی مثالیں دی جاتی تھیں، جنہیں ایک دوسرے کے خلاف ایک لفظ سُننا بھی گوارا نہ تھا، جو ایک دوسرے کے بغیر کھانا تک نہیں کھاتے تھے، جو بُرے وَقْت میں ایک دوسرے کے مددگار تھے، جو ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیبیں دِلایا کرتے تھے، لڑائی جھگڑے جیسے مَنحوس شیطانی کام کی نَحوست کے سبب اُن کے درمیان نفرتوں کی ایسی مضبوط دیواریں قائم ہوجاتی ہیں کہ پھر وہ ایک دوسرے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ ایک دُوسرے کی غمی خوشی میں شریک نہیں ہوتے، بسا اوقات **قتل وغارت گری** کی ایسی خوفناک آندھی چلتی ہے کہ کئی جانیں ظلم کی اِس بدترین

آندھی کی لپیٹ میں آجاتی ہیں۔ یوں سمجھئے کہ جس طرح آگ گھروں، فیکٹریوں، کمپنیوں، گوداموں، جنگلات، گاؤں دیہات اور مختلف چیزوں کو گھنٹوں بلکہ منٹوں میں جلا کر تباہ و برباد کر ڈالتی ہے، اِسی طرح ہنستے بستے ملکوں، شہروں، نسلوں، قوموں، گھروں، خاندانوں، اداروں اور تنظیموں کا امن تہس نہس کرنے اور دلوں میں نفرتوں کا بیج بونے کا سبب بنتے ہیں اور اس میں اکثر **شیطان لڑائی جھگڑے کا ہتھیار** استعمال کرتا نظر آتا ہے۔

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے لوگوں پر نگاہ ڈالی، تو انہیں ایک دوسرے سے کسی غرض اور سبب کی وجہ سے عَداوت و دُشمنی کرتے ہوئے پایا اور میں نے اللہ پاک کے اس مقدس فرمان میں خوب غور کیا:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ (پ۷، المائدۃ: ۹۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے۔

تو مجھے معلوم ہو گیا کہ سوائے شیطان کے کسی اور سے دُشمنی درست نہیں۔ (بیٹے کو نصیحت، ۳۲)

لڑنا ہے تو نفس و شیطان سے لڑیئے

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ لڑائی جھگڑے سے بچتے ہوئے شیطان کے اس ہتھیار کو ناکام بنائیں اور اپنے مسلمان بھائیوں سے محبت واُخوّت اور حُسنِ اخلاق اور نرمی و بھلائی سے پیش آئیں۔ یاد رکھئے! جھگڑے کا ایک سبب اِعتِراض بھی ہے، یہ اِعتِراض ہی جھگڑا ہے اور اِسی اِعتِراض برائے اِعتِراض کے بعد ہی بات بگڑتی ہے اور نوبت لڑائی جھگڑے اور قتل و غارت گری تک جا پہنچتی ہے، لہٰذا جب بھی کسی کی اِصلاح مقصود ہو یا کسی مُعاملے کی طرف توجُّہ دِلانے کا اِرادہ ہو تو اِعتِراض (Objection) والا رَوِیَّہ

اپنانے کے بجائے سمجھانے والا انداز اِختیار کیجئے۔ نرمی سے اور علیحدگی میں اُس کو اُس کے عیب پر مُطّلع کرنے کی کوشش کیجئے۔ دوسروں کے سامنے مسلمان بھائی کی اِصلاح کرنا اُسے ذلیل کرنے اور لوگوں کی نظروں سے گرانے کے مُترادِف ہے، جس کے نتیجے میں بات عزّتِ نَفْس پر آجاتی ہے۔ پھر سامنے والا لڑائی کرکے بدلہ لینے کے لئے تیار ہوجاتا ہے، لہٰذا کسی سے بھی جھگڑا نہ کیجئے اور نرمی و محبت اور صبر سے کام لیجئے ☆ہاں اگر لڑنا ہی ہے تو مَردُود شیطان سے لڑیں، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو نَفْسِ اَمّارہ سے لڑائی کریں، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو گناہوں کے خلاف اعلانِ جنگ کرکے شیطان کا مقابلہ کیجئے، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو غیبت و تہمت کے خلاف اعلانِ جنگ کرکے مقابلہ کیا جائے، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو فلموں ڈراموں سے لڑائی کیجئے، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو سُود کے خلاف لڑائی کیجئے۔ ☆اگر لڑنا ہی ہے تو دھوکہ دہی اور ملاوٹ کے خلاف آواز اٹھایئے، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو بدگمانیوں اور تہمتوں کے خلاف دشمنی کا اظہار کیجئے، ☆اگر لڑنا ہی ہے تو رشوت اور خیانت کے بڑھتے ہوئے رجحان کی حوصلہ شکنی کیجئے۔ اَلْغَرَض! لڑنا ہی ہے تو بُرائیوں سے لڑیئے اور معاشرے کو نیکیوں کی طرف لے جایئے۔

ہماری نہ جانے کس کس سے ذاتی دُشمنی ہو جاتی ہے، جبکہ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی لڑائی نفس و شیطان سے ہے، چنانچہ بارگاہِ رِسالت میں فریاد کرتے ہیں:

نہیں سرکار! ذاتی دشمنی میری کسی سے بھی   مِری ہے نفس و شیطاں سے لڑائی یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۵۰)

شیطان کے خلاف جنگ   جاری رہے گی اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیطان کی انسان سے دشمنی کا اندازہ اس بات سے

بھی لگایا جاسکتا ہے کہ وہ انسان کو دنیا میں تو اپنے طرح طرح کے ہتھیاروں اور وسوسوں کے ذریعے گمراہ کرتا ہی ہے، مگر موت کے وقت بھی لوگوں کو بہکانے، گُناہوں پر اُکسانے اور دولتِ ایمان چھین کر اُنہیں بھی اپنے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کا ایندھن بنانے کی کوششوں میں لگا ہوا ہے شیطان کو خود توبہ کی توفیق نہیں اس لئے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا توبہ کرکے اس کے ساتھیوں کی فہرست سے نکل کر راہِ جنت کا مُسافر بن جائے۔ اسی وجہ سے وہ دنیا میں توبہ سے روکنے، موت کے وقت ایمان چھیننے کی کوشش میں رہتا ہے، آخری سانس تک بہکانے کی کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح وہ اپنے ایمان سے ہاتھ دھو کر جہنم کا حَقدار بن جائے، شیطان انسان کے دل میں جو وسوسے ڈالتا رہتا ہے، وہ وسوسے بعض اوقات اتنے خطرناک ہوتے ہیں کہ انسان کے لئے اپنا دِین وایمان بچانا مشکل ہو جاتا ہے ، جیسے کبھی تقدیر کے بارے میں وسوسہ، کبھی ایمانیات کے بارے میں وسوسہ، کبھی عبادات کے بارے میں وسوسہ، کبھی طہارت و پاکیزگی کے معاملات کے بارے میں وسوسہ اور کبھی یہ نامُراد شیطان اللہ پاک کے بارے میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔ آیئے! اس کے متعلق ایک واقعہ سنتے ہیں :چنانچہ

امام فخرُالدِّین رازی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی نزع کا جب وقت آیا، شیطان آیا کہ اس وقت شیطان پوری جان توڑ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اس کا اِیمان سلب ہو جائے، (یعنی چھین لیا جائے) اگر اس وقت پھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹے گا۔ اُس نے اِن سے پوچھا کہ تم نے عمر بھر مُناظروں مُباحثوں میں گزاری، خدا کو بھی پہچانا؟ آپ نے فرمایا: بیشک خُدا ایک ہے۔ اس نے کہا اس پر کیا دلیل؟ آپ نے ایک دلیل قائم فرمائی، وہ خبیث مُعَلِّمُ الۡمَلَکُوت (یعنی فرشتوں کا استاد) رہ چکا ہے، اس نے وہ دلیل توڑ دی۔ اُنہوں نے دوسری دلیل قائم کی اُس نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ 360 دلیلیں حضرت نے قائم کیں اور اس

نے سب توڑ دیں۔ اب یہ سخت پریشانی میں اور نہایت مایوس، آپ کے پِیر و مُرشِد حضرت نجمُ الدِّین کُبریٰ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کہیں دُور دراز مقام پر وُضو فرمارہے تھے، وہاں سے آپ نے آواز دی کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں نے خدا کو بے دلیل ایک مانا۔ (آدابِ مرشد کامل، ص۸۸ ملخصاً)

بُرے خاتمہ سے بچنے کا طریقہ

اے عاشقانِ اولیا! معلوم ہوا کہ ایمان کی سلامتی اور خَاتِمَہ بِالخیر کا ایک ذریعہ کسی پیرِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے دینا بھی ہے کہ مُرشِد کی باطنی توجُّہ سے بھی وَسْوَسہ شیطانی رَفع دَفع ہو جاتا ہے، حتّٰی کہ خَاتِمَہ بِالخَیر نصیب ہو جاتا ہے ،وَرنہ شیطان لعین نَزْع کے عالَم میں وساوِس کے ہتھکنڈے اِستِعْمال کرکے مسلمان کے اِیمان کو برباد کرنے کی بھرپُور کوشش کرتا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فی زمانہ شیطانی وسوسوں سے بچنے،ایمان کی سلامتی، نیکیوں پر استقامت پانے، پابندِ سُنّت بننے اور گناہوں سے سچی نفرت کرنے اورایمان کی حفاظت کا جذبہ اپنے اندر بیدار کرنے کے لئے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے، کیونکہ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے سے گناہوں سے نفرت اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنتا ہے۔ فی زمانہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں، لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم نیک بن کر ایمان کی حفاظت کرنے والے بن جائیں تو آج ہی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جایئے اور سُنّتوں کی دُھومیں مچانے کے لئے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "**مدنی قافلہ**

”بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہوجاتا ہے۔☆مَدَنی قافِلے میں سفر کرنے سے نیک لوگوں کی صحبت مُیَسَّر آتی ہے۔☆مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْل اِعتکاف کرنے کی سعادت ملتی ہے۔☆مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازوں کی اَہَمِیَّت معلوم ہوتی ہے۔☆مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔☆مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر و اَذکار، دَرْس و بَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔☆مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔

مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے لیے **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بھی کیسی **پیاری پیاری دُعائیں** کی ہیں، آیئے! وہ دُعائیں ہم بھی سُنتے ہیں، **اے کاش!** ہم بھی اِن دُعاؤں سے اپنا حصہ لینے میں کامیاب ہوجائیں، چنانچہ

ہر ماہ کے **پہلے جمعے** کو **3 دن** کے مدنی قافلے میں سفر کرنے والوں کے لیے آپ دُعا کرتے ہیں: **یاربَّ المصطفٰے!** جو کوئی ہر شمسی ماہ کے **پہلے جمعے** کو تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کے لیے روانہ ہو، اُس کو **دِیدارِ مصطفٰے سے مشرف فرما۔**

ہر ماہ کے **دُوسرے جمعے** کو **3 دن** کے مدنی قافلے میں سفر کرنے والوں کے لیے آپ دُعا کرتے ہیں: **یااللہ پاک! جو کوئی انگریزی ماہ کے** دُوسرے جمعے کو تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کی ترکیب کرے، **اس کا دل نیکیوں میں لگادے۔**

ہر ماہ کے **تیسرے جمعے** کو **3 دن** کے مدنی قافلے میں سفر کرنے والوں کے لیے آپ دُعا کرتے ہیں: **اے مالکِ کریم!** جو کوئی عیسوی ماہ کے **تیسرے جمعے** کو مدنی قافلے میں **3 دن کے لیے** سفر پر روانہ ہو، اس کو **جنت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا پڑوس عطا فرما۔**

ہر ماہ کے **چوتھے جمعے** کو **3 دن** کے **مدنی قافلے** میں سفر کرنے والوں کے لیے آپ دُعا کرتے ہیں: مولائے کریم! جو کوئی انگریزی ماہ کے **چوتھے جمعے** کو تین دن کے مدنی قافلے میں سفر اِختیار کرے، **اُسے شفاعت فرمانے والے محبوب** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کی شفاعت بروزِ قیامت نصیب فرما۔**

کسی ماہ کا پانچواں جمعہ ہونے کی صورت میں 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنے والوں کے لیے آپ دُعا کرتے ہیں: یا اللہ پاک! جو کوئی انگریزی ماہ کا **پانچواں جمعہ** ہونے کی صورت میں اُس دن مدنی قافلے میں سفر کرے، اُس پر جہنّم حرام کردے۔

12 ماہ تک 3 دن کے مدنی قافلوں کے مسافروں کے لیے آپ دُعا کرتے ہیں: یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی کم از کم **12 ماہ تک ہر ماہ 3 دن** کے مدنی قافلے میں سفر کرے، اُس کو اپنی ذات کے سِوا کسی کا محتاج نہ فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یا خدا ہر گھڑی رَٹ ہو عطّار کی
قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

(وسائل بخشش مرمم، ص ٦٧٠)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام **"مدنی قافلہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"مدنی قافلہ"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے پڑھا بھی جاسکتا ہے اور ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔

اس رسالے میں آپ پڑھ سکیں گے۔ ☆مدنی قافلہ کیا ہے، ☆مدنی قافلے میں سفر کی نیتیں، ☆مدنی قافلے کا مختصر جدول، ☆مدنی قافلے سے متعلق شرعی و تنظیمی احتیاطیں، ☆مدنی قافلوں کے

متعلق 22 مدنی پھول، ☆اور بہت سے اہم مدنی پھول، حکایات، روایات اس رسالے میں اپنی بہاریں لٹا رہے ہیں۔ اللہ پاک کو راضی کرنے، علمِ دین حاصل کرنے اور ثواب کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کریں تاکہ ثواب بھی ملے، مدنی قافلے میں سفر سے کبھی ضمناً دُنیوی فوائد بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب مَدَنی قافِلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

پُرانے مَرَض سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے عَلاقے ناظم آباد کے مقیم ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی تقریباً 19 سال سے سانس کے مَرَض میں مُبتَلا تھے۔ بسا اوقات مَرَض کی شِدَّت کی وجہ سے اُنہیں شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا، کبھی آدھی رات کو طبیعت بگڑ جاتی تو اُسی وَقْت ڈاکٹر (Doctor) کے پاس جانا پڑتا۔ الغَرَض عِلاج میں کوئی کمی نہ چھوڑی جاتی۔ اُن کی خوش قسمتی کہ ایک مرتبہ عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین (3) دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل ہوئی، مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے جہاں اُن کے شب و روز عبادتِ الٰہی میں گزرے، عِلْمِ دین حاصِل کرنے کا موقع ملا اور وہیں اُنہیں دیگر بَرَکات بھی نصیب ہوئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافِلے کے دوران اُنہیں نہ ہی اِنجکشن کی حاجت پیش آئی اور نہ ہی کسی ڈاکٹر کے پاس جانا پڑا بلکہ وہاں ایسا اِطمینان اور سُکون ملا کہ جو اِس سے پہلے کبھی نہ ملا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے اُن کے 19 سال پُرانے مَرَض میں نُمایاں کمی آگئی۔

دور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ٦٧٥)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیطان کیوں مَردُود ہوا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیطان لعین کے بارے میں سُنتے ہیں کہ یہ کون تھا اور اس پر یہ زوال کیوں آیا کہ اللہ پاک نے اس کو ہمیشہ کے لئے اپنی پاک بارگاہ سے مردود قرار دے دیا، یاد رکھئے! بدبخت و لعین قرار دیے جانے سے پہلے شیطان خوبصورت، حَسین، بہت زیادہ علم رکھنے والا، بہت زیادہ عبادت گزار، ملائکہ کا سردار تھا اور اس کو فرشتوں میں ایک خاص مقام حاصل تھا، حضور عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا، ابلیس کو خالص آگ سے پیدا کیا گیا۔ (مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب فی احادیث متفرقۃ، ص ۱۲۲۱، حدیث: ۷۴۹۵) ابلیس جس کو شیطان کہا جاتا ہے، فرشتوں کا سردار بننے سے پہلے یہ چالیس (40) ہزار سال تک جنت کے خزانے کا نگران رہا، اسی (80) ہزار سال تک فرشتوں کے ساتھ رہا، بیس (20) ہزار سال تک فرشتوں کو وعظ سناتا رہا، تیس (30) ہزار سال تک مُقَرَّبِین فرشتوں (جیسے حضرت جبرائیل و حضرت عزرائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام وغیرہ) کا سردار رہا، 1 ہزار سال تک رُوحَانِیِّیْن (یعنی سورج چاند سے زیادہ روشن چہرہ والے اللہ پاک کے مخصوص فرشتوں) کا سردار رہا، 14 ہزار سال تک عرش کا طواف کرتا رہا، پہلے آسمان میں اس کا نام عابد، دوسرے میں زاہد، تیسرے میں عارف، چوتھے میں ولی، پانچویں میں تقی، چھٹے میں خازن اور ساتویں آسمان میں عزازیل تھا جبکہ لوحِ محفوظ میں اس کا نام ابلیس (یعنی اللہ کی رحمت سے نااُمید) لکھا ہوا تھا اور یہ اپنے انجام سے بے خبر تھا۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۲۵۳ ملخصاً) جب اللہ پاک نے اسے حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو کہنے لگا: اے اللہ! تُو نے اسے مجھ پر فضیلت دے دی، حالانکہ میں اس سے بہتر ہوں، تُو نے مجھے آگ سے اور اِسے مٹی سے پیدا کیا ہے، میں آگ کا ہو کر اس مٹی سے بنے

ہوئے انسان کو سجدہ کروں؟ تورَبِّ کریم نے فرمایا: میں جو چاہتا ہوں وہ کرتا ہوں۔ تمام فرشتوں نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کیا، مگر اس لعین شیطان نے تکبُّر کی وجہ سے سجدہ نہیں کیا تو فرشتوں نے اللہ کریم کا شکر ادا کرنے کے لئے دوسرا سجدہ شکرانے کے طور پر کیا، لیکن شیطان ان سے بے تعلق کھڑا رہا اور اسے اپنے اس فعل پر کوئی افسوس نہ ہوا، تو اس کے تکبُّر کرنے کی وجہ سے اللہ پاک نے ہمیشہ کے لئے اسے اپنی بارگاہ سے مرْدُود قرار دے کر نکال دیا اور اس کی صورت مسخ کر دی، خنزیر کی طرح لٹکا ہوا منہ، سر اونٹ کے سر کی طرح، سینہ بڑے اُونٹ کی کوہان جیسا، چہرہ ایسے جیسے بندر کا چہرہ، آنکھیں کھڑی، نتھنے حجام کے کوزے جیسے کُھلے ہوئے، ہونٹ بیل کے ہونٹوں کی طرح لٹکے ہوئے، دانت خنزیر کی طرح باہر نکلے ہوئے اور داڑھی میں صرف سات بال، اسی صورت میں اسے جنّت سے نیچے پھینک دیا گیا اور قیامت تک کے لئے لعنت کا مستحق بن گیا ہے اور تب سے یہ ابلیس، لعین، مرْدُود اور شیطان کے نام سے مشہور ہو گیا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۷۹)

تکبُّر کی تباہ کاریاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے شیطان کے متعلق سُنا کہ یہ کتنا بڑا عبادت گزار، علم والا تھا لیکن اس کو ایک گناہ کی وجہ سے بارگاہِ الٰہی سے مرْدُود قرار دے کر نکال دیا گیا اور وہ گناہ ہے تکبُّر۔ ☆**تکبُّر** شیطان کے ہتھیاروں میں سے ایک ہتھیار ہے، جس کے ذریعے یہ لوگوں سے اپنی دشمنی ظاہر کرتا اور لوگوں کو گمراہ کر کے ان کو اللہ پاک کی ناراضی کے گڑھے میں دھکیل دیتا ہے، یاد رکھئے! ☆**تکبُّر** ہلاکت خیز عادَت ہے، ☆**تکبُّر** کرنے والے اللہ پاک کے ناپسندیدہ بندے ہیں، ☆**تکبُّر** کرنے والے بدنصیبوں کے دلوں پر اللہ پاک مہر لگا دیتا ہے، ☆**تکبُّر** کرنے والے قرآنی آیات میں غور و فکر

کرنے اور ان سے عبرت و نصیحت حاصل کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں ☆اور ایسے بد بخت ذلیل و رُسوا ہو کر جہنم (Hell) میں داخل کیے جائیں گے، ☆ **تکبُّر** کرنے والا جو اپنے لئے پسند کرتا ہے، وہ دوسروں کیلئے پسند نہیں کرتا۔ ☆ **تکبُّر** کرنے والا عاجزی جیسی عظیم خوبی سے محروم ہو جاتا ہے۔ ☆ مسلمانوں سے بغض و کینے کی بدترین خصلت اس کے دل میں اپنی جڑیں مضبوط کرلیتی ہے ☆ **تکبُّر** اسے اپنی جھوٹی عزّت بچانے کیلئے جھوٹ پر اُکساتا ہے۔ ☆ **تکبُّر** کرنے والا غُصّے سے نہیں بچ پاتا۔ ☆ **تکبُّر** کرنے والے کے دل میں مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ نہیں ہوتا۔ ☆ **تکبُّر** کرنے والا بدنصیب نصیحت (Advice) قبول کرنا گوارا نہیں کرتا۔ ☆ **تکبُّر** کی عادت اُسے نیک کاموں سے دُور اور بُرے کاموں پر مجبور کر دیتی ہے۔ ☆ **تکبُّر** کرنے والا نیک لوگوں بلکہ بزرگوں تک کی صحبت سے اپنے آپ کو دُور کرلیتا ہے۔ آیئے! **تکبُّر** کی تعریف سنتے ہیں:

تکبُّر کی تعریف:

خُود کو افضل، دوسروں کو حقیر جاننے کا نام **تکبُّر** ہے۔ چنانچہ ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ یعنی **تکبُّر** حق کی مخالفت اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، ص ٦١، حدیث: ٩١)

اِمام راغب اِصفہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ذٰلِكَ اَنْ يَّرَى الْاِنْسَانُ نَفْسَه اَكْبَرَ مِنْ غَيْرِهٖ یعنی **تکبُّر** یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے افضل سمجھے۔ (اَلمُفْرَدات للرّاغب، ص ٦٩٧)

جس کے دل میں **تکبُّر** پایا جائے اُسے "مُتَکَبِّر" کہتے ہیں۔

تکبُّر سے بچنے کے طریقے

تکبُّر سے نجات پانے کے لئے عاجزی کے فضائل کو سامنے رکھئے اور اس طرح "فکرِ مدینہ" (یعنی اپنا

محاسبہ) کیجئے کہ جب حشر برپا ہو گا اور ہر ایک اپنے کئے کا حساب دے گا تو مجھے بھی اپنے ربّ کی بارگاہ میں اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا، اگر تکبُّر کی وجہ سے میرا ربّ مجھ سے ناراض ہو گیا اور مجھے جہنَّم میں جھونک دیا گیا تو جہنم کا ہولناک عذاب کیسے برداشت کر پاؤں گا؟ اس طرح اپنا محاسبہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تکبُّر سے بچنے میں کافی مدد ملے گی۔

اسی طرح تکبُّر اور دیگر بُرائیوں سے نجات کیلئے **دُعا** کا سہارا لیجئے کہ **دُعا مومن کا ہتھیار** ہے۔ لہٰذا دُعا کیجئے کہ یَا اللہ! میں نیک بننا چاہتا ہوں، تکبُّر اور دوسری تمام بُرائیوں سے جان چھڑانا چاہتا ہوں، مگر نفس و شیطان نے مجھے دبا رکھا ہے، تُو ان کے مقابلے میں مجھے کامیابی عطا فرما، مجھے نیک بنا دے ،عاجزی کا پیکر بنا دے۔ آیئے! مل کر اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں۔

فخر و غرور سے تو مولیٰ مجھے بچانا یاربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا
ایماں پہ ربّ رحمت دیدے تُو استقامت دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو تِرے نبی کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ تراجم!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیطان کے مکروفریب اور دیگر گناہوں سے بچنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا رہی ہے، وہیں 107 شُعبہ جات کے ذریعے زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی بھی اِصلاح کر

رہی ہے، اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک شعبہ **”مجلسِ تراجِم“** بھی ہے جو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب و رَسائل کا مختلف زَبانوں میں ترجمہ کرنے کی خِدمت سَر اَنجام دے رہی ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دُنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی ان کتابوں سے فیض یاب ہو سکیں اوران کا بھی یہ مدنی ذِہن بن جائے کہ **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَاللہ اِنتہائی قلیل عرصہ میں اب تک اس مجلس کے تحت دُنیا کی مختلف زَبانوں میں امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت سی تصانیف اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا تَرجمہ ہوچُکا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا خُود بھی مُطالَعہ کریں اوردوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں، تقسیم کا سلسلہ بھی جاری رکھیں اور ہوسکے تو نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیّت سے تحائف (Gifts) میں کتب ورسائل دیتے رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے

1…مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

رسالے "**101 مدنی پھول**" سے سُرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "**اِثمد**" ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (ابن ماجه، کتاب التحفه، باب الکحل بالاثمد، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷) ☆ پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاویٰ ہندیه، ۵/ ۳۵۹) ☆ سُرمہ سوتے وقت اِستعمال کرنا سنت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۱۸۰) ☆ سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں، (2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (شعب الایمان، فصل فی الکحل، ۵/۲۱۸، حدیث: ۶۴۲۸) ☆ اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ☆ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه کے دو رسالے "**101 مدنی پھول**" اور "**163 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**غور و فکر**" کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مدنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مدنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

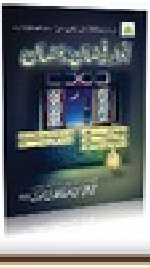

ISBN 978-969-631-113-3
0109784

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net